



# مقالات مولوی محمد شفیع

جلد دوم

مرتب: احمد ربانی



مجلس ترقی ادب ، لاہور





# مقالات مولوی محمد شفیع

جلد دوم

★

ترج

احمد ربانی ایم اے

★

مجلس ترقی ادب

۲۔ کلب روڈ۔ لاہور



جملہ حقوق محفوظ

مقالات مولوی محمد شفیع (جلد دوم)۔ مرتبہ: احمد ربانی  
طبع دوم: جولائی ۲۰۱۶ء / شوال ۱۴۳۷ھ

تعداد: ۶۰۰

ناشر : ڈاکٹر حسین فراقی  
ناظم مجلس ترقی ادب، لاہور  
مکتبہ جدید پریس، لاہور  
طبع :

فون : 99200856 , 99200857

ای میل : majlista2014@gmail.com

---

یہ کتاب محکمہ اطلاعات و ثقافت حکومت پنجاب کے تعاون سے شائع ہوئی

---



# فہرست

۱۱۹	۱۰۔ سنگہ پنجاہ اور ساہتوت	۱	۱۔ فرقہ نور بخشی
۱۳۰	۱۱۔ انتخاب بشار غزل آذری	۲	سید محمد نور بخش کے حالات زندگی
۱۳۲	۱۲۔ ہند گ حضرت داؤد کوہانی شیر گزی	۸	خلفائے سید محمد نور بخش
۱۳۳	۱۳۔ شیخ ابوالسالی	۱۰	نور بخشہ صحابہ کی اشاعت ہندوستان میں
۱۳۷	۱۵۔ لاہور بہار لاہور خول	۱۲	نور بخشہ عقائد
۱۳۸	۱۶۔ خزانہ غلو طالت۔ کتاب تاجروست کچھو سنگ	۲۷	نور بخشی لکچر
۱۵۹	۱۷۔ انتخاب دیوان غبر کا شیخ شام و باگری	۳۳	فرقہ نور بخش کے حالات پر مزید روشنی
۱۸۱	۱۸۔ موت و شمال کی ایک جہزنگ مثال	۳۴	سید محمد نور بخش اور ان کے شاگردوں کی کاشت
۱۸۳	۱۹۔ اقباس از فرست الانگری	۷۵	۲۔ بیگم انور
۲۲۹	۲۰۔ ایک کتاب ملک بن داری کے شعر کا تشریح و تعلق	۷۶	۳۔ دو موطیب
۲۳۳	۲۱۔ الطول بن حکیم	۷۷	۴۔ غزل
۲۳۴	۲۲۔ بیگم الکمار	۷۸	۵۔ غزل
۳۵۱	۲۳۔ اقباس از تاجی حیرت	۷۹	۶۔ قصہ امیر گزرجہ تصاویر کی شکل میں
۳۷۵	۲۴۔ تہجد و تہجد فہرست کتب کتب و کتب	۹۲	۷۔ اقباس از نامہ نورانی شہوشانی
۳۸۰	۲۵۔ تذکرۃ اللہان کے دو اقباس	۹۳	۸۔ رام پور کے دو کتاب خانے
۳۸۷	۲۶۔ پنجاب کے دو شہر تھے۔ قصہ ہر و انھا	۱۰۶	۹۔ مثنوی سہروردیہ کی ایک پرکار و باہر
۴۰۸	قصہ سی و نول	۱۱۵	۱۰۔ شمس الملوک و لوی گزرجہ انکار



## پیش لفظ

محقق بے بدل پروفیسر ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کے مقالات کی دوسری جلد پیش خدمت ہے۔ پہلی جلد کی طرح یہ جلد بھی جمید قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔ ان مضامین کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں علم و ادب کے مختلف موضوعات سے انسانی دلچسپی اور گراں گاہ و تھکا۔ اس جلد میں یوں کہ جس مقالات قابل تہنیں ہیں لیکن بعض مضامین اپنی مثال آپ ہیں سوانح نگاری میں محمد حسین آزاد، مولانا میخانہ اور زندگی مادہ کافی پر مضامین بہت معیاری ہیں لیکن فرقہ واریت کی عذرائے سے ان کا مضمون تو ایسا ہے کہ جس کی نظیر ناقص ملے۔ یہ اس موضوع پر گویا ایک جامع تصنیف ہے۔ تصنیف متون کے بارے میں جو مضامین اس جلد میں شامل ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں اس فن میں کتنا کمال حاصل تھا امداد ان کی نظیر اور متون کو کس طرح بجانب لیت تھی۔ فرحت الناعری اور آغا میر علی گاہکاء کے متون سے اقتباسات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نادر متون کی تصنیف و اشاعت تو ایسے موضوعات میں سے ہے جن کی بنا پر اضمحلال دنیا بھر میں دائمی مشرت حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ کتاب شناسی یعنی نادر و نکل نکل کو متعارف کرانے سے آپ کو دالمان لگاؤ تھا۔ اس سے ان کی وقت نظیر اور وسعت معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔ کچھ تھلہ اور راہپڑ کے کتب خانے کے نوادرات کے متعارف سے تو گویا وہ خزانہ متن منظومات کے جوہر شناس لگتے ہیں۔

اس جلد میں شامل مضامین کو پڑھ کر قارئین کرام کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ ان کا تحقیق معیار کتنا بلند تھا میری دُعا ہے کہ آئندہ نسلوں کے محقق ان کے اس میدان اور طرز تحقیق کو اپنے لیے خضر راہ بنائیں! آئندہ اپنے شفیق بزرگ پروفیسر حمید احمد خاں صاحب کا فکری تجربہ پر فزون ہے جنہوں نے مجلس ترقی ادب کی طعن سے ان مقالات کی اشاعت کا انتظام فرمایا۔ میں اپنے استاد و قبلہ مولوی فضل دین صاحب، ڈاکٹر محمد بشیر حسین، انڈینل کالج لاہور اور محمد دین صاحب پاکستان ویٹرنری ریسرچ کالج کے مددگاروں ہوں جنہوں نے کتب بت شدہ نسلوں کی تصنیف و تصنیف میں میل و اتحاد بنایا۔



## فرقہ نوربخشی

سلطنت مغلیہ کے عہد میں ہندوستان اور وسط ایشیا اور ایران کے درمیان آمد و رفت کی سہولت اب سے کہیں زیادہ تھی اور اس لیے ان علاقوں کے ممالک کے اثرات بھی ہندوستان کے تمدن پر نسبتاً بہت زیادہ تھے۔ عجیب و غریب تحریکیں اُنی مکمل میں پیدا ہوئی تھیں اور ہندوستان کے کوچ و بازار میں اُن کا اثر نمودار ہوتا تھا۔ اس اجمال کی تفصیل فرقہ نوربخشی کے حالات پر غور کرنے سے بخوبی واضح ہوگی۔

نوربخشی لوگ بہت لمبہ نوربخش کے پیرو ہیں۔ اُن کو امام صاحب زان اور ہدی موصوفہ مانتے ہیں۔ علم اولاً بید موصوفہ کے حالات مہاسی اوتھیں سے لے کر درج کرتے ہیں پھر (۱۲) اُن کے شعار کا اجمالی ذکر کریں گے۔ اور اُس کے بعد بتائیں گے کہ (۱۳) تحریک ہندوستان میں کب اور کیوں ہوئی (۱۴) نوربخشی قائم کیا گیا ہے اور (۱۵) چارے زمانے میں اس فرقہ کی حالت کیا ہے؟ انہوں میں ہم نوربخشی کو پھر پر ایک نظر ڈالیں گے۔

لے مصنفہ قاضی نور اللہ شومتری بیچ لہران ۱۲۹۹ از صفحہ ۲۱۳ تا ۲۱۵۔

شومتری نے بیشتر حالات بید نوربخش کے ایک مرد محمدی حاجی محمد مرقوی کے رسالہ سے لیے ہیں جس نے اپنے پیروں کی زندگی میں ہی ان کے حالات قلمبند کیے تھے رسالہ کا نام بظاہر مذکور۔ معلوم ہوتا ہے۔ شومتری نے جو حالات اس رسالہ سے لے کر باختصار بیان کیے ہیں وہ تقریباً ۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۸ء تک کے ہیں۔



## سید محمد نور بخش کے حالات زندگی

ہجریہ ۱۲۸۵ء غنائے عرب کے مشرق میں طلیح قادریں کے مغربی ساحل پر الاشٹا ایک علاقہ ہے۔  
 اہل اس کے صدر مقام کا بھی یہی نام ہے۔ سید موصوت کا خاندان یہیں کا رہنے والا تھا۔ اہل  
 ان کے دادا جہد اللہ کا مولد بھی یہی مقام ہے۔ مگر ان کے والد محمد بن جہد اللہ قطیف  
 میں پیدا ہوئے۔

سید موصوت کا نسب مترو واسطہ سے حضرت امام موسیٰ کاظم تک پہنچتا ہے۔ شومتری نے  
 ایک نہایت قابل ذکر بات ان کے خاندان کے متعلق یہ بتائی ہے کہ ان کے اجداد میں  
 سے ہمیشہ کوئی دکن کی شخص صاحب مال رہا ہے خواہ وہ مجذوب تھا یا سالک یعنی اصحاب  
 کے اعتبار سے یہ گمراہ نہایت ذکی اہل تھا۔ غرض ان کے والد محمد بن جہد اللہ نے طریقی تجربہ  
 و اطلاع اختیار کیا۔ اہل امام رضا کے مدرسہ کی زیارت کے لیے نواسان لگے۔ وہاں سے تھان میں  
 جو سرہ قبرستان کا مشہور قصبہ ہے۔ دادہ ہو کر توٹی اور تہل اختیار کیا۔ یہاں سید محمد ۱۲۹۵ھ میں  
 پیدا ہوئے سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا اور تھوڑے سے عرصہ میں علوم میں تبحر پیدا  
 کیا۔ ان کے حالات حلیہ کا ذکر تو آگے آئے گا یہاں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میر موصوت  
 نے خواجہ سلطان متھانی مرید بید علی مہدائی سے بیعت کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی  
 قابلیت اور استعداد ذاتی کی بدولت فقر و سلوک کی منازل کامیابی کے ساتھ طے کیں۔

لے اس کو اس دور میں بھی کہتے ہیں۔

لے اس نسبت سے قبل شومتری سید محمد رجب غزالی میں لائے نور بخش شخص کہتے ہیں اور کہے گئے۔ گوئی  
 کو اب تک کوئی غزل نہیں لکھی جس میں لکھی شخص لکھا ہو۔



پیر نے اپنے ایک طالب کے موجب ان کو درخشاں کا لقب دیا اور یتیم خانہ کا آخری خزانہ خود پہن کر مندر اشداد پر بٹھایا اور خاتما اور تمام سالوں کے کاروبار انہی کے حوالے کیے بلکہ خود اپنے مرے سے بیعت بھی کی اور اپنے مریدوں کو بھی یہی ترغیب دی۔

یہ وہ زمانہ ہے جب کہ شاہ درخشاں بن تیمور اپنے باپ کی وسیع سلطنت کے ایک حصے پر کئی برس سے تلافی ہو چکا ہے۔ بظاہر لگتا ہوتا ہے کہ خواجہ اسماعیل نے شاہ درخشاں کی قوت کا غلط اندازہ کر کے خرقہ کے دشمنانہ گزار کہستانی علاقے میں اپنی حکومت جمانے کا منصوبہ لگایا تھا اور میر موصوف کو ملائیم اور ہمت جو ان کی بنا پر اس تحریک کی کامیابی کے لیے موصول تر کئے گئے تھے انہی بزرگ مرکز میں بٹھایا دیا تھا۔ میر موصوف مسلط کر بیٹھتے تھے۔ انہوں نے غلط کیا اور کہا کہ تیاری ابھی ممکن نہیں ہوئی۔ اور شاہ درخشاں میرزا ابان و تھان و خند اور عرب و غم پر مسلط ہے۔ ایسے بادشاہ کے ساتھ بغیر کل تیاری کے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ یہ محقق ہے کہ عسکری حکومت مقتدرات الہی سے ہے۔ پھر بدلی کون سی ہے؟ جو صاحب ہے عہد میں آکر دے گا، مگر خواجہ صاحب کب ماننے والے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ خدج کا وقت یہی ہے اور را تیاری کا مسئلہ تو انبیاء نے خروج کے وقت کون سی ظاہری تیاری کی تھی۔

مختصر یہ کہ ۸۲۶ھ میں ان حضرات نے عثمان کے ایک قلعہ میں غم بغاوت بند کیا اور لوگوں کو میر موصوف سے بیعت کی دعوت دی۔ شاہ درخشاں کی طرف سے سلطان باغیہ اس علاقہ کا

ملک حاکم ہو میر کا ایک متعلق سے درخشاں گفت و گو دارخشاں۔ دودھ دارا اور خند و خند اور اسرار اشداد مندر

شعبہ سے تھے، درخشاں ہاشم درخشاں۔ اور چون غرضیہ ہاشم درخشاں۔ ضمیرا شہر۔

نے ۵۵۰ھ سے ۵۵۵ھ تک حکمران رہا۔

تھے میر کی عمر اس وقت ۳۱ برس کی تھی۔



حکم تھا۔ اس کو بھی خواجہ د میر کے داماد کی اطلاع ملی۔ اُس نے فوراً اپنی دونوں کو ہائی سرکردہ سمیت گرفتار کر کے مدائن حرارت کیا اور تمام واقعہ کی تفصیل سے میرزا شاہرخ کو اطلاع دی۔ وہاں سے حکم ہوا کہ قیدی جہاں قاصد کو ملیں وہی قتل کر دیئے جائیں۔ کہتے ہیں کہ میرزا سنا درد شکم میں مبتلا ہوا اور مولانا حکیم دین طیب کی سفارش سے میر کو حکم قتل سے مستثنیٰ کر دیا گیا اور اُن کو ہانچوٹاں حرارت میں ڈالنے کا حکم صادر ہوا۔ تب کہیں میرزا کا درد شکم بند ہوا۔ خواجہ اور اُن کے رفقا اُس وقت تک بلخ میں پہنچ چکے تھے۔ ان کو وہیں ہلک کر دیا گیا۔ میر جب ہرات پہنچے تو اُن کا طرز یہ تھا کہ اُن کے ہاتھ سے کسی مسلمان کو گزند نہیں پہنچا۔ نہ اُن کی طرف سے ایک تیر کسی کی جانب پھینکا گیا۔ لیکن یہ عذر کون سنتا تھا۔ ان کو حصارِ اقتدارِ اہلین میں بھیج دیا گیا اور اٹھارہ دن تک بیابا چار میں مقید رہے پھر حکم ہوا کہ ان کو ہانچوٹاں شیراز لے جائیں اور خود میرزا کے چند قسطنطین کو یہ خدمت سپرد ہوئی۔

یہاں سے میر کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ اس امیری سے قریباً بیس بیچیس برس بعد تک میر قید میں رہے یا اُن کو مشروط طور پر آزادی ملی اور اس سارے عرصہ میں وہ شاہرخ کے اہتقوال گرفتار بنا رہے۔

نئے اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو مسلم ہوتا ہے کہ میر کے مرنے کا وقت شاہرخ کے دور میں بھی مجدد تھا۔

میر نے اس واقعہ پر ایک دایہ لکھی جو جنرل میمن کے ایک فتویٰ (دیکھو نیمہ انوار شریعت ۲۰۰) میں بھی پختہ

شعور میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے (پہلیم دروہ خواجہ اسلم)

تھے یہ قیدی تھے شہر حرارت کے شمال کی طرف فیصل شہر کے اندر واقع ہے درخات الحیات مسعودی اور اب تک

موجود ہے۔ فریر (مستند) نے ۱۸۵۶ء سے لے کر پہلے اس کو دیکھا ہے۔ اور وہی حال نے ۱۸۵۶ء میں



شیراز سے میر کو سیسپان میں پہنچایا گیا اور وہاں کچھ عرصہ تک قید میں رہنے کے بعد ابراہیم سلطان عالی شیراز کے حکم سے ان کو رہائی ملی۔

رہائی پا کر میر شوشتر اور بصرہ کی راہ سے حیدرآباد پہنچے پھر ہندوستان میں داخل ہوئے۔ یہاں ان کو بھٹہ کامیابی ہوئی۔ بختیاری اور دیگر قبائل کے ایک جم غفیر کو انہوں نے مرید کر لیا۔ بلکہ ان لوگوں نے مدت تک خلیفہ اور مکتبہ ان کے ہم پر جاری کیا۔ یہاں سے میر نے گیلان میں بھی قدم بٹانے کی کوشش کی۔ شاہ رخ اس وقت آفدہ باہمان میں تھا۔ جب اس کو میر کی کدوستانی کارروائیوں کی خبر ملی تو اس نے ان کو دوبارہ گرفتار کر دیا اور وہی اعظم میں منگوا دیا۔ اور سخت عتاب و تہدید کی سختی کر ان کے قتل پر آمادہ ہوا۔ اس پر میر جان بچا کر بھاگے اور تین شب تک ہمدانی پہاڑوں میں سرگردانی پھر کر غفلان میں پہنچے مگر حاکم غفلان نے ان کو گرفتار کر لیا اور یہ دوبارہ میرزا کے پاس پہنچا دیے گئے۔

غرض ان کو پھر سیاح چاہ میں ڈال دیا گیا۔ اور اب کے ۵۴ دہائی تک یہ اس حال میں رہے۔ اس کے بعد پھر پانچویں صدی کے معاذ حرث کر دیا گیا۔ اور ہم کے دن میرزا نے ان کو مجبور کیا کہ منبر پر چڑھ کر دعویٰ خلافت سے تبرأ کریں۔ میر پر چارے لاپتہ منبر پر چڑھے اور کہا: میری طرف بعض باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ اگر میں نے کبھی میں تو اور اگر نہیں ہیں تو: رہتا ظلنا انفسنا وان لم تغفلنا و ترحمنا لنکوننا من الخاسرین غرض یکم جمادی الاول ۱۰۴۵ء کو بند ان کے پاؤں سے آزاد کیا اور علوم دینی کے درس کی اجازت ملی۔ لیکن یہ حکم ملا کہ سیاح دستار پہنیں اور لوگوں کا اجتماع اپنے پاس نہ ہونے دیا۔

۵۶۔ از مشاہیر عرفان۔

۵۷۔ حال کے ایک قلم نویس جو پروفیسر محمد شیرازی کے پاس موجود ہے اور جاگیر نگر میں ۱۰۸۱ء میں قتل ہوا۔  
روایت مطبوعہ



تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ میرزا شاد رخ کو پھر ان سے انڈیشہ پیدا ہوا اور تیسری مرتبہ ان کو گرفتار کیا کر میں رمضان میں پابجلاں روانہ تہریز کیا اور حکم دیا کہ دالکا تہریز ان کو روم پہنچا دے۔ جب یہ تہریز پہنچے تو ان کو پھر دالکا دی گئی مگر کھاتے روم کے یہ شیردان کو ہل دینے اور وہاں سے لگان میں جا کر مقیم ہو گئے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵: دوسری گویہ کی جاتے دوسری گویہ کھا ہے۔ بیاد دستار کی حالت میں سنی ہر ہے۔ تھوڑی دیر ۱۲۱۲ کہتا ہے کہ میرا پے مشایخ کے دستور کے مطابق بیاد ہاس پیدا کرتے تھے اور بظاہر ان کے بعض خلاف بھی چنانچہ کا خانجی نے شیخ شمس الدین محمد دالکی زکریا کی تلواریں میں کہا ہے۔

۲ دیوہ ام موم چشت بیادش      انور فی السواد قیہ شد مرتبہ  
 آکو محل داشت شب نور آفتاب      در علت بیاد یا گوئی بسین  
 خصمت پر اندر دج کد جاسر دیا      کا بیاد دل زلف کی مشک پس

انہی شعر میں سونوں پر چٹ ہے۔ شاد رخ کی حالت سے ظاہر ہے کہ میرزا کی بیاد پوشی کو ان کے دہلی خلاف سے متعلق سمجھا جاتا تھا۔ اور تو جب شاد اسماعیل دہلی پر سقوط ہوئے تو ان کو بھی شیخ شمس الدین کی بیاد پوشی قابل اعتراض معلوم ہوئی۔ شیخ کا جواب یہ تھا کہ تو بیت حضرت ام حبیبہؓ میں بیاد پوشی ہوتے ہیں۔ لطف یہ کہ خواجہ اس میں بھی کہتے تھے کہ وہ بھی ام حبیبہؓ اور ام ایمنہؓ نام کے غم میں میراد پوشی ہوتے ہیں۔ دیکھو اچھوتہ انہی المسترز لفظ۔ لفظی۔ الم۔ ہی جہد ۳۰ ص ۵۸۸ شعر ۲۰۰ و ۲۰۱۔ مرقۃ الزکریا کے خلیب ایچ بھی جہد کے دلی بیاد پوشی ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہو دستار انیس (میرزا ۱۳۲۵) صفحہ ۳۰ و خلیب ایچ کو تینی دکنی چست گیرو د ہان اتحاد کد و عرصہ د عدا ہر د با یک انالی ہر د بیاد اختیار کد۔

لے حال میرزا کی خلعت کیجے یا میر کا تقرب کہ سارے راستے میں جوق جوق دگ ان سے ملنے آئے ہیں اور کوئی مانع نہیں آتا۔ ان کی اس حالت سے جو تاثیر عظیم نفوس میں ہوتی ہوئی اور حکومت کے خلاف فساد میں جس قدر جوش پیدا ہوتا ہوگا وہ آسانی سے قیاس میں آسکتا ہے۔ تہریز سے میر نے ہرات کو روانہ صفحہ ۱۲



بغداد میں سے وہ خط میرزا شاہ رخ کو لکھا گیا جو نسخۂ جامعہ مراسلات اولیٰ الالباب تاملت اور اٹل جید میں 'کچے از سادات میرزا شاہ رخ' کے عنوان سے درج ہے یہاں عبارت سے ظاہر ہے کہ فریدہ خود سید محمد نور بخشی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:

و مدت بمیت سال است کہ آن بادشاہ در اغیار اپنی منظر سی بلخ می نماید و سر  
 زیت مقید گردانیده است و در زیت در چاہ داشتہ و جزاء فرسخ تقریباً باشد اقلیم باقیم  
 گردانیده و الحالہ ہذا کہ آخر عمر دیت و زیت پادشاہی نزدیک است کہ منقعی شدہ بنزد  
 اندیشہ آنست کہ این منظر ما باز درست آوردہ مقید گرداند و این حال نزد مکارضان  
 محال است از ہر آنگہ سر قید بنایان ویرہ بودہ و دانایان دانستہ ....

یہ اٹل جید کا صبح تھا کیونکہ ۱۰۵۵ھ میں شاہ رخ فوت ہوا۔ اور میر کو  
 ایک عرصہ دلائے کے بعد پھر فارغ اہالی سے زندگی بسر کرنے کا موقع ملا۔ شاہ رخ  
 کی وفات کے بعد آل تیمر سخت کشمکش میں مبتلا ہو گئی اور میر سے معترض ہونے کی  
 فرصت کسی کو نہ رہی۔ وہ علاقہ زے میں آ کر مقیم ہو گئے۔ ایک گاؤں بسایا۔ باغ  
 لگایا اور جے کھلکے اپنا سلسلہ جاری کیا اور۔ ۱۱۶۹ھ میں ۷۲ برس کی عمر  
 پا کر داعی اجل کو لبیک کہا

اور

اپنے ہی باغ میں دفن ہوئے۔

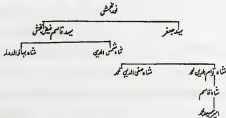
بقیہ حاشیہ صفحہ ۶: ایک خط میں یہ جہتا بجا ہو لکھا ہے: 'ما ائی جا مدیم عد جزاء مؤ یازند مشتاق  
 بصیرت سید۔ یویدون یطقتوا نور اللہ ہالواہم و اللہ متم نورہ و لو کہہ  
 المشوكون (دھماکا)'



## خلفائے سید محمد نور بخش

آپ احمد نادی نے بہت اہم میں اہی کے دو بیٹوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے سید جعفر بڑے تھے اور شاہ تاسم چھوٹے۔ سلطان حسین مرزا کے عہد میں دونوں بھائی خراسان گئے اور ہرچند سید جعفر کو حرات میں ٹھہرنے دینے کی ترغیب دی گئی وہ راضی نہ ہوئے اور عربستان میں جا کر باقی زندگی عبادت حق میں گزار دی۔ شاہ تاسم اپنے باپ کے بعد اہل چچ کے خلیفہ مقرر ہوئے اور سلسلہ زرخیز کے مرجع بنے۔ شومتری کے قول کے مطابق سلطان حسین نے خود اُن کو برابرا تھا۔ اور بہت اہمیت اُن سے پیدا کی تھی گو بظاہر معلوم دہسی میں اُن کو دستاویز نہ تھی۔ بعض شہزادوں خصوصاً میرزا کیچیک نے اہی سے بیعت بھی کی۔ کیچیک کے انتقال کے بعد یہ دُستے میں داپس آئے۔ یہاں اُن کے پاس جاہلیت ابھی جاہلاد ضیاع اور مزاح کی صورت میں موجود تھی۔ اہی زمانہ کے قریب اہل صفوی کا عروج ہوا۔ کیونکہ شاہ اسماعیل

نے اپنی اہم کے بیانات سے سید محمد زرخیز کی اطاعت کا شہود حسب ذیل معلوم ہوتا ہے۔



نے سلطان حسین مرزا میں سخت نفیض ہوا اور ۹۰ میں فوت ہوا۔



نے ۱۰۰۰ میں تخت ابراہان بنحالا اور شاہ قاسم الطائے شامی کے مزاج بے بکر اکثر سادات سے زیادہ جاگیران کو حلقہ ہوئی۔ ۱۰۰۰ میں شاہ اسماعیل سے ۱۵ برس بعد ان کا انتقال ہوا جس سے سلوک ہوتا ہے کہ قیام مرات کے زمانہ میں یہ اصل فخر ہوں گے۔

شاہ قاسم کے بیٹے شاہ بہادر اللہ نے بھی پہلے سلطان حسین کے دربار میں حوت پائی اور پھر شاہ اسماعیل کے ان۔ لیکن سلوک ہوتا ہے کہ جو عروج شاہ قاسم کے پڑتے اور ہائیں شاہ قاسم الدینی محمد نے پایا وہ شاید بید فربخش کی اولاد میں سے اند کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ مرید ان کے بے شمار تھے اور صفویوں کی لایا پی کو دیکھ کر شاید ان کو بھی حکومت کی ہری پیدا ہو گئی تھی کیونکہ ان احمد کن ہے کہ انہوں نے ایک تھ بھی بنوا یا تھا۔ آخر ایک شاعر کہ انہوں نے قتل کر دیا۔ اور شاہ شہسپ (۱۰۳۰ء تا ۱۰۸۴ء) نے جو غالباً ان سے مضم ہو رہا تھا اس موقع پر ان کو گرفتار کیا اور قزوین میں مقید کر دیا اور یہ اسی حال میں فوت ہوئے۔

لیکن خلفائے زرخشہ میں شاید سب سے شاندار شخصیت شیخ شمس الدینی محمد بیدانی کا بھی انتہائے باسیری خارج گفتنی باز کی تھی جی کہ شومتری "افضل و اکمل خلفائے حضرت بید محمد فربخش" کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ بید مذکور نے پیر کی تماش اور بید مومن سے بیعت کرنے کا حال نہایت تفصیل سے نغم کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک فربخشی بقیہ کی کوشش سے ان کو بید فربخش کی طرف رجوع ہوا اور یکم رجب ۸۴۴ھ کو یہ اصفہان سے گیلان کو چلے جہاں ان دنوں میں بید مذکور مقیم تھے۔ راستے میں ان کو نور لوگ بھی لے

لے عالم آزاد کے جماعتی وطن طبرستان میں مدعا مجالس میں ۱۰۸۴ھ۔ فہرست عظمت انوار آتش کام مدام و ۱۰۸۴ھ عالم آزاد کے ہیں ان کو شاہ قاسم فربخش کہا ہے کہ مجالس میں فیض بخش اور بیکسی اور آثار الامور میں شاہ قاسم اور  
تے اسرار اشہد علی ۱۰۸۴ھ میں ۱۲ ہجری



جو اسی مقصد سے گیلان کو جا رہے تھے۔ گیلان پہنچ کر یہ مریدوں میں داخل ہوئے۔ اور سرور  
بریں تک قنٹ مارچوں سے شیخ کی خدمت میں مصروف رہے۔ اور اُن کی وفات کے بعد شیراز  
میں آئے۔ ایک خانقاہ بنوائی جس کا نام فدویہ رکھا۔ اُس میں غوث خانے بنوائے اور مریدانیت  
اربعینت اور اسی قسم کے مشاغل میں وقت بسر کرتے گئے۔ ملاطین ذات نے نفیس دتھہ فدویہ پر  
دقت کیے اور شیخ اور اُن کی اولاد کو شرعاً تراز دیا۔ بالآخر شیخ کی قبر بھی اسی خانقاہ میں بنی۔

(۳)

## نور بخشہ عقاید کی اشاعت ہندوستان میں

نور بخشہ عقاید کی اشاعت خٹکان اور ایمان سے کشمیر میں ہوئی۔ میرزا جید دولہات  
صاحب تاریخ رنجی پہلا مؤرخ ہے جس نے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بیان سے  
معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص شمس الدین، سائیں سوانی سے تعلق شہ کے دانہ میں کشمیر میں  
ایسا اور اپنے تئیں نور بخشی ظاہر کر کے اس مذہب کی اشاعت کی اور انواع کزود دقت  
کو رواج دیا اور ایک کتاب فقہ احمد کے نام سے شائع کی جو دقتوں کے عقاید کے  
مطابق ہے دقتیہ کے۔

میرزا جید نے احمد کو ملانے ہندوستان کے پاس بھیجا اور انہوں نے ظہر کتاب پر فتویٰ

ملے ترجمہ انگریزی (۱۸۸۵ء) ص ۴۴ جید

ملے بادشاہ کشمیر کے عینی حکومت کے خلق بہت اختلاف ہے۔ فتح شاہ ایک راجہ کے مطابق پہلے ۱۶۱۲ء اور

پھر ۱۶۳۲ء میں حکومت قدر

دعویٰ مالکی (شیخاگ سوانی) بہت ۱۹۱۰ء سنو ۱۲

ملے یہ فتویٰ تاریخ رنجی میں عام نقل ہوا ہے۔



قلم بند کیا، جس میں اس کے بیانات کو ذوق بتایا اور اصحابِ قلم پر اس کتاب کے فائدہ کرنے کو واجب قرار دیا اور اس مذہب کے قلع قمع کو ضروریاتِ دہی سے بتایا۔ اس کتاب کے حامل اور اس مذہب کے پیروں کو اپنی باتوں سے روکا فرضِ طہیرانہ، بلکہ اسرار کرنے پر بھی قتل کو واجب قرار دیا۔ اور ساتھ ہونے والوں کے لیے متابعتِ مذہب اپنی حقیقتِ تجویز کی۔

مسلم ہوتا ہے کہ میرزا جید نے اس فتویٰ کے موصول ہونے کے بعد ذرخیشوں پر بہت غم کیا یہاں تک کہ خونِ قتل سے کسی کو جرأت باقی نہ رہی کہ ذرخیشی ہونے کا اقرار کر سکے۔ گو یہ میرزا جید کو بھی مسلم تھا کہ یہ لوگ مرثِ خون سے اپنے عقاید کو چھپا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ:

”حالیٰ کسی ایسی مصلحتات کا اشتکار نہی تواند کردہ مگر مطلقاً اند و خود  
 ما از اہل سنت و جماعت می نمایند و شدت بندہ پیش ایشان معلوم شدہ است کہ  
 اگر قاسم شد بغیر قتل دیگر معاملاً نخواہد رفت۔ ان پنجتنی از نہاد ایشان امید است  
 کہ عمرو توفیق اللہ تعالیٰ و سہی بندہ بدخیزد۔“

والفعل نے آئندہ الہری میں جو حالات کشمیر کے کھٹے ہیں ان سے مدد کے ساتھ ان بیانات میں کچھ اضافہ نہیں ہوا۔ البتہ اتنا ضرور پتہ چلتا ہے، کہ کشمیر میں جمہور اُس وقت بھی سُنتی مذہب کے پابند تھے۔ کہ کچھ لوگ اشیاء اور ذرخیشہ عقاید رکھتے تھے اور ان تینوں فرقوں میں ہمیشہ باطنی

میرزا نے ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ اور ۱۲۸۶ھ کے درمیان لکھی ہے۔

۱۲۸۵ھ کے قریب۔

۱۲۸۵ھ میں گیسو (گوزک قلعہ علی گڑھ) میں ۱۲۸۵ھ میں ۱۲۸۵ھ میں لکھی گئی ہے کہ صنعت کار  
 لوگ سُنتی ہیں اور پامی شیعہ۔



تنازع رہتا تھا۔ میرٹھس الدین مرید شاہ کاظم افغانی کو وہ بھی زورنغشی عتاید کا مبلغ قرار دیتا ہے اور فتح شاہ کے زمانہ ہی سے اس تنازعہ کی ابتدا سمجھتا ہے۔

زفر نے تاریخ رشیدی کا نتیجہ کیا ہے اور کئی نئی بات نہیں لکھی۔ البتہ محمد اعظم کشمیری نے واقعات کشمیر میں رجم ۱۱۴۸ھ اور ۱۱۵۰ھ کے درمیان کی تعینات ہے، اس فرقے کے حالات زیادہ تفصیل سے دیئے ہیں۔ وہ ہم ایک قبیضہ سے لے کر درج کرتے ہیں۔

محمد اعظم کے بیان کے مطابق میرٹھس عراقی ظاہر آراستہ رکھتا تھا اور فصاحت بیان سے متصف اور علوم اسلامی سے واقف تھا۔ وہ دو مرتبہ کشمیر آیا۔ پہلی مرتبہ سلطان حسین میرزا شاہ غرامانی کے سفیر کی حیثیت سے سلطان حسن شاہ کے دربار میں آیا اور اٹھ برس تک کشمیر میں ٹھہر کر وہ لوگوں میں فوجی عتاید کی شہرت کما رہا۔ شیخ اسماعیل کبروی ان ایام میں ترمذی اسلام کے متعلق غامض طرز پر کوشاں تھے۔ عراقی نے ان سے امداد خاص ظاہر کر کے ان کے مریدوں کو خفیہ خفیہ اپنے ڈھب پر لانا شروع کیا۔ سلطان حسین نے بالآخر عراقی کو واپس بلایا۔ اور بقرہ موزع اس کے خلق باطنی پر مطلع ہو کر اس کو نوکری سے معزل کیا۔ اس پر عراقی نے پھر کشمیر کا رخ کیا اور ظاہر کیا کہ بید محمد زورنغشی نے اس کو خفیہ معذور کیا ہے۔ اور چونکہ شیخ اسماعیل کبروی میں جا کر صحبت خلق سے کدہ کشی ہو بیٹھی تھی عراقی نے میدان خالی پا کر ایک خانقاہ اور ہستخانہ بنوایا اور دھوم دھام سے

۱۔ یعنی شاہ کاظم بنی جنس دیکھو مغزوہ نوٹ ۱۔

۲۔ ۱۱۴۳ھ سے ۱۱۵۰ھ تک تحریک دا۔

۳۔ اس پر محمد اعظم کہتا ہے: "بید محمد زورنغشی اور عتاید امیر کبیر علی غانی است، احباب عراقی بجا اب  
وہابیہ الہامیہ بعض است۔"



اپنا کام شروع کیا۔ فتح شاہ اُس وقت عمرانی تھا اور ابراہیم میں سخت نوعیات قائم تھے۔ اس لیے حالات  
ہدایت اس کے موافق تھے۔ بالآخر چک قبیلہ کے سرداروں کو جو شاہی خاندان سے قربت رکھتے تھے  
اور صہبہ کشمیر پر چھائے ہوئے تھے اُس نے مرہ کر لیا۔ اور اُس کے مبلغ لڑائی میں پہنچے اور  
فرخیشی اس علاقہ میں بھی پھیل گئے۔

عراقی فوج ہزار ہا تک شاہ کے عہد حکومت میں سینا جہد کشمیر پر مُسلط ہو گیا۔ یہ دس  
برس فرخیشیوں پر بہت سخت تھے۔ آخر ۱۵۵۰ء میں میرزا جہد قتل ہوا اور فرخیشیوں کی جہاں  
میں جان آئی۔ جو کو متصل بد کے زمانے میں تخت کشمیر پر چک قابض ہو گئے اس لیے اس زمانے میں  
فرخیشیوں کو طاقت مدد موج حاصل ہوا۔

سلسلہ مہم اہم کہتا ہے کہ عراقی اور اُس کے مرہوں نے شہیت کو کشمیر اور تبت میں شائع کیا۔ ایک ڈیجیٹل  
(Vignoe) نے اپنے سفرنامہ ج ۲ ص ۱۲۵۲ میں لکھا ہے کہ اٹھارویں صدی کے وسط میں فرخیشی ہکر  
عمر کے لیے اسکندریہ کے تخت پر بھی قابض ہو گئے تھے۔

لیکن جو اور ڈیگلی کے عراقی کا لڑاکا بابا دیشال بھی جہاں بچا کر لڑائی کو منسوب ہو گیا تھا۔ دربار دولات عمریہ (میسرہ  
مسلک) ص ۵۰ پر اس کی شیخ دیشال لکھا ہے۔ اس کے آٹھ بیٹوں کے نام بھی اسی دربار میں دیئے ہیں۔ یعنی  
دائیں شمس الدین رشید (۱۲)، میر محمد رضا (۱۳)، میر ذوال (۱۴)، میر (۱۵) میر خداداد (۱۶)  
میر فتح الدین شاقب (۱۷)، میر محمد نورانی (۱۸)، میر محمد شاہ عہدوم القربان، مگر اسی دربار کے م ۲۰ پر ۵۵ کے بعد  
میر جمال الدین مسعود کا نام دیا ہے۔ اور میر شاہ جمال میر ظاہر کا نام ۵۸ کے بعد جس سے کل تعداد میں ہوتی ہے ۵۱  
دس ۶۲ پر ان کو اور میر محمد فرخیشی اور ڈیگلی کے بیٹوں کو تاکہ مشائخ مسند القصب نام دیا ہے۔ بظاہر امیری  
نے سب سے پہلے نام اس سلسلہ کے لیے استعمال کیا ہے۔ دیکھیں ص ۱۱۷ مسلا: *پہلوانہ* (Bishdwan) کے قول  
کے مطابق شمس الدین کے ۵۱ بیٹوں میں میر خداداد میر محمد کی قریب اب تک ہیں اور دیگر میں موجود ہیں (تمام جہد کش  
ص ۱۱۷)۔ بظاہر میر خداداد بہت دور کا ہے مگر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شمس الدین کا بیٹا ہے۔



کشمیر کا حاکم چونکہ تختان سے قریب تھا۔ اس لیے زرخش عائد کی اشاعت اس میں خوب ہوئی۔ لیکن  
 نظام حیدرستان کے دیگر علاقوں میں بھی اسی عائد کی تبلیغ ہوئی۔ مثلاً اچنار الانچنار دہلی مستند ۱۸۵۱ء  
 پر شاہ جمال شیرازی کا ذکر ہے جو آہری کا مرید تھا۔ اور گڑگڑ سے آکر سلطان سکندر لودھی کے  
 زمانہ میں دہلی میں آگیا۔ اور دہلی مسئلہ میں سکندر میں مدد دی۔

اسی طرح بقول ابن احمد رازی ہمدھم زرخش کے گھولنے کا ایک شاعر مکی تخلص شاہ ناصر  
 (جو ۱۵۲ء تا ۱۵۳ء تا ۱۵۶ء میں فوت ہوا) کے ہمدھم دکن میں آیا۔ گو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس  
 نے زرخش عائد کی ترویج میں بھی کوئی حصہ لیا یا نہیں۔

(۴)

## زرخش عائد

زرخش عائد کے تین دور قرار دیے جاسکتے ہیں۔ دور اول میں اسی عائد کی وہ صورت تھی  
 جس کے لیے میرے نزدیک اتنی فرقہ ذمہ دار تھا۔ دوسرے دور میں صنوی کے عروج کی وجہ سے بظاہر  
 اس میں بعض نمایاں تبدیلیاں ہوئیں۔ تیسرے دور میں اسی عائد نے وہ صورت اختیار کی جو کشمیر میں  
 ابھی کے رواج پذیر ہونے سے پیدا ہوئی۔

جیسا کہ اشارتاً پہلے ذکر آچکا ہے ہمدھم زرخش نے دلوئی کیا تھا کہ وہ ہمدی صاحب الزمان

ملے صحیح ہے کہ یہ ذکر کا کلام جس کا پتہ ہم لگا سکے ہیں بہت قسرا ہے اور بالکل ٹھیک ہے کہ اسی کی تعینات  
 کا مزہ ہم ہم کو اپنی حسن رہتی بدلتے پرانہ کرے۔ آدم جو واد ہلوس سائنس ہے اسی سے بھن نانج انڈ کے  
ہم بھن پہنی کرتے ہیں۔ اسی کے دلوئی صدوریت کے لیے دیگو خیرا شیر ۳۰۰ ۳۰۰ اور اسرار اشہد ۱

قلب انطاب جہاں ہادی الدار      ہمدی دودمان و غنیم اولیاد  
 فرط اعظم دین و ملت سا چاہ      فقر و آتش بر کمالش گدا      باقی صلوہ و ہد







نہ ہوا تو گناہ۔ پھر اہل عالم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے اہل زمانہ! ہم اللہ کی ہمنوائی پر فخر کرو! اللہ اے اہل ملک و تہذیب سلطان آل ہما کی نصرت میں دوسروں پر برکت کرے۔ اللہ اے اہل علم و تہذیب سے تعلق کر کے سرچشمہ تحقیق بنے پاس آؤ اور اے معرفت والو! علم ہیچوں کو ڈھونڈو۔ اللہ اے خواص، صدق و اخلاص میں مہیا کرے! اللہ اے عوام ہمیں تقویٰ پہنچاؤ! آخر میں کہتے ہیں کہ اگر مقتضائے من مہات و لدہ بیدار امام زمانہ مانتے ہیں تو جہاد و قتال منافی انہما نہ ہوتا تو وہ اپنا حال غنی رکھتے۔ مگر انہما واجب ہوا کہ اہل عالم کے خلاف جہاد کر کے۔

دوسرے خط میں ابو بکر بن ابی حمزہ کی تحریر ہے اور ابو شامہ کے نام لکھا گیا تھا کہتے ہیں کہ بحسب قول لا اسئلكم عليه اجراً الا العودة في الترتي بحسب اولاد مصطفیٰ اہل جہان پر واجب و لازم ہے اور اس نمانے میں باجماع اہل بصیرت و بعادت خانہاں نبوت و ولایت کا کوئی فرد اگر شریعت و طریقت و حقیقت حضرت رسالت پناہی پر ہے تو وہ محمد نور بخش ہے۔ حدیث "انشرقت اشراق حلة الفضل" حدیث "السما والارض والارض والارض في امة" ان سب کا اطلاق اللہ پر ہوتا ہے۔ جہاں بھر میں اگر کوئی یہ ہے جو فرق علم شرعی و ادبی و علمی میں تقویٰ ہے اور مکاشفات و مشاہدات و معانیات و تجلیات انہما و احکام و صفات و صفاتی اور حقیقتی توحید و معرفت و تعارف میں مغرور ہے اور پچیس مرید صاحب سال رکھتا ہے جو ریاضت اور عبادت اور خدمت اور دولت میں تہیت یافتہ اور صاحب تجلی اور محقق ہیں تو ایسا یہ نور بخش ہے اور مرشدان صفاتی اور علم ربانی کے نزدیک ایسے صاحب کمال کے ساتھ جہاد اور اہانت رکھتا اور اس کی طاعت اور اطاعت کرتا پادشاہی اسلام پر واجب ہے۔ اور اکثر علماء اسلام بکر خواص و عوام جانتے ہیں کہ اس کتاب حدوث کے علاوہ اور کوئی شخص دنیا بھر میں اہل صفات کی ہامیت کے ساتھ موصوت نہیں ہے۔

انہی بیانات کو اسیری نے گہرا ہے لکھا

ملک دینی را آن کہ عالی مقام است      ذریۃ اولاد ختم انبیا است



ہالی او عزان ستر عیست      قرۃ العین نبی است و دست  
 غم شد بر ذات او فضل و کمال      در کائنات کے رسد و دم و خیال  
 منحصر شد دھیری در ذات او      عمت مشورہ جہان آیت او  
 دانت علم و کمال ہنسیدار      پیشوائے اولیاء کشف الوداد  
 ہرچ در عالم کائنات نام بود      ہلہ در ذات شریف او نمود

ذبح دیکھ اشعار مثنوی ۱۱۵۱

میر مومن کی دیگر تصانیف کے لیے جو الٰہی مرقیٰ اور دیگر مشہور مرقیہ کی تعلیمات سے بہت شبہت رکھتی ہیں ہم مثنوی کو میر کے کلام کی طرف متوجہ کرتے ہیں جو مثنویوں خدا کی اخیر میں بطور فیض شامل کر دیا گیا ہے۔ یہاں ہم سرسری طور پر اس میں سے چند اشعار منتخب کر کے درج کرتے ہیں۔ حضرت مرقیہ کے ہم مسلک کے مطابق میر کے کلام میں بھی ترکیب و تبحر از احوال عالم اور عشق الٰہی کے مضامین پایا جاتا ہے۔ مگر الٰہی کے علاوہ بعض ایسی باتیں بھی ہیں جو الٰہی کے ساتھ خاص ہیں یا جو پر انہوں نے زیادہ زور دیا ہے مثلاً

مقصود کائنات: کائنات سے مراد یہی مقصود ہے کہ کامل لوگ وجود میں آئیں۔

از گردش افلاک بہر نشانی نکل      مقصود دگر نیست

الٰہی مسئلہ از رد و بدل باندہ نیست      لوگاک بہر فرمود

لے دیکھ خیرہ اشعر ۲۱۹ ج ۲

ای مرقیٰ رئیس کائنات      بہرست حقایق است بھی

تفصیل حقایق و مبالغہ      انیم' یقین اگر وافی

یہ دیکھ مثنوی ص ۱۱۳ ج ۲ اشعر ۲۱۹ ج ۲ مرقیٰ کے ملاحظہ ہو خیرہ اشعر ۲۱۹ ج ۲ مرقیٰ کے ملاحظہ ہو خیرہ اشعر ۲۱۹ ج ۲

کی ہے۔ یہ دیکھ مرقیٰ ص ۱۱۳ ج ۲ اشعر ۲۱۹ ج ۲



۱۔ عادت کہ منتصف بعفان کمال شد  
حقا کہ اوست ملت لانی حکمت  
دشمنہ ۱ شعر ۱۴۴ (ایضاً شعر ۱۳۴)

۲۔ چون غشاء عوالم کی وجود ماست  
بدو جہانیاں مکی علم ز وجود ماست  
(ایضاً شعر ۱۲۳۰)

۳۔ دائم وجود کی موجود  
دائم زکائنات مقصود  
(ایضاً شعر ۱۲۱۱)  
یہ بھی کہا ہے کہ علم اور دولت غالب امام سے متمم ہوتا ہے۔  
گر تو غاشی کہ موراہ شوی  
جو بغوان پیر پای من (دشمنہ ۱ شعر ۱۳۰۲)

۴۔ ہر کار عرصت و دولت ملت  
نور در دامن امامت دست  
ہم کو اور رہنا نشد ہیچوند  
ہر یقین دانی کہ نیست و وقت  
(دشمنہ ۱ شعر ۳۲۵ و ۳۲۶)

پیر کی خدمت بھی لازمی ہے۔

۵۔ "جان مدامی بخدادی پیش شیب  
با حضرت حق سخن چو موی کنی  
(دشمنہ ۱ شعر ۱۳۰۱)

لے گئے یہ اور ہی کے بد کا شرمائے دکھ کر اتھیری نے کہا ہے:

۱۔ "اینگد خود جنت چو  
بر سر خود یک نام بگویند  
دشمنہ ۱ شعر ۱۳۵۰  
ایک اور جگہ کہا ہے:

"نہ کمالی گفت از حق شہد  
مگر حق عوامی کہ مانی و مل یار  
"حق حق دانی از حق شہد چو کہ  
"قد زنی کہ ہے باق و در خود"

(دشمنہ ۱ شعر ۱۳۵۱)

گفتہ کا نال یہ کہ اور کچھ ہے بد کا مطلب اتھیری دانی منو ۱۱۵



مسئلہ بروڑ: ایک شخص کا رشتہ کھڑے بی بی جس کو ”مرشد سالکانِ راہِ خدا“ کے لقب سے یاد کیا  
جے اس کی نسبت کہتے ہیں:

گشتِ تجویزِ دولتِ حضرت تا نیاید مگر درین دست  
در نیاید مگر بطورِ بروڑ گفتہ شد کھتہ دلی مرموز

(ضمیمہ اشعار ۳۲۰، ۳۲۱)

مطلب یہ کہ ایک شخص دوسرے کا بروڑ ہی کہ دینا میں پھر بھی آتا ہے۔ اسی مضمون کو بعد  
جگہ بھی ادا کیا جاسکے

روح پاک بے نبی و دلی مجتمع گشت تا شدم دان  
ہر دانشِ باسف و فی لادم مومن و چلے و بے زینہا  
گر بروڑ است گر تاسخ صرف آنچه حق بود و گفتہ شد پیش  
نہ بخش زمان شدم اکنون شد مژدہ زد تا مارجا

(ضمیمہ اشعار ۱۵۲، بعد) نیز دیکھو نظم ۱۵

مسئلہ نور: آخری شعر کی طرح میر نے قریباً ہر منتخب میں اپنے لقب کی مناسبت سے لڑکے متعلق

بقلم صاحبِ مسئلہ ۱۵

انتہائی نے سولہ برس تک جو خدمت عید گھر ذوالفقار کی سرانجام دی ان کا ذکر اس نے یوں کیا ہے کہ

سالہا لادم خادم و دانش گشتہ حکوم غلام کٹر مش  
عکسِ حیرم سلج بد مش گشتہ بدم بندا حقہ بکوش  
گاہ خادم لادم اورد مبلغش گر بہ پیش اشتراش ہارکش  
گر مکارم دلا لادم دگر گاہ گاہ گاہ (قاضی) وہ ان آستان  
بروز تا شب پا بروڑ گرسد کی دیرم پیر خدمت یک تنہ  
شب نہ قرشم بود نہ بالی سر نہ مراد نفس نہ طلب و ندر



غرض اسی مسئلہ کو کسی کئی طرح اور کئی کئی بار دہرایا ہے۔ اور اسی کی ذیل میں ولایت کے لئے کو بھی سمجھنا چاہیئے جو علی سے منظر موعود تک پہنچا ہے (دیکھو نظم ۱۶۲) اور جس کی فہرہ بجز وہ ہے بھکتی ہے اور صرف عالم کثیف میں اس سے جدا معلوم ہوتی ہے (نظم ۱۳۵) خلوت نشینی اور چلہ کشی۔ ان کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔

اے دل بیا کوئے ونا خلوتی گزری  
وہ سبک ساراں رہے نساں نقیضی

از هر چه غیر است بترس بدل      دانم بحق نهائی تو را چو اصل دین

تقریباً شوزهرج دیلی ده نه درخواست برآستان دوست برآدیک ایصین الخ (تکم ۱۲۵)

140

بر اميد قرب رب العالمين

را اصول آشود من دیو شمریم

آخری اہاد، جو سید محمد قدس بخش نے اسیری کو گمہ کر دیا، اس میں بھی ایسی نشانی کی



تائید کی ہے "بشارۃ الہی فرزند مشائخ الہیہ را۔"

اجازت فرمودیم کہ ہنگام خدا را..... تملیق ذکر خفی مشروط بشرائیکہ در صحبت و بعدہ و  
دانستہ در اربعینات متعہودہ خود بران مہمانت نمودہ بگریہ و ارمین فہشیدہ و سالکان ما بالہیین  
بشارت رحمان ۱۲۱۸۔

میرزا حیدر نے بھی ان کے مریدوں کی ارمین فہشینی کا خاص طور پر ذکر کیا۔  
آئینوں کی تشریف : ایک آہہ بگر آئینوں کو سرا ہے :

راہ نزدیک است لاو آئینان غم و غمق ما میاورد در میان

(ضمیمہ ۱ شعر ۱۲۸۵)

حضرت علیؑ: بعض نظموں میں حضرت علیؑ کی سخاوت اور فزت کی تشریف کی ہے :

جنت سرے شاہ راہیت بود کہ وے بگذشتہ از عقارب و حیات بخل و آز  
طاہی کہ از سنائے علیؑ ہمسہ در شری ہاں باز دتن گداز بدینائے ددن عناز

(ضمیمہ ۱ شعر ۱۲۸۰ ، ۱۲۵۱)

اور ایک اور بگر کہا ہے :

ما بیہا علم چون علیؑ مہمانہ وار در رو اسلام می دین فدا انصار  
ما شود اسلام حکم چون صدیق کفر و فسق و حکم گردد تا پدید  
دولت دین ملک دنیا با شدت سلطنت این جا و آنجا با شدت

(ضمیمہ ۱ شعر ۱۲۸۵)

آپؑ کے دنیا سے روکش ہونے کا بھی ذکر کیا ہے :

طلی الدینا ثلاثا یا فقیر اثباتا اقتلہ بالامیر

(ضمیمہ ۱ شعر ۱۲۹۸)

آپؑ کے منہ نور ولایت ہونے کا ذکر لہجہ آبی چکا ہے۔



ان عاولیٰ سے میر کا تشیع ثابت کرنا مشکل ہے اور نہ ہی صاحب مجالس المومنین نے کوئی ذی  
دلائل اس مغربی کے پیش کیے ہیں۔ تاہم چونکہ یہ صاحب کے زمانے کے متصل مغرب کا مروج  
شروع ہو گیا تھا، غالباً ان کے غلطی نے تشیع اختیار کیا اور بظاہر یہی دجہ ہے کہ محمد اعظم اور  
بعض اور مروج زرخشی مقلوں کو کشمیر میں تشیع کی اشاعت کے لیے ذمہ دار قرار دے رہے  
ہیں اور میر محمد زرخشی کے ساتھ میر شمس الدین عراقی کی نسبت کو صحیح نہیں مانتے۔ اور شہسوار  
د مجالس ص ۲۱۵ سطر ۱۱ کہتے ہیں کہ "تشیع حضرت خواجہ و حضرت میر و سلسلہ رفیعہ ایشان  
ان یومنا ہذا اہل شمس و ابنی میں الامس است؟"

جیسا اوپر غلطکہ نما ہے تیسرا درد زرخشی عقاید کا اس وقت شروع ہوا جب میر شمس الدین  
کے مقلوں نے عراق میں ان عقاید کی اشاعت کرنے کی کوشش کی۔ بظاہر چونکہ عراقی اہل سنت  
کے طریق پر تھے ان میں زرخشی تبلیغ کو دقیق پیش آئیں۔ اس لیے دونوں عقاید کو غلط کر کے  
وہاں کے لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ مگر میرزا جید کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں  
بھی یہی غلط مذہب پیش کیا گیا۔ چنانچہ میرزا کہتے ہیں۔

سلسلہ اکبر مجالس ص ۲۵ جان برادری نے عرضوں پر ایک کتاب لکھی ہے جو ۱۲۱۰ھ میں چھپی تھی۔ اس کے ص ۱۱ پر  
"وہ چل شتائے انوار کے حوالے سے زرخشیوں کو قسطنطین کا ایک شاخ بتاتا ہے۔ حاجی غلام نے شتائے کے متعلق فرل  
کشت الملوں ص ۱۰۰ لکھی ہے کہ یہ - معلوم نہیں برادری کی مراد کون سے فرل سے ہے۔ شریعہ کشی راز میں ایسی ہی  
چہ سلسلہ بیان کیا ہے جو مجالس ص ۲۱۱ پر نقل ہوا ہے مگر مجالس میں یہ میر محمد زرخشی اور شیخ طاقی سنانی کے وہاں  
تھے ہم وہاں رہ گئے یہ شیخ طاقی سنانی، شیخ محمد - میر علی عثمانی - خواجہ ابلی خانانی - یہ میر محمد زرخشی سنانی کے وہاں  
سے گئے گئے ہے کہ ترک مالک بھی زرخشی اثرات سے متاثر ہوئے مگر تفصیلی حالات ہم کو ہم نہیں ملے۔

لے تاریخ رنجش کے دو تکی نئے پنہاں زرخشی لایہری میں ہیں۔ ان میں بہت خفیت اختلافات بھی ہیں۔ میں نے وہاں  
نہوں کو دیکر بعض افادہ کی تسبیح کر لی ہے۔



تو دم کشمیر تمام صنفی غضب ہوا اور در زمان فتح شاہ کہ چہ الہی تاد سلطان باشد موی آفرین نام از حاشی  
عراق و خود را منسوب بہ فرزند کشی کرد و غضب آورده و نام غضب فرزند کشی نہاد و افواج کثرت و غنہ آشکارا کرد و کتب الہی  
نقد احوط نام در میان مردم نامزد افتادہ است کہ بہ هیچ صنفی از خاص الہی منت و جاحمت و ردائیل و شیہ موافق  
نیست؛ سب اصحاب نوحہ باشد و عائشہ صدیقہ را کہ شمار موفقیں است بر طرد لازم دارند آغاخان عقیدہ شیہ امیر سید  
محمد فرزندش را صاحب زانی و ہدی سے داند و اکابر اولیاء را بہ تمام بر غلات شیوخ و شیہاء مستعد اند آتا ہر  
ماستی کی پندارند نوحہ باشد کی محتایہ انگفرو التزلزل کی و جمیع جمادات و محالہات از قبیل تعصبات کردہ تزلزل  
صنفی را غضب فرزند کشی نام نہادہ:

میرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے درمک (حافظ بدخشاں) اور آند مقامات پر فرزند کشیوں سے ملاقات کی  
ہے اور ان کو ظاہر مافیہ نبوی سے آراستہ اور مٹتی پایا ہے مگر فرزند کشیاں کشمیر کی تعمیر میرزا نے ابھی نہیں کچھنی۔  
وہ کہتا ہے:

حالیہ دم کشمیر ہر کہ صوفی است زندیق ہی ہندی صنفی [مستحق] ابھی ٹھہر کہ از طلال و حوام یکجہ خبر ندارد و تقوی  
و ہدایت شب بیداری و کم خوری ما پنداشتہ اند وہیں دیگر ہرچہ یا بند خوردہ و گیرد کہ تماشائی ندارد کہ حوام کہرام  
و طلال چہ طر با جہم بانہ افکات کہ نہ بر وجہ حلاست شروع و صوفی تمام حاند و علی اللہ نام تعمیر منام و اہلکار  
کہات کہ امسال کی شود این شود و انہار از مضیبات احوال از آئندہ و گزشتہ گویند و بر یک دیگر مسجد  
کند و بانی رسوائی از بعضی شہینند و علم و الہی علم ما نہایت غریب و کردہ دارند و شریعت ما وہ ماہ طریقت  
داند چنانکہ الہی طریقت را بشریعت املاکہ سے نیست، اپنی شیوہ طمان وہ ہائے و گردیدہ شد حق سبحانہ  
و تعالیٰ ہر اہل اسلام ما اپنی نوع افکات و ہیات وہ پنا، خود مسنون دارد و بجا دست شریعت مستقیم گرداناد

(۵)

ہمارے زمانہ میں اس فرقہ کی حالت

ملائی نے حوالہ دے کر یہ اس فرقہ کے حلقہ جو کچھ لکھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنی اور شیعی عساکر



کی آپیشی جو لڑائی غلبہ کر لڑا خ میں شایع کرنے کے وقت لازم ہوئی اس کے اثرات ہمارے زمانے تک موجود ہیں۔ چنانچہ صاحب موصوت فرماتے ہیں:

مجموع سوں میں فزغشی سینوں کی طرح ہاتھ بازہ کر نماز پڑھتے ہیں۔ مگر کہیں میں شیعوں کی طرح ہاتھ کھلے چھوڑتے ہیں وہ سینوں کی طرح نماز باجماعت پڑھتے ہیں اور فریضہ جمعہ ادا کرتے ہیں۔ مگر وضو کرتے وقت شیعوں کی طرح پاؤں دھونے کی جگہ صبح پر ہی اکٹھا کرتے ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علی کا مرتبہ سمجھتے ہیں۔ اور عوم میں شہادتے کرنا ان کے لیے عطا کردہ ہے لیکن دموم عوم کی وجہ سے ہی ان میں اور شیعہ میں زیادہ تر فساد ہوتا ہے۔ کیونکہ فزغشی کہتے ہیں کہ سزا دہری مساجد میں ہونی چاہیے اور شیعہ اس کو مداخلتیں دیکھتے۔ نتیجہ ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً ان دونوں فرقوں میں فساد ہو جاتا ہے۔ فزغشی اذان میں علی دئی اللہ کہتے ہیں۔ اور شیعہ علی دعی رسول اللہ

یٹائف کے اندازے کے مطابق مسلمانوں کے قریب ۱۰ لاکھ ہیں فزغشیوں کی تعداد میں ہزار نفوس سے متجاوز تھی۔ انہوں نے کہ رپورٹ موم تھری ریاست کشمیر بابت مسلمانوں میں فزغشیوں کی سینوں میں شامل کر دیا گیا ہے اور الگ اعداد ان کے درج نہیں کیے۔ ان رپورٹ کی نو سے دونوں فرقوں کی مجموعی تعداد لڑا خ میں ۴۰۰۰۰۰ نفوس تھی۔ مگر حال ہی میں ایک بار تھلے جو لڑا خ میں رہتا ہے ہم کو اطلاع دی ہے کہ موت فزغشیوں کی تعداد قریباً تیس چوبیس ہزار ہوگی۔ اس امر کے متعلق جناب وزیر صاحب وزارت کی حمایت سے جو اعداد ہم کو حاصل ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ لاکھ مسلمانوں کو علاقہ اسکود میں تھینا ۹ ہزار گھر فزغشیوں کے تھے اور

لے لکیر کتب فقہ امامیہ فزغشی موصوت، سراج الاسلام ص ۹۵، و احادیث الہدایں، حال القیام فہرستہ امسالہ... و مجوز عقدہ... والادلی فی الصیف اس سالہ ہادی الشتام عقدہ ہما۔

سراج الاسلام ص ۱۲۶۔ اعاصیۃ الجماعۃ فی فوض علی الکفایۃ للزہد

سراج الاسلام ص ۵۲ دومرتبہ بد شادق

لکھ رپورٹ موم تھری علاقہ کشمیر بابت مسلمانوں کے عقیدوں ص ۱۰۵ نوٹ



تعداد نفوس ۴۱ ہزار تھی، مگر آبادی ان لوگوں کی سوائے تحصیل اسکودہ کے تحصیل کرگل میں بھی ہے۔

”تھینڈہ“ نامی محکمہ تحصیل اسکودہ نے گود آمدوں کی معرفت حاصل کیا ہے اور اس سے زیادہ صحیح تخمینہ بحالات موجودہ دیا نہیں جاسکتا۔

پارٹ مروجہ شکاری ریاست علاقہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس فرقہ کی تعداد سوزہ سوزہ کم ہو رہی ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگ، نے مذہب تبتی اختیار کر لیا ہے۔ اور بعض اہل حدیث میں شامل ہو گئے ہیں اس لیے کہ میتوں سے یہ بہت باتوں میں ملتے ہیں۔ مثلاً یہ منتر کو نہیں مانتے، نماز باجماعت ہاتھ باندھ کر پڑھتے ہیں۔ غسل اور دمنو میتوں کے طریق پر کرتے ہیں غلطائے نماز کی خلاف کے بھی قابل ہیں اور تجسید و تکبیر بھی میتوں کی طرح کرتے ہیں۔ ان کی آبادی اب علاقہ چورہٹ، چنور، کرس، پرکوٹ اور چند دیہات تحصیل کرگل میں محدود رہ گئی ہے۔

اب ہم چند اقتباسات ایک دلچسپ مراسلے سے لے کر درج کرتے ہیں جو ہیں چنور سے ایک محکمہ درست نے اس فرقے اور ان کے ملک کے حالات کے متعلق اکتوبر گذشتہ میں لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

”بافستان کے بہت سے لوگ شہر مسوری و فیرو سوزہ مقامات میں موجود ہیں۔۔۔۔۔ ان لوگوں کی تعدادوں ہندو ہزار تک ہو گئی۔۔۔۔۔ ان میں بعض ٹھیکہ داری کا کام کرتے اور سڑکوں و فیرو کے ٹھیکے لیتے ہیں اور اپنے آدمیوں کے فیرو سڑکوں کی مرمت کراتے دیتے ہیں۔۔۔۔۔ اس ملک کا ہم بافستان یا تبت خود ہے حکومت اس کی فسادت سے متعلق ہے جی کے ماتحت تین تحصیلیں ہیں لداخ، کرگل اور اسکودہ“ وزیر صاحب گریوں میں

لے اسی نام سے مسلم بنو اکرم قبیلہ زرخشیں میں اس وقت مسلم ہیں۔

۱۔ تحصیل اسکودہ میں مقام کرنیویدہ شاہ۔

۲۔ مقام چنور سوزہ شاہ۔ تحصیل کرگل کے چنور بھی یہاں۔

۳۔ علاقہ کرگل اسکودہ میں سوزہ شاہ اور (۲) موضع گودو میں سوزہ شاہ بھی چنور ہیں۔

اور یہ بھی کہ خٹک و خراسانی کے لوگوں کے ساتھ مذہبی تعلقات اب باقی نہیں رہیں۔ یہ کہنا دشوار ہے کہ خٹک یا خراسان میں تو نہیں اب ہیں یا نہیں۔



چھ ماہ تک قلاخ میں رہتے ہیں۔ اور سردیوں میں اسکردو، گل دھات کی آبادی قریباً ڈیڑھ لاکھ ہے تفصیل قلاخ اور کرگل کی آبادی نصف لاکھ اور اسکردو کی ایک لاکھ لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی پر منحصر ہے۔ زمین یہاں بہت کم ہے اور اس کو بین یا دھن کہنے کا اختیار کسی کو نہیں۔ آبپاشی دریا سے یا چشموں کے پانی سے ہوتی ہے۔ نرخ غلہ ہمیشہ فی روپیہ ۷ سے ۱۰ سیر پختہ تک۔ اگ جہاں کے عموماً غریب ہیں اور تعلیم کا شوق بہت کم رکھتے ہیں۔ صرت شکر سوری وغیرہ مقامات میں مزدوری کر کے مالیر سیکڑی ادا کرتے ہیں۔ اگر یہ ذریعہ نہ ہوتا تو مالیر ادا کرنا ان کے لیے بہت مشکل ہو جاتا۔ چھوٹی چھوٹی جاگیریں مدارام صاحب کی طرف سے بطور معافی سکروڈ چنوا کر دیں، شکر وغیرہ میں لوگوں کو ملی ہوئی ہیں۔ جاگیردار مسلمان مذہب شیعہ رکھتے ہیں، ان کے علاوہ چنوا کر دیں اور کچھ آبادی مشرک کی مذہب نورخشی رکھتی ہے۔ مگر زیادہ تر یہ فرقہ چنوا میں ہے۔ ان کا اعتقاد شیعہ اور سنی مذہب کے بین میں ہے۔ اگر کسی سنی سے مباحثہ ہو تو یہ کتب شیعہ سے ثبوت لا کر اس کی تردید کرتے ہیں اور اگر کسی شیعہ سے مباحثہ ہو تو مثنوی کی کتابوں سے مشرک دوسوڑ کر جواب دیتے ہیں۔ ان کی اپنی کتابیں ایسی نہیں ہیں کہ ان سے یہ جواب دے سکیں۔ اور زبردست عالم بھی ان میں کوئی موجود نہیں۔۔۔

اعتقاد نورخشی یہ ہے کہ لاز پنجگاہ اور جمرہ باجماعت پڑھتے ہیں۔ اتنے کمبل کر یا باغہ کر پڑھنا دلوں جایز ہیں۔ پاؤں اگر ناپاک ہوں تو دھواں دھس کر یا جاز ہے۔ رخ بیدی کرتے ہیں اور دعا قوت باجماعت میں بعد فاتحہ اور کسی سورہ کے ضرور پڑھا کرتے ہیں اور دعو کرتے وقت بعض ادب پڑھتے ہیں اور صبح کے وقت اکٹھے ہو کر اوراد فقیر پڑھتے ہیں اور بعد اختتام نماز جمرہ یعنی جگہوں میں تو مرثیہ پڑھتے ہیں اور کہیں کہیں ذکر کمرہ طیب کرتے ہیں۔ یہاں کے جاگیردار جو کہ سب کے سب شیعہ ہیں اور ان کا اثر و اقتدار یہاں زیادہ ہے اس لیے ترتیب مجالس عزا کا رواج بھی یہاں زیادہ ہے۔

دراصل مذہب نورخشی کی مطابقت سنی مذہب کے ساتھ ہے مگر دعوات دلاشتی یہاں سوائے چند مقامات کے اور کہیں نہیں اور مذہب شیعہ اختیار کروا لایا ہے۔ اس لیے نورخشیوں کو ان کی ہر ایک مجلس میں شامل ہونا پڑتا ہے اور شیعہ رواج پر ان کا عمل ہے چنانچہ علاوہ عوم کے ہر عورت کو بعد نماز صبح مرثیہ خوانی ہوتی ہے بعض لوگوں کے ہاں گھروں پر اور بعض جگہ مسجدوں



ہیں۔ صواب کلام اور اذواج مطہرات کو یہ دیکھا سمجھتے ہیں اور دیکھا کہتے ہیں اور شیعوں کو غلام وہ کہہ ہی نہیں  
 یہ دیکھا نہیں سمجھتے اور منع نہیں کرتے۔ اسی طرح اصل مذہب کے مطابق گراں کو نکاح کرنا چاہیے مگر بعض  
 اوقات متہ کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اور ہرات میں یا علی مدد کہتے ہیں۔ اور ائمہ عقلم کی بہت تعظیم کرتے  
 ہیں۔ اور اذان میں ہی علی خیر العمل اور محمد علی خیر المہند کہتے ہیں۔

مراثی و زمرجات اور قصص ہفتی زبان میں فارسی طرز پر لکھے ہوئے ان کے پاس موجود ہیں۔ چلنے کا  
 یہاں عام رواج ہے۔ جہاں کسی نے چائے بنائی اور چند آدمی جمع ہو گئے۔ مریخ خوانی شروع ہوئی ایک  
 آدمی شروع کرتا ہے اور لوگ اس کے ساتھ مل کر خوب اچھی طرح سے باواز بلند مریخ پڑھنے لگتے  
 ہیں۔ ہر ایک نام کے سولہ پرچہ اور دقات پر نام ہوتا ہے مگر رنگ دونوں کا یکساں ہوتا ہے یعنی ہر دو مواقع پر چار  
 پر لوگ جمع ہوتے ہیں۔ بعد مریخ خوانی ہوتی ہے۔

نام سرائی سکرد میں زیادہ ہیں اور دال کے رنگ سب کے سب شیعہ ہیں اور چلو اور شکر اور کرس میں احمد  
 مسیحی ہیں۔ نام سرائی میں پہلے باطل و حق اب پچھلے سال سے راجہ امرت علی جاگیر دار نے بنوائی ہے جس  
 کا جملہ اہل تک جاری ہے۔ فرنگیوں کا خیال یہی ہے کہ چلو میں نام سرائے دقاہم ہو پہلے کی طرح  
 مسجد ہی میں نام کیا جائے۔ ابھی تک کچھ فیصلہ سننے میں نہیں آیا۔

(۶)

## نور بخشش طریجہ

اب ہم سرسری طور پر ان نور بخش تصانیف کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جن کا نظم ہم کو ہوسکا ہے۔  
 بظاہر ان میں سے بہت کم اب موجود ہیں اور نہایت کیماب ہیں۔ ان  
 دو اسید محمد نور بخش کی تصانیف کی بعض نقلیں اس کتاب میں شائع کی جا رہی ہیں۔ ان کا اکثر حصہ



پڑش یرویم کے ایک تہی نسخہ میں محفوظ ہے۔ دیکھو فهرست صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ تاریخ کتابت اسی نسخہ میں درج نہیں ہے مگر یادہ کا قیاس ہے کہ یہ نسخہ سویمیں صدی میں لکھا گیا تھا۔ وہ طرلوں کے عنوان سے یہ بھی خیال آسکتا ہے کہ گزرا کتابت ان عنوان کی مینہ ذرخش کی درنگی میں ہوئی۔

اس مجموعہ میں کل ۳۷ نظمیں ۲۰۰۰ شعر ہیں، اکثر غزلیات ہیں کچھ غنوی اور رباعیاں ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۶ شعر اور ہفتوں سے بے کر بھی شامل ضمیر کیے گئے ہیں۔ انمیں ہے کہ صرف ایک ہی نسخہ ہونے کی وجہ سے حسن اشعار کا حق منکوش ہے۔

ان نظموں کے علاوہ ممکن ہے کہ بعض تذکروں میں بھی بیتہ مذرخش کا کچھ کلام اور حال درج ہو۔ ابن احمد نے ان کا حال مختصراً لکھا ہے مگر کلام نہیں دیا۔ صفہ ابراہیم میں بیتہ مومن کا ذکر موجود ہے۔ دیکھو فهرست سلومات بریلی ص ۶۲۶ نمبر ۱۱۱۔ ممکن ہے کلام بھی ہو مگر کتاب سرمدت ہماری دسترس سے باہر ہے۔

مکاتیب : بید ذرخش جلد ۱ ص ۲۲۲ سے منوم ہوتا ہے کہ گزرا یہ ٹھوس صورت میں موجود تھے۔ نسخہ جامع مراسلات ادب الاولیاء میں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے دو خط ان کے ہم سے درج ہیں اور ایک اور خط اگرچہ اسی کتاب میں دوسرے عنوان سے درج ہوا ہے مگر بظاہر وہ بھی انہی کا لکھا ہوا ہے۔ دیکھو ص ۱۱ ان کی نثر کا ایک نمونہ وہ آخری اہانہ ہے جو انہوں نے اسیری کو کہہ کر دیا تھا اور جو شرح گلشن راز میں سالم درج ہے اور وہاں سے لے کر خوشتری نے جلد ۱ ص ۳۱۰ و ۳۱۱ میں نقل کیا ہے۔

میرزا جید نے ایک رسالہ کا ذکر کیا ہے جو میر محمد ذرخش کے بیٹے نے ان کو دکھایا اور جو میر مومن کا تصنیف کردہ تھا، اس کی کچھ جلدات (یا اس کا مضمون) میرزا نے اپنی کتاب میں درج ہی کیا ہے۔ دیکھو راس کا زمرہ رفیدی ص ۱۲۲۵۔

کتاب الاعتقاد (طبع لاہور ۱۳۲۵ھ) کے ہم سے ایک مختصر رسالہ ۹۶ صفحاں موجود ہے جن کے آغاز میں



ہے۔ ابتدا کی کم ہی رسالہ یعنی رسالہ اعتقاد حضرت شاہ سید محمد نور بخش صاحب فراء دارالافتاء اہل عربی میں تھا یہ رسالہ اس اصل اور اس کی فارسی شرح پر مشتمل ہے اور بہت فط چمپا ہے۔ شومتری نے مجاہد ص ۲۱۵  
 سطر ۱۲۰ پر ایک رسالہ عقیدہ کا ذکر کیا ہے۔ جو بہ محمد نور بخش کی طرف منسوب ہے اور اس سے کچھ معنی  
 نقل کیا ہے جو ہم نے قلمی نسخہ سے لے کر حاشیہ ص ۲۰ پر دیا ہے۔ وہ معنی ملبور کتاب الاعتقاد کے  
 ص ۶۲ پر مرقود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی کتاب ہے جس کا محالہ شومتری نے دیا ہے۔

سلسلۃ الزمب - اتحاد الاولیاء (طبع مطبع احمدی دہلی سن ۱۳۱۱ھ) میں ص ۲۰ پر خواجہ قلب الدین بختیار  
 کاک کے اور ص ۲۱ پر شیخ بہار الدین ذکریا قناتی کے حالات میں کچھ عربی عبارتیں درج ہوئی ہیں جن کے  
 شروع میں لکھا ہے۔ "شیخ محمد نور بخش در سلسلۃ الزمب ذکر اور چہنیں کردہ است را در ذکر او فوشر  
 است" ان عبارتوں سے گمان گزرتا ہے کہ شیخ نور بخش سے شیخ شمس الدین محمد دامی امیری مراد ہے۔ کیونکہ  
 اسی کتاب کے ص ۲۵۲ پر شیخ محمد نور بخش کو خارج گھٹی راز بتایا ہے۔ لیکن مجاہد ص ۲۰۹ پر شیخ  
 علی لاک کے حالات میں کچھ عربی عبارت نقل کی ہے جس کے شروع میں ہے۔ "قال غوث المتاحوس  
 السید محمد النور بخش قویاً اللہ موقدہ و مشجرہ عند فکرا الشیخ الخ" جس سے خیال ہوتا ہے کہ  
 شاید سلسلۃ الزمب ہی سے یہ عبارت بھی نقل ہوئی ہے۔ پس تذکرۃ الاولیاء میں اس ہم کی عربی تصنیف ضرور  
 تھی۔ گو یہ کہنا دشوار ہے کہ وہ بہ محمد نور بخش کی تصنیف تھی یا شیخ شمس الدین محمد کا۔

سراج الاسلام - یہ وہ باب کی ضخیم کتاب ۷۰ صفحوں پر مطبع امجد جمادی سترہ ۱۳۲۲ھ  
 میں بی بی عثمان چیمپی ہے۔ کتاب لاہب فقہ امام نور بخش مرقود پر سراج الاسلام عربی تھی جو  
 ترجمہ فارسی میں اسطورہ درج کر کے ساتھ ساتھ فارسی شرح دی ہے۔ تلخیص کی موجودہ روایت کے  
 مطابق یہ کتاب وہی .... فقہ اصطلح ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اس کی تہذیب میں رسالہ اعتقاد کے  
 طرح مصنف نے اپنے لڑکے کو قائل کیا ہے۔ اور یہ عبارت لکھی ہے:

الحمد لله الموفق الى ارفع الاختلاف من بين هذه الامة اولا في الفروع وأبهي في الشريعة  
 المحمدية كما كانت في زمانه من غير زيادة وفتنة واثابا في الاصل من بين الامم وكافة







بہ اپنے اشار ہائیں بیان میں نہ فرغش کے بہت اہم میں غفلت ہوئے ہیں۔

راجہ شمس الدین لاٹھی امیری کی تصنیفات سے شرح گلشن راز کو سب لوگ جانتے ہیں۔ بہت سے ہنس اہل اس فرد کی اس کتاب سے معلوم ہوتی ہیں۔

ان کا قلم دریاں ٹٹس میٹیم میں موجود ہے۔ دیکھو فرست مرتبہ ۱۵۰۰ء۔ ان کی فتویٰ اسرار الشہود ۱۰۲۰ھ میں مسلح علوم تسلیم لاہور میں چھپی مگر اس کو قطعی سے شیخ ذیل الدین مقلد کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ علامہ ص ۹ پر ”د تریف پر طریق خود نہ فرغش قدس سوا“ کا عنوان موجود ہے اور جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے ص ۱۰ پر شاعر نے تفصیل کے ساتھ اپنے سوانح عمری قلم بند کیے ہیں جن میں پیر مذکور کی ملاقات کے لیے اصحاب سے ملنے کا سن بھی دیا ہے۔ ”ہشتم دچل و دو بُہ بی بیش و کم“ کو شرح گلشن راز کے ایک قطعی نسخہ میں بھی واقع تسع داریں دثانہ ۱۸۲۹ء کا بتایا ہے۔ اس کے علاوہ ص ۱۰ پر یہ اشارہ ہیں:

راکش ہر کچے اچھے بر ہماں دہری حضور

گشت ہر یک حادث اسرار حق ہاں ہر یک طرۃ الزاری

پیشوا سے دہریاں راہ دہی بحرانی قرب رب اسلامی

بہارِ عجم ص ۳۹ پر آئس افادہ کی سند میں لکھا ہے: ”امیری لاٹھی ذر غنشی در فتویٰ اسرار الشہود دریاں آقام سالکان آوردہ الم شہود درج کیا ہے وہ مطبوعہ فتویٰ کے ص ۳۹ پر موجود ہے۔

اس فرقہ کے ابتدائی حالات کے مطالعہ کے لیے یہ فتویٰ نایت درج مفید ہے۔ تعجب ہے کہ حاجی غینہ نے اس فرد کی تصنیفات کا بہت ہی کم ذکر کیا ہے۔ گلشن راز کے علاوہ اس کے ان صرف ایک کتاب معاش السالکین شیخ محمد ذر غنشی مذکور ہے جو بظاہر امیری کی تصنیف ہے۔ لیکن ظاہر اس نے کتاب

لے مطبوعہ فتویٰ شمس نجیہ سے قیامی مدرسہ میں نے ہشتم دثانہ ۱۸۲۹ء کا بتایا ہے۔ مگر اس کا کوئی نسخہ کتب خانہ میں موجود نہ ہے۔ بہت سے لوگ اس کتاب کی شیک کر رہے ہیں۔ تعجب نہیں کہ چل و دو اس میں چل نہ رہے۔



کہ دیکھا نہیں ہے کیونکہ اس کے متعلق ایک حوت درج نہیں کیا ہے، اور ایک اور کتاب دیوان نوربخشی کے نام سے درج ہے۔ صاحب دیوان کے متعلق فقہ یہ بتایا ہے کہ غلام کے شرابیوں سے تھا اور دیوان میں صحت غریبات ہیں، اور یہ سب کچھ اس نے تذکرۂ ہشام (۹) سے لے کر لکھا ہے۔

دو تین جدید نوربخشی رسالے ہمارے لفظی دوست نے ہم کو بھیجے ہیں ان کا ذکر بھی یہاں ہے جہاں ہمارے ان میں سے ایک کا نام دعوات الصوفیہ ہے جو مطبع قاسمی میرٹھ میں شائع ہو چکا۔ اس کے صفحہ ۱۶ پر تفصیل چھوٹی اور زبان فارسی جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے بیشتر حصہ اس کا عربی دواؤں پر مشتمل ہے، دوسرے رسالہ کا نام رسالہ امامیہ ہے۔ وہ بھی اسی مطبع میں اور اسی سن میں طبع ہوا فقہ اصول کے باب طہارت، اذان و اقامت اور صوم کا خلاصہ ہے۔ اس کے شروع میں لکھا ہے:

”اآ بعد یادگار رسالہ ایست در بیان شریعت محمدیہ کمال کرامت فی زمانہ صل اللہ علیہ وسلم اللہ از فضل معتز اہل حق و یقینی و احسن الایام اطلہ العوشدین و انضیل علماء المجتہدین منتخب شدہ“۔  
چھوٹی تفصیل کے وہ صفحات پر ختم ہوا ہے۔

ان کے علاوہ ایک قلمی رسالہ ہے جو چھوٹی تفصیل کے ۱۵۰ صفحات پر ختم ہوا ہے جس کے دو باب ہیں ایک اصول میں دوسرا فروع میں، معنی کا نام نہیں دیا ہے نہ تاریخ کتابت درج ہے۔ اس میں بعض مقامات پر عراق کی بہت تعریف کی ہے اور آخر میں نبوت و ولایت کے فضائل پر دلچسپ بحث درج کی ہے۔ مگر مجموعی طور پر اس کے مضامین مذکورہ بالا دواؤں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔

## فرقہ نوربخشیہ کے حالات پر مزید روشنی

صوفیہ، حاشیہ کی آخری سطر، شاہ رخ کی کائنات سے ظاہر ہے کہ میر کی بیباک پاشی کو

سلف گفت گفتوں مبلور یسپ میں دیوان نصیبی نوربخشی لکھا ہے مگر نسخہ سلطنتیہ میں دیوان نصیبی کے بعد دیوان نوربخشی الگ درج ہوا ہے۔



ان کے دھڑکی غرافت سے منتقلی بکھا ہوا تھا۔ پیراعظم مطبوعہ مطبع ذل کثرہ ۱۳۱۲ھ رجب ۱۱ ص ۲۰۲ عموماً ہیں  
 ونبیل خط ایہ شعر دیا ہے جو مضمون والا پر روشنی ڈالتا ہے ۔

مطابق رخت لباسی جامی را پوشیدہ مگر سر غرافت دارد

لباسی جامی سے مراد ہے لباس سیاہ۔

صفحہ ۲۔ میر محمد نور بخش کی اولاد اور بعض شاخ فرخشیہ کا حال تھوڑا سا اور نقائس افاثر میں دیا ہے۔  
 اس کو یہاں درج کیا جاتا ہے۔ تھوڑا سا سام میرزا کی شاہ اسماعیل صفوی نے ۱۵۰۶ء میں لکھی۔ تو اجماع قبل سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ صفویوں کے اجماعی دور میں فرخشیوں کے تعلقات صفویوں سے کیسے تھے۔ نقائس افاثر  
 ۱۳۱۲ھ ۲۱ شعبان ۱۳۱۲ھ تصنیف رہی۔ مگر معنیٰ نے بعض روایات اس کے بعد بھی لکیں 'نقائس' مژا ملاذ الدولہ  
 یں پچلی یعنی حسینی کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کا حال اور شیل کالج یگورین لاہور میں مئی ۱۳۲۵ھ میں دیا جا چکا  
 ہے۔ نقائس کا نسخہ جو اسماعیل میں آتا ہے پروفیسر آند کے کتابخانہ کا ہے اور تھوڑے میرے کتابخانہ کا۔

## ۱۔ از تھوڑا سامی

[صفحہ ۲]

شاہ صفی

برادر شاہ قاسم الدین فرخشی است بسا درویش و قافی مشرب است۔ خانی از طالب علمی نیست۔ بشرت حاج و  
 زیارت حضرت رسول و ائمہ دینی صلوٰۃ اللہ و سلام علیہ و علیہم اجمعین مشرف شدہ و در شاعری ذہنی خوب دارد۔  
 ایک رباعی و چند مطلع از دست من

برگز و دل بکس میا در متنی      تا تھوڑا دل پرست از متنی  
 سر رشته نہیں است نگہبار متنی      دہار متنی ہزار دہبار متنی

امیر نور بخش

از خوش ہمالہ امی سلسلہ است و اہل طبعش در شاعری بلند افتادہ و دیوان غزل تمام کردہ و از مطلع از دست



منه سبک در پاستبانی شب عماره آنچه می دهم که سنگ ما تا سحر خواب است می کشد بیدارم  
منه تاج گر که حشاق در باغچه جانها چو نری جزاء بستاند ما هم یکی از انبیا  
امیر سعد الحقی

از سادات نوربخش است، در چرخه سوزنی بوده و در شعر نصیبی تخلص می کند، این دو مطلع از دست  
منه در شرف پاره سازم جامه تا جان در بدن باشد  
بهاسی ما که توانی پاره کردن آن کنی باشد  
منه وقت رفیق دست چو بر طرف دامن می زند دامن باشد که او بر آتش می می زند

### صحیفه س

شیخ زاده خدائی

دلم صدق شیخ محمد لاهی است داد از بحر خلای می ست از سلسله نوربخش و ده جوانی از انبیا (راحمجان و)  
پیروی آمد و شیراز دلم اقامت احوالت و شیخ زاده و انبیا منزله گردید، بسیار بزرگ منش و خوش طبع بود و  
چون در مشرب عالی افتاده اکثر اوقات ایام دولت حضرت صاحبزادان منوره تفتیش با شیخ بنم درگر معاصب شده  
از غایت شرب دلم فرق بجان صبح و شام نمی کرده چنانچه از وی دو بیت آمیدی که در مدح شیخ بنم مذکور گفته معلوم  
می شود

می معاند که مرد آگن است و توبه نکند چنان بدو تو از شیخ و شاپ برده شود  
که زاهدان سحر نیز بر نمی خیزند بجای حتی گر دمنه نفوذ سحر

و در اسباب شعر خصوصاً بر داعی به بدل بود و خدائی تخلص می نمود، این سه رباعی و قطعه از مجله  
اشعار ادست



من در موسم نو روز دلی شده هم بهی  
گشتند در حالی شگرفه چه چشم  
من هر چه که دل بدصل شدان کردیم  
خوش پاش که ماغری بهجوان کردیم  
من ای گل نظری بندیدای دکنی  
باکمی غمت کشیدی هرگز  
من نه مشرب شیخ گر لای زنده پیمان می بای  
چه سود از صحت زدی مشرب زندانی بای

### قاضی جلد اشد یقینی

داماد شیخ داده است 'و سینه اش در شعر و انشاء عظیم اشل بود' و عماره اوقات خود را به نیل  
امانی و آملی صرف می نمود  
ای عرش کی شبا که با افرازی داشتی  
درد دل می گفتم و انداز می پنداشتی  
بلازمست خاتم گیلای یکبر حصار از پا در آمد  
قاضی بیخی

از طبعه مشایخ نوربخش لاجیه است لمبی بنایت جلد و سینه مغرب و دل پسند دارد این انشاء دل پذیر  
از دست . من

انیت به این آفت های و دلم انیت  
ای علم نسان می و هم امروز نشانی  
گفتی که بگو خنک خود سا بکشایم  
مقصود ملاذ دل بی حاصلم این است  
فدا که خاک کشته شرم و تم این است  
گفتی حوالم بکسی مشکلم این است



و این دو مطلع نیز از دوست من

آز میر خود در رحمت ای ماه نهادیم      اقل قدم است ای که درین راه نهادیم  
 یک کرشمه پری پیکری درود مرا      چه صحت عجب است ای که درود مرا

### [صحیفہ ۵]

ابیدی

ابیدی کے محل میں کہا ہے وہ خود سزا پس و عشق و تسلیہ بھی پر سر ہو بخت نقش رسانند  
 بعضی مردم نسبت این امر شیع بنو بخشید کردن افضل آتی طرانی این قلم در تاریخ ابیدی گفته قلم  
 نادر العصر ابیدی مظلوم      گو بنا حق شید شد نگاه  
 شب بجاپ من آمد و فرمود      کای ز حال دولتی من آگاه  
 بہر تاریخ قتل من نویسی      آہ از خون ناحق من آہ

۹۲۵

افضل نائی

طرا نیت و بقدر طالب علمی داشت شورش بنایت رنگین و نقش متین است و در آئین جوانی بھما  
 در گذشت مردم را گمان کن بود کہ نوزخ شیع او را تبسم نموده اند الخ

### [صحیفہ ۶]

حافظ عصار

از قزوین است و مرید نور بخشیدان این روای از دوست من  
 اے دل بوس عشق بھاری ز کنی      چون برالہوسان عشق بادی کنی  
 در در حرم کبر و صفت نہ بند  
 تا جامہ خویش را فدای کنی



خواجہ شیخ اللہ

اذقزی است و مرید نوربخشان است و تہادت می کرد این مطلع مشہود از دست او

من کہ چون فی ز غمت چہرہ ندوی ملدم

گر بنالم بجہی نیست کہ ندوی دادم

## ب۔ از نفایس المآثر

ہم گذشتہ ہدای میں کہہ چکے ہیں کہ نفایس کے بیانات سے بھی نوربخشیہ کے حالات پر مزید روشنی پڑتی

ہے۔ ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ:

۱۔ ملائے نسب اس خاندان کے نسب پر توجہ کرتے تھے (۱۰) شاہ قاسم پیر سید محمد نور بخش کی دروات سے سلطان حسین کا دربار چھوڑ کر عراق آئے پر پھر ہوا (۱۲) عراق میں شاہ قاسم سلطان یعقوب کے دربار میں بھی کچھ مدت رہا۔ سلطان یعقوب آن قزوین ترکمانوں میں سے تھا جو آذر بایجان و فیروز کے علاقوں میں مشغول تھے۔ یہ حکمرانی کرتا رہا۔

اب ہم پروفیسر سراج الدین آذر کے نسخہ نفایس المآثر سے لے کر اصل عبارت کتاب کی درج کرتے ہیں،  
دعائی نوربخشی

بزرگ دادہ بنم است، فی الجہ قصیل نور، شہر خج خوب می ماند و شہر نوری گوید و از ادب

ہی است

شاہ صلی پسر دادہ، شاہ قاسم نوربخش است۔ خوش طبع فانی مشرب لہو و ہمیشہ در ذاتی درویشان سلوک

می نمود، از طالب علمی بہرہ داشت و شہرت زہدیت ج رسیدہ



داس کے یہ لکھا ہے۔ وہ برادر مصر وطن کو واپس فرما۔ وہ طویل کہتا تھا کہیں برامی ہیں

در فرستی که شاه طهماسب با طغوز نوز بخشید در مقام گفت شده برادر بزرگ او شاه قوام الدین را گرفت  
برادر بزرگش شاه ..... در افا و افزار برادران با ساداتان بجاستان گشت سخاوت برمن شاه طهماسب  
دعا نیده و از سر او گفت پسید ایشان رسیده و شاه قوام الدین در قلعہ الخنق قتی متقیہ و محروس بود۔ و شاه  
صنی با این برادر برادران دگذا در طرشت که از قصبات ری و مسکن ایشان است لغات می گذرانید این  
برامی عدان باب گفته سے

با من دو برادری که بودند ستیری آن بر سر برادر و این بر سر یکی

روزی صد بار ای صنی می کشدم تا دیدن آن برادر و دیدن این

و چون طای قنارہ در نسب آن طایفہ قذح گریان صنی گفتند و برمن حضرت شاه طهماسب رسید  
و لحظه که در مراعات ایشان می نمود بر طرف کرد و نصرت شاه قوام الدین در آن قلعہ بقطع انعامید و شاه  
صنی در مرثیہ برادر عزیز با گفت ازای جملہ این دو مطلع بخاطر بود شمت افتاد سے

سپاہ شد تو دل آلوده در بر من ز داغ فرقت یار من و برادر من

سرم ز خاک کعب پای او چو دور افتاد دگر کہا بزم این سر که خاک بر سر من

س

درد از حرم وصل تو ششمنده اندام ششمنده ام که بی تو چرا زنده اندام

بید و من بجنبت بجزای مراکش کو خلی ای درد بیس بندہ اندام

..... شاه صنی در شهر سیع دستین و تسکین از عالم رفت اما شاه قاسم پسرید محمد

نور بخش است که در زمان شاه منصور میرزا شاه رخ دلی مصلحت کرده بود و طغوز نوز بخشید با و منسوب

اند و این شاه قاسم پسید فاضل و خوش طبع و شیرین کلمات بوده از انواع علوم بہرہ داشت طب و

دلی میگری دانست و سلاطین مددگار بصیحت او رحمت تمام داشتہ اند در زمان پادشاه منصور

سلطان حسین میرزا بہرات رفت و آن پادشاه او را تعظیم بسیار کرده رعایای کلی یافت تا بواسطہ



استاد حکایت تا مشروطی که بشاه قاسم کرده بودند اکابر هرات در مسجد جامع آمده مجلس عالی ساخته  
 و آن روز مردم شهر و ازار قریب به هزار کس برآمدند و باجم آورده طالب ملی بر شاه قاسم دعوی کرده  
 و بر سر شورت رسانیدند و از یکی عتیقی که از پادشاه در حق او تحقیق بود اذان مجلس بسلامت خواص  
 شده بهراق مساوت کرد و سلطان یعقوب بصحبت او میل تمام کرد و اکثر اوقات مجلس سلطان می رسید  
 و اکثر مجالس حاضر می شد روزی قاضی عیسی سادی که آخوند و صدر یعقوب بود مجلس عتقی داشت و  
 چنان اکابر عالم و سادات و قهای عراق و عثم و دیهای تحت پادشاه جمع آمد بودند قاضی عیسی آن مجلس را  
 در چهار صفت عالی اساس ترتیب داد و بر صدر هر صفت صدر نشینی تعیین فرمود که بنگارن را در تقدیم و  
 تقدیم ادبای حکایت بنامشده و بساط نشستی بر بزرگان و وسیع و گشاده کرد و این روز شاه قاسم دقایق  
 به مجلس در آمد که جمیع سادات و اشراف دست فراغ داده بودند و اطراف صفا بعضی اکابر اطراف  
 ایستاده شاه قاسم خواست که با امیر هدایم مشش که از اکابر سادات عراق عربست و می گویند  
 که یکی از اجداد او دعوی خدائی کرده بود همانا در نسب ایشان نیز قری می کرده اند تقدیم کند میر  
 هدایم آواز به آورده که مقدم داده بگوام جهت بر من ماه تقدیم می جوئی اگر جهت بالا نشستی  
 بیادت مشکوک نده است ما هر دو شریکیم و اگر پدر شاه دعوی صدیت کرده بود پدر من دعوی خدائی  
 کرده بود ابل مجلس از شنیدن آن حکایت انبساط فرودان نمودند و آن حکایت سلطان یعقوب  
 رسید و آن را با طیب ساخته اکثر اوقات با شاه قاسم اذان متول مطالبه در میان داشتند  
 مشهورست که شیوخ دنیا داری بخوئی بود غالب بود که در مدتی که شاه اسماعیل پسر او  
 شاه بهاء الدوله را حکم کشتی کرده و غیر باد رسید ادبای عرب و نقایح را طلبید و بساط نشاط  
 و انبساط فرود چیده و اوقات شاه قاسم در شهر سنه . . . . . [باین در اصل درین موضع آقا به حاشیه  
 افزوده است : و اوقات شاه قاسم را در سنه تسع عشر و تسعین گفته اند]



خواجہ پرایت مشرت . . . . . در تاریخ گرفتاری شاه قاسم الدین نوربخش از بھو اشوار دوست

دی میر طشتی در شتی صنت از قبر  
 غاک سیہی بود زمی کشب طرشتی  
 آبادی آن موجب ویرانی می شد  
 تاریخ گرفتاری می گشت در شتم

یقینی

قاضی جہد اللہ ہم دارد از شاخ نوربخش است و از اقامہ شیخ لاهی مشہد کہ خراج گشتی داد است۔  
 یقینی مرید شاہ قاسم نوربخش است در گیانات سترہ بود و حاکم آنجا داد اعتمادا کنایہ احوال بلایت طبعی  
 مسلم و ذہبی متقیتم داشت و شتر خوب می گشت و در آتش گھر کھ می سفت رنودہ اشہد بھی در ہے جو  
 صفت کیا گیا  
 قاضی بھلی

نوربخش برادر زادہ قاضی جہد اللہ یقینی است 'جامعت نوربخشہ را خصوصاً (در) بوداوار دی و گیانات  
 بلطہ ایشیای اعتماد قاسم است 'قاضی بھلی با آنکو ظاہر شرح را کاخینی مرغی می داشت دلائی آن داشت کہ دہم  
 آگاہی دارد و چند اہمیں بر آوردہ بود طالب علی نودہ از صوم دقوت داشت و از بھو اشوار نغم ہرہ در بود اشوار نیک  
 بسید دارد 'از آنجا است 'وہ'

ایست بھیں آنت ہاں و دلم ایست  
 اسے ہم نصای می دھم امروز نشانی  
 گھتی کہ جو مشکل خود تا بکشایم  
 تنہا غم و کچھ غم و گشت غمت  
 خواہم کہ ز کوشش بدوم ہرہ عیسیٰ  
 مقصود مراد دل بی حاصل ایست  
 فردا کہ نہاں کشتہ شوم تا کم ایست  
 گفتی خدای پیش کسی مشکل ایست  
 ہم صہتم الی حالتم الی منزلت ایست  
 اندیشہ ہے فائدہ بالمسلم ایست

ولہ

کہ دارد آتشیں بد مجلس بودی کہ می دادم؟ ازین بیگاہ چودہ آتشا سوزی کہ می دادم



ولہ

ز بیماری همراہ یاد یارم زنده می دادم      دل امیدوار از انتظارم زنده می دادم  
یک چشم زدن غافل از آن یارم      تو رسم که شکسته کنه آنگاه ناخشم

ولہ

کیم و چه قدر دادم که کنی شکایت از من      مجمل که بر دلم زبانت چاکد و حکایت از من  
من اگر گناه دادم ز تو چشم آن دادم      که جرم باز گیری نظر عنایت از من  
بسم این که نوشتی را بنگان یار بدم      بمردوخان و یاران بر نه غایت از من

ولہ

تو علم استوار دانسته که پیست      بدان بیک کار دانسته که پیست  
کردن غلات دعه پس آسمان گزسته      حقیقت انتظار دانسته که پیست

ولہ

یادب که شرم ادب از بزم بشکنم      ۳ ہر اذان لب شکر آمیز بشکنم  
می خوردم که توبہ و ناموس و تنگ دلم      مستی کنم بہانہ ہر چیز بشکنم  
ہم دوسر شکستہ ام ای مرگ بھلتی      ۲ توبہ کہ کردہ ام آن نیز بشکنم

نگری ز درختی

از اقوام شاه قاسم الدین زرخش مشہور الدین (۱۹) طبعی سلیم و ذہنی مستقیم داشت اول سیری  
تقصیری کرد در علم موسیقی مہارت تمام داشت و بہت بود بدکن آمدہ از شاہ ظاہر خوانی رعایت  
و تربیت بسیار یافت۔

ولہ

مخت گل شد از می ترک گشت باغ و بہستان گل  
بگنجد آئینہ در دست و تاشای گشتان گل



تھی گویم دلم را غول کن جانم سکا، از غم  
دل و جانم فدایت سرج خاطر خواہدست آن کئی  
انان رنگس کہ بر پای گل غلطید از مستی  
بر بین بر ہر کہ بشیاد است اوراست دو غلطای کنی

صفحہ ۱۲ پر یہ ذکر ہے انہیں نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ کشمیر کے علاوہ ہندوستان کے اور علاقوں میں بھی بظاہر نور بخش عتاقہ کی تبلیغ ہوئی۔ اس سلسلہ میں تہذیب فرشتہ الطبع ذی کشوری ج ۲ ص ۱۲۵۲ کی عبارت ذیل دلچسپی سے خالی نہیں۔ مسلوم ہوتا ہے کہ بید نور بخش نے ایک فرقہ سلطان محمود غزنوی کے لیے مولانا علاء الدین کے ہاتھ بیجا تھا۔ عبارت فرشتہ کی یہ ہے:

و در ذی الحجہ سنہ مذکور ملکہ مولانا علاء الدین رسول بید محمد نور بخش بمقامت سلطان محمود رسید و فرقہ شیخ ماہر سبیل ترک آورد و سلطان درود فرقہ را نعمت کبریٰ دانستہ قدم مولانا علاء الدین تعقیب نمود و احسانی نمود و از غایت سرور و خوشحالی فرقہ را پوشیدہ دست ذل و سخاکشاد و بیج عار و شایخ بزرگان آن دید کہ در مجلس او حاضر بودند مخلوق و بہرہ مند گردانید۔

بید محمد نور بخش کا احتمال سلسلہ میں ہو چکا تھا۔ اگر فرشتہ نے بید محمد نور بخش صراحتاً ذکر کیا ہوتا تو گمان گذرتا کہ ان کے بارے میں فرقہ بیجا ہو گا۔ اس صورت میں تعجب تو ہوتا ہے کہ جو نامہ سلسلہ میں ایرانی سے چلا تھا وہ اتنی دیر سے رہی اور آخر سلسلہ میں اہندوستان کیوں پہنچا؟

## سید محمد نور بخش اور شمس الدین عراقی کا تشیع

صفحہ ۲۲ پر یہ ذکر ہے کہ بید محمد نور بخش کے تشیع کے متعلق مصنف جاسم الوائلی کے خیال کو اس زمانہ میں صاحب مجمع الفوائد نے بھی دہرایا ہے۔ چنانچہ جاسم سے لکھنؤی کا اقرار کرتے ہوئے رفیق نعمت اللہ



کرانی دکھا ہے :

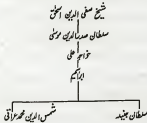
..... جہاں ..... کہ مشائخ مادرِ نقحۃ ذکر کردہ دی و شیخ صفی الدین ابن ابویعلی وید محمد زرخشی

قبرستانی و عینی از فضائی شیعہ ماحم نبود

میر شمس الدین عراقی

قریباً دو سال کا عرصہ نما ہے کہ ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو لاہور میں لال کھور کے متصل رہتے ہیں  
یعنی مچی مدعانہ کے اہل اہم ہاڑہ مسید رضا شاہ کے پاس۔ ان کا ہم سید رضا حسین صفوی ہے۔ ان کا  
بیان تھا کہ وہ سید شمس الدین عراقی کی اولاد سے ہیں جن کو وہ شیعہ مانتے ہیں۔ زرخشی فرقہ کا انہوں نے  
ہم بھی دنا تھا میں نے کچھ حال اس فرقہ کا سنایا تو کہنے لگے کہ شاید سنیوں نے عراقی کو بدنام کرنے کے  
لیے ان کو زرخشی کہا ہوگا !

سید رضا حسین خود کو صفوی کہتے ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک سید شمس الدین محمد عراقی شیخ صفی الدین  
ابن کی اولاد میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے خاندان کے حالات میں ایک مختصر سا رسالہ مرتب کیا تھا جس میں  
عراقی کا نسب یوں دیا ہے :



گو سلسلۃ النسب صفویہ (مچی بریل) میں ص ۱۵ بعد پر گو ابراہیم بن خواجہ علی کی اولاد کا ذکر  
مفصل کیا ہے، عراقی کا ہم فرزندان ابراہیم میں نہیں دیا۔

سید رضا حسین کہتے تھے کہ عراقی کشمیر میں مسلمانوں میں آیا اور وہی مسلمانوں میں فوت ہوا۔ تاریخ



وفات اس کی یاحادی السبیل ہے۔ جو بقول ان کے عراقی کے سنگ مراد ہی کثر ہے۔ موصوت نے یہ بھی کہا کہ ان کے بعض اقرباء عراقی کے مراد کے متعلق ہیں اور وہ سب شیعہ ہیں۔

بقول یہد رضا حسین کے عراقی کی اولاد میں سے یہد مصطفیٰ اور ان کے والد شہد میں زیادت کے لیے گئے۔ باپ نے وہیں فوت ہوا۔ بیٹا پہلے کشمیر آیا۔ پھر کابل جا کر آباد ہو گیا۔ ان کی اولاد میں سے یہد مرتضیٰ شاہ ایک صاحب فہم جو سنہ ۱۲۸۵ میں شاہ شہزاد کی طرفاری کی وجہ سے ہندوستان آئے۔ چند اگر برقی قیدی تھے بایاں میں مقید تھے۔ برقی صالح محمد تھو دار بایاں یہد مرتضیٰ کا مرید تھا۔ اس لیے ان کو قیدیوں کے چھڑانے کے لیے بھیجا گیا۔ سنہ ۱۲۸۵ میں وہ قیدیوں کو چھڑا کر لویانہ میں لائے۔ پھر لاہور میں آباد ہوئے۔ کچھ ہندوستانی قیدی ابھی باقی تھے اس لیے لاہور اورنگ کے حکم سے ان کو دوست محمد خاں کے پاس بطور سفارت کے دہرا بھیجا گیا۔ یہ قریباً ۱۳۰ ہندوستانی قیدیوں کو بھی چھڑا لائے۔

بقول موصوت یہد مرتضیٰ شاہ نے اپنے خاندان کے حالات میں ایک یادداشت مرتب کی تھی اس میں لکھا ہے کہ عراقی نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا نارہ شمس عراق۔

صفحہ ۱۲: تاریخ چترال معتمد منشی محمد عزیز الدین صاحب عربیہ میرمنشی برٹش انجینی چترال (طبع اگر سنہ ۱۳۰۵ ص ۲۶ پر لکھا ہے کہ چترال کے فرقہ مولائی کی تین بڑی شاخیں ہیں یعنی نوربخشی۔ علی الہی۔ دوازده امامی۔

فرقہ نوربخشی کا تعلق مولائوں سے ہے لہٰذا ان کے متعلق جو کہ معلوم نہیں کہ معتمد کا بیباں کہاں تک درست ہے مگر اس سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ نوربخشی چترال میں بھی ہیں۔ صفحہ ۱۳۱ امیر اشہد معتمد اسیری لاہور کو صاحب فرست خطوط فارسی ہاکی پور نے سچ ادشعری فارسی فریدی کا حافظہ ص ۶۴ پر رد کیا حدود ۱۹ معتمدات خطار میں شمار کیا ہے جو درست نہیں۔

اے چترال آب ہڈی سیل دلی ڈی سنہ ۱۳۰۵ میں ص ۲۶ پر صالح محمد اور یہد مرتضیٰ علی کا ذکر موجود ہے۔ گردانت کی تفصیل جو سید رضا حسین صاحب نے بتائی وہ وہاں نہیں ہے۔



## ضمیمہ (۱)

ص ۱۶۶ پ

غویات حضرت امام اعظم و غوث الاعظم امیر سید محمد الملقب بہ نور بخش علیہ السلام ظلال امانتہ و خواصہ  
علی کافہ السلیک الجمعین

(۱)

ز سوادنی سر دلالت دماغ عشق سودانی	ز آب کس رویت شد خود سرگشته بہر جانی
برنی دکنا، تو کجا در کوزہ آئی	عیط از ذوق شوریدہ کہ آئی بدوش روزی
بروز و شب غار آمد کہ شاید روی بنائی	فلک از شوق سرگردان چو فتنہ پیش خورشیدی
کہ تا یاد یک مرهم شدہ از درد شیدائی	عین و روح ! آدم کیم و جلیلی و مریم
بمان با صرہ نامہ کہ تا فزاک چہ زمانی	حقول مریشان فائز ز عرفانت شدہ قاصر
کہ چو رخ نور بخشد ناک کہ این را بیامانی	زمین و آسمان حیران ہمہ در انتظار آن
دل تنگ مرا دادی برای غرض گنجائی	عبود کہائی را کمال بے نیازی را

(۲)

میر سید محمد نور بخش می نمایند

مشکل کشائی آسان ہر درد را تو درمانی	بگئے نقد نوع انسانی سے رہنمائی ایمانی
باقی بدود غافل ہم قطرہ و ستون	انجمن بھائی سیرخ لا مکانی
سیصد ہزار دیگر گشتہ فحائی جان	سیصد ہزار ساغر خوردہ ز دست دہر
بے ساغر پیانی لا یستقیمت و حیران	ہر کس گشتہ جرود می نوشد ز کثر دی
ہم سوختہ قامت ہم یافتہ بنو جان	سیصد ہزار لوبت از پردہ جلالت



ہشت ہزار اکثر رفتہ ز عرش برتر  
 بے جا و آشیاں بے عرصہ بے زمانہ  
 ہشت ہزار سالت گزرتی مگر حالت  
 سیر لطافتی عاشق در عالم حقایق  
 از حد و قہر است بیچون و بیچونست  
 ہم صحت است با آن مردست مشیدا  
 ہشت ہزار دیگر لودہ فدائی و دانی  
 بے رنگ و بے نشاء ہی و طیم و سبحانی  
 دانی کہ این چہ حالت فی مکان و ازان  
 بے زحمت طرائق بے غایت است دیان  
 سرایہ جنست سستی و عشق پنبانی  
 لیکن چرخ بے سرو پا زافاس دوست گردانی

اے نور بخش عالم ہی وہ مراد ما دم

ذاتی سازگی کہ خاتم نوشید آب حیران

(۱۳) ایضاً لہ

مر جا لاہوتیان صد مر جا  
 می شدم خود خراج راہ عشق دے  
 صد ہزار مال بخری از نور دے  
 این حکایتائے عشق جا نگاز  
 عقل خام و صیانی شیطان شدہ  
 تا بہ بینی عاشقان راست مال  
 بر یکے اجموئے تقسیم عشق  
 سیر کردہ ہر یکہ از لائے عشق  
 است ہر یک حایت بے دریغ  
 گرچہ اما بے وفا باشد دل  
 بر شاہ صد جان شیرین فدا  
 مر شمارا نوش صیانی است  
 نوش کردی تشہ بر گشتی چہدا  
 می نگہدہ غروب و غلبہ  
 عشق در ذی پیشہ کن زخا بیجا  
 درہ فائے عشق گشت مقتدا  
 در تہی و فنا بے منتہا  
 صد ہزار مال دودا غلم و در حندا  
 از حرم خود دواج کسریا  
 بہت با اہل صفا اہل وفا



زور چشم گفت دردم داد بخش

درد او را را بود زور و صفا

(۴) ایضاً له

عالم دنیا و کفر دینی نباشد	مرا جز عشق او گنج نباشد
که قید کثرت تعیین نباشد	دیدم از عین خشنوایی
که آخا نام متعین نباشد	در عالم علی مقام نیست
از آن عالم که آن رنگین نباشد	بغیر از صورت و حرفی آمد الهام
مقید جز مقید بین نباشد	اگر مطلق خدای مطلق بر بینی
ترا چه دایه آن دایه نباشد	و اگر تانی شری و زور دانش
چه خود تا بال شرم و بدین نباشد	تجلی عمر گرداند بشر را
چه آید عاشق بمیکن نباشد	نیاید ذات او هرگز پدیدار

وله چون ذات همچون زور نباشد

نماش جز دلی نمکین نباشد

(۵) ایضاً وله

مستان جام عشق را ساقی تنو اے باو صبا	چون از لیسیم کشته او آرد و دله بکس بیا
آن دم که یابد نان اثر گرد و مرنوع و صفا	ذات نظر جنبر شود داند داغ جان خمد
عرضه خاکان و الهوس می گوید از جان دایا	باز از کن بگون گس در پیش حقا یک نفس
بر دل که هست آهسته او هر دم زند تیر جفا	دادم نیازی سوسه او کان غمزه جادوئے او
گر زنده ام گر مرده ام خواهم که باشم جفا	من در غلای پرده ام با درد او غم کرده ام
دیدم که خود صید او بجز انجبار و او بیا	جستم بکار و کید او افتادم اندر قید او
گرد و بریم و مدمش آن دلبر شیرین نقا	هر کس که از جام عشق نوشید یکدم از دوش



کو در بخشد ز خود هر لحظه از رنگ و گهر  
کو دیده صاحب نظر تا بیند او نور طرا

(۶) وله ایضاً

سر رشته عقل شد درستم دیوار عشق و مست بهستم  
بله باد به باد میرود عمر تاوس بزی که ی پرستم  
بیزار شدم ز نقش اغیار ز تار به عشق یار بهستم  
از عادت و رسم اهل تعلیم چون مکر کنم که باز بهستم  
یک قطره چشیدم از محبت عشق از بید تعینات بهستم  
چون نیست شدم ز خود بختی اکنون به وجود دوست بهستم

بر جو کون نور بخشم

گر دامن اوقه بهستم

(۷) وله ایضاً

خوشا حال پر شور اصحاب عشق که مستند از باد تاب عشق  
بجز زنده گردد دل از بشنود حدیثی که گویند در باب عشق  
بلاحد ارجح معروف بودم بے کشیدم به بیخانه قلب عشق  
نسبی که از کونے جانان دزد کند تازه جانان در باب عشق  
ز عجزش بجلت رسد سیل اشک که گردان شود باز دلاب عشق  
گر امید آب حیات لبش نباشد بسوزد دل از تکیه عشق

ز عشق رخ نور بخشش حبیب

شدم مقدا نزد ارباب عشق



وله (۱۸)

فراخدا در محای سوز و قصود      فائده از دلیلی هائمان دور  
 شو گرفتار عشق چون بمنون      بی خریدار دار چون منصور  
 تا بیانی ز مجسمه بی پایان      ذوقی یک قطره شراب طهور  
 این چنین آفتاب عالم سوز      پس درگاه گشته مستور  
 ای دوستی خود داندندی (کذا)      دایم افسوسه جفا غری در  
 سایه بگذرد آفتاب طلب      که مساوی نیند خلق و حمود  
 نور بخشش است چشمه غوثینده  
 ذره گرد با بخش و غرقه نور

وله (۱۹)

حرام از لب طاعت شراب مست      مراد دل در غم شغقت کباب است  
 بگر هم ز آتش شوقست بریان      امان به چاره دل در اضطراب است  
 ز شورش آتشی عشقت ای دلآرام      مرضا در دوغم باب باب مست  
 بگر مستقی و دل گشته مرقق      دماغ از کمر صفاست خراب مست  
 پریشان تا شدم از کفر زلفت      ندانم آن گنج بی این ثواب مست  
 حاتم گر فانی در خطایم      خطاب جانفروایت مستطاب مست  
 اگر هم است اگر غفلت اگر بخش      و گر تدبیر و گر رای صواب مست  
 بجز سوز و نیاز درد و عشقت      یقینم شد که آنجلا حجاب مست  
 هزاران بحسره آتشید عاشق      کنون از تشنگی در پنج و تاب مست  
 اگر چه غرقه در دین عشق است      هنوزش آرزو یک قطره آب مست  
 ز انوار محال ز بخش مست      به هر عاشق هزاران آفتاب مست



من اینک در شب درجہ مہران  
مینت با من مسکین غائب است

ولہ (۱۰)

من از درد دل خود با کہ گریم	دوای درد دل ما از کہ بویم
بہاد از لطف بے علت دوائی	مگرد این و آن تا چند پویم
ایہ از غیر اگر بدم کنون نیست	نشد قلعا کشاد از هیچ سویم
بہر از تو ایہم نیست از کس	مبہد از هیچ بانی درد برویم
ایہو من بظن آہنخاب است	کہ آب رفتہ باز آید بجویم
گرفتہ زنگ ظم دل ما سہم	گر آب رفتہ باز آید بشویم
اذان ترسم کہ گر نالم بکوش	بکس گوید بدان سگ ما زکویم
بزاری چند نالم اسے دل ریش	کہ باشد کہ بر آرد آندویم

اگر از درد بخشم در ازل نیست  
نارود هیچ سوسے گفت و گویم

ولہ (۱۱)

بنا لئے ترا نمود نہایت	من از دقت فی گویم شکایت
اگر در ہر دانے تیر نامان	بیارد برسو الہی ولایت
بہر از صبر و شکر حضرت تو	مگرد کہ کس بہ کس قلعا حکایت
صبری و شکوری از تو دارم	کہ وادی صبر پیش از حد غایت
بنا ویرانہ و ضد است مشیلان	از است و کذا و بذا گنج نقایت

۹۰

ص ۱۱۹ ب



بنا خامس ازبهار و اولیا راست      که اندر حرم آبی داری عنایت  
گل از غنچه آفرود خدمت پریدار      اندان لطف تو باشد در بشارت  
ز غنم آنچه دل گشته سار یک      عطا فرانی در خلعت ضیایت

مطایب چون بقدر حضرت تست

بدو از نور بخشم به نهیت

وله (۱۱۲)

ای اهل درد جوشی و سس عاشقانی خردشی      که دوست می فروشی زوشده ایم نوشی  
گشتم مست و حیران نادیم جان بھانان      و اعدا قراوی دگذا آبی دادند باز نوشی [۱]  
پیوسته در غارم زانی می که یاد دارم      که مستی ندادم ہم قیمت عقل و جوشی  
مستی اهل سستی هست از بختی تعبلی      هر دل که نیست اعلی دارد جو باز جوشی  
هر کس که دید مدتی هر دم در آرزویش      پیش رسانی کو پیش گیسو بعدی گوش  
در هر زمان و دوری خود ما نمود طوری      نان هر کشیش و گوری دارند از دور جوشی

تا نور بخش باشد عدوان اولیا شد

ملم پر از صفا شد از شوق غرق جوشی

وله (۱۱۳)

می از جو خلائی برکت نام      اندان روزی که دیدم دهنه یادم  
ز کیش ذعب و قت بخت      مبرا گشته ام و یخه تمام  
نه گرم نه پیود و نه نصائی      و صائی نه مسلمان نه تمام  
نه دیوانه نه فانی مست و بهیار      که مسود چشم آبی نگارم

ص ۱۰۰ د



کو قناست و بیباک و بیباکی  
مسادی پیش او نالوس و دلم  
بجو و شہدہ بود نظیر کش  
نذیر حیات سے گفتنی نیارم  
خار و درد و غم در نگر کسی نیست  
کہ من خود ز تو خشم یا چه کارم

ولہ (۱۳)

ہر جوان مردے کہ فترد کشف را بجو یا بود  
تکرب دنیا گر نماید حالی او دنیا بود  
ہر لے کہ خواب غفلت گشت بیدار این زمان  
نغمہ جاوید گرد و دلم بیٹھے بود  
و انکہ از دنیا غارم جو عقلی چیزے دست  
نزد ارباب معانی بے شک او مونی بود  
چون شیب است آنکہ پرو غش و بیکس بود  
بجہ کاروان آنکہ او را جیدہ دنیا بود  
حرکہ در نالوس دنیا ماند و در کبر و ریا  
بجہ فزونی بعینش در جہنم جا بود  
در کالی سوزی کوکشش نا سے زنجکش  
کیں جہان بے وفا بجوی کب دیا بود

ذآب جوان حقایق ہر کہ ز شد ہر

تا ابد در باغ سنی چن خضر خضر بود

ولہ (۱۴)

دلے دلم پر از درد جہانی  
کجا جویم سرا جہان کبانی  
چہ ہر جہانی روی از راه لطیفی  
چرا پیش من مکیں غسانی  
کہ گرد و دلم بر کہ ہشتاد  
شود آن کہ چن ذرہ حوائی  
چو خیر از تو دارم شکی روی  
چہ چندی مرا می آذانی  
اگر بیگانہ گردی یا دلم  
ہر مجراںم بود مد آشنائی  
گر باشد درے بکشتای از غیب  
ہر دور می روم ہر بگدائی

ما گر زرنش میستوانی  
در غفلت بود حکم حسدانی



(۱۳) ولہ

جو عشق تو نیست و گیم کار  
 ہوا درد و غم و دیت بیکار  
 ۳. ملک عشق شد مسلم  
 دارم ز سرے و تلج کی خار  
 مشت مے عشق جان فریوت  
 ہرگز نشود تمام مشیار  
 تخم غم عشق کاشت در دل  
 و ہفتان ازل و گرنہ شد چہر  
 یک ذرہ ز دودت ارفوشند  
 حقا کہ بجان شوم حسد و ار  
 ہر شب کہ ترا بخواب جیم  
 بیدو تو نیستم زمانے  
 ترسم کہ شوم ز خواب بیدار  
 نیست انہی من شب سار  
 گر وصل نہی شود میسر  
 درد تو مرا بس است اسے یاد

۱۳۰

آن دم کہ ز اصل دہ پیک  
 ز بند ز نور بخش یاد آر

(۱۴) ولہ

پھر جا کہ ز دخیل داری عشق  
 نماند و گر فکر جز رائے عشق  
 چو لنگر کند عشق بر ملک دل  
 قد حلق بچاہ در پائے عشق  
 جز آہ و زاری دوائے گفت  
 زہر کس کہ جستم دوائے عشق  
 ہر عاشق غم گشتند و من  
 شدم عاشق دوائے زہلے عشق  
 غزل ہائے مارا بفرستی اگر  
 توانی گشتادی معائے عشق

۱۴۰

ص ۱۳۱ ل

دے را کہ داود از نور بخش  
 بود دایما صد او جائے عشق



## (۱۸) وله

اندرین در کنز و نسیا      می پستی چو من دشت پسیدا  
 ارغنون می نادم و نازم      هم می نادم ز دوست خدا  
 جبروت است بادم با دمدان      در شراب طهور مستهب  
 صد هزاران هزار بحمد محیط      هست یک جرعه ز خشراب  
 این چنین زنده است و بخواره      نه قبل قط غیر جلستا  
 کنز گورانی در میخانه      جانم و کشیش در محراب

هر دلمه اند و می گیرند

ز نجش است حضرت عیسی

## (۱۹) وله

ذات بختیم و منقلب اهل      کیمت در کائنات کوی پروا  
 بهنج منات حق مرموز      در کالات مغزی یکتا  
 هر یک از سالکان این دورند      چهل جنبید و سوزی و این عطا  
 نیست در حکمت الهی کس      که بود قطعه ازین دریا  
 روح پاک بسی نبی و دلی      بخت گشت تا شدم دانا  
 هر دیش یوسف و علی بدم      موی و عیسی و بے زیبا  
 گردوز است گزینای صفت      آنچه حق بود گفت شد به شا

ز نجش زمان شدم اکنون

شد منور ز نور ما عربا



## (۱۲۰) ولہ طاب شراہ

بدون آن شوخ مہتار	خدم اور باش و افتادہم ز پرکار
برام زلف مشکینش فستادم	نہ چون ہر بار افتادہم می این بار
کمان اہر دکان را خوش کشید است	ہر تیر غمزہ و لب کردہ اشکار
بختی درد بے درمان عشقش	باو آتشیں و چشم خونبار
کہ جز ہر شہنشاہم در دول پریش	نہ جز سودائی عشقش طبع بازار
چو دیدم زلف و رویش غلغلت و نور	خدم قادرخ زان زار و ز انکار

نہ مہر روئے او شد نور چشم  
ازان روزے کہ مستم عہد با یار

## (۱۲۱) ولہ

سعد است طالعے کہ بتائید ذوالجلال	یا ہر عمر غولیش دی مصیبت دجال
شادان بارگاہ ولایت کہ صبح و شام	می می خوردہ از کف ساقی لایزال
حقا کہ قیمت مستی آن بادہ بجزفا	ہر ذات بخت حضرت محبوب بے مثال
ہر کس کہ در حلیج جلاش رسیدہ دید	آن بزم و جامہ دایہ و ساقی دکان جمال
ہمیشہ کہ شود بکجا سازد او مقدر	سود آختن دوست با امید یک وصال
مردن است تقاسم مذاق کائنات	دادہ نصیب ناقص و کامل بحسب مال

از نور بخش منظر لبت جمال شد  
وز نہ قم آنکہ شود منظر جمال

## (۱۲۲) ولہ

از صرعی صبح ولایت کہ دید مت	با طالع مسود
از پر تو آن ز باغاب رسید است	تا منظر مرغود



س ۱۲۱ کن نور ولایت نہ بود هیچ زمانے  
 ہرگز دجھان فیض پائی نہ بردست  
 گر درد نبوت بود و گاہ ولایت  
 کسی دائرہ بے مرکز قطبین نہ بردست  
 اذ گردش افلاک مجوز نشاء گنگل  
 این مسکن از رتہ و چہل بازید دست  
 در دورہ خطے چو شود وضع مناسب  
 دایم ذادل تا باد درد کشید است  
 آن گنج نہای ساکن نشان داد در اقل  
 انسان تقوی عارف کی گنج دسمد است  
 ایمانی قوی مجوز ظہر رات الہی دست  
 آن پردہ تقلید کہ کند کہند درید دست

۳ آخر مددانی  
 ۳ آمد چینی بود  
 پنج ستر چینی بود  
 انیت چو مقصود  
 مقصود اگر نیست  
 لاک ہو فرمود  
 انیت بردنات  
 از خاد و محمود  
 این دوست مفرست  
 چہل شاہد و مشہود  
 در ظاہر و باطن  
 بجای عمر بنود

### دہ (۲۳)

اے دل بیا بکرے وفا کرتے گزین  
 از ہرچ غیر دوست تہڑا نما ہل  
 قہر شد ز ہرچ دین رہ نہ نور دست  
 تا ہر کہہ دہائی کہ بود با صفا شود  
 بس نہ حق مشاہدہ افتد ترا بسر  
 سلطان لغت و ملکیت سرمدی عشق  
 از لولہ عشق ہر کہ طلب کی کند بگر

در سک سالکان رہ بے نشان نشین  
 و اگر بخت نہای تو آہو اہل دین  
 بر آستان دوست بر آہد یک الہین  
 از دوست در لطف زبہ جان نازین  
 مکتبہ دہے دوست شود از سر قین  
 شامی بود کہ کب کہ دولتی چہین  
 تا پیش قاسم آید و مروی شود بین



(۲۴)

ولہ

تا عشق تو در سید ما ساخت ملای  
 با غرور و پشیمند و افساس و غم عشق  
 یک بار چاس غم عشقت بہ قفا  
 با مدح خیال تو مرا در شب و بھر  
 تا عکس جمال تو نیاماست بجای را  
 پسید طبیب از جگر خون و دل تیش  
 بگذشتہ سر دھم از عرش سقا  
 مار آدم از تخت گئے و ملکت کسر  
 حقا کہ مرا بہ زود مدد اللہ و دیا  
 غمخیزد نماید بہ نظر چلی شب [بہار]  
 آوازہ یوسف نہ شنیدیم و زلفا  
 گفتیم کہ بوفتش کہ یزد سروہ و ثنی ۱۰

بجو آپ جاتے کہ چنانہ زلب صل

درد دل ما را نمود میسج ملای

(۲۵)

ولہ

کاکا تست جسم و ما جانیم  
 خاتم اولیائے دودہ فسر  
 گرچہ مرغان عشق بسیارند  
 ہر کہ جیاست دیدہ است کہ ما  
 منظر ہامیم و جسد کن  
 مگر کہ گوید بدی و یکنی ما  
 گرچہ در ملک فقر و عالم عشق  
 ہر گوی ز خاک ہائے سنگش  
 تا ابد درد عشق ہائیک را  
 دامغان را دلیل و برانیم  
 وارث فقر و شادمانیم  
 بچہ عفتا ابیسر مرغانیم  
 در زبان عشق غمرا نیم  
 ہرچہ بد است دست ما نیم  
 ہرچہ گوید ہر اد چندانیم  
 بر سر شہود سلطانیم  
 اگر کویش ہمیشہ پویانیم  
 بگو آپ جات جوایم

ص ۱۴۳ و

۳۰۰



ادھود گمانی و انفاس گنج تاروں پہنچ نہاں  
 نور بخشیم بر ہر عالم  
 از سیر کمال تا ناسیم

ولہ (۲۷)

بر کہ شد در جمال او حیران  
 عو شد نقش غیر از نظرش  
 مست از باد اعت گشت  
 از سلی و بزم شراب طہر  
 لا الہ الا وہ سرور باشد  
 خرق بخر عین وحدت شد  
 ہستی و نیستی کی پنداشت  
 چون بسمو آمد درستی شد  
 ہر کہ روئے مبارکش را دید  
 مہر خورشید نور بخش بود  
 شد از نور متدش روش

میں از دید و ہر ہم ایمان  
 مضل گشت جلد اکوان  
 پیش او کفر نیست یا ایمان  
 میخورد در سادات جہان  
 عاشقان را کہا بود مہمان  
 کشتی او شکستہ در عمان  
 گم شدہ در محیط بے پایان  
 مقتدائے زمین ابام زمان  
 نصرت خداوست چون کیوان  
 روز مروی گشتہ در میدان  
 شد چو ناہید خوشدل و خندان  
 بر جہاد و نجات دہر ایمان  
 دار ملک حقانی و عرفان

۲۸۰

ص ۴۳ اب

ولہ (۲۸)

اے عکس جمال تو در آئینہ آدم  
 یک تابش خورشید رخت روضہ فردوس  
 گر پر تو افکار جمال تو تاب  
 در نور تجلی تو روشن ہر عالم  
 یک شمع ز قمر تو بود ناز جہنم  
 بزرگ و بک عو شود ہر دو بہ یکدم



۳۰ در بحر محیط جبروت تو بپای  
با گنبد املاک بود قلمو شبنم  
آینه روی تو شد بینه اسان  
دل انفس و آفاق عزیزست کرم  
تا روی تو در چشم غرضشید غریب  
او را پیرشد ز یکسر و ز جم  
حق هر خوان ز رخت داده نشانی  
زان بود دل مشتاق ز خوان شد خرم  
خوشید رخت یکدم اگر زردنشد  
آینه دل تار شود چون شب نظم

دلم (۲۸)

۳۰ ای آنکه ندانی به نای تو خود را  
از زائجه طالع و شرح بر احسان  
و آنکس که بدانت لطیف است و بخت  
معلوم المیت نمود جو تو تنها  
ماجت شود آن گاه بدانتی ارجاح  
با جمل قرائے که بود خارج احسان  
چون نطق و درک و اوقات تحریک  
تا چند عاصی که نهان باشد و پیدا  
تفصیل تو بیشتر از عدد و شمار است  
مغرب جهانی و دنی دم ز صاف  
احمال توئی خود بنمود در خود دانان  
هر کس که نشانی دهد از بسجده حقایق  
چون ایچ ندانی ز غرضی تا به ثریا  
و آنکس که بگوید که میولانی کیے بزرگ  
پند گسی تر شده دلی از نیم دریا  
صحت چه نهد داشت دین دودا عطا

هر فرد که بخشد مر از تن حق غیب

در پایش نشانی که بود عارف ایخه

دلم (۲۹)

شستیم نقش غیر دلاج کائنات  
دریم عالمی که معاست بین ذات



لاہوت مرتضیٰ مدت نفس است ذات بہت  
 از پردخ الہ ازخ ایمان گذشتہ ایم  
 تقدوسیاں عالم عری برند رشک  
 حادث کہ شصت بعضات کمال شد  
 مقل نخست حضرت علی مقام اوست  
 بگذشتہ از محمول و نفوس مجرات  
 دوست در حریم بتوت نیت است  
 فانی ز غولیش گشتہ و باقی جرات  
 حق کہ اوست طلب فانی حکمت  
 بگذشتہ از محمول و نفوس مجرات

ہم نور بخش مبداء فیاض نام است

قلب جمال و جانی ہمار کونات

ولہ (۳۰)

پہلی فضاء عوالم کئی وجود ماست  
 کیلان و سحر اکبر و ہرام و آفتاب  
 فرود شہر بود از نام قبر ماست  
 ہر کس کہ قاصر است ز عرفان ماست  
 و انکس کہ راہ برد بکنو صفات ماست  
 ہر سجدہ ہر پیش گنج ہر کرے مجد  
 ہر فردہ کوز وجود نصیبی بوسے رعد  
 از دست غولیش تا بگی آدم مرشد ایم  
 بود جہانیاں بگی ہم زبرد ماست  
 تاہید تیر و ماہ و ثوابت جہد ماست  
 لوح و غلیل شہر دربانے بود ماست  
 ترمادیت پرست و محوس و بہر ماست  
 بچل صالح و شعیب و یحیی و ہرود ماست  
 کہ بے طی ہو بحقیقت مجود ماست  
 اند سوائے شرح حقیقت شہود ماست  
 در فکر زمین ہر گشت و شنود ماست

ہم نور بخش منظر قات و صفات شد

ہر جا ہر ذلی کہ نماید نمود ماست

ولہ (۳۱)

اند قمار خاں رعنای پاک باز  
 جنت سوائے شاہ ولایت بود کہ دے  
 در باز هرچ بست نمازی و بے نماز  
 بگذشتہ از عقاب دجالت بخل و آزار



خوامی که از سنانے علی بیرون شوی      هانی باز وقت گداز بر نیانی دهن نماز  
 از زینت و تجلی رضا نور فریب      دست ال یحیٰ، رضا کنی دواز  
 کامدن که جمع کرد بے تفرق با ملا      در یوت جیم جو س است دکن اود گداز  
 از شرکت مکان جهنم کمان جوی      در کنج خوتے بدو تا نای جو بساز  
 از فقر و نیستی و نیاز و تشنگی

شده (ترتیبی) صاحب عرفان و الی راز

بے قات تو در عالم کاهوت سلا      از زینت و کم و آئی تبارک و تعالی  
 مطلق و قید و نسب و رنگ تعین      و سے در جہوت از ملکی جو اشیا  
 گر در ملکوت از نظر خلق نہائی      در ملک توئی از علم دو کاہر و پیسا  
 آنکس که نہ پید رخ تو در علم ذرات      بر سے حب سے نیست کہ مایہ دل آسائی  
 آزا کہ از اطلاق بہ عقیدہ در آید      یا دینہ ریتا بر مشن یا دل عانا  
 در طینت او تالی این ہرود نباشد      از الطیف عیش بدیش جنت مارا  
 آزاد شد از قید کدورات طیبی      ہر روح کہ از شہر بدن رفت بصرا

آزم کہ نہ نیند پنم باز دہانی

از نور بدہ بخش من بیکس و تنہا

ولہ (۳۲۱)

از مکر ارضیہ و ہما سا کہ تار      در چرخ قرنا نہیں گند دھار  
 باہرے ہر دست و اجاسی مایید      این مد کہ گیتیم ہر عالم آنہ  
 کس سا نمود زہر و یارائے شرمی      در عالم ادواح جو کاشف اہل



در اقل اشیا و در مبداء فیاضی      او موجب الحقات و در مطلق مختار  
 هر چیز که در حیطه اشیا است پس است      باقی هر دو زمین بود صورت است افکار  
 لا صوت بود مطلق این جلا که گفتیم      تا صوت بود مجزوع هر نوع از اشعار  
 ازله اگر بخش بیاید دل سالک  
 هر چیز که باشد بنماید بشب تار

۲۶

وله (۳۴)

غشا احوال اسباب مانی      که در قوس اند به ساز و آغانی  
 می از دست جیب غرض زشده      که دیا تا بود از آغانی  
 بود هستی اینجا به نهایت      نزدی از قد و از کد زانی  
 بجائے می رسد مستی این قوم      که دروے می شوند از غرض فانی  
 بقا باعث می یابد آنگاه      چنین علم است عمر جاودانی  
 هر آن مستی که دروے نیست گد      گویندش بحواب لی تانی  
 چنین حال همیشه نور خشنود  
 بیا بخشی به تاستوانی

وله (۳۵)

ص صباب      از هر دو هنر ولایت که منشق است      لطف مبین حضرت فیاض مطلق است  
 در عالم کثیف نسیه بر جا اند      یکن جیب طیب با طلق خلق است  
 ۲۸۰      احوال بحسب نور کلام کند و لے      شرع نمی بر حقیقت چو نطق است

له اصل و نیاید

له اصل و نیاید



طوطی لمن برفت غریبتاً به مجسمه      بیگ ولی است آنچه کذا اویی عرق است  
 هر قطره را که راه رسیدن به بحر نیست      در خاک خشک افاده ز دریا عرق است  
 در دایره دئے اہل ولایت کفاده است      لیکن بود فی تیرہ افیدہ منق است  
 از زرخش یابو آگس کہ داندل  
 ہانش ز زور علم لاہوت شق است

ولہ (۳۶)

راہ نزدیکیست راہ آفتابان      غم و منق را بیادہ در میان  
 کای خود را با خدائی خود گذار      چند گونی اینچنین و آہنچنان  
 بہت مطلق حق مطلق دان و بس      ہستی موبہوم را مصدوم دان  
 مست لایصل شواہد ہمائے عشق      عوش و در ذات بہت بہ نشان  
 بگذرا دگرش کہ کفرست مشرکہست      غرق شو در محروبت یکہ زمان  
 تا مقیتہ افادہ چنان قطرہ      چون رسمی در عسر بحر بہ کران

۲۹۰

بحر زرق حق تھائے خداد

زربخش آہنگی بر انس و جان

ولہ (۳۷)

وصل تو د اندر غم ہر کہ ہشد      سیرخ کھانیم کر گس ہشد  
 سعادتی وصل تو خیاست حال      تھائے غم عشق تو ام پس ہشد

ص ۱۴۰-۱۴۱

رباعی (۳۸)

دل را از توجہ ہمد و جانیست پدید      بیدار تو شد و ز تو شغائے زبید  
 ہر دم چہ سگان بکونے تو می کنند      ہرگز زبک تو مرہائے نشید



رباعی

(۱۳۹)

تا آتش عشق تو برافروخته اند  
 بکون من دل خسته که سوخته اند  
 آن دم که بریند بهر قد تقدی  
 بر قامت من بقائے علم و دقت اند

رباعی له طالب شراه

تا بندهء عشق گشته ام آزادم  
 با درد و غم و جانم او دل خادِم  
 اُنناد سلامت حق و جان همه  
 بر درد بناد در ازل بنیادم

وله

(۱۴۱)

۳ ترک تعلقات دنیا کنی  
 جولان بسر اوقات طایا کنی  
 ۱۳ جان ندی بخادی پیش شیب  
 با حضرت حق سخن چه موئی کنی

وله

(۱۴۲)

گر تو خواهی که مرد ماه شوی  
 بخو بفرمان پیر پای منده  
 هر چه آید بغیر فکر حشدا  
 در دیش هیچ گرد جای ده

وله

(۱۴۳)

خوش آمدی در بر قلب ذره ابدال  
 غش آمدی بر بر منظر جمال و جمال  
 کس که طالب معنی بود چنین باید  
 که سر بند باروت بر آستانِ رجال  
 رجال طیب صابپ حضرت حق  
 و یک مرشد کامل برانندت بکمال  
 اگر چه مرشد کامل پس بود لیکن  
 جزو منظر جامع بود همه احوال  
 کس که خاک کند پرورش را علی گفتند  
 که تنی اعظم غوث است بهتری نکال  
 طاعت هر تاملت روبرو  
 بدارگاه ولایت بسده اقبال

ص صاب

در زنجیر طلب دولت ابد پیوند

که تم قست و شوق است و به زنده و خال



(۳۴)

حدیث تا قیامت بر جان مستندم      انداخ زقت آن فرزند ارمندم  
 سعد الحق اگر نمود جنتاے دے دگر کس      اند جهان سراسر نہ ایام و نہ آن دم  
 خدا کہ زود چید آن یزداد با غم      از کار خویش اکنون یکبار و تا امیدم  
 بود آن عزیز فرزند صاحب دل ....      اند قبلے دوست دے ابرہم سران مستم  
 در علم شد گزیدہ آن نور پرد وید      مسوم آفریدہ در حق دے عیدم  
 از درد دل اگر شد سر پست و دیدہ گریاں      اند رخاے حضرت حتاک سر ہندم  
 سے نزدیکش فوری شد سوسے نور مطلق

الحق چنین سادت از دوست می پندم

(۳۵)

این جهان با کسے نکرد وفا      رفت از دست ماسر عرفا  
 مشہ سالکان راہ مستدا      پیر ادب کشف و حال کیا  
 گشت تجویز و رفت تا حضرت      تا نیاید دگر درین دست  
 در نیاید مگر بطور برود      گفتہ شد بکشد دل مروز  
 رفتی او ز بد سعد الحق      گشت بیدار غم بنم الحق  
 ز در چشم برفت و وقت پشت      درد بجز این دے دمار گشت

آپنا راست حالیا دوست

داغ برداغ و درد بردردست

(۳۶) در وصیت

مہا کو از من سکین دعاے      بدر دریشان بہر یک مرجائے  
 مگر با قرۃ العین ولایت      کہ بابا مانہ اندر تنگنائے



بہت شہ مرد ساقی قاضی  
 مگر اطفال را یک یک سلائی  
 شہاب الدین عمر را گو سلائی  
 مگر سلطان علی تشریف زمانے  
 رسانی اخوان خود را ہم سلائی  
 بیون اعلیٰ بیون گو تا سلامت  
 ملک دلاہ علی را گو سلائی  
 علی را گو کہ ای مسند بانی  
 مگر با خواجہ احمد کای سلطان  
 مگر با احمد د مستعان و اخوان  
 جونی گوئی در خدمت بکشید  
 علی اہل را گو ہم سلائی  
 مگر با ایوبی اسفندیار  
 بہشت اند گو مردانہ باشد  
 مگر با سالکانی تا در ریاضت  
 گمارد از سر اخلاص بہت  
 کہ تا محمود گردد دین و گردد  
 راند از بلا بخشد صفائے  
 کہ گردد درد بجران ما دوائے  
 ز مہجوری حویں شد مبتلائی  
 کہ تا بنیم بکارے دکذاں لغائے  
 ز خالے خالی از گرد ریائے  
 نماید این طرف کسب بوائے  
 کہ باشد پر توش نور و صفائے  
 مشو هرگز جدا از رہنائے  
 بدوی آتا بہ بینی خوش فغائے  
 ز صحبت ی قران شد مقتدائے  
 کہ از خدمت رب بدست او بھائے  
 کہ بود ہم چہ او اہل وفائے  
 کہ چون غانی شوی یابی بقائے  
 کہ خدمت را بود مدنی جولائے  
 بکشند دکذاں تا شود کشف غطائے  
 کہ دشمنی یابہ از ناگہ فغائے  
 چنان از حل چون بتای سرائے

ہر آفتد تخم ظالم از جانی پاک

کہ تا یابند اہل حق توانے

(۳۶) ولہ

ہر کرا عمر بہت و دولت بہت

درد در دامن اہمت دست



آکر او رہتا نشہ پیونہ ہر یقین دانی کہ نیست دولتہ

دولہ (۴۸)

بہت گئے طبیعت گردش افلاک ہزار نقش عجب پر آمدہ از خاک  
چو پیل شکل غریبی بک ہندوستان چو پتہ تعبیر آمدہ مریض ناک

ایضاً (۴۹)

دائرہ حرکت عالم اشباح حرکت عالم ادراج  
جسوت رکنا ہنات ہی علم باز لا موت فات بہت تہیم  
گرچہ موت عالمیت صیر منظر ہامست و کک کبیر

ہست این پنج عالم کلی

از قوانین مریخی و ملی

دولہ (۵۰)

این جہاں محنت سرے پیش نیست ہر کہ دل بدو درویش نیست

(۵۱)

مایم غلامہ دو عالم مایم بھائے زوج و آدم  
مایم غیبی وقت و موسیٰ داود و محمدیم و چیلے  
مختصریم و حیات جاودانی اسکندر و آب زندگانی  
ما آئینہ جمال شاہیم مہلائی تجلی ایہیم  
ما منظر فاست کبریاہیم فرزانہ عالم بقائیم  
سیرخ فشیمن ہویت مایم بقاب قرب وحدت



با صمد و با بقا بپس و بهم  
 و اندر جبروت عزت ماست  
 و اندر ملکوت بهم امیریم  
 بایم و طفیل ماست کونین  
 بایم و فرشته نیست غاشاک  
 بایم عار جلد اشید  
 بایم بحکم نقی توحید  
 پدکار وجود در هر طور  
 دیدیم که کائنات بایم  
 در باطن خویش آرمیدیم  
 صمد پری و انس و اناک  
 هم خورده ز باده انا حق  
 پرداز کند ز مرش بالا  
 ز الطوار و حقایق و تخیل  
 بایم بکشد قنصل و دعوی  
 در کشف جهان بنید و قسیم  
 فہرست خفای است بمل  
 بایم بقیہ اگر برانی  
 الحمد للہ کائنات بایم

با صمد و فنا نہیں و صرم  
 لاہوت مقام غوث ماست  
 در عالم ملک بے نظیریم  
 سلطان سیر قباب توسین  
 لاک لما غلقت الافلاک  
 بایم ستون صفت میستا  
 افلاک حاصر مہلبید  
 بایم محیط مرکز دور  
 دیدیم کہ منظر خدا بایم  
 اسما و صفات حق پر دیدیم  
 یوقم جہان و مرش افلاک  
 ہم محدث و ہم قیوم مطلق  
 بایم و علمائے ہمت ما  
 صراحت وجود جامع ما  
 بایم طعم گنج معنی  
 پر جلد مقامات گذشتیم  
 ان ساری رہیں کسٹل  
 تفصیل حقایق و معانی  
 خورشید سپہر اویا بایم



جاموس قرب دارغایم  
 بر لوح وجود بحر نقیصیم  
 روحانی و طوی و لطیفیم  
 کردیم کنول چو جمع اعضاء  
 دادیم کمال نقص باطم  
 مانیم وجود کئی بوجود  
 درائے محیط مشرب ماست  
 درنیم و قلندریم داد باش  
 در علم نرکم ز پدوسینا  
 فرزند مسخر مصطفایم  
 مانیم چو خاتم الاولاد  
 اعتبار حقانی است واجب  
 تاختی سرانے شرع و ملت  
 ہم موافق و شیخ و خالقایم  
 در عوالم نادریم و خود بین  
 در در میان سرفراز صاحب  
 ہم چنگ و چاند و راییم  
 ہم دامن ما پرست از می  
 ما عاشق و رند می پندیم  
 دو طالع ما بسد کسب  
 برین رفیق هم غیب است

سیاح زمی و اسدیم  
 ہم ظلت و ندر و ندر غنیم  
 جهانی و سنی و کشیم  
 از آتش و آب و خاک و از باد  
 دریم و زشتی و کرم  
 از غیر و شر و قبیح و نمود  
 ادیان جمیع غضب ماست  
 معشوقه پرست دست تلاش  
 در زهد زنده جهان اعلی  
 بودی طریق مرقضایم  
 ہم هدای و طاعت و هدای  
 بر وقت ما ز بهر طالب  
 مفتی طریقت و حقیقت  
 ہم مرشد سالکانی راییم  
 در میکده عاشقییم و به دینی  
 مانیم بشاهدای معاصب  
 ہم داده و جام و ہم کناییم  
 ہم باطن ما پرست از دے  
 از مستی زبده خشک و بنیم  
 کیوان بشرون مد و طهور  
 دان نقد کراشم بحیب است



بپریم و مرید خواجہ اسحق  
 گو بود مرید پیر فانی  
 داوند بحال ما شہادت  
 چو در درہ صدق دلوہ انداد  
 رفتند بسر اوقات طہا  
 در صحبت ما فیل فردست  
 در کشف شہود پے نظیرست  
 مجموع حجاب ا بریدہ  
 در بین دعال مست احوال  
 قلب است و محقق و دہل  
 وانگاہ محمد ست عارف  
 بائی مکاشفان کہ مستند  
 این جد کہ گفتہ شد در اسرار  
 انکار نیاوردی درین قول  
 ہر کس کہ محقق و مکاشف  
 از شیعہ محمد ابن تہامی  
 موحش بہ بہشت عدن پیوست  
 اورفت بقائے دیگران بود  
 اعضائے عمر شدند ایشیا  
 آن شیعہ شہید قلب آفاق  
 شاد و ہمدان علی ثانی  
 بودند سعادت شہادت  
 رضوان ہمدان پاک ثانی بود  
 وانگاہ رسید تربت ما  
 در صفت بہ اندان مروت  
 بہ جہت سالکان امیر است  
 ہند قلی حجاب داریدہ  
 مستغرق عشق فارغ احوال  
 اہل دل و کامل مکتل  
 صاحب دل و مرشد و مکاشف  
 در کشف و حیاتی انبیا و پیغمبرند  
 از حضرت حق ششاس زہد  
 از دوسر دور شور بلا حمل  
 باشد بود از ہمد وقت  
 در کشف و تقسیم راضی  
 از قید تن کثیف و درست  
 از قطاب متفرکان دور و آسود  
 از مرش ہمید تا جہود

ص ۱۴۹ ہ

۲۱۰



انسان کبہ گشت آن کس  
گفتند جمیع خاد و خرم

۲۲۰

برجو میط شد ازین پس  
ما نیم وجود کل وجود  
ما نیم ذکاتات مقنود

(۵۲) در قدر نعمت

فیضت ست برائی و دولت دنیا  
ز بهر کسب کمالات و مصلحت  
اگر بگو و لب مر بگذرد امروز  
ز بهر ندامت و حسرت که باشدت فردا  
ز خواب غفلت اگر یک زمان شوی بیدار  
پیشتم بپوش به جانی خفایت دنیا  
اگر گنج چه نامدن ملک چون فرود  
بجنگ و مزید چون پر زال مرد ریا  
شود کس و تا آخر بایهش رفق  
بجز خاک بمان گدائے بی سرو پا  
چه مالش بود از گنج و مال و ملک چشم  
چو مرگ را نمود هیچ گزینج دوا  
مگر بسدولت و جود از خوار خود  
نهد و خیر و برائے قیامت عقی  
کسے که مال تلف می کند بخت و نور  
ز بهر خدایت اولے غرامت اخروی

ع: ۱۸۰

در براه خدا بنی که ایش

ز نور تابش دے آمد نصیب ستوئی

۲۲۱

(۵۳) در اشتباه

اے دل غافل ز خواب آگاه شو  
حرکت دنیا گیسو و مود ماه شو  
میرتے گیر از ملک مہم تاک  
کان مر رفتند تاگر پیر خاک  
مدتر صاحب قران بے اشتیاء  
جم فایران ہم تو زمان بادشاہ  
شاہ رخ صاحب قرانے بود هم  
گشت در یک طرقت یعنی عدم  
چون ایخ بیگی بسم هندسہ  
یافت نمود در هزاران مدرسہ



بود در تحسین سلطان مستعد  
 شد گرفتار او با مراض و ساز  
 با تسنن در جهان چون خود نمید  
 گرچه سرکش چو سو آزاد بود  
 بود بوی در شجاعت خود پند  
 شاه ستمی بکائی و امیر  
 پادشاه دکن در وقت از عالم جوان  
 چون آبا بر د محمد قاسم  
 پادشاه بود هم جبار ظلمین  
 هم برادر هم پدر ماکشت و مرد  
 شاه دگر بود هم جبار ظلمین  
 هم جبار شد شیرازی که  
 قبض سلطان محمد بود تیغ  
 ملک را ملک خود پنداشتند  
 کم دانستند که رفتند این گد  
 جو را این راه می باید برید  
 مصلوب  
 ۲۲۰

ایها المفسدون فانظروا عاقبتکم

من لدی الدنیا یا لآخر

در بهشت دار پندست در پذیر  
 دانا در ذکر حق مشغول باش  
 یا بیا بچ علی مراد دار  
 دست از دنیا بدار و گوشه گیر  
 طاعت خود را کن با حق باش  
 در راه اسلام می زنی فدا فدا



تا شود اسلام نظم جان مدح  
دولت دین ملک دنیا باشدت  
بادشاہے کر عدل داشتند  
بدی از ظلم و ستم یافتند  
بود شامی نام او بہرام گرد  
باچ نثار از رعیت شصت سال  
از خواند داد باچ لشکری  
گفت اگر باشد مرا عمر دواز  
در بنامم گو بپاش از گنج میج  
گشت نامش یک و گذش پُر زور  
مہر اہم اہم ادم ز اہل ہند  
دست از شامی و ملک اول بہشت

کفر و ظلم و فسق گردد ناپید  
سلطنت رجا و آہنا باشدت  
ہم یکے در جہان بگزشتند  
در بہشت جان ہائے یافتند  
در تعلیم آرام بخوش مال و دود  
گفت دارم حاضر آن مقدار مال  
یاد دار از مے رعیت پردی  
دین شود آفر ستارم باچ باز  
تا نباشد در قیامت رنج میج  
باہزاران زوج و ریحان و سرور  
بعد جہد در جہان شامی بود  
خانگی در راہ فقر آمد در دست

طَلَقَ الدُّنْيَا ثَلَاثًا يَافَعْدِرُ

اَشْبَاعًا اَقْتَلَاءَ بِاَلَا مَعْدِرُ

بہرام نرود بین ظالم بے دست  
یک چہل جمشید عادل کم کے دست  
چشم دل بکشا و صہرت گیر ازین  
کاختر در خاک باید شد دغین  
منقول از حاشیہ دیوان شمس تبریزی نسخہ برقی میرزا فرہ ۱۶۲۶۹ Add

ضمیمہ ۲

از اہم لہذا

لہذا علم او علم بے انتہا  
بلا حوت و ناموت و ارنی و سما



بدو علم او علم پسند و عد بدنامست عالم اذل تا او  
چون شش باد اسحاق را بماند کشتن سے بدو این را می خواہد:

با چرخ عقیدہ کار مستقیم و بدو چون تربت تو رسید بر خیز و بدو  
این جام جہاں ناکہ بخش مرگ است خوش و کشت و جزو بر زمین ریز و بدو

مقتول از نسخہ برکش میوزیم [نیا این تربت کام: ۹۵۱]  
[Addition no. 12. 15]

### ضمیمہ ۳

مسائل الف جوهر آذری از بدو فوئش کہ دعویٰ امامت ہے کرد.

دعوہ تو عدوت کائنات را گوہر	یا ضمیر تو بخود آفشا و فشا
دشمن را مغشوش و رفیق را بر خیز	و حیست پر خطر و بر خاک و تو تنہا
ز چار مادر تن بگردد و ز هفت پدر	خدا ی مادر و خوشنودی پدر خواہی
عدو ز ملکیت مردم تارسیدہ خبر	ز سنی کہ دود نیستی کن دہنی
کہ اعتقاد کہ او بشمہ و مثل بشر	جناب حضرت ساحت اذالہ رفیع تر است
چنان کہ گفت ہمنزدی از کلام ہنر	ہر اگر اصل طر کائنات یک سر است
چہ حوت ہائے ہما کہ الف بر آمد سر	الف کیست کہ مخرج کائنات اندوست
کہ واجب است کہ داند مسلم و ہنر	ہر از مسئلہ در باب جوهر الف است
الف ہماست بگو نام او بگو قد	بگو کہ حیست الف از کہا و مثل حیست
ہر صفات اسای نقطہ را بشر	و گر بگوئی کہ تا نقطہ ای او چند است
کہ صحت نقطہ چہ دیا و جود چنان گوہر	نہ جزو لا یتجزئی چہ نقطہ دہ و بہر
کدام منزہ جمست کہا شود جوہر	بگو بکس عرض در الف کہا پوشید

(مقتول از نسخہ کتاب خانہ ہادی اکسفورڈ نمبر ۱۲۰۰)



# نیرنگی نغمه

(از سرگرد ابدار فیضی)

موج زبان نغمه دلکش بسین	بوشش فواره آتش به بین
لاله با صافحه هم دو شیش	شعله و با موی هم آغوشیش
حسن بهای زره چشم بوشش	نغمه در آید بدل از راه گوشش
نغمه گرم دمی باقی یکسیت	دل شده را مطرب ساقی یکسیت
گاه شود زیر لب آتش نگار	گاه کند جلوه پریشم سوار
چنگ نواز مست دین ز نغمه بوشش	دایره دست دین پرده گوشش
پرده نشینان که دین پرده اند	قوت دل از نغمه ترکده اند
موج ای نغمه تلک ادج باد	کشتی من غرقه این موج باد

نغمه انداز می طربستان عشق

داردی بیوشی مستان عشق

نغمه چه با حسن فرامس بود

دیدم و دل سوخته با هم بود



## در بحو طیب

از مایات یکم شفا

آن حکمی که از کمال و قوت  
در دستان جانی هر مهر  
نشاند زمره از چشک  
می فروشد بقیعت پا زهر  
نیز آتش را محقق آبل  
بگو از دهن کشتگان غل است  
خنده بخنجد از لبش که بود  
گنجدهی بر سر مناره رود  
رستم هفت خان سفره و خزان  
روی گردان ز آب و آتش نیست  
کدکش جان غنچه استقبال  
تا در بیند بجل یسروش  
مصل از چوب بید نشاند  
باشد از حکمت آن قدر آگاه  
بر سر سفره می شود احوال  
اژدهای که جذب مسدود او  
پنهان کند چون شکفته ز آب و غل  
هر رگش بر بدن بود به منار

پنهان کند چون شکفته ز آب و غل

هر رگش بر بدن بود به منار



## غزل

شکہ بر چرخ کا یا دہر کا بڑادی میں  
 شہر ماقم سے مہڈل کبھی گھاٹک سسود  
 آہ! نیرنگ فلک سے کبھی آتا ہے نظر  
 کرتی ہے بیخ حنڈان سینہ خگانی بہار  
 اس کے خنجر کے اشارے سے کٹے گردن پیش  
 تیشہ جو زناد سے بہتے ہیں اہلاک  
 سر مر داتھ سے ہو گئی پرست زمین  
 اسے بسا غنچہ نشگفتہ کو وہ با صد ناز  
 ناگہاں آیا جسمی نار میں طوقی عظیم  
 آغراسے دل تو ہے پابست بتا آہ کہا؟  
 سیرِ عبرت کے لیے کر کس دیر اند کی  
 ایک سے ایک ہے ڈھک کر ستم آبادی میں  
 عشریر پڑا کہیں عشرت کدہ شہی میں  
 منظرہ نیو، کشیر کی بھی مادی میں  
 یہ بھی دستود ہے اس طرح بڑادی میں  
 فلک پر جوان مشق ہے جلدی میں  
 شہرہ آفاق تھے عشاق جو سہ بڑادی میں  
 ہمد تھے جو حبیبی تامت شمشادی میں  
 ہشتیوں پر تھے پڑے جمہور سے آزادی میں  
 ڈوبی آزادی سب اس حدیۃ بڑادی میں  
 حلقہ سلسلہ فرط غم و شادی میں  
 غلطیوں بڑھتی چلی جاتی ہیں آبادی میں

بہم صیغہ الی جن پر وہ کہے کیا نوحہ

مشکل ششاقی جو ہو پھر مبادی میں

لے ششاقی، قلم دار صاحب کا شخص تھا



## غزل

ہو کس طرح فریب نظر، ماسوا مجھے      دی ہے خدا نے چشم حقیقت نما مجھے  
 غم سے ستم قصار سے آگاہ ہو گئے      دشمن بھی اب تو دینے لگے ہیں دعا مجھے  
 ظاہر میں گو بگاڑ سہی دل سے دوست ہے      منظور ہے محبت رنجش نما مجھے  
 میری ہی آنکھوں میں ہے گویا کہ شرم سے      آتی ہے ذکر وصل حد سے جیا مجھے  
 زمین سوار تے ہوئے کیجے مصافحہ      لگ جانے میری جان تمہاری بنا مجھے  
 گر سچ ہے یہ کہ غیر تھے تم کو بہت عزیز      تم بغیر سے مابودہ تم سے سوا مجھے  
 جاتا ہوں ساتھ ساتھ گرداغ داغ ہوں      لے جانے کو سے یار میں اب رہنا مجھے  
 کہنے لگے کہ کچھ ہے اس جہد میں حسدا      آتا نہیں ہے کرو فریب و ریا مجھے

مشتاق درد و قلب کا ہوتا ہے یاں علاج

عمو طاق کی بزم ہے مہر شفا مجھے

نے دارالامجد صاحب حکیم محمود خاں صاحب رجوم کے ہمیں تھے اور انہیں کے دیوان غلام میں پیش کرتے تھے



## قصہ امیر حمزہ

### مربع تصاویر کی شکل میں

جد امیری کے اہم کارناموں میں ایک یہ بھی ہے کہ فی مشیہ کشی اور نقاشی کو اس زمانے میں ہوج کمال پر پہنچایا گیا۔ ہندوستان میں یہ فن پہلے سے موجود تھا مگر ان کا پورا ارتقا اس وقت ہوا جب ہمالیوں کی واپسی پر ایران کے بعض عنصر ہندوستان کے ساتھ آئے۔ مثلاً، کے قریب سخت کش کش کے ہندوستان کم و بیش حکم طرد پر اکبر کے قبضہ تعینات میں آگیا کہ ہندوستانی اور ایرانی معنوں کی متحدہ کوشش نے نقاشی و مشیہ کشی کی ایک نئی خانہ طرز پیدا کی جس کو دبستان ہندی ایرانی و انڈ پرشین سکول کہتے ہیں اور جس میں دونوں طرزوں کی خوبیاں بندستج جمع ہو گئیں۔

لے اس بحث سے کہ ایرانی دبستان کی سرنگ خالص ایرانی تھا اس وقت میں سوادیشی گوہم مانتے ہیں کہ اس کو ایرانی کہنا ایک گز تسامح سے خالی نہیں اس لیے کہ مغربیوں کے جد سے پہلے ایران اور توران میں عموماً اور خاندان میں خصوصاً فنون غیر کاساگریوں کی سرپرستی میں طوط درج ترقی نصیب ہو چکی تھی۔ سادہ و شیشی دستور کیمبرج پر نوبت ۱۰۱۲ء و ۱۰۱۳ء میں دہلی کے دربار میں دیکھنے کے بعد کے ایک معتمد خواہ ہمدانی کا ذکر ہوتا ہے جس کی نسبت یہ لکھا ہے کہ ”در صفائی قلم و ادب کی ونگی بکدر ہر دوستان تصویر کش دے پیدا نشدہ است“ اور شاہ مظفر مسراستہ مصر جو سلطان الہیہ کے زمانہ میں تھا اس کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا پاپ استاد فی تھا اور اس زمانے میں اس سے بہتر معتمد نہ ہوا تھا۔ پھر کہتا ہے کہ بچے کا کام پاپ سے مراتب کبر بڑھ گیا تھا۔ ”نگی داد کہ در قیامت ہارنگ و طاعت و جنگ چشم بیند، غزوہ“ لکھا یہاں تک کہ بھولا کی نسبت کہتا ہے کہ ”گرچہ مقلد شاہ مظفر، رنگ دست نیست، اما قلم این از دے حکم تراست۔“ طبع و اختراع ہندی اور از دے بہتر است۔“ اس زمانے کے بعد سلطان حسین اور اعجازی کا جہد آتا ہے جس کی آغوش حریت میں ۱۵۵۶ء تک اور اس کے شاگرد بہزاد اور بہزاد رانی صفحہ ہرا



بدامض نے (آپیں اکبری طبع کلکتہ میں ۱۱۹۱ھ) بعض تفصیلات اکبری تصویر خانہ کی دی ہیں۔ جی سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کو اس فی سے بے حد دلچسپی تھی۔ مادہ نے ادنیٰ مکتبی مغزو تھے جو ہر ہفتہ مستعدوں کا کام بادشاہ کے سامنے پیش کرتے تھے۔ کام کی خوبی پر انعامات اور افزائش مہوار کا انحصار تھا۔ بادشاہ کی اس ذاتی دلچسپی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر مصلحت شیری کار نے ہندو کی تادم کاری اور اہل فرنگ کی سحر پیمانی کا نہ مقابل ہندوستان میں پیدا کر دیا۔ انہیں کے اس حقے کی تحریر کے وقت سو سے زیادہ معزز پیشانی کے صحرانک پہنچ چکے تھے۔ اور بے حساب ایسے تھے کہ منزل استادی کے قریب تھے یا لطف ماہ نے کر چکے تھے۔

اس دہستہ کے دو پیش مدلل کا ہم (دلفضل نے سب سے پہلے یا جے یعنی میر سید علی تہجدی اور خواجہ جہاںمیر شیرازی شیرینی نظم کا۔ ان کے علاوہ چندہ اند ہم گائے میں اند ان کو سرگودھا نامدان بتایا ہے۔ ان میں سب سے اہل دہشت کہاں شاگرد خواجہ جہاںمیر ہے۔ پھر بھٹوان۔ باقی فرست یہ ہے۔ کیمس۔ تمل۔ کتھ۔ جکتی۔ دیکھیں۔ ۱۔ فرخ قہان۔ مادھو مکی۔ جیس۔ کیم کرن۔ تادم سارلا۔ ہرنس۔ سام۔

تبدیل خانہ مغزو

کے شاگرد نام کی چوکنڈ اور مقصود جیس اسمدان نے نشر و نایاں کے حالات کے یہ حوالہ دیا کہ دہشتی اور تادک باری فی کب دہشت میں ۱۱۹۱ھ میں بادشاہی مسئلہ میں فوت ہوا تو ان ایضاً اور ان پر مسئلہ ہو چکے تھے دہشتی شاہ اسمان مسئلہ میں بڑا ہیں جب تہجدی حکومت کا چراغ فراموش میں دہشتوں کے ہاتھ سے اٹھ گیا تو مسائل کا رواج حدار ایضاً کی فوت ہوا چنانچہ عالم انا کے جیس (الشیخ تہجدی مسئلہ) میں ۱۱۹۱ھ پر آتا ہوگا ایضاً اور تہجد کے متعلق لکھا ہے کہ شاہ جہاںمیر کے کتاب خانے میں لکھ کرتے تھے داتا میرک کو شاہ سومرت کا نہیں خاص اند بولس بوم اختصاں لکھا ہے اخلاقی یہ لکھا ہے کہ ان معتمدوں میں سے کٹر یا بعض اہل ایضاً کی موجودہ صدقہ کے اندر پیدا ہونے تھے لیکن ان کے کام میں تادمی اور مانی اثرات کی آمیزش موجود تھی جو کہ کٹر۔ د۔ لکھ حوطلوں کے حدار میں ہندوستان میں آئے لکھی دہشتوں کے متعلق تھے جس کا سرگودھا ہندو خدا اور چکر جیوں کے زمانے میں اس کے ہر دست مغزی تھے جن بے لکھ اس دہشتان کو ان کے ہم سے موسم کیا جاتا ہے۔

لکھ حوطلوں معتمدوں کا مستقل محل آئے گا۔

لکھ باری کی کتاب (اکبری طبع) اند دی مغزو (دکھنڈ مسئلہ) میں ۱۱۹۱ھ میں لکھی لکھا ہے کہ جہاںمیر کی ذاتی مغزو (دہشت)



ان مسعودوں نے معمولی شیعہ کشتی کے علاوہ ایران کے دستور کے موافق فارسی کی منظوم و غیر منظوم کتابوں کو ہمیں تصویر کے ساتھ آراستہ کیا چاہئے اور افضل نے بعض مسعود کتابوں کی فهرست بھی دی ہے یعنی قفسہ امیر حمزہ چنگیز ہمسہ عفر ہمسہ [پردہ] اکبری۔ دہم ہمسہ رہائی۔ لی دمن۔ کلید و دمنہ۔ چار دانش و چراگن۔ اور کھسا ہے کہ بادشاہ جاکے تصویر کو ان کتابوں میں خود لٹائی مندر کر دیا کرتا تھا۔ ان کتابوں کے علاوہ معتف ذکر نے ایک بڑی اہم کا ذکر بھی کیا ہے۔ جس میں غلامانی دولت ہارور طراز کی قصیدیں مسعودوں نے حسب اہم کیبھی تھیں۔ ظاہر اہم کا قراب کوئی نشان باقی نہیں رہا۔ مگر کتاب خاد اکبری کی متعدد مسعود کتابیں کال و ٹائپس ب بک موجود ہیں۔ ان کی فہرست پرسی ہماڈی نے اپنی کتاب اشرین پینٹنگ کے صفحہ ۱۰ پر دی ہے۔ اور یہ مختصر ہے:

۱۔ کتابیں جو پرنس ہیریڈیم لادی میں موجود تھیں۔

واقعات ہامری۔ داراب ہمسہ رہائی کتاب خاد اکبری کے لیے کھسا گیا۔ اور لغات االس جامی تحریر مراد۔  
عبد الکیریم منبری نظم ۱۔ ایک کتاب آؤد

بقیہ حاشیہ ص ۱۰ کی مسعود کتابوں اور ان کے اچھے مسعودوں میں سے سے زیادہ مسعودوں کے نام تھے ہیں۔ ان کتابوں کی فہرست بجز کتب کتاب مذکور کے آخر میں دی گئی ہے۔

اسے شہد ہے کہ اگر لے خود بھی میرید علی اور غلام ہمسہ سے تصویر کشتی کیبھی تھی۔ علاوہ ہامری رہائی کے اسی زمانہ کی زمانہ رہائی بھی اس کی تفصیل کے حق میں تھی۔ شاہ مصوب کو اسکا نقشہ نے دہم آرمائی ۱۱۰۰ پر ۱۱ نشانیں کھسا کر اور مسعود نازک قلم سرنگار بنایا ہے۔ مگر یہ بھی کھسا ہے کہ شرق اعظمی میں خاد اوت میں کزوت مشعل سے دست مشق دستی تھی اور ان کا استاد سلطان محمد اور ہیک و ہلاو بھی فوت ہو چکے تھے۔ اس لیے آج کم ہو گئی اور اصحاب کتاب خاد کو رخصت کر دیا۔ اور وہ لوگ ایک ہو کر اپنے لیے کام کرنے لگے۔

بجہ اکبر فہرست راج ۲ ص ۵ د ۲۲۱ ج ۱ ص ۲۵۰۔ جہاں ان کا محل بالتفصیل دیا ہے۔

تھے اس کا ذکر راج کی فہرست میں نہیں ہے۔ بلکہ نے اس کا نمبر دیا ہے۔ گریڈل اور پرنس ۱۵ ۳۷



- ۱۔ وہ کتابیں جو دکن، اور الہٹ میوزیم لندن میں ہیں:  
 قصۂ امیر حمزہ (چند اداسی) اکبر نامہ، وہ تصاویر، واقعات بھڑکی (کچھ اجڑا)،  
 ۲۔ کتب خانہ ہادی اسکٹوڈ میں بہارستان ہادی ہے۔  
 ۳۔ وہ کتابیں جو جھڑکان میں ہیں۔

یوٹی خانہ ہاراجو ہے پھر میں: نام نامہ  
اور نیک پبلک لائبریری ہادی پھر میں: نک نامہ

جہ فہرست کتاب خانہ اکبری کی اہم کتابوں کی ہے جو موجود ہیں۔ ورنہ یورپ اور امریکہ کے کتاب خانوں کے  
 علاوہ خود ہندوستانی میں ابھی تک متعدد کتابیں موجود ہیں جن کو غالباً اکبری کاتھول نے لکھا اور اکبری معقول  
 نے تصویریں سے آراستہ کیا۔

جنی کنڈوں کو چند اکبری میں تصاویر سے مزین کیا گیا ان میں سے قصۂ امیر حمزہ کو بے حد اہمیت حاصل  
 ہے۔ اس اعتبار سے کہ سب سے پہلے اسی پر کام ہوا اور چند اکبری کے بہترین ہندوستانی سرسید علی اور خواجہ

سے فہرست کرتے آجے، ۱۹۳۴ء، مکتبہ محمد حسین کشمیری، ندی، نئی دہلی

نئے ستر گزشت میں خطو کے ایک بھڑکی کے پاس ہم نے نام کا ایک نہیں نسخہ دیکھا جو کچھ جلدوں میں ہے۔ اس میں فہرست  
 ہر رنگین تصاویر کی کتب کا نام پر لکھی گئی ہیں اور ان کی کتابت ۱۰۱۲ء ہے۔

معمودوں میں جو اصل میں ذیل کے نام نظر آئے، اصلوں 'کیم کران'، 'کاجا'، 'سل'، 'جک جرن'، 'خودی'، 'دھو'، 'پادش'، 'یری'،  
 'تبریزی'، 'فرخ'، 'فہم جی'، 'ان جی' سے، نام انہیں کی فہرست میں موجود ہیں۔

ایک نسخہ دیوان خانہ کا ریاست رام پور کے کتب خانہ میں ہے۔ تصاویر صفات وہم، تخلیق پانے، ۱۰۱۲ء۔ رنجی فی صفحہ ۱۲۰  
 خط نستعلیق، ہر صفحہ سقا اور ماثیر پر پیل لکھے، اس میں تصاویر بھی ہیں۔ اکثر یہ معقول کے نام ہیں۔ ذیل کے نام صاف پڑے جاتے  
 ہیں: 'کاجا'، 'سادا'۔ فرخ جید، وہ تصویر، منظر، ایک نام جیتہ مسلم ہوتا ہے، ایک اور ناکل حشرک ہو گیا ہے پہلی تصویر  
 میں اگر نقش پر چلنا ہے روح ہو، اٹھ کر لکھا ہے۔



جد الصمد کی نگرانی میں چند درجی مسودوں کی سنی پیہم سے یہ کام کئی برس کے بعد ختم ہوا۔ چنانچہ متعدد موزوں  
جد اکبری نے اس کو اُس زمانے کی ہندوی کا کارنامہ سمجھ کر اس کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے مرزا علاؤ الدولہ  
قریبی کا بیان مفصل اور مفصل ہے اور ابوالفضل اور جلالی کا مختصر اور مختل۔ ان مسودوں نے اس مرتب  
کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کو بحسن نقل کرنے سے پہلے ہم ان کے بیانات کا خلاصہ درج ذیل کرتے ہیں۔  
تہذیب درج ۱ ص ۱۱۰ میں مرتب یہ لکھا ہے کہ یہ قفقہ بارہ دقت میں تیار ہوا ہے۔ اس میں ایک جزاء  
چار سو تصویریں ہیں۔

تہذیب درج ۲ ص ۱۶۱ میں ہے کہ یہ قفقہ صولہ جلد میں میر سید علی کے اختتام سے تمام ہوا۔ ہر جلد  
میں سو دقتی۔ ہر دقتی ایک ذراع نما اور ایک ذراع چوڑا ہے ہر صفحہ پر ایک تصویر ہے۔  
نقائش نے ہم کو بتایا ہے کہ میر سید علی نے صفحہ میں کابل آکر پہاڑوں کی عظمت اختیار کی۔  
اب شاہ اکبر کے حسب الحکم سات سال سے قفقہ امیر حمزہ کو معزز کرنے میں مصروف ہے۔ اکبر نے اس  
رتبہ کو ایجاد کیا۔ خیال یہ ہے کہ قفقہ کے اہم دلائل کو تصویروں کے ذریعہ سے ظاہر کیا جائے اور ہر

مرزا علاؤ الدولہ نے کئی کئی دفعہ تصنیف نے نقائش و آثار کو ۱۰۰۰ میں لکھنا شروع کیا و نام کتاب تاریخ آفاق ہے اور مشعرہ  
میں ختم کیا۔ مگر بعد کی تاریخیں بھی معنی جگہ کتاب میں ہیں۔ نقائش و آثار شعرا ہے۔ بیشتر حالات متغیری سے اور کم کم  
اکبر صفت کے اس میں ہیں۔ قفقہ کے طرز پر تاریخی حالات اور سے اکبر تک کے بھی دیتے ہیں اکبر کے حالات پر اپنی مانیہ  
۱۰۰۰ کاوی لکھی ۱۰۰۰ پر ختم ہوتے ہیں یہاں میں صفت کے خانہ پر قفقہ کے انعام میں سختی کی گئی تو مرزا علاؤ الدولہ ہندوستان  
کو ہٹا گیا۔ نقائش کے وہاں ہیں ان زمانے کے ہندوستان کے مذہبی دولتداری (مستحق بہ فرقہ ای اسلام) کی بہت ترویج  
کی ہے۔ اس کتاب کا نقیض خلق نسو پدوسر سراج الدین آندہ ہندی کے کتاب خانہ میں ہے درج ۳۲۲ مسودہ مافی صفر  
خلو نسلیق ۳۰۰ تاریخ کتابت درج میں ہے۔ تہذیب نگار صوفی صوفی کی تحریر ہوگی۔ بعض اوقات یہ ترتیب سے لکھے ہوئے  
ہیں۔ ان کی ترتیب درست کرنے پر معلوم ہوا کہ کوئی دقت خارج تو نہیں ہوا۔ یہاں میں جو نقائش نقائش سے آتا  
ہے وہ اسی نسخہ سے یا گیا ہے۔



تصویر پر خلاصہ مطلب درج ہو۔

ہندو جلدوں میں یہ نقشہ تمام ہوگا۔ ہر جلد میں سو ورق ہر ورق فذراع ہندو۔ اور ہر ورق پر دو تصویریں۔ اور اوپر خلاصہ مطلب۔ خلاصہ کی عبارت خواجہ عطاء اللہ فاضل قزوینی مرتب کرتا ہے۔ سات سال سے تیس آدمی کام کر رہے ہیں۔ ابھی چار جلدوں سے زیادہ ختم نہیں ہو سکیں۔ آج کل جو کہ میرید علی نے حج کی اجازت لی ہے احتیاط اس کام کا خواجہ عبدالصمد شیرازی کے سپرد ہوا ہے۔

اب علم اہل ہمدانیں درج کرتے ہیں۔ اور ان بیانات میں بعض جگہ جو تناقض موجود ہے اس سے کثرت اوراق میں محنت کریں گے۔ اور بتائیں گے کہ جو ورق اس متن کے عکس ہیں موجود ہیں ان سے کیا مسلم ہوتا ہے۔

## اقتباسات

(۱)

### اقتباس از سنن اکبری (۱: ۱۱۷)

نقشہ حمزہ را دوازده دفتر ساختہ رنگ آمیز کردند و استادان صحیفہ از یک هزار و چہار صد موضع را حیرت افزا سے دیدہ وصال گردانیدند۔

(۲)

### اقتباس از منتخب التواریخ بدایونی (۳: ۱۱۱)

ہمدانی میرید علی مصداق است یثبات بیمار دارد و ہر صفحہ تصویر دی کارنامہ اہمیت و در ہندوستان ثانی مالی بود و نقشہ امیر حمزہ در شانزہ جلد مصور باہتمام دی تمام یافتہ ہر جلدی مشق و ہر ورق یک لوح در یک لوح و در ہر صفحہ صورتی۔



## اقتباس از نقاش المآثر

جہانی : اسٹریٹ میریڈی دھلت صلیخ میر معز مشہور است اصل اقبال از ترنہ است ' بعض انکات ا جہاں  
دی در چشمان می لودہ اند ' میر حیثیات بیار داد و در دادی تعوی کہ امر مودنی ادست استاد بی نظیر است و در  
فی شعر و دیانت کی بنایت بہر مند و خیر

کی کھر پیا ذرک فاسد حکیم رستم ستر بر صورت کہ کی مرقم لوح فطرت است  
در بدو حال و ایم شباب در حوائج نشود نہ یافتہ ' در شہور سنہ ست و حبیب و نسایہ بہ کمال آمد بہ شرف  
لازمست حضرت جنت آشیانی سر از دست و حضرت رضای دہنا میل حبیبی بہ حیثیات خصوصاً قمریات و توجہ  
بسیار محاب میرودہ تصویرات او را تقریبات می فرمودہ اند و حالا منظرہ نظر کیا از حضرت اعلیٰ ست و  
بہ خطاب مستطاب تادہ الملک حمایل شامی متاز ' این ابیات از کتابچہ انکار بلاغت آمارش مرقوم افتادہ

بقیر مانیہ صفحہ ۲۰۰۔ یہی عبارت ہدایہ کی ہے نقشہ الخراب کی منقول ہے ' دلی ' صندوق ' بجائے ' صندوق ' لکھا ہے۔ اور غالباً وہی  
صفت ہے نقشہ الخراب کو ایک شخص نے ' در نسخہ پرانی سرگودشیانی ' کے کتاب خانے میں ہے

لے کنا لکھی لکھی اکبری طبع کلکتہ ۱۱۱۱ھ پر ہے ' ہم یہ دیکھ ہی کہ میر معز

نے لکھی صفحہ ۲۰۰ پر ہے۔ در تجرید نشود نہ یافتہ (نسخہ ۱۱۱۱ھ) نیز دیکھو تو کی پیشہ بہد و فرست پہلو میں ۱۱۰

کے ہیں جب حمایل ہندوستان کے دوبارہ فتح کرنے کے لیے گئے تو ان کی قیادت میں انہوں نے وہیں اگر نقشہ الخراب میں فتح کیا تھا  
کہ حمایل سے مراد ہے

لے یہی اکبر

لے آتش کہہ دھبہ بھتی مشعلہ پر ہے : میر جہانی خطابش چاکر خان بہت قاضی و مستوی از سلطان اکبر

درد (قابا تصیف ۶۰) انکو قب یاز







و کاوش ناقد کات و لایب است صحت انہم و انہم می یاب و با آنکہ در وقت مذکور سی نفر از مستوفی بہار  
صحت انی سیرت در آن کتاب بر دہم باہتمام کاری کنند زیادہ از چہار جلد انہم رسیدہ اکمل ذہبت و نہایت  
پڑکاری آن ازین سنی قیاس توان کرد و نقضہم اللہ بانعامہ فی ظلی دولۃ العالیہ و ایامہ دینی و لا  
میر مذکور حضرت جگرگز سکاری کتاب مذکور بہ استاد عظیم الشان خواجہ عبدالعزیز مستوفی شیرازی موصول شد و خواجہ  
مذکور در اتمام آن غایت باہتمام بجا آوردہ در خروج آن کفایت نمایان کرد۔

اکبری محروں کے تین بیانات سے جو یکے کے بعد یکے میں ظاہر ہوتا ہے کہ نقد امیر حمزہ کے رفق کے متعلق بعض  
جوہریت میں ان میں کسی قدر اختلاف ہے۔ غرض ملائکہ کی تحریر کے وقت ابھی اس رفق کے چار فقر ختم ہوئے تھے۔  
اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بعد کی جلدوں میں شاید بعض اساسی تبدیلیاں وقوع میں آئی ہوں لیکن بدیہی اور  
اہم افضل تو سامنے ہیں اور رفق کے ختم ہونے کے بعد قریباً ایک ہی زمانے میں بیانات زیر بحث قلمبند کر رہے  
ہیں ان میں اس قدر اختلاف کیوں ہے اور ان میں سے کس کے بیان کو صحیح تسلیم کرنا چاہیئے؟ ہم نے ان  
دونوں محروں کی کتابوں کے وہ ایڈیشن استعمال کیے ہیں جو ملکتہ میں خاص باہتمام سے شائع کیے گئے تھے

۱۔ خواجہ عبدالعزیز کا باپ خواجہ نظام الملک شاہ شہار شیرازی کا مدبر تھا، تجربہ میں خواجہ عبدالعزیز ہمایوں کی خدمت  
میں باریاب تھا، اس وقت بھی مستوفی اور خطابی میں شہرت پا چکا تھا، مشفقہ میں جب بید علی، ہمایوں کے پاس  
کالی میں حاضر تھا خواجہ بھی وہاں پہنچا۔ اگر کے بعد میں اس کا منصب چار ہوی تھا۔ جوں اگر کے بائیسوی سال وہ  
فتح پور میں آئی، مگر ضرب آمد اکتیسوی سال دیوانہ سے بدگمان مقرر تھا، دائیں اکبری حوضہ دہلی میں ۱۲۱۵ ہجری ۱۸۰۰ء  
نے خواجہ عبدالعزیز کے راجہ کے شہین شخص سے فارسی کے ذکر میں لکھا ہے:

شہر است کہ پدشی در یک لوت دادش نشانی سر، اعلاں تمام در صحت خوان داشت و طوت درگز لایں مقرر۔

لکھنؤ اکبری ۱۲۱۵ء میں ہے۔

خواجہ عبدالعزیز قلم اند شیراز مستوفی اکبری میں فی ما یعنی فی تصور ما، بیشتر از ناہی ملازمت کی دولت تا باکسیر پیش رفتاری

نہا، ملازمت و صحت اور از صحت و مدی یعنی آوردہ و شاگردان استاد از گذشتہ و بدو آمد



اور جن میں اختلافِ حقن کو ضبط کیا گیا ہے۔ ہر عمل اگر اختلافات انہی کتابوں کے بہتر نسخوں سے رفع ہو سکتے ہیں تو ہم کو تاریخی کرام سے قریب ہے کہ وہ ان نسخوں کے خلیفہ اقتباسات کے حقن کی اصلاح کریں گے۔ اس وقت تک ہم ان اقتباسات کی جارتوں کو صحیح تسلیم کر کے ان اختلافات کی تفصیل پر نظر ڈالتے ہیں۔ متباد کی غرض سے ہم ان مدخل کی جارتوں کے حاصل کو آنے سامنے لکھتے ہیں۔

### مرتب قصہ امیر حمزہ

تفہیم الادلہ	غیب الخاریج بدالی	آئینہ اکبری	علامات
۱۔ مرتب ۱۲ جلدیں ختم ہوا	۱۔ مرتب ۱۲ جلدیں ختم ہوا	۱۔ مرتب ۱۲ جلدیں ختم ہوا	اس میں تفہیم اور آئینہ صنف ہیں۔ کہ ۱۲ جلدیں قبیض۔ ممکن ہے کہ بدالی کی قصہ میں تصحیف ہو ورنہ یہ کہ اس کی اصلاح صحیح نہ ہو۔
۲۔ ہر جلد میں سو ورق	۲۔ ہر جلد میں سو ورق تھے	۲۔ . . . .	۲۔ تصحیف اداقی اور تفہیم کے صنف تفہیم اور غیب صنف ہیں۔
۳۔ ادراج ۱۰۰۰	۳۔ ادراج ۱۰۰۰	۳۔ . . . .	۳۔ ادراج ۱۰۰۰
۴۔ ادراج ۱۰۰۰	۴۔ ادراج ۱۰۰۰	۴۔ ادراج ۱۰۰۰	۴۔ ادراج ۱۰۰۰
۵۔ ادراج ۱۰۰۰	۵۔ ادراج ۱۰۰۰	۵۔ ادراج ۱۰۰۰	۵۔ ادراج ۱۰۰۰
۶۔ ادراج ۱۰۰۰	۶۔ ادراج ۱۰۰۰	۶۔ ادراج ۱۰۰۰	۶۔ ادراج ۱۰۰۰
۷۔ ادراج ۱۰۰۰	۷۔ ادراج ۱۰۰۰	۷۔ ادراج ۱۰۰۰	۷۔ ادراج ۱۰۰۰
۸۔ ادراج ۱۰۰۰	۸۔ ادراج ۱۰۰۰	۸۔ ادراج ۱۰۰۰	۸۔ ادراج ۱۰۰۰
۹۔ ادراج ۱۰۰۰	۹۔ ادراج ۱۰۰۰	۹۔ ادراج ۱۰۰۰	۹۔ ادراج ۱۰۰۰
۱۰۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۰۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۰۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۰۔ ادراج ۱۰۰۰
۱۱۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۱۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۱۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۱۔ ادراج ۱۰۰۰
۱۲۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۲۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۲۔ ادراج ۱۰۰۰	۱۲۔ ادراج ۱۰۰۰



نہیں انکڑ	تھبہ انوار پنج بہ ادنیٰ	آئینہ اکبری	محطات
۱۰۔ ہر ورق پر دو خطیں فرد کا خلاصہ صد ہر خط پر	۳۔ ہر ایک صفحہ پر ایک صورت	۴۔ دیکھو دھوا	جس میں ملے ہے۔ کچھ تعداد سوسوں وغیرہ کی مثال پر بھارتی تقابلیں اور تھبہ کے بیان کا بھی ایک ہی ہے ایک ورق کا صاحب ر را ہے دوسرا صفحہ کا۔ مگر ان بیانات کو الفاظ کے بیان کے ساتھ مطابقت نہیں دی جا سکتی۔

اتفاق کی بات ہے کہ واپا اور لڑائی کے عجائب خانوں میں چند اوراق موجود ہیں جن کی نسبت غالب  
قیاس ہے کہ وہ اسی مرتبہ داستان امیر حمزہ کے اوراق ہیں۔ اس لیے ہم پہلے اجمالی طور پر انکڑ کو بیان کریں  
گے جو محذوم داول نے ان اوراق کے متعلق شائع کیے ہیں پھر اکبری محذوم کے بیانات کا ان کو اتفاق کے  
ساتھ مقابلہ کریں گے۔

۱۰۔ اچانک عجائب خانہ صنایع میں ۱۱ تصاویر اس مرتبہ کی ہیں جو سنہ ۱۱۰۰ میں دہلی کی ایک خانیش  
میں رکھی گئی تھیں وہاں میں سے ایک تصویر سنہ ۱۱۰۰ میں اس عجائب خانہ کی خدمت میں پہنچی گئی تھی۔ بعض  
تصاویر پر اکبر اور دیگر نواب کی اپنی ہری ثبت ہیں جن پر علی المرتضیٰ سنہ ۱۱۰۰ اور سنہ ۱۱۰۰  
کندہ ہے۔

اسی سلسلے کی ۱۱ تصویریں دکن اور البرٹ میریم لندن میں موجود ہیں جن میں سے ۱۱ سرپرڈن کلارک

لے "تصویریں تعریف"۔ یعنی داستان امیر حمزہ کی ۱۱ تصویریں جو داستان حیدر نے سرکاری مدد سے چھپائی تھیں  
لے ان میں سے ۱۱ تصویریں کلارک نے کتاب "دکن میں شائع کیا ہے" ۱۱ صفحہ ۱۰ پر



نے ہر اکمل سری گر کی ایک دکان سے چھانٹ غانہ خاکہ کے پے مشعلہ میں خریدیں۔ دکاندار نے بعض تصاویر کو سری رو کئے کے پے مکان کے چوٹی دو مشندانوں میں لگا رکھا تھا۔ اس سے وہ بہت خراب ہو گئی ہیں۔ وہ اور تصویریں مشعلہ میں سری گر ہی سے ایک صاحب نے خرید کر مشعلہ میں موجود رکھیں۔ ایک تصویر جہول مشعلہ نے مشعلہ میں طبران سے خریدی۔

۲۔ کل دو تصویریں برہمن۔ ان کے علاوہ ایک قیل نقاد اس مسئلے کی تصاویر کی لپ کے اندہ ذخیروں میں بھی ہے۔ یہ تصویریں کپڑے پر بنی ہیں کپڑے کو چڑا اور گوند کے مرکب سے اور دسے کر ہوا کیا گیا ہے۔ پشت پر کھردری سطح کا پتہ سا ناقص کاغذ چایا گیا ہے۔ کپڑے والی جانب پر تصویر ہے۔ اور کاغذ والی جانب پر خط نستعلیق میں اس تصویر کا قصہ درج کیا گیا ہے۔ ان تصویروں کی تقطیع ۱۲ x ۱۶ انچ ہے۔ رنگ آمیزی میں سنہری اور دوسرے رنگ شامل کیے گئے ہیں۔

یہ تصویریں ایک ہی مرقع کی ہیں۔ اور اکبر کی ہر اور دیگر خزانے سے بہت ہی کم شیک باقی رہتا ہے کہ یہ تصویریں اسی مرقع سے متعلق رکھتی ہیں جس کا ذکر اکبری سورتوں نے کیا ہے۔ مگر ان تصویروں کو قزوینی اور بایانی کے بیانیوں سے مطابقت دینا بہت مشکل ہے۔ اگر ان خوردوں کا بیان صحت کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے۔ یہ کہتا پڑتا ہے کہ شاید قزوینی اور بایانی نے اصل تصویروں کو دیکھا نہیں تھا اور ان کے بیانات شبہ پر مبنی تھے۔ البتہ بالانفصل کے بیانات کو جو بیانات میں نہیں جاتے صبح ماننے میں تامل نہ ہونا چاہیے۔

جہاں ہم ان تصویروں کی کیفیت کو جس طرح کہ وہ اب موجود ہیں صبح تسلیم کرتے ہوئے تسذنی اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹ اور ۹۰ میں سے ایک تصویر پکی برافان نے اپنی کتاب "آٹری پشنگ" اور دی سنڈر ڈاکسٹر اور اس پر شائع کی ملے بارہ دست خطوات فارسی پبلشنگ ۱۹۳۰ء نے مرقع داستان امیر جرد کے دو نقش کا ذکر کیا ہے جو مرقع ہند میں ہی تقطیع ۱۲ x ۱۶ انچ۔ ہر دو کی پشت ہد ۱۱-۱۲ انچ لمبی ۱۱ سطحوں میں قصہ درج ہے اور دوسری طرف تصویر ہے۔ یہ لو کا لباس ہے کیسٹروں کی صوری کام ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصویریں اسی قسم کے کسی دوسرے مرقع سے متعلق رکھتی ہیں۔ جو اکبری مرقع کی تکنیک کے بعد لاکھ طبع بنے شروع ہو گئے ہوں گے۔



برائوں کے بیانات کی صحت میں غائلے ہیں۔ وہی ہم یہ بھی ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ برائوں نے ان تصویروں کے وجود میں آنے کی تاریخ صحیح بیان کی ہے۔ البتہ کلاک کے بیانات ہم کو زیادہ قوی صحت معلوم ہوتے ہیں اور وہ مختصراً یہ ہیں۔

مرقح داستان امیر حمزہ دور اکبری کے بالکل ابتدائی سالوں کا کام ہے۔ اس لیے کہ یہ تصویریں خرم تیموری دبستان اور مستم اکبری دبستان کے بین میں واقع ہیں۔ یہ ابتدائی دور فاضل ٹکڑے کے نزدیک تھیں ۱۵۵۵ء (= ۹۶۳ھ یعنی سال ہولس اکہرا سے مشعلہ و حشمہ) تک تھا۔ مشعلہ یوں کہ اکبری کا نواساں نے اس سال کے قریب پہنچی کاغذ بنانا شروع کیا، اس کے متعلق ہم فقط یہ کہنا چاہتے ہیں کہ قزوینی نے غلامیہ مشعلہ کے قریب خرم کی اس لیے اس مرقح کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مشعلہ تک ختم ہو گیا تھا۔ اغلب یہ ہے کہ وہ ۹۷۰ھ سے کئی سال بعد ختم ہوا۔ اسی طرح قزوینی کا یہ بیان کہ مرقح پر سات سال سے کام ہوا ہے اگر سال آغاز غلامیہ یعنی مشعلہ میں بھی لکھا گیا ہو تب بھی آغاز مرقح تقریباً ہولس اکبری کے تیسرے سال میں پڑتا ہے۔ اب ہم برائوں کے چند بیانات کی طرف توجہ کرتے ہیں، اس لیے کہ ان کی صحت میں سوال ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اسی مرقح کا بہت سا حصہ غلامیوں کے عہد میں تیار ہوا۔ غلامیوں کے حکم سے مشعلہ کے قریب کابل میں اس پر کام شروع ہوا اور غالباً ۱۵۰۰ سال بعد آگوا میں یہ کام ختم ہوا۔ اس میں کنگلی ۱۳۷۵ تصاویر تھیں۔

اوپر جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس سے ظاہر ہے کہ برائوں کے ان بیانات میں سے ایک کو بھی صحیح نہیں کہہ سکتے۔ ۱۵۰۰ سال کی مدت عرصے کام کے ختم ہونے کے لیے تھیند کی حیثیت سے شاید زیادہ غلط ہو۔

ملے دیکھو اطری، پرنسنگ ص ۱۱۱۔ یہ تصویر اسی مرقح میں اب موجود ہیں ان کی تعداد بھی اس کتاب میں صحیح درج نہیں ہوئی۔ ۱۳۷۵ کا حد غالباً کلاک کی بدلت اس ۲ کلام آخری سطور) کو سرسری تھا۔ وہ دیکھنے سے حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ برائوں کی ۱۳۰۰ تصویروں کو صحیح تسلیم کر کے بتا رہا ہے کہ ۲۵ صدی میں ہی اور پورے مرقح میں ۳۷۵ اور تھیں۔



# اقتباس

## از ساقی نامرغی خجوشانی

<p>             به هر صحرای مجز بر این قسم              ولی جیف ازین بهت خود داد              نه شد تبت آلوده اش مغز و پوست              گل داده گریه بر آن زواری              حریفان این بزم به ساز و برگ              کف دست با بر زنج بسته اند              چو صورت لب دغل و تحسین خوش              به تحسین لب از گوش انگشته تر              در گوش شان در سخن نیم باز              لب دغل چون زخم خونین جواب              دل از سختی سین چون نسیم گره              نه صد رسائی نه یارای جوش              نه شرم و حسد استین بزمین              چو از کین من لب به دندان گوید              خدایا ازین قوم تا ازل دل              مصون دار ای تازه ابیات را              دل صاف را با ده صاف و ده           </p>	<p>             کزین سان بخاری بر این قسم              که چون طوطی داد و بر شد بهاد              نه نوزین دشمن نه تحسین دوست              که کاین او شد مدیحه و نفوس              چو اصحاب کف اند در خواب مرگ              ز اندرگی جلا سیخ بسته اند              شنیدن لب با و تحسین خوش              زبانتان به شیر شرمند تر              چو باغ لعلیان بر ازل نیاز              تبسم به لب چون نمک در شراب              بهر اوردی شان چین چو درم گره              که دست بریده است که ز نخل              ز دندان هر سنگ در استین              همه سنگ بر شیشه خود زنند              که بود زبانش و در جمل دل              که شرح اند نخیل و قورات را              دل تیغ را زور انصاف ده           </p>
---	--



# رام پور کے دو کتاب خانے

## مخطوطات

### ارکب خانہ ریاست رام پور

ہنگی پور کی مشہور اور نیکل پبلک لائبریری، ہزاروں اور سواری اور فارسی مخطوطات پر مشتمل ہے۔ اور  
بہا طرہ پر کہہ سکتے ہیں کہ شمالی ہند کے بہترین خوانی کتب ہیں اس کا شمار ہے۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ  
ریاست رام پور کے سرکاری کتاب خانہ کی نسبت بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ ایک بے بہا ذخیرہ سواری اور  
فارسی مخطوطات اور مطبوعات کا ہے۔ جس میں ہنگی پور سے قریباً ڈیڑھ لکھی تھی کتابیں موجود ہیں۔ مئی ۱۹۲۵ء میں ہم کو اس  
کتاب خانہ کے دیکھنے کا موقع ملا اہلکاران کتاب خانہ نے ہماری درخواست پر ذیل کا گوشوارہ ہم کو عطا کیا جس سے  
معلوم ہوتا ہے کہ سال سنہ ۱۹۲۳ء میں موجود کتب خانہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

### گوشوارہ کتب موجود کتب خانہ میں اکتوبر ۱۹۲۳ء تا اکتوبر ۱۹۲۴ء

تفصیل موجودات	کتب قلمی	کتب مطبوعہ	میزان
موجودات میں اکثر ۱۹۲۳ء			
عناایت سنہ ۱۹۲۳ء	۱۹۲۵ء جلد	۱۲۵۲۵ جلد	۱۲۲۵۰ جلد
موجود کتب میں اکثر ۱۹۲۳ء	۳۹ جلد	۹۳ جلد	۱۰۲ جلد
عناایت سنہ ۱۹۲۳ء			
میزان	۱۹۹۴ جلد	۱۲۵۸۸ جلد	۲۳۵۵۲ جلد

ملہ جناب چین منسٹر صاحب ریاست رام پور اور صاحب خانہ احمد علی خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ کتاب خانہ کے ہم نام طور پر راجی صوفیہ



مشکوٰۃ میں جناب حکیم ابی خان صاحب کتب خانہ کے اسرائیلی تھے۔ اس وقت انہوں نے کتب عربی موجودہ کتاب خانہ کی حقیر فہرست طبع کی تھی جو بڑی تفصیل کے ۲۰۰ صفحوں پر چھپی ہے۔ شروع میں دس صفحوں کا مقدمہ ہے جس میں اس کتاب خانہ کی تاریخ نمونہ زبان کی لکھی ہے اور علاوہ اردو باتوں کے فوائد کتب خانہ کو بلحاظ اہم کتب و اسرار معنی و باعتبار فنون ترتیب دیا گیا ہے۔ فہرست کتب خانہ کا ایک اور حصہ زیرِ مباحثہ ہے۔ اور باقی صفحہ زیرِ ترتیب، ہماری رائے میں قلمی کتابوں اور مطبوعات کی فہرست الگ الگ چھپنی چاہیے اس لیے کہ مطبوعات کم و بیش آسانی سے بڑے بڑے علمی مرکوزوں میں میسر ہیں اور ان کا حال معلوم۔ بخلاف اس کے مطبوعات کتاب خانہ کی نسبت تمام علمی حلقوں میں حصولِ اطلاع کا شوق موجود ہے۔ ان کے حالات زیادہ تفصیل سے اور اسی اہتمام سے شائع ہونے چاہئیں۔ جس طرح کتب خانہ باقی پور کے شائع ہوئے ہیں۔ فہرست کی دہر سے اس عظیم الشان کتب خانے کو پوری طرح سے دیکھنا ہمارے لیے ممکن نہ تھا۔ تاہم بعض خطی فوائد کو دیکھ کر ہی کے متعلق چند یادداشتیں بہت غلط میں ہم نے لکھ لیں۔ ان کو ہم ذیل میں مشابح کرتے ہیں۔ یہ یادداشتیں زیادہ تر فارسی شعرا کے کام سے متعلق ہیں۔

انظر نامہ یزدی :

تعداد صفحات ۳۵، تفصیل ۱۶ × ۱۶ انچ خط نستعلیق۔ طائی جلد ہر صفحہ پر ۲۰ سرورج ملا اور دہرہ سے رنگین۔

، غرض مشکوٰۃ کو چند میں کاتب نے تحریر سے فراغت پائی۔

کاتب : حسن یحییٰ بن محمد الملقب بہ محمد الملقب

غزیرہ مشکوٰۃ میں تصنیف ہوا اور مصنف مشکوٰۃ میں فوت ہوا۔ یہ نسخہ بہت قیمتی ہے۔ اس لیے کہ مصنف کی زندگی میں اور شاید اس کی گمراہی میں تمام ہوا یہ مسلم ہے کہ مشکوٰۃ میں جب مرزا سلطان محمد نے اس کو رقم میں بلوایا تو مصنف اپنے وطن میں مقیم اور کلر تعلیم میں مشغول تھا۔



تعداد صفحات ۲۰۶، تفکیک ۱۰ ۱/۲ انچی، ۷ ۱/۲ انچی، سطر ۱۲، خط نستعلیق، حروف چھوٹے، حاشیہ تمام کتاب میں گھار، ملاحظہ کتاب کا ہم نہیں دیا مگر جلد اکبری کی تحریر ہے۔ سرراج پر اشد اکبر لکھا ہے۔ شروع میں قصائد ہیں۔ پھر غزلیات وغیرہ، ساقی نامہ میں ۷۱ شعر ہیں۔ علاوہ لوح کے دس تعریری دہستان اکبری کی اس میں ہیں۔  
 بری تفصیل :

۱۔ مصراع مانفلا: "برہمہ ساری خلیق کو بھنت سرودم"

تصویر : اکبر تخت پر  
علی : کانا

۴. مصالح حافظی: "میرسد مردم بگوشت زهر و کلنگ رباب"

تیسرا: کچھ لڑکے ایچ بی بی۔  
 مسٹر کاہن فریڈ ویل۔

۲. مصراع حافظ: "پدم نیز بهشت از دست بهشت"

تصویر: آدم کا جنت سے نکلنا      علی: سائل

۴۔ شعر حافظ :                ہاں خوشی دلی دریاب دریاب

که داریم در صورت گسترش باشد

تقریباً ایک ٹمبر، شرب لی رہا ہے۔

۴. معراج حافظ: «مکنش غمزه تر شد عاقبتی تا مشیند پند»

تفسیر: ایک شہزاد، گھوڑے پر سوار ہے۔

۲۔ شعر حافظ : فغانِ فانی ایمنی کجی رسد به مراد

گرچہ کہ انہماں غریب و شعیب کو

تقریب : ایک گھنٹہ اور اس کا ریڈ  
عمل : فرخ چیل



۱۔ معراج حافظ : ”خریف جزاء و گراہ و گشتان ہاشم“

تصویر : ۱۱۱ میں ایک شخص بیٹا تھا ہے۔ اور دنگل اسے مل رہا ہے۔ معراج کا ہم نہیں دیا۔

۲۔ شعر حافظ : ۱ سے اسحاق کشتی اداب دری شکستہ

بیکہ آن بہ کہ دری بحر صلت ذکینم

تصویر : ڈوبتی تازہ معراج کا ہم سات پرما نہیں جاتا

۳۔ شعر حافظ : ۱ سے حدیث مدرسہ و عاتقا گوی کہ باز

قناد وہ سر حافظ ہوا سے بیخا نہ

تصویر : ۱ درس کا منظر جس میں چند شیوخ اور ایک فوجی طالب علم مع کڑوں کے نظر آتے ہیں۔

معراج کا ہم پرما نہیں جاتا۔

۴۔ شعر حافظ : ۱ سے بخوان دل وہ حافظ بہ ہیں آنک بے وفائی

کہ با غار زمیانی گرد نہ ترکان سرقت دی

تصویر : ۱ بنگ لاہ کا نظارہ علی حیدر دکنڈا

۵۔ نثر مشرق : ۱ میں کسی نے لکھو میں پچاس روپیہ کو خریدا

۳۔ بوستان :

۶۔ نثر مشرق : ۱ میں شہر حرات میں ختم ہوا۔ سروح اور حکایتیں کے عنوان غلامار۔ ایک تصویر صفحہ ۲۲ پر۔

کاتب : علی الجینی

۳۔ غمخیز امیر خسرو :

تعداد صفحات ۲۲۱، تصنیف ۱۲۶، انجی ۲، ۱۲، انجی ۱۲، خط نسخ، حروف چھوٹے، حدود لوح کے ۷ صفحات پر دو دو

صفحہ کی بڑی تصویریں۔ کاتب : محمود ایشانی، سال کتابت ۱۳۵۷ھ



۵۔ هیات خسرو (۲۲۵)

ہدایت و حفظ اور نفسی نغمہ نگار نضی الکاظمی تاریخ کاتبت درج نہیں۔ مگر علامہ ادیبی و ایما رحیمی مدنی کے ابتداء کی تقریر۔ پہلے دیباچہ سورۃ اکل، پھر دیوان خسرو و مطاق فرستہ ۶۱۰ و غنہ ۵، یکہ حصہ ثغری کا ۶۔ شیریں خسرو نظامی :

تعداد صفحات ۱۹۵ تقطیع ۲۰ × ۱۸ لکچ۔ لوح کے علاوہ سات تصویریں۔ بعض تصویروں کے نقش مٹ گئے ہیں یا مٹائے گئے ہیں۔ خط بہت اعلیٰ نہیں ہے۔

۷۔ کاتبت ۶۸۴ کاتب کا نام صبح نہیں۔ صفحہ اول پر اربعوی مدنی کی کئی سہریں۔

۸۔ دیوان حافظ : ۱۹۵۵ کاتب کمال خیلپوری (برہنہ)

۹۔ دیوان حافظ : ۱۹۵۵ کاتب سلطان محمد فرد

۱۰۔ دیوان سلیم طبرانی : ۲۸۵۵

۱۱۔ دیوان فرخی : ۲۸۵۵ صفحات ۳۶۰

۱۲۔ دیوان لسانی شیرازی : ۲۸۵۵ الحرفی مشعلہ

۱۳۔ دیوان الرضا و خان قصوری : ۲۸۵۵

سہریج کاتبت مشعلہ چھوٹی تقطیع، غزلیات بہ صورت تجنی اور ایک ورق رباعیات کا اور قلیل غزلیات۔ آخر میں ۱۷ عبارت صبح ہے (۱۸) شہید علی قصوی تصنیف افضل الشراذم داد خان قصوری برقت پاشت روز چہار شنبہ تاریخ ششم شہر ربیع الثانی ۱۲۸۵ م عالمگیری و مقام قصبہ قصودہ ارقام یافت۔

بجیرہ حاشیہ صفحہ ۹۶ : میں سمجھتا ہوں کہ یہ شہید علی قصوی اور محمد شہابی کو دیگر مسائل اور جہدوں کے ساتھ بخلا بھیج دیا۔ وہاں میں نے میر علی شاگرد کی کاتبت میں کمال پیدا کیا۔ (۱۸) مشعلہ میں عبارت ہی میں فوت ہوا۔











ہوتی ہے۔ اس میں دریا چ گل انعام کا ہے (اس میں حافظ کی تاریخ وفات ۱۱۸۵ھ دی ہے) وہ تصویر یہی  
ہی۔ معروضات کے حاشیوں پر علامہ اہل مدینے 'باقی کتاب کے آخر حصہ پر بد میں جوڑ لگایا ہے۔ پہلے  
صفحہ پر لکھا ہے: تحفہ آدرہ میر کمال الدین حبیبی شریستانی فی ۱۱ شہر شہابی العظم ۱۱۸۵ھ  
۲۔ دیوان حافظ:

تعداد صفحات ۲۳۰ پہلے چار صفحے بد میں کسی نے لکھے ہیں۔ باقی حصہ سلطان علی شہیدی نے لکھا ہے۔ ۱۰  
۱۱۸۵ھ بمطابق میں فوت ہوا۔ آخر کتاب میں لکھا ہے: کتبہ امیر المذنب المظفر ابی اشد الغنی سلطان علی الشہیدی۔  
باقی ہر کے اشار اس نسخہ میں ختم ۵۵۵ ہیں۔

۳۔ بہارستان جامی:

اس نفیس اور خوش خط نسخہ کے آخر میں لکھا ہے۔ فی تاسع شہر ذی الحجہ خمس و تسعين و ثمانمائة۔ مگر  
ٹھکانہ مشکوک ہے۔ جب رئیس کو تسویہ کو پھیل کر ٹھکانہ بنا دیا گیا ہو۔  
۴۔ ثمنوی مولانا روم:

کامل۔ تصویر۔ چھوٹی قلمی۔ نستعلیق خط اور چھوٹے حروف۔ اس کتابت ۱۱۸۵ھ معلوم ہوتا ہے کہ بد میں  
کسی نے تصویر یہی اس میں لگا دی ہیں۔ قلم لکھنوی۔  
۵۔ مولت فاروقی:

تعداد صفحات ۴۰۷۔ فارسی ثنوی محمد بخش اشکوب نے ۱۵۵۵ھ میں ختم کی۔ آواز ۵

بنام خواجہ سی و احمد خواجہ بیہ داند و بیہ داند

محمد و منتہی کے بعد شاعر نے صفحہ سبب تالیف کتاب کا یوں لکھا ہے: سبب تالیف ای کتاب مستطاب و  
موجب ترعر آن از مولیٰ لسان بہ فارسی زبان و تعلیم ای نسخہ صدق انتخاب فصاحت کتب کو اصل و درجہ اول  
تالیف ابی عبد اللہ محمد بن عمر از ادبی محض است و عزت اللہ علیہ و معنی بہام فیہی علم شدن بقای سرشت لایہی  
گور گشتی ای بندہ بچھلان در بحر نقد ثنوی بہ نظم آن علی الرطم فردوسی طوسی شاہ ہر زمیں گبران در شوق کیش  
کہ در مشیہ و مادی و شائش بادشاہان بوس علم چشم فصاحت و حق رسمی از شای نازیان عرب پوشیدہ بکر حوض



اُن زبان ہرزہ گوئی، استغفات و تضرعات، دین تئیں سید المرسلین کٹاؤ، خود ہاتھ میں سودا، غنڈہ و افتادہ بندہ، مسٹر بالیوب و مسٹر بالونوب، عیوض و مخلص بہ اشوب نظم اُن از عمری بلادی سوائے کردہ علی الرحمہ فردوسی گفت:

۶۔ ریاض اشعرا:

علی قلی دارِ فراغت کی کاخِ خود تذکرہ ہے جو مسئلہ میں تمام بڑا کمال نسخہ ہے مں کتابت درج نہیں.... کسی نے اس پر لکھا ہے کہ اس نے مسئلہ میں دینی، ادب سے فراغت پائی۔ اسی مں میں محمد مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہ نسخہ فرمایا۔

۷۔ دستور العمل آگہی:

یعنی شقہ ہات خاص حضرت عالم گیر مسئلہ کی تائید، یہ نسخہ پڑھنے میں لازم کے نسخہ سے مطابقت رکھتا ہے و دیکھو فہرست ربوہ صفحہ ۱۳۲

۸۔ غزلان البست:

یعنی مولانا آزاد و بگڑی کی سبوتا افرجام کے دو مقصد آخر کا عربی سے فارسی میں ترجمہ و تصنیف مسئلہ

۹۔ کتابت مسئلہ میری

۹۔ ملفوظات قادیہ حصہ اول: صفحہ ۱۵۵۱، حصہ دوم ص ۸۰۹، ۳۵۹، ۸۰۹

کاتب: سید محمد اللہ بخاری دہلوی۔ مں کتابت مسئلہ

۱۰۔ اکبر نامہ:

جلد اول، تصنیف: ابوالفضل البزوفی مسئلہ، مں کتابت مسئلہ

۱۱۔ تادیک مغل:

تصنیف: امیر بیگ، از عمری مسئلہ، ظاہر ہے وہی کتاب ہے جس کا ذکر فہرست ربوہ ص ۹۱۱ پ پر ہے۔

۱۲۔ مراسلات شاہ عالم شاہ:

ہجس بادشاہ، قادیان و جہانگیر مں کتابت مسئلہ، مراسلات مں شاہ کے واسطے شاہانِ قبل کے ہم خصوصاً

قادیان و جہانگیر: سلطان احمد خان، نور خان، قلی شاہ، دکنی



ایک مراسلہ شیخ عبد العزیز دہلوی کا شاہ کے ہم ہے اور شاہ کا جواب بھی درج ہے۔ اسی طرح ایک مراسلہ شاہ جاس کا جہانلوم خان دلی قنداک کے نام ہے اور اس کا جواب بھی درج ہے۔  
۱۱۔ احکام شاہ جہان :

تصنیف بیگم داس دلا راجہ مرسلک دیو۔ دلی اولی پر یہ عبارت ہے :  
کاتب حضرت صاحبزادی از برائے سلاطین و خواجہ غفری کہ بعض آہنا از قلم ہمارک خود حضرت قراویدہ و بعض از منشیان دلا مشی جہد عیال حضرت است "راقم بندہ درگاہ بیگم داس دلا راجہ مرسلک دیو دام بقلا کل ۱۱ مہرے ہیں۔ ۱۲ شاہ ایمان و تہان و فرمایا دلی دلی کے نام ہیں ————— سر محمد علی جہاں ابراہیم کا خط ہے اندا شاہ محمد عالم گیر کا۔

۱۲۔ چہار چمن، مصنف جہدہ بھائی۔ یہ کتابت درج نہیں۔

۱۳۔ حالات روضہ تاج بی بی :

یہ کتابت غار ۱۰۰۰ء دی کتاب ہے جس کی فرست م ۲۲۰ پر احمل ناب ہد عیا احمد بانو بیگم کھا ہے۔

۱۴۔ تاریخ آشام :

جس کو شباب الدینی خان نے مستندہ کے قریب تصنیف کیا اس کے دونوں میں سے ایک مستندہ میں نقل

ہوا۔ دوسرے پر یہ کتابت درج نہیں :

۱۵۔ حالات عالم گیر :

مصنف میر معری لقب بہ حاکم رازی اعظمی دیو کتاب ہے جس کی قبرست ریو دس ۱۱۹۹-۱۲۰۱ میں منسخر ہوا

عالم گیری کھا ہے اور جو عالم گیر کے جہد حکومت کے پہلے پانچ برس کی تاریخ ہے اور مستندہ میں مرتب ہوئی۔ یہ نفس

نسخہ مستندہ میں کھا گیا۔ کتاب اس کا محمد اشرف ہے جو حاکم خان کا منشی تھا







اعرضداشت پر

مورخگی

اعرضداشت پر

عی۔ ایچی۔ بارو

اعرضداشت پر

ولانی

ہر عرضداشت کا عنوان ہے جسے حضرت مرشد نادر آفاق مدظلہ و ذلالہ اہل عرضداشتوں کی پشت پر جو کچھ لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا سیاح فکرو کو ہمارا مامست اہل ان کے توسط سے بادشاہ دہلی کو بارگاہ مخاطب کیا جا رہا ہے۔ بارگاہ فکرو کی ایک عرضداشت جو یہ ہمارا کا فتح ہمارے ہندو دہلی کو اس میں اطلاع دی ہے کہ ہم نے یہ جزیرہ فرانس ہالوں سے فتح کیا ہے۔ یعنی کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کا ہم مداح ہیں۔ مراسلات اور بھیجے جاتے ہیں۔ وزیر و غیرہ۔ عرضداشتوں میں قریب کے آداب اسی طرح ملتا ہے۔ اس طرح مولائے حیدر کے شاہ دہلی کو مخاطب کرتے ہیں۔ بلکہ کہتے تھے۔ اسی طرح ہیں کہ مراسلات ہی شامل ہیں۔

## مرقات

(۱۲۵) مرقع تصاویر (۱) اس میں ۱۷۱۱ اور ۱۷۱۲ کی ہائی حضرت فرات الاعظم اور خواجہ حسین الدین چشتی کی تصویریں ہیں۔

(۱۲۶) مرقع تصاویر (۲) اس میں منور دیگر تصاویر کے یہ تصویریں ہیں۔ بیس دہلی و مدینہ علی علیہ السلام و عثمان بن محمد الملک۔ مری ہمدان۔ (۱۲۷) مرقع تصاویر (۳) اس میں منور دیگر تصاویر کے یہ تصویریں ہیں۔ قمر الزمان غفرلہ۔ قمر الزمان غفرلہ۔

(۱۲۸) مرقع تصاویر (۴) اس میں منور دیگر تصاویر کے یہ تصویریں ہیں۔ ۱۷۱۱ کی تصویر کا چہرہ پر ذیلی کی تصویر چست ہیں۔

صاحب الدین غوری محمد شاہ بادشاہ غازی علیہ السلام

چغتای غوری محمد قرخ میر بادشاہ غازی علیہ السلام

سید الدین احمد غازی محمد شاہ بادشاہ غازی علیہ السلام

بد الدین شجاع الملک محمد سلطنت منور غازی بادشاہ علیہ السلام

لے صرف کہ بعض کا یہ بھی غائب ہے کہ ہمدان پر یہ منور دیکھیں ہیں۔ بعض کی کمرت ہے ان کی کمرت کے ساتھ کہ ایک ہمدان ہے۔



سیف الملک نصرت اللہ میر نجات علی خاں بہادر جنگ

۱۱۱) ایک اور مجلس پر لکھا ہے: "شیر امیر حمزہ... و محمد با قوشن علی" مصدق کا نام ہجڑا رقم لکھا ہے۔ اور  
 سن ۱۱۱۵ھ دیا ہے۔ ان کے علاوہ

۱۱۲) عمر شیخ مرزا اور ۱۱۳) بابر کی تصویریں ہیں، ۱۱۴) ایک مجلس میں عورتوں اور بھاس صفوی ہیں اور پشت پر ہر  
 ثبت ہے جس پر لکھا ہے: "محمد علی خاں خانہ زاد احمد شاہ بہادر بادشاہ غازی مستطہ ۱۱۶) ایک بہت اچھی تصویر اور گلاب  
 کے خانہ بدوش کی ہے، ۱۱۷) دوسری اس کے باہم شاہزادگی کی "اس دوسری تصویر پر لکھا ہے: "علی نوپ چتر شہ ۱۱۸) روضہ الحدیث  
 روضہ الملائک اور ۱۱۹) عالی گوہر پسر عالم گیر خانی کی تصویریں بھی اس مرتبہ میں شامل ہیں (۱۲۰) ایک تصویر علی گوہر منتخب بہ  
 نوبت علی زہد حوزہ الدین عالمگیر بادشاہ شانی کی ہے۔

۱۲۱) مرقع تصاویر (۱۳) ذیلی کے امراء سلطنت دہلی کی تصویریں اس مرتبہ میں شامل ہیں،

۱۲۲) عالی خان دکن (۱۴) سپہ سالار (۱۵) شریستہ علی دہلی نوپ چتر، اس تصویر کی پشت پر میر علی کا قلم ہے۔ ۱۲۳) شیر نگہ  
 خان عہد جاگیر شاہ، رکشیدہ سبب علی قرمانی، اس پر علی مظفر علی خدی محمد شاہ بادشاہ غازی مستطہ کی ہر ہے۔ نیز  
 اشرف علی خاں کی (۱۶) برہان الملک (۱۷) قاسم علی خاں بہادر زادہ (۱۸) انواب حمہ الملک ابراہیم خاں یعنی قاب  
 عالی بن قاب علی مردان علی بہادر۔ اس تصویر پر بھی اشرف علی خاں کی مر ہے۔ ۱۲۰) سوری ہے سنگہ دیکھیں ہے پارہ  
 اس مرتبہ میں ایک تصویر میں (۱۹) اشکار کا نظام دکھایا ہے۔

۱۲۴) مرقع تصاویر (۱۵) اس مرتبہ میں اکثر تصویریں خاندان عجیب آباد کی ہیں بہ تفصیل ذیلی (۱۱) عجیب اللہ بہادر رقم  
 صبی علی خراسانی (۱۲) انواب ضابطہ علی (۱۳) انواب صبیح الدین خاں (۱۴) حافظ رحمت خاں (پشت پر قطعہ عادی طبعی)  
 (۱۵) احمد شاہ درانی، اس مرتبہ میں (۱۶) ایک تصویر راجہ املا چنڈ کی بھی ہے۔

۱۲۵) مرقع تصاویر (۱۷) اس مرتبہ میں جالندہ کی تصویریں ہیں۔ منی محمد اور تصاویر کے ایک تصویر بار خور بکرے کی ہے۔  
 جس کی پشت پر میر صالح کشنی کا قلم ہے۔

قاب صاحب نے ہم کو بتایا کہ کبھی قلمی کتاب کی قیمت انہوں نے سو روپیہ سے زیادہ نہیں دی، مگر بعض تصاویر کی  
 قیمت سو روپیہ سے زیادہ دی ہے۔



# مثنوی سحرالبیان

کا

## ایک پُرانا دیباچہ

چند دن پہلے ایک عربی مثنوی سحرالبیان کا ایک معتد قلمی نسخہ میرے پاس آئے جس کے آخر میں مؤلف کی اور مصنف کی تاریخوں کے بعد لکھا ہے۔ ”مہتمم شہرِ وقت عصرِ مدّتِ مسجدِ وزیرِ خان بحصارِ لاہور اہلِ مثنوی سحرالبیان میں تعینت میر حسن دہلوی صاحبِ فرائض۔“ اس کے شروع میں ایک دیباچہ ہے جس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ دیباچہ مشتملہ مطابق مشتملہ کی تحریر ہے۔ مگر دیباچہ نگار نے اپنا نام کہیں نہیں لکھا۔ یا کم از کم اس نسخہ میں اس کا نام نہیں ملتا۔ گارمداں ڈی ٹامی نے ”تاریخ ادبیاتِ ہند (طبع پیرس ۱۸۳۹ء) ج ۱: ۱۹۷۱ء“ میں اس دیباچہ سے لے کر میر حسن کا حال لکھا ہے۔ اور حاشیہ (۱۸۷۱ء) میں لکھا ہے کہ یہ دیباچہ سحرالبیان کے مطبوعہ نسخہ میں موجود ہے۔ پھر ص ۶۰۰ پر بتایا ہے کہ یہ مثنوی مشتملہ میں لکھتے ہیں طبع ہوئی۔ غرض ان بیہات سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ذکرہ بالا قلمی نسخہ محکمۃً دالۃً مطبوعہ ایچ جی سے لاہور میں نقل ہوا۔

دیباچہ نگار کا ذکر گارمداں ڈی ٹامی نے بھی اس طرح کیا ہے کہ گویا اس کو معلوم نہیں کہ وہ کون ہے۔ البتہ خود دیباچہ سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ میر حسن کے ساتھ دیباچہ نگار کے ”دستِ مکتوبات“ تھے۔ ایک ہی سرکار میں

ملے عا مر کا تب کتب۔ وقت ہر سہرہ کی شرفۃ کے مطابق سہریں صاف کاہم کر دیا تھا۔ یہ مددِ لطیف نے اپنی کتب کا ہر شے میں ۱۸۷۱ء بعد ہر وقت ہر سہرہ دہرہ حال نقل کیا ہے اس میں ایک شواہد ہے، و نیز شواہد کہ میت قلعہ دکانیں ہر دن دستانہ شرقی و باغیچہ آباغی ہر دن کے ششستہ صدفی کتب اسلامیہ کی گواہی داند علی سبیل الدوام ملے اس اثر کی تصدیق چھوٹی اور سنی ۱۱۱۰ تھے (گارمداں ڈی ٹامی)



دلوں کو اور ایک ہی صاحبزادے کے ہم نشین تھے۔ ہر دس برس تک وہی ذات ایک جگہ پر رہے۔ "ہم اکثر ایک ہی غریب طرح جوئیں اور مصیبت شکر کی رہیں لیکن دہلیور استفادہ کے جب کہ ناب علی ابراہیم خان مستند نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے۔ عارف معلوم ہوتا ہے کہ میں نے خندہ سخن کا اس مرحوم سے بھی کیا ہے۔ اگر یہ بات حقیقت میں ہوتی تو کچھ عیب نہ تھا۔ مگر، حقیقت میر جید علی حیرانی کی شاعرانہ کا مقرر ہے۔ البتہ دیباچہ کے آخر میں مؤلف نے لکھا ہے کہ دیباچہ ہالی گلکرسٹ کی فراہمی سے تحریر ہوا اور غنوی کے ساتھ خلق کیا گیا۔ اس عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر، میر شیر علی افسوس ہے چنانچہ علامہ مولف کے تذکرہ گلشن مستند (لاہور مستند) میں ہم کی جدت (غیبی ترجمہ افسوس) :

"اصلاح کا اتفاق ان کو میر جید علی حیرانی شخص سے ہوا ہے اور علی ابراہیم خان مرحوم نے شاعر ان کو میر حسن حتی شخص کا لکھا ہے۔ اس کی سند اپنے تئیں نہیں پہنچی؟ لطف نے یہ بھی لکھا ہے کہ افسوس گیارہ برس تک میرزا (راش علی خان) وہ ناب سارا جنگ کی خدمت میں ملازم رہے۔ گلکرسٹ صاحب اور افسوس کا تعلق تو معلوم ہی ہے۔ ان بیانات کو خاکہ دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ سحر ابلیان کا دیباچہ افسوس نے گلکرسٹ صاحب کی فراہمی سے لکھا۔ اور وہ گلکرسٹ ایڈیشن میں ملے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سحر ابلیان کی بعض ایڈیشنوں میں جو بعض ملے ہوئے۔ میر حسن کا حال اسی ماخذ سے لیا گیا ہے۔ اب ہم حمد و نصرت کے حصے کو حذف کر کے اس دیباچہ کو درج کرتے ہیں :

اور اس حمد و نصرت کی غنوی سحر ابلیان اسم ہاسٹی ہی کیونکہ اس کا ہر شعر ان غنائی کی دلوں کی بھانسنے کو ہوئی مستر ہی اور ہر دہائی اس کی سحر ماری کا ایک دفتر جو چیز کہ حقیقت میں خوب ہوتی ہی وہی طالع کی مقبول و مرغوب ہوتی ہی راست ہی کہ انداز اس کا سراپا انجاء ہی اور وہ ہر ایک صاحب طبیعت کی دما ساز تعریف اس کی جواں ہم

---

۱۔ میں نے تذکرہ گلزار ابراہیم میں جو مستند میں تائید ہوا کہ ہر دست تعلقات اور وہ ۷۰ تا ۸۰ ہرگز میں (۱۸۱۰) نے دیکھ میں وہ معلوم ہے۔ وہ معلوم ہے

۲۔ شاعر نے فیصل بھی گلکرسٹ کی ایڈیشن میں جو اس وقت میرے سامنے ہے لیکن اس کی پس منظر دیکھ میں۔



کیجی، مہا ہی کیونکہ فصاحت و بلاغت کا اس میں ایک دریا بہا ہی اسیا، اگر کسی شعر میں لعلی و یا اس کی بندش میں شستی پائی جانی تو قابل نام دہری کی اور اعتراض کرنی کی نہیں اس لئے کہ جہاں ہنر کی کثرت ہوتی ہی وہاں سب بخت شمار میں نہیں آتا اور تمہیں اس کا منت مزاجوں کو نہیں بہا، بغل شخصے وہیں مصراعہ

شمر گر اجماز باشد بی بند و بست نیست

صل کا اس کی اجزاء ہی کہ غالب وزیر الملک اصف الدولہ مرحوم نے ایک ہشاد خاص اپنی لڑکھائی کا دست تھی جس میں ظہار کر صفت کو حایت کیا۔ رتبہ قر اس کا بڑا پے دل گٹ کیا اس لئے کہ مطلب دلی حاصل نہ ہوا لیکن یہ کونٹ مرث طالع کی ہی؟ کیونکہ دل کرا خریدار اتنا بڑا ہو یا اور سودا خاطر خواہ نہ ہوا ہک گھاٹ آیا۔

## بی چند سطر میں مصنف کی حسب اور احوال ہیں

مصنف وہی کا میر حسن دہلوی تخلص حسن غلت میر غلام حسین صاحب کا دلی اجداد شہر ہرات، قوم سادات، گردش فلک سے انہوں شہر فکد کہ چھوڑا اور دہلی میں آکر پرانی شہر کا رہنا اختیار کیا۔ دہلی سے بزرگ پیدا ہوا ہک سن قیہ کو پہنچا۔ دادا ہی مال نقد کا بچتے ہیں کہ حاجی و فاضل تھا۔ لیکن باپ ہوا گویا فضیلت نہ تھی کہ غالب اسلی میں شرح قانع لکھی تھا پر فارسی میں استاد اچھی تھی ہک شعر ہی متین و رنگین گویا کاپی ہی زبان میں کہتا تھا چنانچہ میر رام علی طبع نادر اور کی زبان قائم بی سنی ہی

فریاد دلا کہ غم کدای رفتند      سین ہدای و کھنڈان رفتند

چمن ہری گل آمد بر باد سوار      د خاک چ قمر لای ہادان رفتند

قصیدہ بھی ایک اور ہی مضبوط کا رتبہ دار دیکھا ہی لیکن جہل پے از ہر مزاج مرغوب تھا دکھا، غزل کہتے ترک کی تھی قیامت ہنسہ اور تھمتل تھا۔ تخلص وہی کا اس پے دلی ہی پے ظاہر نہایت تھہ اور تشریح اکثر عام دلی سہر سر پے ہندا رہتا تھا اور ہار کم گیل مل چیتے دکھا، کا کئی میں دہری ترستا، یہی ہے ہرین۔ تد مید کہم کون لگے میر حسن دہری خدا دانی تھی پے ہار غیر اس کا دینا ہی تھا اور کڑی کی بندش قدیم ہندوستان دامن کی سی تد تھا تھا اور رنگ کدای ہرچہ واضح تو ایسی تھی پے شوق مزاج و لطیف کہ



دسی دہی ۱۹ بھی تھی نہ جلی و غش، ساری اس کی بخاری اور منادی پہلی غلت میں تھی کہ میں  
 بی اس طرح سے شاکی نہیں بنایا اور پھر ہمیں دیکھا، لیکن طبیعت اس کی موزوں طوفیت میں دکھا، تھی شر  
 کی طرف رجعت رکھتا تھا۔ اکثر خواجہ میر درد کی محبت سے مستفید شاہ جانا باد میں لڑائی کی بیج ہا ہی۔ بعد  
 برہم ہونی سلطنت کی شہر خدو سے، محمد رشی والد کی ساتھ مرہ اور۔ میں آیا اور سکونت فیض آباد میں  
 اختیار کی علاقہ دھار کا قاب ملار جگ بہادر مرحوم کی سرکار میں ہم پہنچا، مصاحت مرزا نادر خان  
 بہادر جگ دام ثردہ کا ہوا مرزا مرحوم بڑا بیا قاب منورہ کا ہی غذا اسی سلامت رکھی کہ اشعار  
 سے اسی طبیعت اور شعرا سے محبت رہی۔ چنانچہ میر خدو کو اس نے اپنا بیٹا و انیس کیا تھا۔ اور وہ  
 تھا ہی اسی لائی۔ اگرچہ علم عربی سلف اس نے تھا ان فارسیت تھی بلکہ جتہ جتہ شریا کوئی راہی  
 کہو کہ بی جتا تھا لیکن علم مجلس میں بی بدل اور شعر بند سے ہی اکمل تھا۔ شوق سخن اس نے اسی  
 ملک میں میر ضیاء الدین بنیا تخلص سے کہ ہم شوق مرزا رفیع استاد اور میر تقی کی تھی۔ ساری ان کا  
 میرزا مرحوم سے ہی ان کی طبیعت میں اکثر اوقات اصلاح لی تھی چنانچہ ان کا انظار راقم کی سامنے کیا  
 ہی 'غزل میر مرحوم صاحب دہان بی غزل راہی مثنوی مشیہ میں صلیب نہایت خوب رکھتا تھا بلکہ ساری  
 قصیدہ کی ہر قسم کے نظم پر قادر تھا کچ تو یہ بھی کہ ادا بندی کا قی آتی خوب ادا کیا اور انداز شعر کا کس  
 غزل سے کہا، 'مذاہب و مازد، راقم کو ابی دہیہ دلی تھی کہہ بخش خیلے، ہام نہیں ہوئی۔ ملاکہ اسی سرکار  
 میں میں بھی ذکر اور اسی صاحب دادی کا ہم نہیں تھا، 'دس برس تک دن رات ایک جگہ رہی بلکہ  
 اکثر آپس میں غولیں طرح ہوتی تھ صحبتیں شرکی دین لیکن نہ بعد استفادہ کی جیہ کہ قاب علی اہم خان  
 منورہ نے بی اپنی فکر میں کہا ہی صفت اسی معلوم ہوتا ہی کہ میں نے مشورہ سخن کا اس مرحوم سے بھی  
 کیا ہی اگر یہ بات حقیقت میں ہوتی تو کچھ عیب نہ تھا ہر گاہ حشر میر جود علی جبران کے شاگردی کا فخر  
 ہی فادو اس کے کہ خامری ان کی میر حسن سے زیادہ نہ تھی۔ ہر کس لہجے اس بات کا انکار کرے  
 کا وہ بھی ہی کہ ایک سے سیکھتی ہیں اور دوسرے کو سکھاتی ہیں۔ لیکن چھوٹی بات پر انظار بھی نہیں  
 کہا اور بھی سہی انکار نہیں ہو سکتا۔ آخر پورخ تفرقہ ہزار نے ہام تفرقہ والا، اتنا تا میسا روزگار



کن کیاں سی فتاویٰ میں صاحب عالم مرزا جو ان بخت کی سرکاری ہوا میں ان کی ہمراہ جاتے ہیں آیا بعد  
اس بزرگ کو آخر ذی قحہ ۱۲۸۱ھ میں بارہوی بھیجے میں مرض الموت لاحق ہوا۔ خاں غزوہ عوم کرمی بابہ سو ایک شہر  
برہمن تھی اس دوران سی ادنیٰ سرای ہندوئی کو کھج کیا اور شہر کھنڈ میں مینے کھج کی کھج مرزا کا ہمراہی خاں ہمار  
ہم علاقہ کی بارخ کی کھج خاں ہمار۔ خاں کرمی ان کو یہاں دارالاسلام عطا کردی اور وہاں انصاری جنت (بی فضل سی بخت۔  
ہم سی مسافر جو آیا۔ بی جان۔ مسافر وہ ہمارے کا ایک روز وہاں  
ہم ایک جگہ میں ہر چند وہ ہر کھنڈ  
جہاں میں تو ہمار بی چند روز  
نہ غفلت میں رہی تو ہمارت کمرہ  
یہ صلت نصبت ہی کر لی وہ کام  
کہ جس سی رہی ۳۰ اور ایک نام

فی الواقع یکنامی ہی طلب ہوئی اس کی کام اس سی دنیا میں دہا بی یا کام دارالاسلامی سورہ خوش نصیب  
نہ وہاں اس سیت چہر کیا۔ چارہلی ایک فضل آبی سی اکی کو جو میں اتنی شاعر ہوئی اور ہاں انہوں فی فیض آباد میں  
اختیار کی شاشی ڈکری پر ہی چاکر میر حسن ضیق تخلص اور میر حسن تخلص مرزا تکی جو بیہ صاحب دارالاسلام  
مدظلہ کی مادہ کی رفتہ ہی اور میر حسن تخلص دارالاسلام علی خاں کی ساتھ ہی میر اور ضیق دارالاسلام صاحب دیوان ہی۔  
شہر ہماں ہاں کے اہل پر کہتی ہیں۔ لیکن خلیق کا مشرتہ اصلاح کا بیان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکھتا ہی۔ خدا عز وجل  
اسی اور مینیں سلامت رکھی۔

میر چند قری بطور و باج ذریعہ ذرخیان مالیشای مقرب مشیر خاص شاہ یحییٰ ہارامہ پاکستان دارکرمی دلائی لہ  
گدڑ ہمار دام ہمار کی جہد میں کہ ہمارہ سی اہل ہمارہ ہری ملاتی سی اہل ہمارہ سی تہی عیسوی کی ہی حسب الارشاد  
صاحب ملا منافہ ہاں ملکوت ہمارہ ہری ہنسبہ دام دلائی کی اس ماسی نے لکھی اور ان کو ہی شری کا نمبر کیا۔

۱۔ یہی اکبر مستندہ، لکھنے نے لکھنے ہر دس ۱۰۰ پر ہر صحت کے ہشتہ۔ ہی بتائی ہے۔ لیکن انہوں کے  
یہاں سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ اس مقام پر گارنٹی دی جاسکتی ہے کہ اس کے معاملے میں لکھنے کے بیانات  
دوسرے تذکرہ نویسوں سے جہی ہوتے۔



## شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد

بعض باتیں حافظے میں اس طرح سے محفوظ ہو جاتی ہیں کہ مرورِ خیالی و ایام اور اختلافِ شہور و عوام سے ان کے توشِ مست نہیں سکتے اور کہیں ”ہر حالے کے بعد بھی وہ ”پچھان“ نادرہ ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹ سال پیچھے کے ایک واقعہ کا حال جو آج بھی ذہن میں موجود ہے۔ ظاہر کن کلام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، سنہ ۱۹۰۶ء کے ابتدائی مہینوں میں، میں لاہور میں ایف اے کے امتحان کی تیاری میں مشغول تھا اور شیراز والا دروازے کے باہر باغ میں جا کر پڑھا کرتا تھا، ایک صاحب اس زمانے میں میرے کتے ہوئے اس باغ میں سے گزرا کرتے تھے، ”بیادِ تھوگندی رنگ“ پھر سے پرچھپک کے ”باغ“ عامر سر پر ہاتھ اور روٹی دار دگلا زیب دہی کیے ہوئے تنہا آپ ہی آپ باتیں کرنے پاس سے نکل جایا کرتے تھے، لوگوں سے معلوم ہوا کہ وہ شمس العلماء مولانا آزاد ہیں، ان کی فکرمند و نثر داخل درس تھی اس لیے کتابوں کے ذریعے ان کا بندھام اور بزرگ شخصیت دونوں انوس تھے، ایک دن اٹھا اور دو کتابیں ساتھ لیں، ایف اے کورس فارسی اور دیوان ابوالعلائیہ، سلام کیا اور انتخاب سکندر مر میں سے ایک مقام کی تشریح کی درخواست کی، فرمایا پڑھو، میں نے شعر پڑھا تو وہ شعر اور اس سے بعد کے چند شعر زبانی پڑھ دیتے اور کچھ مطلب بیان کیا، پھر میں نے ابوالعلائیہ سے ح

وَجِئْتُ اَرْضَ لَیْسَ یَزِیجِی سَلِیْمًا

والا شعر پڑھا اور سلیمہا کے معنی پوچھے، فرمایا یاد نہیں، گھر پر آؤ ہمارے کتابخانے میں لغت کی کتابیں ہیں وہ دیکھ کر بتائیں گے۔

ادبِ اردو کی اس عظیم شخصیت سے یہ ضعیف سا تاحس میری زندگی کی ناقابلِ فراموش



ہاتھوں میں سے ہٹا دیا اور پھر شرف مولانا کے ادبی کارناموں سے مرہرہ اس کے پس منظر میں اس شرف نیاد کی یاد بھی شامل رہی اور مولانا کے شخصی حالات کی تلاش کی محرک بنی رہی، چنانچہ میری اتناں پر آغا محمد ہاتھ خیر، حضرت آزاد نے اپنے گھرانے کے افراد اور پرانی یادداشتوں کی مدد سے مولانا کے تمام حالات تفصیل سے جمع کیے اور وہ بعض حواشی کے ساتھ اور ٹیبل کالج یوگنڈی، بابت فروری ۱۹۶۹ء میں چھاپ دیئے گئے۔

تاہم معلوم ہوتا تھا کہ جہاں تک ان کے درود و فائدہ سے بعد کے حالات اور دور رسدست اور اس کے تاریخ و رکاوٹ کا تعلق ہے ابھی اور تحقیق کی گنجائش باقی ہے، اس تحقیق کا نہایت مستند اور مغزبران حسن اتفاق سے میسر گیا اور وہ اب پہلی بار حکام سررشتہ تعلیم پنجاب کی اجازت اور شکریے کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔

یہ سوانح تحقیق پیش کی ایک درخواست ہے جو ڈاکٹر ربیعہ سرمد، اٹھائیں، رجسٹر، پنجاب یونیورسٹی نے ۱۹۶۲ء کی ابتداء میں جب کہ مولوی صاحب دماغی عارضے میں مبتلا تھے مرتب کر کے ان کی طرف سے سرشروع، سوانح ڈاکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کو بھیجی، تصدیق کے لیے اس پر دفتراں صاحبان کے دستخط ملے، اس میں مولوی صاحب کا نام اور قریوں لکھا ہے، مولوی محمد حسین آزاد اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج راجہ پور، تحصیل دساور ٹیبل کالج، اس عرصے کے ساتھ ایک مصدقہ یادداشت (ریکورڈ نمبر) مولوی صاحب کی بھارت کی ہے، ان کا فساد کے دو سے مولانا محمد حسین آزاد کے والد ماجد کا نام مولوی محمد ہاتھ خیر، قلم، مذہب شیعہ اور وطن دہلی تھا، تاریخ پیدائش ۱۹۰۳ء اور قد ۵ فٹ ۵ انچ تھا۔

ملہ ایک یادداشت میں لکھا ہے کہ مولوی محمد ہاتھ خیر، قلم، مذہب شیعہ اور وطن دہلی تھا، تاریخ پیدائش ۱۹۰۳ء اور قد ۵ فٹ ۵ انچ تھا، یہ تحریر ڈاکٹر محمد صادق پروفیسر جلال ملکہ کالج لاہور کے قبضے میں ہے اور ان کی عادت ہے کہ اس وقت میرے سامنے ہے۔



مولانا آزاد مرحوم لاہور آئے تو سررشتہ تعلیم پنجاب میں ملازمت کر لی، اس ملازمت کا آغاز یکم جنوری ۱۹۱۵ء سے اور اختتام ۲۶ سال ۵ ماہ ۵ دن کے بعد ۷ جون ۱۹۱۵ء کو ہوا، اولاً وہ ڈاکٹر کوشی میں ۳۵ روپے ماہوار پر نائب سررشتہ دار مقرر ہوئے پھر محترمہ پہلی ملازمت کی مدت ۵ ماہ اور دوسری کی تقریباً ۴ ماہ تھی، اس کے بعد وہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۵ء سے ۲۷ مارچ ۱۹۱۶ء یعنی تقریباً ۸ ماہ تک منسٹرل ایشیا اور ایران کے سفر پر رہے، واپسی پر سوا دو سو مل تک وہ پرنسپل کالج میں ملحق ہوئے و ریاضی سہ ماہی، پھر تقریباً ایک سال ۷۵ روپے ماہوار پر گرڈنٹ منسٹرل بک ڈپٹی میں مسترحم کام کرتے رہے، آخر ۵ جولائی ۱۹۱۶ء کو وہ گرڈنٹ کالج لاہور میں ۱۵۰ روپے ماہوار پر اسسٹنٹ پروفیسر عربی مقرر ہوئے، تقریباً ۱۲ ماہ تک قائم مقام اور پھر منسٹرل، اکتوبر ۱۹۱۷ء سے وہ اسسٹنٹ پروفیسر اور نیشنل کالج متبن ہوئے، ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۷ء سے تقریباً ۷ مہینے رٹو پر رہنے کے بعد یکم جولائی ۱۹۱۸ء سے وہ پیرگرڈنٹ کالج میں آگئے اور ۲ سال ۴ ماہ کا عہد میں میں مشغول رہے، اس زمانے میں عثمانیہ میں عکرو کوڈیہ کی جو ملی کے موقع پر مولانا کو شمس العلماء کا گران قدر خطاب ملا، مگر فتنے کے کاغذوں میں کسی وجہ سے اس کا ذکر نہیں ہوا،

اب مولانا کی ملازمت کے فائدہ بالا کوائف ایک نکتے کی صورت میں پیش کیے جاتے ہیں:

لے پنجاب میں ریورنڈی قائم کرنے کی تحریک ۱۹۰۷ء میں شروع ہوئی، پہلی غرض ریورنڈی کے قیام سے یہ حق کرم مشرق کا تعلیم پنجاب کی دینی اذائف کے ذریعہ ہو، اس غرض سے اس سال سندھ مدارس کو ملے گئے، اسی ۱۹۰۷ء میں اسی مقصد کے لیے ایک کالج اور مدرسہ قائم ہوا، اسی کالج میں مولانا آزاد کا تقرر ہوا، ۱۹۱۱ء میں گرڈنٹ نے لاہور میں پنجاب ریورنڈی کالج کو ملے کا اجازت بعض شرط کے ساتھ دی، اس کالج کی جماعت نیکر سینٹ کولائی تھی جس کا پتہ ایچ۔س۔ ۱۰۰۰ میں تھا، ۱۹۱۲ء میں اسے پنجاب ریورنڈی کا درجہ حاصل ہوا، اگرچہ کالج اور نیشنل کالج سے جدا ایک علیحدہ فیسل ٹوشن دسمہ تھا، اور نیشنل سکول ۱۹۱۳ء میں پنجاب ریورنڈی کالج کے ساتھ ایک ہی زمانے میں قائم ہوا اور ۱۹۱۰ء میں اس کا نام بدل کر نیشنل کالج رکھ دیا گیا اور اس کا پتہ ۱۱۰۱



مدت	شاہجہاں دیپے	مہندہ
از یکم جنوری ۱۸۶۳ء تا ۲۵ مئی ۱۸۶۳ء	۳۵	نائب سرپرست دار و قریٰ انٹرکٹر صاحب بہادر محکمہ تعلیم
از ۲۶ مئی ۱۸۶۳ء تا ۲۶ جولائی ۱۸۶۵ء	۲۵	مہر و قریٰ انٹرکٹر صاحب بہادر
از ۲۳ جولائی ۱۸۶۵ء تا ۲۸ مارچ ۱۸۶۶ء		فتیس ہزار کار عامی در محکمہ خارجہ نظامی میڈیکل، پنجاب گورنمنٹ
از ۲۸ مارچ ۱۸۶۶ء تا ۲۲ جون ۱۸۶۸ء	۵۰	درس عربی و ریاضی در یونیورسٹی کالج دیپکر، انجمن پنجاب
از ۲۳ جون ۱۸۶۸ء تا ۳ جولائی ۱۸۶۹ء	۷۵	مترجم گورنمنٹ سنٹرل بک ڈپو
از ۵ جولائی ۱۸۶۹ء تا ۳۱ مئی ۱۸۷۰ء	۷۵	قائم مقام اسسٹنٹ پریسیر گورنمنٹ کالج لاہور
از ۱۵ مئی ۱۸۷۰ء تا ۳۰ ستمبر ۱۸۷۳ء	۱۵۰	اسسٹنٹ پریسیر گورنمنٹ کالج لاہور
از یکم اکتوبر ۱۸۷۳ء تا ۱۹ اکتوبر ۱۸۷۵ء	۱۵۰	اسسٹنٹ پریسیر وینٹیل کالج لاہور
از ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۵ء تا ۳۱ جون ۱۸۷۶ء	۷۵	رجسٹر ڈرا
از یکم جولائی ۱۸۷۶ء تا ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۹ء		اسسٹنٹ پریسیر گورنمنٹ کالج لاہور



اس کے فوراً بعد مولانا کی حالت کا زمانہ شروع ہو گیا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے وہ ڈاکٹر کا قصورق نامہ پیش کر کے بیماری کی رخصت لینے پر مجبور ہو گئے اور بالآخر ۵ جون ۱۸۹۰ء کو ان کی ملازمت کا سلسلہ ختم ہوا۔ کل مدت جس میں وہ عربی کے اسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر مشاہدہ ۱۵۰ ماہ کا تو رہے ۱۴ سال سے کچھ دن کم ہے۔ ان کو پچاس روپے ماہوار پنشن دی گئی، مگر دو سال کے بعد حکام ہالاکا کی سفارش پر ان کا تھروانی اور بھلوی حسن کارگزاری صاحب وزیر جنہوں نے پنشن بڑھا کر ۷۵ روپے ماہوار کر دی۔

ملازمت کے آخری سے میں مولانا کا خصوصی تعلق پنجاب یونیورسٹی اور ٹیٹل کالج سے تھا۔ انہیں بیماری کی رخصت اور ٹیٹل کالج کمیٹی نے دی اور جیسا کہ اوپر بیان تھا ان کی پنشن کی درخواست پنجاب یونیورسٹی جرنل نے مرتب کی۔ مولانا کو ٹیٹل داغ کی وجہ سے پہلے ۹ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے ۱۴ اپریل ۱۹۰۰ء تک رخصت بیماری دی گئی تھی، پھر ۵ اکتوبر ۱۹۰۰ء تک مزید چھ مہینے کی رخصت لی، چونکہ ۵ جون ۱۸۹۰ء کو مولانا کی عمر ۵۵ سال کی ہو گئی تھی اس لیے اب چھٹی کا سال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، ۱۲ دسمبر ۱۸۹۰ء کو اور ٹیٹل کالج کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب کو پنشن پر سرباثر (مفتاحہ) کر دیا جائے، جنوری ۱۸۹۱ء میں سنڈیکیٹ نے لے کیا کہ پنشن کی مناشی گورنمنٹ کے پاس بھیجی جائے اور جون ۱۸۹۱ء میں سینیٹ پنجاب یونیورسٹی نے اس فیصلے کی توثیق کر دی، جنوری ۱۸۹۲ء میں پنشن کے کاغذات مرتب ہو کر یونیورسٹی سے ڈاکٹر سرشہرہ تعلیم کی خدمت میں بھیجے گئے۔

سرشہرہ تعلیم میں مولانا نے جو گراں بہا خدمات سر انجام دیں اس زمانے کے جسٹس پنجاب یونیورسٹی نے ان کی تعیناتیوں کی ہے کہ:

”مولوی صاحب نے اپنے فرائض ہمیشہ قابلیت سے ادا کیے وہ بلند سیرت کے مالک میں فرائض منصبی کی انجام دہی کے علاوہ انہوں نے امداد فارسی کی دسی کتابوں کی تیاری اور دیگر ادبی کاموں سے سرشہرہ تعلیم کو قیمتی امداد بھیجی، ان کے فن لینے کی وجہ یہ تھی کہ اختلاف ذہنی کے باعث وہ فرائض متعلقہ کی ادائیگی کے قابل نہ رہے تھے۔

امداد فارسی کی جن دسی کتابوں کا ذکر ان کی تفصیل ایک یادداشت میں یوں درج کی گئی ہے:

مولوی صاحب نے سرشہرہ تعلیم کے لیے ۱۱ کتابیں لکھیں یعنی امداد کی پہلی اور دوسری و سلسلہ تدبیر و انارسی کی پہلی اور دوسری







اور بھی بلند کرے گی۔ ان کی تہذیبی تصنیف فارسی زبان کی تاریخ ہے جس میں اس زبان کی ساخت اور تشدد اور  
سکونت سے اس کے دشمنے پر بحث کی گئی ہے یہ کتاب مغربِ میچے کی [عالمِ سخنران پارسی یا نگارستانی پارسی مراد  
ہے] اخبارِ دل اور رسالوں میں انہوں نے بے شمار مضامین اور بیرونی طبع کیے ہیں ان سے چند تراویسے ہیں کہ ان کے  
دورِ قلم کو حتمی طور پر سنوانے کے لیے بالکل کافی ہیں تم کامر

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ گذشتہ صدی کے ادبی غری میں مولانا آزاد کی ادبی حیثیت، ملک بھر میں مسلم ہو چکی تھی اور تحریرِ بالا  
کے مطابق مشہور ادیب سے اس قدر کہ لینا کہ وہ ہر آقا جب تک مولانا کی تحسین ان کو حاصل نہ ہو جائے

جن اخبارِ دل اور رسالوں کے لیے مولانا نے مضامین لکھے وہ سب قریب نہیں مل سکتے، مگر ہم جانتے ہیں کہ ان کے  
نہلے میں انجمن فقہور ایک رسالہ نکالتی تھی جس میں مولانا کے متعدد مضمون شائع ہوئے مولوی صاحب نے لاہور میں جن  
رسالوں کی ادیت کا کام بھی سر انجام دیا، اس شہر سے رسالہ انجمن اشاعتِ علوم مفیدہ کے نام سے شائع ہوتا تھا  
اس کا ایک شمارہ مجموعہ کتب پر فیسر محمود خان شیرانی مرحوم میں موجود ہے اس میں ۱۲۷۴ھ تا ۱۲۷۶ھ کے ایک  
جلسہ کی روداد دی ہے جس میں لکھا ہے کہ:

پریزنٹیشن کی طرح کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب کو سکریٹری انجمن خیر کیا جائے تو یقین ہے کہ انجمن کو بہت  
دینی و حتمی ہوگی اور ترتیب دالہ انجمن اور کام پونیٹی کا بھی ان کے متعلق رہے گا۔ یہ تجویز منظور ہوئی  
راہی رسالہ میں مولوی صاحب کے ایک بیان سے جو اسی رسالہ کے میں مہر دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلکتہ بھی  
گئے تھے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ میں سفرِ کلکتہ سے پھر کر آیا ہوں،

تالیقی پنجاب ایک اخبار ڈاکٹر سر شمس الدین تعلیم پنجاب کی سرپرستی میں لاہور سے شائع ہوتا تھا مولانا  
آزاد اس کے سب ایڈیٹر تھے

مولانا کی کچھ باسی خدمات بھی تھیں اس سلسلے میں وہ وسط ایشیا اور ایران گئے، اس کی تفصیل  
کا یہ موقع نہیں، ایران کا سفر انہوں نے دو بار کیا، ان سفروں کی کیفیت ایک نایاب مسودے کی بنا پر فاضل  
مصاصر ڈاکٹر محمد صادق نے جنوری ۱۹۵۸ء میں ماہ نو کراچی میں چھپوائی تھی، مولانا آزاد نے دوسرا سفر  
ایران غالباً ۱۸۸۵ء میں کیا جب وہ فرلا پر تھے، اس دوسرے سفر کے بعض حالات خود مولانا نے



سفر ایران میں دیکھے ہیں یہ کتاب چھپ چکی ہے،

مولانا کے کتابخانے کا ذکر بھی ضرور کرنا چاہیئے۔ ۱۹۲۸ء کے کاغذاتِ پیش میں اس کی نسبت مرثیہ کہا گیا ہے کہ:

مولانا آزاد کی زندگی کا مفید ترین مٹی کا مرنے 'فارسی' اردو کتابوں کا ذخیرہ ہے جو انہوں نے بعض افادہ عام جمع کیا، (پتی محدود آرمی کا معززہ حصہ انہوں نے ان کتابوں کی فراہمی پر مرثیہ کیا۔)

یہ کتاب بھٹا اکبری صدارت کے اسٹاف میں لیا گیا تھا، مولانا کے صاحبزادے آغا محمد براہیم مرحوم نے ۱۹۱۳ء میں اس کتابخانے کی بہت سی مکتوبہ اور ۳۸ قلمی کتابیں رجن میں ۳۲۰ فارسی، ۵۸ عربی، اردو کی نقیبیں پنجاب یونیورسٹی کو دے دیں، ان میں سے کم از کم ایک قلمی کتاب (منشی ہمدان کویم کشمیری کی بیان واقعہ مولانا آزاد نے سرسبز خط و لفظ کا قلمی، فارسی مکتوبہ کتابوں میں بہت سے ایرانی مکتوبات تھے جو اب نہایت نایاب ہیں، متعدد کتابوں پر مولانا نے مطالعہ کے آثار میں اپنے قلم سے حسنِ حواشی لکھے تھے،

جنوری ۱۹۱۰ء میں تقریباً پچاس سال پہلے اردو ادب کا یہ آفتاب جس نے ملک کی فضا کو نور سے سمور کر دیا تھا مغربِ قدیم میں چٹاں ہو گیا، ح

حقِ منفرد کر کے عجب آزاد مرد تھا

جس دن ان کا انتقال ہوا مسٹر غلام رسول شوق ایم اے سابق ڈائریکٹر سرحدیہ تعلیم پنجاب نے جو اس زمانے میں سیکٹر ایر کے طالب علم تھے قلمی تاریخ لکھا، انہی شعر تھا: ے

شوق لکھ آزاد کا سال وفات

رحمت حق ہر سدا مرحوم ہر







## عبدالنبی خاں مولف میخانہ کے سوانح زندگی

مولف نے اپنا حال میخانہ کے مرتبہ دوم کے آخر میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور کتاب میں خود بھی بعض نقائص پر اپنے حالات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دیکھو فرست اہل ذیل عبدالبی خاں، طعن خود مولف کے اپنے اہل کی بنا پر اس کی زندگی کے اہم واقعات مدح ذیل ہونے لہذا

مولف قزوینی میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ خلت بیگ قزوینی میں تجارت کرتا تھا۔ اور صوفی مشرب آدمی تھا۔ حج کر کے واپس آیا تو تارک الہیہ پر کر دہش اختیار کر لی اور مسئلہ میں قزوینی میں غلوں سے مر گیا۔ مولف کا ۱۶ فرزانہ ہی جو خواجہ محمد انصاری کی اولاد سے تھا فاضل اور مومن طبع آدمی تھا اور قزوینی کی تھا اس سے مشتق تھی۔

خلت قزوینی ہی میں ہی تہیز کو پہنچا۔ شروع سے اس کو شعر گوئی کا شوق تھا۔ شعر کی صہت میں رہتا تھا اور حوائی تخلص کرتا تھا۔ قصہ دانی کا شوق بھی اس کو اس قدر تھا کہ قصہ امیر حمزہ ایک دفتر میں کر یاد کر لیا۔ ۱۹ برس کی عمر میں وہ مشہد زیارت کے لیے آیا اور ایک ماہ وہاں ٹھہرا رہا۔ ہندوستانی کے آنے جانے والوں نے اس ملک کی اس قدر تعریف کی کہ اس کو مشتاق بنا دیا۔ چنانچہ اواخر خلافت میں قندھار کی ماہ سے وہ بخارا و نزار لاہور (دیکھو میخانہ ص ۵۲۸ ص ۱) اور پھر مینے وہاں شعر کہ مسئلہ میں آگے پہنچا۔ اس کا قرابت دار میرزا نظامی ابن دہلی میں واقعہ نویس دہلی تھا۔ بطور اس نے مولف کو اپنا قصہ خاں منور کیا اور مشتق کی وجہ سے اس کو اس فی میں بہت جرات پیدا ہو گئی۔

مسئلہ میں اپنے ایک غلطی کے ترسا سے خلت نے امیر میں جہانت خاں کے بیٹے میرزا امان اللہ

نے خلت اپنے ۱۲ کی دم سے اپنے تئیں فرزانہ ہی گنت ہے۔

تو اس صہب سے خلت کی پیدائش مسئلہ کے گم جگ ہو گئی۔

گئے جاگیر کے جس کو ابھی تو باتیں ہی حال ہوتے تھے۔ ان تھے دور نے کیا کیا اہلی ہندوستان کے اندر اور باہر پیدا کر کے ہو گئے۔



کی خدمت اختیار کیا اور چکر میڑا کہ شرگئی کا شوق تھا دولت کو بھی دہلیں شرگئی کا شوق پیدا ہوا چونکہ میرزا نے اس کو اپنا کتاب دار متعلق کیا تھا اس لیے مطالعہ کا بھی اس کو خوب موقع ملے لگا۔ اسی زمانہ میں اس نے کتب نظم و نثر سے انتخاب کر کے تین کتابوں کا خاکہ تیار کیا جن کی تفصیل آگے آتی ہے۔ وہ اسی شکل میں تھا کہ ایک دہا کرنے والی بیماری میں مبتلا ہوا اور بد حالی کے ڈر سے دھمت دلائی حاصل کر کے (بہی ناتمام تصانیف کو مراد لے کر فقیروں کے لباس میں لاہور کو روانہ ہوا۔ یہ وسط سلسلہ کا ذکر ہو گا۔ ابتدا سے ششہ میں وہ لاہور پہنچا۔ لاہور میں اہل دین طالبوں کا زور تھا اس لیے وہ کثیر کو روانہ ہوا جہاں اس کا حویلی میرزا نظامی اہل دین بخشی اور دیوانی تھا۔ قیام کثیر کے زمانہ میں اس نے (بہی کتاب دستور انصاف کے مسودے کو کتاب کی صورت دی۔ اوپر سلسلہ میں قریباً دو برس کثیر میں رہنے کے بعد وہ میرزا نظامی کے ساتھ خانہ آغا اور ایک ماہ دیوان مظہر۔ میرزا کو خانہ سے واپس صوبہ بہار جانا کر بھیجا گیا اور وقت اس کے مراد واپس گیا اور سلسلہ میں پندرہ پہنچ کر وہ بظاہر کچھ حیرت انگیز میڑا کے پاس ہی مقیم رہا۔

سلسلہ میں وہ پندرہ ہی میں تھا کہ اس کو سردار خان خواجہ یادگار بہادر ہمدانش خان فیروز جنگ کی عزت کا موقع ملا۔ مولف پر خان بھارت نے اس قدر اطمینان کیا کہ اس نے عہدہ کو اس کے ہم پر ختم کرنا لازم سمجھا۔ مولف نے اپنا ساتھی جسر بھی پندرہ میں سردار خان ہی کے ہم پر رکھ لیا۔ اس میں وہ مبنی نقص کرتا ہے۔

سلسلہ میں بھی وہ ابھی پندرہ ہی میں تھا اور اسی جگہ کے قیام کے دوران میں اس کے گھر میں

میرزا نظامی صاحب دیوانہ ہے اور اس کا دیوانہ بہار کے بعض مشہور کتاب خانوں میں ہے۔

میرزا جگر بھادری بہار میں ۹

میرزا نظامی خواجہ کو سلسلہ میں ۱۲۲۱ قمری کو لکھا گیا ہے کہ وہ خود سلسلہ کو خدمت اور ایک اچھے اور ایک گھڑا سردار خان

کو عہدہ دیا اور سرکار کثیر جو صوبہ بہار و بنگال میں ہے ۲۱ گریں کی۔ اور وہ دھمت ہوا درجہ قمری ۱۲۱۶

میرزا جگر بھادری ۵



آگ لگی اور اس کے بسن کاغذات بھی جل گئے۔ اسی صحن میں وہ آگڑے میں بھی آیا ہے جیسا کہ اس کی کتاب قادر الحکایات سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد کے حالات کسی اور ماخذ سے نہیں ملتے مگر اس کے کوششہ میں وہ ابھی زندہ تھا کہ اسی صحن میں اس نے قادر الحکایات کا دیباچہ لکھا۔

اپنے ساتھی نام میں اُس نے ایرانِ دلہن جانے کی آمزدہ بہت جوش و خروش سے بیان کی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ آندو اس کی پوری ہوئی یا نہیں۔ مؤلف کی تدریجِ وفات بھی کسی ماخذ میں نہیں ملی۔

## عبدانہی خان کی قصہ دانی اور شاعری

عبدانہی خان کی زندگی کا مختصر خاکہ جو ادبِ صبح ہوا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کو باقاعدہ تعلیم پانے کا موقع زیادہ نہ ملا ہوگا۔ وہ اپنی لڑاکا ہی ساتھ کہ ہندوستان کو مدافعت ہوا اور یہاں پہنچ کر ملت کی پابندیوں میں پھنس گیا۔ لیکن اس نے ہم کو یہ بتایا ہے کہ شروع ہی سے اس کا مائدہ غیر معمولی طور پر فکی تھا۔ یہاں تک کہ قصہ دانی میں کمال پیدا کر کے اُس نے ہندوستان کا مریض کیا اور اس ملک میں قصہ گوئی کو اپنا دیر ساز بنالیا۔ ادبِ ذکر اچکا ہے کہ علامہ قصہ دانی کے مؤلف کو شعر کا بھی بچپن ہی سے شوق تھا۔ مجلد

نے دیکھو تیرہ ماہ ۱۲۹۵ د ۱۲۹۶

نے موت نے اپنے مذہب کا مراء کیا جس کی مرگن ہوا ہے کہ وہ شاید مذہبِ دایر رکھتا تھا۔ اس کا آغاز ۱۲۹۱ میں شمسِ قدس کی زیارت کرنا، جو اس کے ساتھی ہمارے بہت سے اشعار و معجزات میں اور ہم دیکھنا کی قوت میں ہی دیکھو مجلد ۱۱۹ جہاں اور بہت سے قصے شاعروں کے معجزات میں سے ملنے پانے کے جو پتھر ہیں جاہلانے ہی دیکھنا ۱۲۹۵ د ۱۲۹۶ میں ۱۲۹۵ د ۱۲۹۶ میں اس کی گانہ کا تائیہ کرتے ہی تیکہ بظاہر غزلتِ تعصبِ مذہبی کا حال نہیں ہے۔ جیسا کہ تیرہ ماہ ۱۲۹۵ د ۱۲۹۶ میں کے احوال بیان سے واضح ہوتا ہے۔

۱۲۹۵ د ۱۲۹۶ میں ۱۲۹۵ د ۱۲۹۶ میں ۱۲۹۵ د ۱۲۹۶ میں



میں اس نے اپنا ساقی نام قریباً ۱۵ شعر کا درج کیا ہے۔ اسی کتاب میں اہم بھی کہیں کہیں اپنے میں یہیں شعر اس نے نقل کیے ہیں دیکھو میخانہ فہرست اہل ص ۱۶۰۸ ان کے علاوہ وہ کہتا ہے کہ مشنہ تک وہ ۱۵ شعر اہم بھی کہ چکا ہے۔ مگر سوائے ان اشعار کے جو میخانہ میں اس کی اپنی کوشش سے محفوظ ہو گئے۔ اور کسی جگہ اس کے اشعار مجھے نظر نہیں آئے۔ گو یہ سچ ہے کہ وہ مصنفیت مجموعی ایک معمولی صحت گو خاص ہے لیکن کسی نامعلوم درج سے ہمدانی اور اس کی تالیفات و تصنیفات عموماً معرّی خط میں رہی ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور اس کی منظومات بھی اس نکتہ سے مستثنیٰ نہیں ہیں مگر ان منظومات کے تلف ہو جانے کی وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ ان کے دیوان کی صورت میں جمع کرنے کا خود مولف کو غالباً موقع نہیں ملا۔

### میخانہ

مولف نے اپنی ہمزہ کتابوں میں سے میخانہ کی تکمیل کی طرت سب سے پہلے توجہ کی اس لیے کہ اس کے اہل زمانہ کو ساقی ناموں کی طرت بہت رغبت تھی دیکھتے ہیں ص ۵۰۰ س ۱۱۶ چنانچہ غالباً ۱۲۴۲ھ یا ۱۲۴۳ھ میں جبکہ وہ اہمیر میں مقیم تھا وہ اس کتاب کی تالیف کی طرف توجہ فرما دیکھو میخانہ ص ۶ س ۱۲ ایک ہیئت کے اہم چندہ ساقی نامے سے احوال شرا میں نے مرتب کر لیے۔ ابھی اور ساقی نامہ وہ تلاش ہی کر رہا تھا کہ ایک خط لک بیکاری نے اس کو ایک مختصر کشمیر جانے پر مجبور کر دیا۔

کشمیر میں بظاہر فراہمی مواد کا کام جاری رہا۔ چنانچہ مشنہ میں وہاں سے پڑ پانچ کر اس نے جس قدر مواد پانچ سالوں میں جمع کیا تھا اس کو وہ مرتب میں ترتیب دیا۔ اور غالباً اسی ص میں اس نے کتب کو پڑ ہی میں ملنے بھی کر دیا جیسا کہ تادیخ اہم کتاب دیکھتے ہیں ص ۱۵۷ س ۱۵۷ نیز اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ سال حال یا نفاہ کے ساتھ مولف نے عموماً مشنہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن مشنہ میں مصنف نے کتاب

لے شاد دیکھو ص ۱۲۱ س ۱۰۱ ص ۱۰۲ س ۱۰۳ س ۱۰۴ س ۱۰۵ س ۱۰۶ س ۱۰۷ س ۱۰۸ س ۱۰۹ س ۱۱۰ س ۱۱۱ س ۱۱۲ س ۱۱۳ س ۱۱۴ س ۱۱۵ س ۱۱۶ س ۱۱۷ س ۱۱۸ س ۱۱۹ س ۱۲۰ س ۱۲۱ س ۱۲۲ س ۱۲۳ س ۱۲۴ س ۱۲۵ س ۱۲۶ س ۱۲۷ س ۱۲۸ س ۱۲۹ س ۱۳۰ س ۱۳۱ س ۱۳۲ س ۱۳۳ س ۱۳۴ س ۱۳۵ س ۱۳۶ س ۱۳۷ س ۱۳۸ س ۱۳۹ س ۱۴۰ س ۱۴۱ س ۱۴۲ س ۱۴۳ س ۱۴۴ س ۱۴۵ س ۱۴۶ س ۱۴۷ س ۱۴۸ س ۱۴۹ س ۱۵۰ س ۱۵۱ س ۱۵۲ س ۱۵۳ س ۱۵۴ س ۱۵۵ س ۱۵۶ س ۱۵۷ س ۱۵۸ س ۱۵۹ س ۱۶۰ س ۱۶۱ س ۱۶۲ س ۱۶۳ س ۱۶۴ س ۱۶۵ س ۱۶۶ س ۱۶۷ س ۱۶۸ س ۱۶۹ س ۱۷۰ س ۱۷۱ س ۱۷۲ س ۱۷۳ س ۱۷۴ س ۱۷۵ س ۱۷۶ س ۱۷۷ س ۱۷۸ س ۱۷۹ س ۱۸۰ س ۱۸۱ س ۱۸۲ س ۱۸۳ س ۱۸۴ س ۱۸۵ س ۱۸۶ س ۱۸۷ س ۱۸۸ س ۱۸۹ س ۱۹۰ س ۱۹۱ س ۱۹۲ س ۱۹۳ س ۱۹۴ س ۱۹۵ س ۱۹۶ س ۱۹۷ س ۱۹۸ س ۱۹۹ س ۲۰۰ س ۲۰۱ س ۲۰۲ س ۲۰۳ س ۲۰۴ س ۲۰۵ س ۲۰۶ س ۲۰۷ س ۲۰۸ س ۲۰۹ س ۲۱۰ س ۲۱۱ س ۲۱۲ س ۲۱۳ س ۲۱۴ س ۲۱۵ س ۲۱۶ س ۲۱۷ س ۲۱۸ س ۲۱۹ س ۲۲۰ س ۲۲۱ س ۲۲۲ س ۲۲۳ س ۲۲۴ س ۲۲۵ س ۲۲۶ س ۲۲۷ س ۲۲۸ س ۲۲۹ س ۲۳۰ س ۲۳۱ س ۲۳۲ س ۲۳۳ س ۲۳۴ س ۲۳۵ س ۲۳۶ س ۲۳۷ س ۲۳۸ س ۲۳۹ س ۲۴۰ س ۲۴۱ س ۲۴۲ س ۲۴۳ س ۲۴۴ س ۲۴۵ س ۲۴۶ س ۲۴۷ س ۲۴۸ س ۲۴۹ س ۲۵۰ س ۲۵۱ س ۲۵۲ س ۲۵۳ س ۲۵۴ س ۲۵۵ س ۲۵۶ س ۲۵۷ س ۲۵۸ س ۲۵۹ س ۲۶۰ س ۲۶۱ س ۲۶۲ س ۲۶۳ س ۲۶۴ س ۲۶۵ س ۲۶۶ س ۲۶۷ س ۲۶۸ س ۲۶۹ س ۲۷۰ س ۲۷۱ س ۲۷۲ س ۲۷۳ س ۲۷۴ س ۲۷۵ س ۲۷۶ س ۲۷۷ س ۲۷۸ س ۲۷۹ س ۲۸۰ س ۲۸۱ س ۲۸۲ س ۲۸۳ س ۲۸۴ س ۲۸۵ س ۲۸۶ س ۲۸۷ س ۲۸۸ س ۲۸۹ س ۲۹۰ س ۲۹۱ س ۲۹۲ س ۲۹۳ س ۲۹۴ س ۲۹۵ س ۲۹۶ س ۲۹۷ س ۲۹۸ س ۲۹۹ س ۳۰۰ س ۳۰۱ س ۳۰۲ س ۳۰۳ س ۳۰۴ س ۳۰۵ س ۳۰۶ س ۳۰۷ س ۳۰۸ س ۳۰۹ س ۳۱۰ س ۳۱۱ س ۳۱۲ س ۳۱۳ س ۳۱۴ س ۳۱۵ س ۳۱۶ س ۳۱۷ س ۳۱۸ س ۳۱۹ س ۳۲۰ س ۳۲۱ س ۳۲۲ س ۳۲۳ س ۳۲۴ س ۳۲۵ س ۳۲۶ س ۳۲۷ س ۳۲۸ س ۳۲۹ س ۳۳۰ س ۳۳۱ س ۳۳۲ س ۳۳۳ س ۳۳۴ س ۳۳۵ س ۳۳۶ س ۳۳۷ س ۳۳۸ س ۳۳۹ س ۳۴۰ س ۳۴۱ س ۳۴۲ س ۳۴۳ س ۳۴۴ س ۳۴۵ س ۳۴۶ س ۳۴۷ س ۳۴۸ س ۳۴۹ س ۳۵۰ س ۳۵۱ س ۳۵۲ س ۳۵۳ س ۳۵۴ س ۳۵۵ س ۳۵۶ س ۳۵۷ س ۳۵۸ س ۳۵۹ س ۳۶۰ س ۳۶۱ س ۳۶۲ س ۳۶۳ س ۳۶۴ س ۳۶۵ س ۳۶۶ س ۳۶۷ س ۳۶۸ س ۳۶۹ س ۳۷۰ س ۳۷۱ س ۳۷۲ س ۳۷۳ س ۳۷۴ س ۳۷۵ س ۳۷۶ س ۳۷۷ س ۳۷۸ س ۳۷۹ س ۳۸۰ س ۳۸۱ س ۳۸۲ س ۳۸۳ س ۳۸۴ س ۳۸۵ س ۳۸۶ س ۳۸۷ س ۳۸۸ س ۳۸۹ س ۳۹۰ س ۳۹۱ س ۳۹۲ س ۳۹۳ س ۳۹۴ س ۳۹۵ س ۳۹۶ س ۳۹۷ س ۳۹۸ س ۳۹۹ س ۴۰۰ س ۴۰۱ س ۴۰۲ س ۴۰۳ س ۴۰۴ س ۴۰۵ س ۴۰۶ س ۴۰۷ س ۴۰۸ س ۴۰۹ س ۴۱۰ س ۴۱۱ س ۴۱۲ س ۴۱۳ س ۴۱۴ س ۴۱۵ س ۴۱۶ س ۴۱۷ س ۴۱۸ س ۴۱۹ س ۴۲۰ س ۴۲۱ س ۴۲۲ س ۴۲۳ س ۴۲۴ س ۴۲۵ س ۴۲۶ س ۴۲۷ س ۴۲۸ س ۴۲۹ س ۴۳۰ س ۴۳۱ س ۴۳۲ س ۴۳۳ س ۴۳۴ س ۴۳۵ س ۴۳۶ س ۴۳۷ س ۴۳۸ س ۴۳۹ س ۴۴۰ س ۴۴۱ س ۴۴۲ س ۴۴۳ س ۴۴۴ س ۴۴۵ س ۴۴۶ س ۴۴۷ س ۴۴۸ س ۴۴۹ س ۴۵۰ س ۴۵۱ س ۴۵۲ س ۴۵۳ س ۴۵۴ س ۴۵۵ س ۴۵۶ س ۴۵۷ س ۴۵۸ س ۴۵۹ س ۴۶۰ س ۴۶۱ س ۴۶۲ س ۴۶۳ س ۴۶۴ س ۴۶۵ س ۴۶۶ س ۴۶۷ س ۴۶۸ س ۴۶۹ س ۴۷۰ س ۴۷۱ س ۴۷۲ س ۴۷۳ س ۴۷۴ س ۴۷۵ س ۴۷۶ س ۴۷۷ س ۴۷۸ س ۴۷۹ س ۴۸۰ س ۴۸۱ س ۴۸۲ س ۴۸۳ س ۴۸۴ س ۴۸۵ س ۴۸۶ س ۴۸۷ س ۴۸۸ س ۴۸۹ س ۴۹۰ س ۴۹۱ س ۴۹۲ س ۴۹۳ س ۴۹۴ س ۴۹۵ س ۴۹۶ س ۴۹۷ س ۴۹۸ س ۴۹۹ س ۵۰۰ س ۵۰۱ س ۵۰۲ س ۵۰۳ س ۵۰۴ س ۵۰۵ س ۵۰۶ س ۵۰۷ س ۵۰۸ س ۵۰۹ س ۵۱۰ س ۵۱۱ س ۵۱۲ س ۵۱۳ س ۵۱۴ س ۵۱۵ س ۵۱۶ س ۵۱۷ س ۵۱۸ س ۵۱۹ س ۵۲۰ س ۵۲۱ س ۵۲۲ س ۵۲۳ س ۵۲۴ س ۵۲۵ س ۵۲۶ س ۵۲۷ س ۵۲۸ س ۵۲۹ س ۵۳۰ س ۵۳۱ س ۵۳۲ س ۵۳۳ س ۵۳۴ س ۵۳۵ س ۵۳۶ س ۵۳۷ س ۵۳۸ س ۵۳۹ س ۵۴۰ س ۵۴۱ س ۵۴۲ س ۵۴۳ س ۵۴۴ س ۵۴۵ س ۵۴۶ س ۵۴۷ س ۵۴۸ س ۵۴۹ س ۵۵۰ س ۵۵۱ س ۵۵۲ س ۵۵۳ س ۵۵۴ س ۵۵۵ س ۵۵۶ س ۵۵۷ س ۵۵۸ س ۵۵۹ س ۵۶۰ س ۵۶۱ س ۵۶۲ س ۵۶۳ س ۵۶۴ س ۵۶۵ س ۵۶۶ س ۵۶۷ س ۵۶۸ س ۵۶۹ س ۵۷۰ س ۵۷۱ س ۵۷۲ س ۵۷۳ س ۵۷۴ س ۵۷۵ س ۵۷۶ س ۵۷۷ س ۵۷۸ س ۵۷۹ س ۵۸۰ س ۵۸۱ س ۵۸۲ س ۵۸۳ س ۵۸۴ س ۵۸۵ س ۵۸۶ س ۵۸۷ س ۵۸۸ س ۵۸۹ س ۵۹۰ س ۵۹۱ س ۵۹۲ س ۵۹۳ س ۵۹۴ س ۵۹۵ س ۵۹۶ س ۵۹۷ س ۵۹۸ س ۵۹۹ س ۶۰۰ س ۶۰۱ س ۶۰۲ س ۶۰۳ س ۶۰۴ س ۶۰۵ س ۶۰۶ س ۶۰۷ س ۶۰۸ س ۶۰۹ س ۶۱۰ س ۶۱۱ س ۶۱۲ س ۶۱۳ س ۶۱۴ س ۶۱۵ س ۶۱۶ س ۶۱۷ س ۶۱۸ س ۶۱۹ س ۶۲۰ س ۶۲۱ س ۶۲۲ س ۶۲۳ س ۶۲۴ س ۶۲۵ س ۶۲۶ س ۶۲۷ س ۶۲۸ س ۶۲۹ س ۶۳۰ س ۶۳۱ س ۶۳۲ س ۶۳۳ س ۶۳۴ س ۶۳۵ س ۶۳۶ س ۶۳۷ س ۶۳۸ س ۶۳۹ س ۶۴۰ س ۶۴۱ س ۶۴۲ س ۶۴۳ س ۶۴۴ س ۶۴۵ س ۶۴۶ س ۶۴۷ س ۶۴۸ س ۶۴۹ س ۶۵۰ س ۶۵۱ س ۶۵۲ س ۶۵۳ س ۶۵۴ س ۶۵۵ س ۶۵۶ س ۶۵۷ س ۶۵۸ س ۶۵۹ س ۶۶۰ س ۶۶۱ س ۶۶۲ س ۶۶۳ س ۶۶۴ س ۶۶۵ س ۶۶۶ س ۶۶۷ س ۶۶۸ س ۶۶۹ س ۶۷۰ س ۶۷۱ س ۶۷۲ س ۶۷۳ س ۶۷۴ س ۶۷۵ س ۶۷۶ س ۶۷۷ س ۶۷۸ س ۶۷۹ س ۶۸۰ س ۶۸۱ س ۶۸۲ س ۶۸۳ س ۶۸۴ س ۶۸۵ س ۶۸۶ س ۶۸۷ س ۶۸۸ س ۶۸۹ س ۶۹۰ س ۶۹۱ س ۶۹۲ س ۶۹۳ س ۶۹۴ س ۶۹۵ س ۶۹۶ س ۶۹۷ س ۶۹۸ س ۶۹۹ س ۷۰۰ س ۷۰۱ س ۷۰۲ س ۷۰۳ س ۷۰۴ س ۷۰۵ س ۷۰۶ س ۷۰۷ س ۷۰۸ س ۷۰۹ س ۷۱۰ س ۷۱۱ س ۷۱۲ س ۷۱۳ س ۷۱۴ س ۷۱۵ س ۷۱۶ س ۷۱۷ س ۷۱۸ س ۷۱۹ س ۷۲۰ س ۷۲۱ س ۷۲۲ س ۷۲۳ س ۷۲۴ س ۷۲۵ س ۷۲۶ س ۷۲۷ س ۷۲۸ س ۷۲۹ س ۷۳۰ س ۷۳۱ س ۷۳۲ س ۷۳۳ س ۷۳۴ س ۷۳۵ س ۷۳۶ س ۷۳۷ س ۷۳۸ س ۷۳۹ س ۷۴۰ س ۷۴۱ س ۷۴۲ س ۷۴۳ س ۷۴۴ س ۷۴۵ س ۷۴۶ س ۷۴۷ س ۷۴۸ س ۷۴۹ س ۷۵۰ س ۷۵۱ س ۷۵۲ س ۷۵۳ س ۷۵۴ س ۷۵۵ س ۷۵۶ س ۷۵۷ س ۷۵۸ س ۷۵۹ س ۷۶۰ س ۷۶۱ س ۷۶۲ س ۷۶۳ س ۷۶۴ س ۷۶۵ س ۷۶۶ س ۷۶۷ س ۷۶۸ س ۷۶۹ س ۷۷۰ س ۷۷۱ س ۷۷۲ س ۷۷۳ س ۷۷۴ س ۷۷۵ س ۷۷۶ س ۷۷۷ س ۷۷۸ س ۷۷۹ س ۷۸۰ س ۷۸۱ س ۷۸۲ س ۷۸۳ س ۷۸۴ س ۷۸۵ س ۷۸۶ س ۷۸۷ س ۷۸۸ س ۷۸۹ س ۷۹۰ س ۷۹۱ س ۷۹۲ س ۷۹۳ س ۷۹۴ س ۷۹۵ س ۷۹۶ س ۷۹۷ س ۷۹۸ س ۷۹۹ س ۸۰۰ س ۸۰۱ س ۸۰۲ س ۸۰۳ س ۸۰۴ س ۸۰۵ س ۸۰۶ س ۸۰۷ س ۸۰۸ س ۸۰۹ س ۸۱۰ س ۸۱۱ س ۸۱۲ س ۸۱۳ س ۸۱۴ س ۸۱۵ س ۸۱۶ س ۸۱۷ س ۸۱۸ س ۸۱۹ س ۸۲۰ س ۸۲۱ س ۸۲۲ س ۸۲۳ س ۸۲۴ س ۸۲۵ س ۸۲۶ س ۸۲۷ س ۸۲۸ س ۸۲۹ س ۸۳۰ س ۸۳۱ س ۸۳۲ س ۸۳۳ س ۸۳۴ س ۸۳۵ س ۸۳۶ س ۸۳۷ س ۸۳۸ س ۸۳۹ س ۸۴۰ س ۸۴۱ س ۸۴۲ س ۸۴۳ س ۸۴۴ س ۸۴۵ س ۸۴۶ س ۸۴۷ س ۸۴۸ س ۸۴۹ س ۸۵۰ س ۸۵۱ س ۸۵۲ س ۸۵۳ س ۸۵۴ س ۸۵۵ س ۸۵۶ س ۸۵۷ س ۸۵۸ س ۸۵۹ س ۸۶۰ س ۸۶۱ س ۸۶۲ س ۸۶۳ س ۸۶۴ س ۸۶۵ س ۸۶۶ س ۸۶۷ س ۸۶۸ س ۸۶۹ س ۸۷۰ س ۸۷۱ س ۸۷۲ س ۸۷۳ س ۸۷۴ س ۸۷۵ س ۸۷۶ س ۸۷۷ س ۸۷۸ س ۸۷۹ س ۸۸۰ س ۸۸۱ س ۸۸۲ س ۸۸۳ س ۸۸۴ س ۸۸۵ س ۸۸۶ س ۸۸۷ س ۸۸۸ س ۸۸۹ س ۸۹۰ س ۸۹۱ س ۸۹۲ س ۸۹۳ س ۸۹۴ س ۸۹۵ س ۸۹۶ س ۸۹۷ س ۸۹۸ س ۸۹۹ س ۹۰۰ س ۹۰۱ س ۹۰۲ س ۹۰۳ س ۹۰۴ س ۹۰۵ س ۹۰۶ س ۹۰۷ س ۹۰۸ س ۹۰۹ س ۹۱۰ س ۹۱۱ س ۹۱۲ س ۹۱۳ س ۹۱۴ س ۹۱۵ س ۹۱۶ س ۹۱۷ س ۹۱۸ س ۹۱۹ س ۹۲۰ س ۹۲۱ س ۹۲۲ س ۹۲۳ س ۹۲۴ س ۹۲۵ س ۹۲۶ س ۹۲۷ س ۹۲۸ س ۹۲۹ س ۹۳۰ س ۹۳۱ س ۹۳۲ س ۹۳۳ س ۹۳۴ س ۹۳۵ س ۹۳۶ س ۹۳۷ س ۹۳۸ س ۹۳۹ س ۹۴۰ س ۹۴۱ س ۹۴۲ س ۹۴۳ س ۹۴۴ س ۹۴۵ س ۹۴۶ س ۹۴۷ س ۹۴۸ س ۹۴۹ س ۹۵۰ س ۹۵۱ س ۹۵۲ س ۹۵۳ س ۹۵۴ س ۹۵۵ س ۹۵۶ س ۹۵۷ س ۹۵۸ س ۹۵۹ س ۹۶۰ س ۹۶۱ س ۹۶۲ س ۹۶۳ س ۹۶۴ س ۹۶۵ س ۹۶۶ س ۹۶۷ س ۹۶۸ س ۹۶۹ س ۹۷۰ س ۹۷۱ س ۹۷۲ س ۹۷۳ س ۹۷۴ س ۹۷۵ س ۹۷۶ س ۹۷۷ س ۹۷۸ س ۹۷۹ س ۹۸۰ س ۹۸۱ س ۹۸۲ س ۹۸۳ س ۹۸۴ س ۹۸۵ س ۹۸۶ س ۹۸۷ س ۹۸۸ س ۹۸۹ س ۹۹۰ س ۹۹۱ س ۹۹۲ س ۹۹۳ س ۹۹۴ س ۹۹۵ س ۹۹۶ س ۹۹۷ س ۹۹۸ س ۹۹۹ س ۱۰۰۰ س



میں دو ساقی سے اور چلے دیئے (دیکھو ص ۶۲) ص ۳۰ "خیزو دیکھو ص ۵۹ ص ۱۱۳ اور بظاہر اور معانی پر بھی کتاب میں صنفی تہریروں کی مثالیں ۵۰۲ ص ۱۳ پر ایک نسخہ میں ہے کہ آج کل مسئلہ ہے۔ دوسرے نسخہ میں یہاں مسئلہ ہے۔

خوش نے اس کتاب کو جسے وہ حاصل کر کے نام سے یاد کرتا ہے "مجموع اخبار اور تبایح صنفی" بتا چکا ہے (ص ۱۵۹) کل ۱۱ تراجم اس کی کتاب میں شامل ہیں۔ ان شعریں سے جی کے ترشے اس کتاب میں ہیں۔ دس شاعر جس کی کبریٰ یعنی مسئلہ ۱ سے پہلے فوت ہو چکے تھے اور ہندوستان کے ساتھ ان کو کوئی عاثر نہیں۔ مگر باقی ۱۱ شاعر وہ ہیں جو اکبر یا جہانگیر یا دلاؤں کے سامنے اور ان میں سے ۲۹ شاعر ایسے ہیں جو ہندوستان میں آئے اور ان کو صادر اکبری یا جہانگیری یا اموی اکبری یا جہانگیری یا سلاطین و اموی دکن سے ملتا رہا اور ۱۱ ایسے ہیں جو ہندوستان کے باشندے تھے۔ ہر شاعر جن کے دلی قزاق کے رچنے والے تھے۔ ان ۱۱ شعرا کو علامت نے تین مرتبوں میں بانٹا ہے۔

مرتبہ اول میں ۱۶ شعرا ہیں جو ختمِ سلطنت و ختمِ دولت کے وقت ہو چکے تھے۔ سب سے اول نکلی گئی (السنی مسئلہ ۱) ہے۔ اور سب سے آخریکم فغور گمانی جو قولِ دولت مسئلہ میں فوت ہوا۔

سرف نے ان شعرا کو ان کے بیمنِ وفات کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ سوائے اس کے کہ پرتوی اس کے نزدیک اتیدی کے بعد فوت ہوا مگر کتاب کا ترتیب میں وہ پہلے آگیا ہے۔ لیکن بیمن کے نزدیک پرتوی اتیدی سے پہلے فوت ہوا۔ ان شعراء میں سے صرف ٹنگی سے فوت ہوا ہے۔

مرتبہ دوم میں بیس شاعر مذکور ہیں۔ جنہوں نے ساقی سے کہے ہیں۔ اور جو تاہیف کتاب کے وقت ابھی زندہ تھے۔ ان میں سے اکثر سے وقت خود کا ہے۔

لے ای جی خاتمہ کے دلاؤں مسلم لہاں کے تراجم شامل ہیں۔ اس تراجم میں ہوا جزا است دلی اور میر جید ساقی شامل ہیں جی کے تراجم مستثنیٰ کیے گئے۔ مگر دوسرے تراجم کاغذیوں کے کچھ حالات یہاں درج ہیں۔



مرتبہ سوم میں بھیجیں شاعر مذکور ہیں جن میں اکثر سے رشادہ سب سے اعلیٰ مرتبہ خود ملا ہے۔ اور جنہوں نے بھول مرتبہ درمیانہ میں ۱۵۱۲ تا ۱۵۱۳ کے وقت تک ساقی نامہ ذکر کیے تھے۔ لیکن حقیقت میں تین شاعران میں سے ایسے ہیں جن کے ساقی ناموں کا اس نے خود ذکر کیا ہے۔ اس کے سوا اور بھی بعض آثار صنف تاہیف کے اس مرتبہ میں نمایاں ہیں۔ مثلاً 'مؤلف کہتا ہے کہ اس مرتبہ کے سب شعرا سے اس کی ملاقات ہوئی۔ لیکن چار شاعر (یعنی نظیری۔ قدوسی۔ تقریبیگ قش اور باقی) بھی کے ترجمے نام پر کے نسخہ میانہ میں مرتبہ سوم میں درج ہیں۔ ان میں سے سوائے باقی کے اور کسی سے مؤلف کی ملاقات ذکر نہیں ہے۔ اس مرتبہ میں جن شعرا کا ذکر آیا ہے ان میں سے سوائے باقی کے اور کسی سے مؤلف کی ملاقات ذکر نہیں ہے۔ اس مرتبہ میں جن شعرا کا ذکر آیا ہے ان میں سے تاہیف کتاب کے وقت میں زندہ اور پانچ وقت ہو چکے تھے۔ دوسرے اور تیسرے مرتبہ میں تراجم کی ترتیب میں کوئی خاص بات ملاحظہ نہیں ہے۔

## میانہ کی امتیازی خصوصیتیں

۱. مؤلف نے شعرا کے حالات اور تذکروں کی نسبت علوی زیادہ تفصیل سے دیے ہیں۔ اکثر شاعروں کے تذکروں میں اطلاعات ذیل کا بہم پہنچا اس کے پیش نظر ہے:
- شاعر کا ہم و نسب و تخلص اس کے آباء و اجداد کے شغل و اطلاعات، شاعر کی علمی قابلیت اور اس کے شعر کا مرتبہ، شاعر کی ہیئت، اور کن کن بادشاہوں یا امرا کی خدمت میں ملاقات ہوئی یا نہیں، اور خود شاعر سے اس کے ملاقاتیوں کے یا اس کے کسی دوست یا عزیز سے۔ ملاقات مؤلف کے وقت اس کی عمر کیا تھی۔ اور اس کا کلام مرتب ہوا تھا یا نہیں، تفصیل منظومات شاعر مع تعداد ابیات مؤلف شاعر کا کلام دیکھا یا نہیں، سند نسخہ ملاقات شاعر اس کا وطن، شاعر کا ساقی نامہ یا اور کلام کا خود کم یا



تذکروں میں ۷ اہتمام اشعار کے ضبط کرنے میں کسی نے کیا ہوگا۔

۲۔ مؤلف نے شاعروں کے حالات صحیح اور مستند ماخذوں سے لیے ہیں۔

مرثیہ کو تحقیق کا بہت خیال ہے۔ مرتبہ ثانی کی تمہید میں (ص ۲۲۳ پر) وہ کہتا ہے کہ بھگت کے متبع اہل کے شعراء کے حالات اس نے "از دہی استاد ارباب خرد و از قول مردم معتبر" نقل کیے ہیں۔ اور مرتبہ دوم میں بھی شعراء کو وہ مل سکا ہے ان کے حالات خود ان کے اپنے اقوال سے درجی سے نکالتے ہیں ہوتی ان کے حالات ان کے مزاجوں اور دوستوں سے لے کر مدح کیے ہیں۔ مرتبہ سوم کے اکثر دیا شاید تمام شعراء سے وہ خود ملتا ہے جیسا کہ وہ ص ۲۱۳ پر کہتا ہے۔ ان کے حلقے میں فرض کیا جاسکتا ہے کہ خود وہ شعراء ہی حالات خود جو کتاب کا ماخذ ہیں۔

کتاب میں اس نے جاما اپنے ماخذوں کی طرف اشارہ کیا ہے گو ہر جگہ تصریح موجود نہیں۔ جمہ اکبری سے بیشتر کے شعراء کے حالات میں از مضم پر اس نے میر تقی میر کی کتاب "غزلن آجندہ" سے مراد حاصل کیا ہے۔ مگر اس کتاب اور اس کے مؤلف کا حال مجھ کو معلوم نہیں ہو سکا۔ بعض جہاتوں کے توافقی سے معلوم ہوتا ہے کہ "تغذہ صافی مولانا سام مرزا اور نقائیں انماؤں مولانا ملا علی قزوینی" کے سامنے ہیں دیکھو بھگت بذریعہ فہرست سوم اسی طرح تذکرہ دولت شاہ، جہاں الاسرار آدری، بہارستانی اور نقائیں آانس بھی کہیں کہیں اشعار ہوتی ہیں۔

۳۔ دیکھ بھگت ص ۱۵۳ میں۔ جہاں وہ اپنے آپ کو "مختار آجندہ" کہتا ہے۔

۴۔ مرثیہ نے تقریباً اسی انداز میں کتب کی فہرست صاف غفلت میں نہیں لکھا کہ ان سے حقائق ہوتی۔ دیکھو بھگت ص ۱۵۳

۵۔ آخری حوالہ احمدی کے مافی میں ہے۔ دیکھو ص ۲۲۲۔ "بہار غزلن آجندہ"۔ گرداں ص ۱۷۷ کا حوالہ غلطی سے درج ہوا ہے

وہ غلطی اہلکار کی ذلی میں درج ہوا پانچتہ نقد

۶۔ بھگت ص ۱۱

۷۔ ایضاً ص ۱۱ و ص ۲۶ جہاں۔ "فہرست سوم" ص ۲۲۳ حوالہ ۳ میں نقائیں کے بعد "۱۰۱۲" پر دیکھنا چاہیے کہ آخر میں جو ان

صنعت میں نقائیں کا ذکر تھا کتاب میں ہے۔











مالِ تاریخِ محمد شاہی میں ہے، ان کی تفصیل یہ ہے :

دہستی سرکردی ۔ وصلی ۔ ملکی ترقی و معمری کاشی ۔ معانی تہذیبی ، روحانی مسکن ، سیر مہدائے مشرق ، حیاتی روشنی ، رادی ، دور درخش جاوید و ہمدانی مومن کتاب۔

کم مشہور شعرا کا مالِ موقوف نے نسبتاً مفصل دریا ہے۔ خصوصاً مندرجہ ذیل کا :

پردہ نوئی ۔ خٹائی ۔ شاہ پور مازنی ۔ فردوسی استراکادی ۔ فردوسی کاشی ۔ کابل جہری ۔ ادبی کشمیری ۔ مشعادی  
مدانی ۔ موزن الملک دکن میں سے جی ناموں پر خط کینچا گیا ہے ان کا مال غرض کرنے دو دو چار چار  
سطروں سے زیادہ نہیں دریا۔

۹۔ قدردانی شعرا کے متعلق تفصیلات

موقوف نے اپنے معاصر ادیبانِ ہند و ایرانی اور دکن اور ان کے اسرار کی قدردانی شعرو شعرا پر  
بالواسطہ اور بلا واسطہ بہت روشنی ڈالی ہے۔

تیسرے حاشیہ صفحہ ۱۲۸ : لکھ دیا ہے ۔ مگر ساتھی ہر حافظ کے زیارت کی تعداد اس کے ان حاشیہ خیر سے زیادہ ہے یعنی اس نے

۱۲۸ بیت دیکھ لیا ۔ اور حاشیہ خیر ان کی تعداد ۱۲۹ بتاتا ہے۔



# انتخاب اشعار

## غزل آذری

به مجلسی که در آن گنج کبریا بخشند      هزار انوشاه بی یک گنج بخشند  
 در آن مقام که یزیدان فضل می دارند      گناه خلق به یک آه مبتلا بخشند  
 غلام همت آن عارفان با کرم      که یک صواب به بینند و عدو خطا بخشند  
 دلا ز یکدلا دور و شب گرانی کن      بود که دزد کشتان جود به ما بخشند  
 خدیم پیر ز عیبیان و چشم آن دایم      که جرم ما بجز آن پار ما بخشند  
 به نیم ساعت هجر آذری نمی اندزد  
 هزار سال گرت در جهان بقا بخشند

داز خلاصه الاشعار نقلی کا شنی

## بابر میرزا بن بایسنقر میرزا بن میرزا شاه رخ می فرماید

هر دل که دال رخ آن ماه پاره نیست      او را گری دل که کم از سنگ خار نیست  
 گفتم بیا چه پاره کنم در غم تو گشت      این جا جز این که جان بپارند چاره نیست  
 نو روز و نو بهار می و دلبستان خوش  
 بآید بیش کوشش که عالم دوباره نیست

داز مخزن انوار



## میر محمد الدین محمد

مگر از جلا سادست و نقبای اسمان بود و رفت هفت سال منصب صدارت شاه طهماسب صفوی

بود تعلق داشت می منوراید

بدور باد رحمت آفتاب یعنی چه به پیش خیال و خلعت مشک بهب یعنی چه

خیال رنگس مستت ز دست برد مرا و گرنه با دل پُر درد خواب یعنی چه

خیال شمس اگر نیست در دولت یعنی

دل پُر آتش و چشم پُر آب یعنی چه

(از قصه سالی)



## روضہ مبارکہ

# بندگی حضرت داؤد کرانی شیر گدھی

۱۰ دسمبر ۱۹۵۷ء کو اداکار سے سڑک کے ذریعہ شیر گڑھ جانے کا اتفاق ہوا۔ پلیٹنٹ احمد ربانی سڑک اور کمری جناب سید علی رضا صاحب گریزی جو سسٹلج کاٹی ملز اداکارہ میں لیبر جنرل ہیں ہمراہ تھے 'یہ دونوں نوجوان اپنے جہدوں کے مشاغل کے ساتھ ساتھ شوق علم اور ذوق سلیم کو جمع کرتے ہیں' وہ دھرت اس سفر میں ہمراہ تھے بلکہ تمام اختلاطات سفر انہوں نے اپنے دے بے تھے اور بہت اور پابندی وقت سے یہ سفر طے ہوا 'اداکارہ سے ۱۰ میل پر ریوال اور وہاں سے تقریباً ۱۱ میل پر شیر گڑھ ہے' شیر گڑھ ایک مختصر سی بستی ہے 'کہتے ہیں کہ شیر شاہ نے یہاں قلعہ بنایا تھا اور گنہ گاروں کو بڑے ظلم سے 'لاہور ۱۳۵۷ھ سفر ۱۳۴۲' اس بستی میں اگرچہ موتی صاحبی کے منگے اور ان کے تعمیر کردہ مکانات وغیرہ چھاپا نظر آتے ہیں مگر یہاں کی سب سے اہم تاریخی عمارت جناب داؤد کرانی کی خانقاہ ہے،

یہ خوبصورت بہشت پہلو گنبد دار عمارت ایک چھوٹے سے پرچی ہے 'عمارت کے اندر چوبارہ پر چھاپا گل کاری کی گئی ہے 'بہشت پہلو تہہ سے دیواریں اٹھا کر ان پر آٹھ محرابیں بنائی ہیں اور ان محرابوں پر گنبد تعمیر کیا گیا ہے چار دیواری کی تمام درمیانی ہرگز میں جناب کرانی کا گھر خانہ ہے اور قبروں میں سب سے نمایاں قبر جناب کرانیؒ کی ہے 'ذکرہ محرابوں کے نیچے شمالی سمت سے شروع کے مسلسل چار طرے پوری سورۃ الفتح لکھی ہے یعنی انا نقضنا لك فتحا ہبنا سے مضبوط و اجرا عظیما تک 'گنبد کے اندر روشنی کم ہے تاہم کچھ روشنی کرنے کے بعد بیسی

لے عظیم تک پہنچ کر ان کے زانیہ میں خانقاہ کے مختلف تزئینات تھے اور عقدا گلیں نظر جا کر حیران کٹے ہوئے تھے کہ... متبروزانہ سے صفحہ ۱۰

راہ کے دھندلے روشنی لکھی کا گھر شیر ۱۰ دسمبر ۱۹۵۷ء سفر ۱۴۱











فکر اس کتبہ کو پڑھا گیا، بچے دیوانوں پر ذیل کا لادسی نظم بھی مستحقیق خط میں درج ہے، اس کا مطلع ثنائی دیوانہ کے ذاتی سر سے ہے اور مطلع جنونی دیوانہ کے بائیں سر سے پڑا ہے کل نو شعر ہیں:

### نظم

ای مصنی چون پیچیدہ رحمت لعلالیں	سرفراز صورت و سخی شد دنیا و دین
نکوتہ وحدت کہ کس رایت حاصل ہے گلی	طباہان را از رخ خوب تو شد بین اینین
قلب عالم ششخ دادد آن سپہ معرفت	عالم علم بسبب و شارع شرع متین

صلحت قرب و کرمیت راست بر بالائی او	ہم شریعت ہم تحقیقت دادد اند آستین
بس کہ نہ قادری ہر دم ز رویش ظاہر است	پیش او ملک و ملک دادد بھان سرور زمین
وہابی یا رحمت لعلالیں می طرائفش	جبرتی دارم ز دعوت ادائی و انم جز این

چون نمی شد رحمت لعلالیں این گفتہ شد	... گمشدہ ... بی یا رحمت لعلالیں
ای سپہ معرفت دارد تمنا مسلمی	آگہ باشد دندہ مردہ در غم عشقت فریبی
حشر آن ظم دیدہ ہم از خاکساران تو داد	این دعا را بد آیین یاد بیا از روح طالین

گنبد کے اندر کمرے ہو کر دروازے کی طرف رخ کریں تو جنونی دیوانہ کے آئیں سر سے پڑے شعر لکھے ہوئے ملیں گے،

ابن شاہ کہ از عشق بخن بود شاتش یا عاشق مست آمد تا سنج و قاتش  
اس دادہ تادیک بینی "یا عاشق مست" سے ۱۴۶ء حاصل ہوتا ہے، اس کے بعد یہ شعر ہیں جی سے

لے طریق تفہیم کے استعمال ہوا ہے۔

لے ۱۴۶ء سے لکھے ہیں۔



اس تاریخ کی تصدیق مزید ہوتی ہے:

تاریخ طلب کند گر اہل جہان بر گوی معالی بسر شوق روان

در خمہدو ہشتاد و دو این شاہ زمان شد عند یکب یکب خیر زمان

پہلی نظم میں 'تخلص مسلطی' ہے اور آخری دو شعر میں معالیٰ یہ دونوں تخلص شاہ ابو المعالی لاہوری سے

کے ہیں جن کا ذکر اس مضمون کے آخر میں آئے گا۔

یہ علامت گہندی کے اندر کی کیفیت تھی، اسہر کی جانب دروازے کے اوپر یہ آیت شریف لکھی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ ... الى ... وسلموا تسليماً مذہمت کے گنبد پر تھیں مکی کاہی کی گئی ہے

اور اس پر پانچ سیاہ و سرخ رنگین پٹیاں بنی ہیں تمام عمارت پر ڈھائی تین انچ موٹی چوڑی کی تہ ہے اور اس کی سطح

گی کار ہے، مگر زمانہ سے اس گلکاری کا رنگ طاب ہو گیا ہے اس لیے اس کی تجدید ایک عرصہ سے ہو رہی ہے۔

مزون حرقی صاحبان کا ہے مگر محکم آثار قدیر کی معرفت یہ مزون اٹھ رہا ہے، مستری احمد یار مکانی کوٹ عثمان خان

قصور نے مجھ کو بتایا کہ وہ بیس سال سے اس مقبرہ کی مرمت کر رہا ہے، پہلے اس کا بھائی اس کا ہم کار تھا، وہ فوت

ہو گیا تو اب اس کا شاگرد اس کو مدد دے رہا ہے، اس کا بیان ہے کہ محکم آثار قدیر سے ایک صاحب باوجود ہی

ماہرہ اس کا کام دیکھنے کے لیے آتے ہیں اور اسی محکم سے اس کو مشاہد ملتا ہے، وہ ماہرین پر ماہر کی طرف کافی

بندی پر ہوا اس قسم کے جسے کئے ہیں:

جَلَّ قَدْرُ اللَّهِ ذِي الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ

جَلَّ قَدْرُ اللَّهِ الْوَدُودِ

جَلَّ قَدْرُ اللَّهِ ذُو الشَّهَادِ

جَلَّ قَدْرُ اللَّهِ الْمُصَوِّدِ

حق احمد

مستری احمد یار تجدید نقوش کا کام بہت بوشیاری سے سر انجام دے رہا ہے، مگر صور اتفاق سے وہ

ملے گزرتا ہے جو جب اس سال ۱۳۸۲ کی ذی القعدة ہے اس کے ترجمہ اردو میں لاہور ۱۳۸۲ء مضمون ہے یہ غزل فقیر کی سلسلی تخلص کے اسم

ہے اس سے ظاہر ہے کہ صاحب ابو المعالی کا تخلص مسلطی بھی تھا۔



’خود ہے۔ کسے پڑے لوگوں کو عبادتیں پڑھ کر اس کی رہنمائی کرنا چاہیے اور نہ غفلتوں کے اجوار کو غلط طور پر  
 جانے سے عبادتیں بند کرنے کے لیے مسخ اور بے سلی ہوجائیں گی۔  
 انکی یہ سوال باقی ہیں کہ :

صاحبِ مودت کون سے بزرگ ہیں؟ اور باقی عبادت کون ہیں؟

صاحبِ مودت حضرت شیخ الاسلام بنی بنگالہ صاحبِ مودت کے حالات یوں تو منیر عہد کے اولیاءِ مودت کے  
 تذکرہ میں عام طور پر ملتے ہیں مگر منتخب التواریخ (طبع کلکتہ ۱۲۸۶ء) میں پڑاؤنی نے آپ کے کچھ  
 چشم دید حالات درج کیے ہیں وہ منقول اور بہت ہی دلچسپ ہیں۔

ان کا حامل یہ ہے کہ شیخ مودت کے آپسے کام عہد سے آئے اور انکی مثال میں بیعت پور میں آباد ہوئے۔  
 آپ کے والد نامہ آپ کی ولادت سے پہلے فوت ہو گئے اور آپ کی والدہ کریمہ آپ کی ولادت سے تھوڑی  
 مدت بعد فوت ہوئیں شیخ رحمت اللہ آپ کے بڑے بھائی تھے آپ کو پالا اگر دوش روزگار سے آپ پہلے  
 مست گھرو اندوہاں سے لاہور آئے اور مولانا جامی کے شاگرد مولانا اسماعیل اچہ سے پریشان شروع کیا، پھر  
 ہی میں شرح اشعنانی ایسی اچھی طرح سے پڑھتے تھے کہ ولایتی لوگ جو آپ کے ہم بیعت تھے آپ کی عبادت میں

ملہ صاحبِ مودت: اولیاءِ اہلِ مودت، صفحہ ۱۰۰، دسارح الایات، از محمد شرف علی نقوی کراچی، دانش گاہِ جناب میں صدق  
 ۱۳۳۲ھ میں مکمل کیا ہے، برکتِ اقدس لایفہ پراگتی ہے، ’’اولیاءِ اہلِ مودت‘‘ درجہ اول، ص ۱۰۰، ’’مذہبِ اہلِ مودت‘‘ از حسن  
 نظام مدنی، لاہور، ۱۳۳۵ھ، صفحہ ۱۰۰، ’’مذہبِ اہلِ مودت‘‘ لاہور، ۱۳۳۵ھ، صفحہ ۱۰۰، ’’مذہبِ اہلِ مودت‘‘ لاہور، ۱۳۳۵ھ، صفحہ ۱۰۰،

تذکرہ بیعت پور، طبع مقررہ میں ہے، صاحبِ مودت، Hand Relat، نقشہ نمبر ۲، آجی، امریکہ، مودت، ۱۳۳۲ھ میں  
 افغانوں کی اس بیعت کو علامہ تیسویں بخیرہ صاحب سے ملے، برکتِ اقدس

کے اہلِ مودت، تذکرہ فی حق، دسارح الایات، صفحہ ۱۰۰

کے مست گھروں کے لئے ہے، جن میں شامل ملک کی لون میں ملکی ہیں، دسارح الایات، صفحہ ۱۰۰، ’’مذہبِ اہلِ مودت‘‘ لاہور، ۱۳۳۵ھ، صفحہ ۱۰۰،  
 ’’مذہبِ اہلِ مودت‘‘ لاہور، ۱۳۳۵ھ، صفحہ ۱۰۰















ان کی ملاقات ہوئی آپ نے ہر چہ کہ، غمزدار منتقل کی طبیعت کی تقریب سے ہوئی ہے، و خدمت الملک لے کہا، سنا ہے کہ آپ کے مریدوں کے وقت یا داؤد یا داؤد کہتے ہیں، شیخ نے فرمایا، "اے صاحب کو سنتے ہیں اشتہار تھا، اس جماعت نے علامہ یا داؤد یا داؤد کہا، ہر طرف اس تقریب سے ایک دن یا ایک سات خدمت الملک کے پاس ہے، ان کو مراعت و لہذا بخلاف اور مراعت و محتاج اور کے چند کے کہ خدمت الملک متاخر ہوئے اور وہیں سے ان کو عزت کے ساتھ واپس کیا۔

ہدایتی نے جناب داؤد کے بذل و نثار کی بہت تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ سال میں ایک دو مرتبہ ہر وقت و جس جو ترجمات سے جمع ہوتا تھا لٹا دیا کرتے تھے اور اپنی الہیہ سمیت اپنی روائش کے جوئے میں چلے جاتے تھے اور سوائے مٹی کے کوٹے اور ایک بوری یا کہنے کے کوئی چیز اپنے لیے نہ رکھتے

بیچہ حاشیہ صفر گدہ مشق :

مسلمان مسلمان ہوئی غامی      نہ دل ہر چہ کہنے را باطل  
 نہ کہیں : شمس نے ہر ازید      جماعت را و سنت را بھان مید  
 نہ نہ الی و عزائی کوئی شوم      نہ دیدار حسد ا کوئی محسوم  
 نہ دفعی : مسد زدن زحمت ہر      جماعتی ہر وقت اور ہر مسد  
 نہ آن ملک ظاہری کو کہنے ساری      کند : مشیر حق مدہ : ازہی  
 زحمت خاک مسلمان غیبت دیں جوی      کہ : ابی میر سخی بیروز از جوی

[مک : مددانی حضرتان میں علی گڑھ ۱۹۱۷ء صفر ۱۲۹۷] نعم قد کاہن فی بعض الضیاع والاضیاع : ابھی یہاں سے بعض البلدان : خلاص من اهل البطالة كالزناوة والرفقة والرفقة : او القرامطة والاطحاف والمندوبية لكن الله تعالى كان يكتفي شره ولا الاغلاط وسط عليهم من علماء الدين وكماله من ربه يروم اور يسطروم ويطردهم : ومن هذه الدنيا وروما من الله سبحانه وتعالى على هذا الضيف انه وقتہ واجانه على قمع هذه الطوائف امرة . . . . . الربا يبين اليه الذين في الجاهل مع اهل الفساد والافاق (بکے صفر ۱۲۹۷)



تھے، دوبارہ جب غزانے کو بھرا ہوا پاتے کہ پھر یہی طریقہ اختیار کرتے تھے، اس کے باوجود ایام میلاد و عرس حضرت طرٹ اعظم میں تمام دائرین کھن کی تعداد لاکھ نفوس کے قریب ہوتی تھی کھانا، دپیو، طافا، کے نگر سے ملتا تھا دینیز و کھیں منتخب التوا تاریخ ۶: ۱۵۶ بد آؤنی لکھتے ہیں کہ یہ تصرف آج بھی بحال ہے مگر پہلے سے کئی گنا زیادہ،

بد آؤنی بیرام خان کے عہد حکومت میں (۱۰۳۹ھ تا ۱۰۶۷ھ) آگے میں غالب علی کو رہا تھا کہ اس نے بعض درباریوں سے جناب داؤد کا حال سنا، اور غلبہ باز صحبت اور اعتقاد اور اشتیاق دل میں پیدا کیا اور چند مرتبہ شیر گڑھ جانے کے ارادے سے روانہ ہوا مگر ہر بار مواقع نے راستہ دکھا، آخر بارہ برس کے بعد اس کے شیر گڑھ آنے کی تقریب پیدا ہوئی وہ یوں کہ وہ حسین خان کی خانہ داری میں تھا، خان مذکور کو ابراہیم حسین خان میرزا کے تعاقب کا حکم ملا، یہ میرزا سرسبز سے بھاگ کر شہاب آگیا تھا اور یہیں وہ ۹۸۰ھ میں گرفتار ہوا اور بالآخر خان میں بحالت قید زخموں کی شدت سے ٹر حال ہو کر فوت ہو گیا، یہ واقعات شہان اور ذی قعدہ ۹۸۰ھ کے درمیان واقع ہوئے (مختار تاریخ ۳: ۱۶۱ تا ۱۶۲) اگر ازونست تھو

ص ۱۱۱ و ۱۱۶ و ۱۱۷

ابراہیم حسین خان میرزا کے تعاقب کے زمانے میں بد آؤنی لاہور سے شیر گڑھ پہنچا اور چاروں ایک

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: الجاہلوت..... القالین والذالجا المخلین والذال..... ان بعض کفر اللہ [مذللہ لب لکھنؤ قرآن مجید ۱۵۴۱] بعض تائید اللہ سبحانہ و تعالیٰ و قد سیدہ نالحد للہ علی تمامہ، کھارا آؤنی بھی سطروں کی بعض جگہیں ہر گز نہ جلدی اور صحت کے وقت کا شادی میں، ڈاکٹر دے، محمد علی، کتاب The Considerations of India to Arabic Literature، طبع لاہور ۱۳۲۵ھ، صفحہ ۲۲۵ تا ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱



کی خدمت میں حاضر رہا۔ اس سلسلہ میں اس نے دو تین جنابیت و لہجہ ہمیں قلم بند کی ہیں، وہ لکھتا ہے کہ جناب شیخ نہایت صاحبِ حال تھے، تبتم اور تکلم کے وقت آپ کے داخل سے جو نور نکلتا تھا وہ دل کو متحرک کرتا تھا کم دن ہو گئے کہ جی میں کم دیش سوسا اور پچاس پچاس ہند اپنے خیل و تہار سمیت آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لانے پہلے اور تحقیق حاصل کرتے ہوں، بدآؤنی نے مشیر گڑھ کے درو دربار اور شہر دھرم کو تسبیح و ذکر کے فائدہ سے پر پایا۔

بدآؤنی نے ایک لطیف نکتہ بیان کیا ہے، وہ لکھتا ہے کہ جناب شیخ نے مجھ کو کلا اہلِ دین کی اور علم و ارکان میری جانب سے اپنے گھر میں نہایت کڑ میرا طریق یہی ہے، آپ کے اہلِ خانہ نے بدآؤنی کے مسئلوں اور فروعِ دین کے لیے اللہ صنی اور دال بھیجا۔

قوم کی اصلاح کا آغاز افرادِ دین کے گھروں کی اصلاح سے ہوتا ہے۔ فردا لگ اپنے گھر میں اپنے شیخ کا نائب ہو کر اصلاح کو جاری کرے تو اس سے بہتر ذمہ ہر اصلاح قوم کی تعمیر میں بھی نہیں آسکتی۔

بدآؤنی نے مالِ پس کی اجازت چاہی تو عرض کیا کہ مشیخ ہند میں مشہور ہے کہ ایک سید کے خروج کا وقت نزدیک ہے۔ ان میں سے اکثر کو ایک سید پر اتفاق ہے جس کے آہ و اہلاد دہلی اور جہانل کے تحت پر شکن رہ چکے ہیں، وہ جہاد کا سامان اور اسلحہ کے ہمہ پہنچانے میں مصروف ہیں اور کہتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت غوث اعظم نے ہم کو حکم دیا ہے اور بعض امرای سرحد بھی ان کے ساتھ مل گئے ہیں اور بعض کو مقامات اور انتہات میں ہمارے بھی لی ہے، اب وہ چاہتے ہیں کہ اس امام سے کوئی ملے اور انیں

شیخ دلفوز نے سید فکد کی وضع امداد و دریافت فرمائی

بدآؤنی نے کہا کہ وہ گزشتہ انہیں فیصلہ ہے، پانچ شریعت، منقطع، متزلزل اور ریاضت کیش، وہ اکثر دین کے

بقیہ حاشیہ ص ۱۰ گزشتہ بدآؤنی نے اپنی خدمت کا ذکر کیا ہے۔

شیخ اور بدآؤنی، علی  
حاشیہ ص ۱۰

نئے پیکنگ آتہ اموم کے صفحہ بدآؤنی نظر سے غائب ہوا شیخ کو ہم میں گواہ



وقت مقابلہ میں رہتا ہے اور رات کو اپنے حجرے میں مشغول عبادت و دعا کرتا، لیکن قیامِ رات ہے اور پہاڑی گری کے لہو میں کینا، اس کے علاوہ وہ غرض خلق اور صاحبِ اطوار شایستہ بھی ہے۔

شیخ نے یہ سن کر فرمایا: یہ جماعت ۲ صدیق ہیں جو حضرت طرٹ اعظم پر بہتان باندھ رہے ہیں اور اس سید زحاکہ کی راہ بند رہے ہیں۔ وہ بشارت و اشارات سب شیطانی قریب ہیں، حضرت طرٹ کی تقسیم تو یہ ہے کہ لوگ دنیا کی محنت کو دل سے نکال دیں اور صدق و اخلاص سے محنت الہی کی طرف رجوع کریں، اور آرزو اور ہوا و ہوس کے گرد و گھومیں، حضرت یہ کب چاہتے ہیں کہ کوئی شخص ریاضت و مجاہدہ کو چھوڑ کر پھر دنیا کے جال میں پھنسے، میرا پیغام اس سید کو پہنچاؤ کہ خدا تم کو اس عادی میں جس میں تم ہو، ترفیقِ استقامت بخشے گا اگر دنیا کی محنت کا فائدہ بھی ابھی دل میں ہے تو اس کو نکالنے کی کوشش کرو، دیکھو کہ اس جماعت ۴۵۰۰ افراد منفرد کی تائید و تکلیف میں پھنس کر گمراہی میں جا پڑو، اگر طالبِ دنیا کو پادشاہی مل جائے اور طالبِ آخرت نعمتِ حسی ہمارے پائے اور دانِ دوزخ کے برعکس، طالبِ خدا اپنے مطلب کو بھی دے پائے اور حضرت محمدی و نویدی ہی میں مرجعے تو طالبِ خدا کی تائید اور کامیابی پہلے دوزخ کی کامیابی سے جزا برد بہتر ہے۔

دائمِ حدیث جنابِ شیخ کی فراست و بصیرت اور فہم و ادراک درست سے جو اس وقت سے ظاہر ہوتا ہے اپنے آپ کو سخت متاثر پاتا ہے، یہ اس سے کہ بدآئی نے جب چاہا کہ دنیا کا روبرو ترک کر کے خانقاہِ قادریہ کی جادوب کشی اختیار کرے، تو آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ: حالاً بہشتوں کا یہ وقت منتخب ۱۶ ۱۵ء

میزبانِ اربع بیگی کی شورش کی وجہ سے لاہور اور شیرگڑھ کے درمیان مانتے خطرناک ہو گئے تھے، جنابِ شیخ نے بدتر بدآئی کے ہوا کیا اور اس نے بدآئی کو لاہور میں شیخ ابوہاشم مرگ



کے پاس پہنچا دیا جو جناب شیخ کے اعلم غلطاریں سے تھے۔ شیخ نے جہاڑی کو صیغہ غلی کے  
 لنگر میں پہنچا دیا جو غلنہ سے وہیں ہرگز لاہور میں نہیں تھا۔

جہاڑی نے جناب شیخ کی تاریخ وفات ۱۲۷۲ھ دی ہے و منتخب التواریخ ۱۲۸۱ھ اور ۱۲۹۱ھ  
 جہاڑی ہی نے و منتخب ۳: ۲۲ میں لکھا ہے کہ: بعضی اہل کلمات میمنت سمات کہ بر زبان  
 اہم بیان و حکایت ترجمان ہی گذشت ایست: بسم اللہ الدلیل الہادی من  
 ظلمات البعار و البغایا..... و دیگر ہی شروع

سبحان من فی ذاته انکارنا تطہیر

سبحان من فی درجہ البصائر تطہیر

و امثال این ادب و تسبیحات و اذکار و فقرات بسیار است

کلمات قادریہ عرف مقامات معالیم و طبع لاہور صفحہ ۱۵۱ پر اسی قسم کے کچھ اور کلمات  
 دیتے ہیں جو شیخ داؤد کی لوت غروب میں لگانا بہ ہوتا ہے کہ جو کلمات مشہور کی پہونی دیوانوں  
 پر صبح میں اور صفحہ ۱۵۲ پر نقل کیے گئے ہیں اور جناب شیخ داؤد کی اچی ہی عبارتیں میں داخلہ







رہے۔ پیر کے روزہ منہ کو آپ ہی تقبیر کر دیا یہ تحریر ۱۹۱۰ء میں ختم ہوئی، آخر کار اپنے شیخ کے مددنی ارشاد کے مطابق لازم شیخت آپ نے شیخ جہاد اللہ ہی شیخ داد کو سپرد کیے،

مکتبہ انوار السیاح (۱۲۸۹/۱۲) میں شیخ جہاد اللہ کی تاریخ وفات مستندہ دی ہے، بالآخر جناب ابراہیم علیہ السلام میں ۱۵ سال کی عمر میں لاہور کو روانہ ہوئے، راستے میں کئی جگہ وہ چوشتی میں مصروف رہے ۳ آگے لاہور پہنچے اور وہاں مقیم ہوئے اور ۶۳ سال عمر پا کر ۱۰۲۴ھ میں مجدد جہانگیر بادشاہ فوت ہوئے، آپ کا روزہ مہلکہ لاہور میں ہے۔

جناب ابراہیم علیہ السلام صاحب دیوان شاعر ہیں، ان کا تخلص غریبی، مسلکی اور بعض اشعار میں معالی ہے، روزہ مبارک جناب داد کی دیواروں پر جو اشعار لکھے ہیں وہ آپ ہی کے ہیں ان میں آپ نے مسلکی اور معالی تخلص کیا ہے، تحفۃ المہالیہ میں دیوانی اور تحفۃ قادریہ کے علاوہ آپ کی تصانیف میں رسائل ذیل کو شامل کیا ہے: رسالہ گلدستہ باغ اہم، رسالہ زعفران دار، رسالہ مونس جان، اس آخری رسالہ کا کچھ مضمون تحفۃ المہالیہ صفحہ ۶۷ پر نقل ہوا ہے، زعفران دار کا اردو ترجمہ تاجران کتب قومی نے لاہور سے شائع کیا، اس میں چار چھ ہیں، دیکھیں بہشت بہشت طبع اول صفحہ ۴۷۰

کتاب المکاتیب والرسائل میں شیخ جہاد علیہ السلام دہری کے دو مکتوب ان کے ہم ہیں دیکھیں صفحہ ۳۳۹ و ۳۴۰ اور ایک مکتوب بھی جس کا ذکر اوپر آچکا ہے ان سے ملاقات کا حال بیان ہوا ہے جس میں شیخ موصوف نے آپ کی شغفیت پر کافی روشنی ڈالی ہے۔

سلسلہ دیوان کے مشفق معوم نہیں کہ اس کا کوئی نسخہ روزہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے حقیوں کے پاس محفوظ ہے، نہیں گو آپ کے مندرجہ اشعار تحفۃ المہالیہ میں نقل ہوئے ہیں اور چتر شیخ جہاد علیہ السلام نے اپنے ایک مکتوب میں دیے ہیں، ۵۰ مکتوب کتاب، المکاتیب والرسائل صفحہ ۳۴۰ بعد



حاصل یہ کہ شیر گڑھ والا روضہ شیخ الشیخ حضرت داؤد کرہیؒ کا ہے ان کا حال مختصر کے ساتھ پیچھے گلداء روضہ کی امدولی دیواروں پر جو فارسی نظم درج ہے وہ شیخ الشیخ کے بہتے شیخ ابوالحسنؒ کی تصنیف ہے، منتخب الترانج ۱۶: ۱۵۶ سے مسموم ہوتا ہے کہ ہوائی جب شیخ داؤدؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ذیل کے چند بیت اس نے بڑبڑا کہ کر پیش کیے اور وہ درجہ قبول تک پہنچے :

ای منزہ نسبت ارباب تو از ماہ و طیب

فات پاکست چون پیمبر رحمت عالمین

ہست اسم اعظمت داؤد از تاثیر آل

چون سلیمان بھی د اس آمد ترا دیر گئیں

نتم وجہ اشد یقینی من فی مشد سالہا

روی تو دیم جہان شد نکلا ہیں ایتھیں

گمان ہوتا ہے کہ شیخ ابوالحسنؒ نے انہی اشعار سے متاثر ہو کر اور ان کی تقلید میں اسی

برہد تائید و مدین میں نظم ذکر مرتب کی و اشد الم

---

ملہ راقم محنت یہ شعر حمید صاحب شیر گڑھی کاسریوں میں سے ہے کہ انہوں نے خود کا درجہ شہادت مساجد اقصیٰ حلیہ اللہ علیہ

اور تذکرہ مولانا ابی حلام سلطانہ کے لیے مزید کیا انہوں نے اذکار کم ایک گھر کا ڈرو بھی دکھایا جو مدار داؤد سے ایک مرتبہ

کے نام جاری ہوئی تھی



## لاہور بعہد سلاطین مغول

اورنٹل کالج میگزین لاہور کے گوشہ نشینوں میں ابو الفضل محمودی کی تاریخ شاہجہان و عالم گیر کا ذکر آیا تھا اور خانی خانی کی قلعہ الباب درجہ میں لکھی گئی، اس کے اور ابو الفضل محمودی کی تاریخ کے مضامین اور حواشی اور اشارہ کی فی الجملہ مشابہت بلکہ حیثیت دونوں کے مواد کے اشتراک کامل کا بھی ذکر ہوا تھا، محمودی کے نسخہ پیش نظر میں ردیف ۱۲ الف پر ۱ جہاگیر کے مقدمے کے متعلق یہ لکھنے کے بعد کہ شاہجہان نے اس کی تعمیر کا حکم دیا یوں کہا ہے:

و قبر حضرت جنت مکانی موافق وصیت بی آگہ گنبد عالی و عمارت بالائی آبی سازند  
 بہترین در کمال دست کہ سنگ تراشان ہنرمند صنعت ۱ در آبی بکار بردہ بحسن و  
 وہ لکھ دوہرہ تیار تیار حکم فرمودند

ردیف ۳ الف پر شاہجہان کے ان احکام کا ذکر ہے جو اس نے آغاز حکومت میں  
 دیئے اور جو خانی خانی نے ج ۱ ص ۳۹۰ بعد پر درج کیے ہیں، مگر خانی خان نے قبر  
 جہاگیر کے متعلق مندرجہ بالا حدیث حذف کر دی ہے:

سہ لاہور پر ایک سہولت منسوب آئندہ جملہ میں آ رہا ہے۔







وہ مخطوطات جن کا تذکرہ فہرست مطبوعہ میں نہیں ہوا

۵۴۵

۱۔ مجموعہ رسائل: تفلیس ۱۸۷۲ء، ورق ۱۳۲، مطبوعہ ۱۸۷۲ء۔ اس کے آخری رسالہ کے جو تفسیق ہیں۔  
باقی مجموعہ نسخ میں ہے۔ اس مجموعہ میں ۱۵۰ عدد رسالے ہیں جو مستطیلہ میں خوشی الملوک قباب میں صابنہ خان کے  
یہ محمد کاظم بی محمد تاسم نے نقل کیے۔ اصل ان کا کتب خانہ بادشاہی سے ملتا آیا تھا۔ چنانچہ یہ سب اور کتب  
نے اس مجموعہ کے آخر میں اس طرح سے درج کیے ہیں:

تمام شد ای جنگ که در آن پانزده سال عظیم الوجود است و از خیزش عالی و  
کفایت ادنی دست آمده حسب الامر لای حال جاء بعد بعد بمستی رگزار اکشا زمین  
نظیف اسکان بیاض آسمان بهرزی ' قره ' صبی فیروزی ' سپهر جناب ' صبح جبین '   
بهروم گمان ' امید تنگی ' عطارد فطرت ' خورشید دانست ' الامیر الاجل الماکرم نامی کنیز  
و الظلم بالسیف و انقم المود من الله المغان امیر الامران بندهای بخش الماک  
غاب یتد صلابت حال دلم آفتاب بتاریخ دوازدهم شهر محرم الحرام مصادف  
بنده خاکسار الماش محمد کاظم بن محمد قاسم تقریر نمود.

ماشیہ پر ہے، مقابلہ شدہ اتفاق بمشرفان صاحب در شرف شہادۃ الاسلام در شہادۃ الجہاد۔  
شروع میں ایک صف پر تمام رسالہ کی فہرست دی ہے۔ تفصیل ان رسالہ کی یہ ہے :  
۱۔ اختلافات اسلامیہ فی اختلافات اسلامیہ، ۲۔ اسلام فخر الہدیہ، ۳۔ مادی و المعنوی عقائد۔



دیاج میں عزت نے لکھا ہے کہ امیر المومنین علیؓ بران رکذا (شاہ فاردم) کو نبضت و حرکت کے وقت اختیارات بخوی کا خیال ہوتا تھا۔ اس لیے مجھے اس کتب کی سائن کا خیال آیا۔ میں نے اس کو استادوں کی کتابوں سے مرتب کیا ہے۔ مثلاً کتب بطیموس، الامشر جہی، عمری قرعہ لمری، جہ الجلیل بحوی، محمد بن ایوب طری، کوثری بن ہان جلی، شہم بن بشیر وغیرہ۔

اس کتب میں دو مقالے ہیں۔ مقالہ اول در کلمات و کلمات فعل، مقالہ دوم در جوئیات (اس میں فہرست اختیارات جوئیہ ہے) عزت نے لکھا ہے کہ اس فن میں ایسی ہنر و مہر کتب نہیں لکھی گئی اس لیے کہ قدام اس فن پر بے نظم و ترتیب باہمی سمجھ گئے ہیں، یہ کہ اس نے کلمات و کلمات مرث حاصل نہیں کیا ہے۔

آغاز رسالہ: کتاب الاستاذ الصلاۃ لغز الصلاۃ ..... محمد بن عمرو الموزنی ..... شمار فی منہا  
مرحلتہ کربائی خدائی را الخ

ماہی فیض نے لکھا ہے کہ اس مختصر فارسی رسالہ کا عربی میں بھی ترجمہ ہوا  
دقیق ۲۳ ۱۲۲ ہجری الخوم تالیف عمر لدی محمد بن محمد شیرازی۔

آغاز رسالہ: فکر و پہاس خدائی ما کہ منزه است ذات او از اعداد عقل و فکر الخ  
دقیق ۱۴ (۳) رسالہ اعداد از بوعلی سینا۔

آغاز رسالہ: ابی رسالہ اہست در بیان اعداد از قول شیخ الرئیس قہ اشدری جہا کہ منہا ما و منہا  
است الخ

دقیق ۲۴ (۴) رسالہ در علم حساب از مولانا محمد زکیؒ اس میں ابتدائی چار قاعدے حساب کے درج ہیں بلکہ وہی ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۹ : اختیارات الصلاۃ الصلاۃ و الحکام الصلاۃ ہی کہا ہے وہ یہ ہی لکھا ہے کہ یہ کتاب ہم ۱۵۵۰ ہجری کو  
ہی فاردم شاہ لکھی گئی۔ اسی لیے اختیارات الصلاۃ ہی کا نام ہے کہ لکھنؤ میں اس نسخہ میں ہے وہ ۱۵۵۰ ہجری کے باب کا نام  
ہے وہ مشہور ہے مشہور ہو کر آیا۔

ماہی فیض نے علم اختیارات کے مستفیض میں احمدی جہ الجلیل بحوی کا نام لکھا ہے کہ سہمی بشیر نہیں دیا دیکھو اس کا نام۔







اور کھا جا چکا ہے کہ یہ جنگ مسئلہ میں نکل جواہر مگر رسالہ اسم اعظم میں دو جگہ مسئلہ کا ذکر آیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ بعد میں کسی نے خالی اوراق اور حاشیہ پر نقل کیا۔ چنانچہ ابتدائی فرست میں بھی یہ رسالہ درج نہیں ہے۔

ورق ۵۲ (۱۷) رسالہ مد علم مساحت، اس میں ہدایات مساحت درج ہیں۔ مثلث و فیرو سطوح کے بقے نکالنے کا طریقہ بتایا ہے۔

ورق ۶۰ (۱۸) رسالہ کسی باب در معرفت اصطلاح ردیکہ فرست پھر نقد فیبر ۱۲۸۳

آغاز رسالہ: بدانکہ بخلاف یونانی تمامہ را اصطلاح گویند الخ

ورق ۶۲ (۱۹) رسالہ سہ بیت باب در اصطلاح از نصیر الدین لوسی۔

آغاز رسالہ: الحمد لله و صلوة علی محمد و آلہ اجمعین ای مختصریت در معرفت اصطلاح الخ یہاں حاشیہ پر ایک چھوٹا سا اقتباس دیا ہے جس کو ابتدائی فرست میں یوں لکھا ہے: مجموعی از کتاب ضایع الادبک فی درایۃ الافلاک۔

ورق ۶۴ (۲۰) رسالہ علامہ و کائنات الجوزہ از رشید الدین محمد بن مسعود المصوری ٹپاس دلچسپ رسالہ میں ایک مقدمہ اور ۱۳ باب ہیں۔ علم آثار طبری سے اس میں بحث کی گئی ہے۔ عنوان ہائے ابواب اس قسم کے ہیں۔ در سبب پدید آمدن ابر—شناختن پدید آمدن مد و مدق—پدید آمدن اداکن—سبب پدید آمدن برف—پدید آمدن بچہ—پدید آمدن آس و قزح—غریب ماہ—ملاحظہ اذکار اکب منتقد—ہذا۔ زلزلہ—چشمہ آب—سویات سل و فیروزہ و یاقوت و یز و زرد و سیم و مس و تنسی و آہی و سرب و غار سینجی۔

جس شخص کے نام پر یہ کتاب لکھی گئی، اس کے نام کی بجائے دو جگہ پر فقط طاعن لکھ دیا ہے اور نام

ملہ بظاہر یہ وہی شخص ہے جس نے حینت میں جہاں دانش لکھی ہے۔ دو ساتریں صدی عری کا آدمی ہے۔ پھر فیبر

فرست مرید فیبر ۱۵







ابن علی بن ابی القاسم زید بن ابیمرک داس نسب کو فدا شہادتیں خریدنے کی ثابت نیک پہنچایا ہے۔  
مصنف نے اپنی تصنیفات میں کتب ذیل کو شمار کیا ہے :

وشرح دیمۃ القصر در اختصارات اشعار ابی مسرور حمزہ دیمۃ ابی الحسن علی بن الحسن الباقزی المتوفی ۱۱۱۱ھ  
المیزان فی شرح مقامات حریری، جامع الاثریال، معرۃ الکرم، وفیات الحق والاصطلاح وغیرہ  
مگر حجم یا قوت میں بہت سی تصنیفات کی فرصت ترقیباً و مفول پر دی ہے۔

آٹھ کتاب، نسب مصنف اپنی کتاب جنیں ذکر است الخ پھر دیباچہ کے بعد اصل کتاب کا آغاز لیں  
ہے : الحمد لله رب العالمین والصلوة علی من اعطی غرائب المراسلة و اعطی مثاکب الرسالہ  
من الضلالة اللہ

۲۔ اخبار لدھیانہ دور دو جلد : [جلد اول ورق ۲۸۸، قطع ۱۲ × ۸، مطبوعہ ۱۱۱۱ھ، جلد دوم  
ورق ۱۱۱، مطبوعہ ۱۱۱۱ھ]

جلد اول : دیباچہ میں تمجید کے بعد کورسنگہ دیکل نے لکھا ہے کہ ابتدائی عسکری انگریزی میں چھائی  
لدھیانہ میں ’تاسخ‘ اخبار جاری نہ تھا۔ انگریزی خط میں اخبار آنا جو منتخب انگریزوں کے پاس لدھیانہ میں پہنچتا  
وہ پڑھتے اور مضمون نقلی کرتا۔ پھر سرکار ڈاکٹر نے اجماعے اخبار کی منجوت مسمیٰ کی اور ’دکلاؤن‘  
عاضرہ راش لدھیانہ کے پاس بوقت اخبار ہفتہ ہفتہ کے بعد پہنچانے کا طریقہ جاری کیا۔ بہتم اخبار سے  
بہرہ قیمت کے ان دکلا سے پاتا۔ سردار نہال سنگھ ’آہر دلا‘ (یعنی راجہ صاحب کچھو نقد) کو اخبار ہر دیار  
کے پڑھنے کا شوق تھا۔ اس لیے ہم کو حکم ہوا کہ اخبارات مذکورہ کی نقل نویسی کوں اور سال کے بعد کتاب

ملے علی زید بہت سی کا مفصل حال معلوم اور اخبارات میں دیکھو۔ نیز انائیگر بیڈا آت اسلام میں، مگر بظاہر لدھیانہ  
کے ساتھ حکم نہیں ہے اس لیے اس کے حدود بیانات قابلِ ترمیم ہیں۔

نے علی غیفہ راج، ۱۱۱۱ھ میں اس کا پر امام رشاد دیمۃ القصر رشاد موفتہ احمدیہ ہے۔  
جس اس کا نسخہ کیمبرج راجدیشی لائبریری میں ہے۔







۴۔ تذکرۂ دولت شاہ سمرقندی تصنیف غلام علی لکھنوی نے لکھا۔ کاتب کا نام صبح نہیں۔  
تقریباً سات ہے مگر خوشخط نہیں۔

۵۔ مناجات و طغرائے تصنیف پادشاہ پادشاہان پادشاہ درسم رحیمی گند گوند سنگھ (یہ محرم ۱۱۹۹ھ بمطابق ۱۷۸۵ء) نے لکھا۔  
یہ پینٹ کا جو نام کرل دوت طوطے لاہور میں لکھا۔

مناجات کا عنوان ہے : مناجات بابا بک دی 'پندی پندی' کا آغاز ہے : اَللّٰهُ اَکْبَرُ و سزاوار جانت اَللّٰهُ اَکْبَرُ  
میں عربی کی طرز میں ہے۔ کہیں کہیں پنجابی کی آمیزش ہے۔

غفرار کے شروع میں پنجابی یا ہندی کی سات سطریں ہیں۔ پھر فارسی نظم مگر پنجابی آمیز۔ عنوان اول ہے 'تغزل  
لکھنوی'۔ بمعنی غزل آنسو کا ہے :

- |                            |                             |
|----------------------------|-----------------------------|
| ۱۔ شاہ فرنگ و بچہ گوہر شاہ | ۲۔ شاہ نجم و ہرود پسران اور |
| ۳۔ شاہ نادر و شیر شاہ بند  | ۴۔ شاہ نادر و پسران اور     |
| ۵۔ درسم افغان و بالہ       |                             |

حلیات اول میں اورنگ زیب کا ذکر یوں کیا ہے :

عروش رکشا شاہ شان اورنگ زیب

چہ بالاک دست امت و چاک رکیب

چہ حسن الحاکم رکشا و مدکش نمبر

خداوند ملک امت و صاحب امیر

مگر سمیر دانش بد سمیر تیغ

خداوند دیگ و خداوند تیغ و غیرہ وغیرہ

مناجات کے شروع میں گوردانک صاحب 'بھائی بابا و مردانہ کی تصویر دی ہے' اور غفرار کے شروع  
میں دھیری گوردی

۶۔ قصہ المومنین ایہ اسی ضخیم کتاب کا دوسرا نسخہ ہے۔ صلو اول پر متعدد حواشی دیدہ ہیں۔ اسی کتاب کا اصل



دیکھ برہائی کی پہلی سڑی جینٹلسٹ میں ۱۹۵۱ء

۹۔ عجایب الحکایات: یہ نسخہ شاہان اودھ کے کتاب خانہ سے آیا ہے: [ان دونوں کو تفصیل سے دیکھنے کا مترادف] ۱۰۔ قصہ ہر پرور:

## ب۔ عربی

۹۔ رسالہ اثبات الواجب: [اوراق ۴۴، نقلیہ، ۲۰ پٹہ، 'مسودہ'، حوالہ شیخنی، خط نسخ، تحریر ۱۹۵۱ء]

اس نسخہ میں دو رسالہ ہیں۔ آغاز رسالہ اول الحمد للہ علی آلائک یا واجب الوجود و تشکوک علی

نعمتک الخ۔ آغاز رسالہ دوم اثبات الواجب من الحکلاء و معتقہم الوصالۃ لذلّی الاعلاء

مسودہ اول پر لکھا ہے: شرح اثبات لادقہ جلال و رسالہ ثانی الدامن کا شہی، حاجی غیلہ (رج: ۱) ص ۱۵۳

نے قہ جلال دعائی کے دو رسالہ اس نام کے گئے ہیں تحریر اور ہدیہ۔ ان میں سے کسی کا بھی آغاز ان الفاظ سے

نہیں ہے جو اوپر درج ہوئے ہیں۔ دالہ عاشی اور تعقیبات اور شروع کا جی کا پتہ حاشی نے دیا ہے۔ پہلے رسالہ

کے آخر میں مولوی غلام محمد خاں غلامی (رسائی وزیر اعظم پھر خزانہ) کا ایک نوٹ ہے کہ یہ کتاب (جوں نے چودہ

روپے میں اپنے لئے ہانک لی تھی) کے لیے خریدی۔ اس نوٹ کی تاریخ ۲۰ سرطان ۱۳۹۸ھ ہے۔

۱۰۔ الخلیل فی الحركات، [دری ۴۴، نقلیہ، ۱۰ پٹہ، ۹، خلاستین، علی، اشکل رنجی، تاریخ کتابت صحیح

نہیں مگر تیرہویں صدی کی تحریر ہوگی]

اس کتاب میں ایک حصہ درجہ ۱۱ اذراع میں۔ موت کا نام ہے: اشخ رئیس الاعمال بدیع الزمان ابو بکر السوز

بن اسماعیل بن الزماد الجندی اس نے لکھا ہے کہ اسباب الخلیل فی الحركات پر میں نے متعدد کتابیں متعارف اور

متاخرین کی دیکھی کہ یہ کتاب کسی اور اس کو (دالہ) فتح محمد بن محمد بن قرا در سلطان زیم دیا بکر کے ہم پر مضمونی

لے محمد حقیقہ دید بکر بن سے تھا۔ ان ترکاؤں کو سنا میں سلوکی کی طرف سے صبی کینہ کی حکومت بن برقی تھی۔ محمد بنی کو

میں پزل نے ضمیر لہریں محمد لکھا ہے۔ ۱۳۳۵ھ سے ۱۳۳۶ھ تک حکمران رہا۔ دیکھ پزل ص ۱۶۸۔



کیا۔ میں اس کے باپ اور بھائی کے پاس ششہ سے لے کر ۱۵ برس تک ملازم رہا۔ کتاب میں ہم درج نہیں ہے۔  
 باعتبار معضیٰ اہل کا نام لکھا گیا۔ مقرر میں ہے کہ اس میں پچاس شخصیں بھی درج ہیں۔ خیفہ وقت کا ہم  
 انصار لدیجہ اللہ ہر الباس احمدیہ ہے۔ خیفہ ہمر ششہ سے ششہ تک مکران تھا۔

آفاد کتاب : الحمد للہ المبلع صنعه فی الساعات المودع حکمة فی ارضیات۔ الخ  
 (اس نسخ میں غلط بہت ہیں)

## ج ترکی

(ذیل کی دو کتابوں کا سرری سا ذکر فرست بہت نقد کے درج میں ہے)

۱۱۔ تاریخ گلشن خلفا [درق ۱۵۲، تقطیع پانچویں، مطبعہ ۱۱ خط نسخ]

عقابی ترکی میں یہ وہ مشہور تاریخ بنیاد ہے جو ایسی۔ ایک۔ رنگ رنگ کی کتاب (Fowad)  
 Centuries of Modern Saeed کے دو ترکی ناقد میں سے ایک ہے۔ کتاب کے قریباً  
 ایک ختم میں بنائے بنیاد سے سقوط بنیاد (مشہور) رنگ کے حالات ہیں۔ پھر یہی مکرر کی مکرر کی  
 حال دیا ہے جو بنیاد میں قائم ہوئیں۔ قریباً نصف آخر میں بنیاد کے عقابی قسرت میں آنے کے  
 بعد سے قریباً ششہ رنگ کی تاریخ ہے۔ کتاب نے آخر میں عربی میں لکھا ہے کہ یہ نسخہ بعد عمر ۲۶ شعبان  
 سنہ ۱۱۰۰ کو بعرو میں ختم ہوا۔ کتاب کا نام یہ بنیاد الالب بنیاد بنیاد ہے اور یہ نسخہ اس نے بگم صاحب  
 وزیر الحرم سر پانچ لکھا ہے۔ عمر نسخہ ہے۔

بنیاد کتاب : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مطلع اللہ کلام قدیم الخ

۱۲۔ ایک رسالہ چغتائی ترکی میں بھی موجود ہے جو بھی صورت میں وضاحت لکھا ہے۔ اس میں مواد کم  
 ہے۔ ہم اس کا مجھے نہیں ملتا۔ اس میں اورنگ زیب کی قزاق دکن کے سلسلے میں بسن تلامذہ دکن کی تفسیر  
 کی تاریخیں دی ہیں۔ اور چند فتح نامے ہیں جو حاکم دادار انہر سلطان دم دیو کو بھیجے گئے ہیں۔ مصنف  
 کا نام بظاہر تقریباً محمد عبد العزیز غانی ہے۔







لیکے یہ درست نہیں اس لیے کہ کتاب مقدمہ ۴ مقالہ اور مختصر پر مشتمل ہے۔ اور مضامین ذیل ان میں صحت ہیں :  
مقدمہ اور بیان نخستین چیز کی فصاحت و غنثت پر مشیدہ و احوال ہلال و بنی الہام و برسات امیں۔

مقالہ اولیٰ : در احوال انبیاء و نبوت سرور انبیاء و خلفائے راشدی و اگر پہلی

مقالہ ثانیہ : در ذکر مضامین ہند از ہند برسات ہند ہی نام ہی فوج تم سلطنت صاحبزوان گورکان  
مقالہ ثالثہ : در ذکر احوال املاہ صاحبزوان تا غنیفہ زہاں۔

ناتہ : در ذکر احوال مشائخ کرام و علماء عظام و علما و دہر اعظم غنیفہ زہاں۔

مولف کتاب محمد اسلم ہی محمد خلیفہ افرسوردی (یعنی پسروردی) الانصاری نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ میں دونوں  
وہ کھنڈ میں غالب علم تھا اس کو خیال آیا کہ انبیاء اگر و پادشا ان اسلام و علمائے کرام ہندوستان کے حالات  
کھے جب وہ مشائخ میں تسلیم سے حاضر ہوا تو فیض آباد میں "ہائم جنگ مدبر الملک رفیع الدولہ موسیٰ حبیبی"  
سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا کہ شہاب الدولہ کو کتب و تاریخ مطالعہ کا شوق ہے۔ تم احوال انبیاء و  
پادشا ان ہند و مشائخ عظام لکھو۔ چنانچہ مولف نے غنثت تاریخی کتابوں کو جمع کر کے کتاب مرتب کی اور  
مشائخ میں اس کا دیباچہ شہاب الدولہ کے ہم پر لکھا اور محمد مجلس وزیر ذکر کیا۔ مولف نے اپنے ہاتھ  
یہ لکھے ہیں :

تاریخ حبیبی، "سراج الکواثر"، ترجمہ حبیبی، "فیروز شاہی"، "تاریخ نظام الدین گنجی"، "مرآۃ العالم"، "فرشتہ"، "افق"،  
"حبیب السیر"، "مدونۃ العقائد"، "طہری"، "تجدد امر"، "ظفر نامہ"، "داغنامت بابری" و "حمایونی و اکبری"، "اکبر نامہ"، "مجال گریز"۔

لے دیامی ۱۲۱ پر یہ نام خطا ہے۔

لے کریل کائنات جنیل (Jean Baptiste Joseph Genoul) مشائخ میں داد ہند ہند  
اور شہاب الدولہ کی خدمت میں داخل ہو کر مشائخ سے فیض آباد میں قیام ہوا۔ اور بہت کامیابی کے ساتھ شہاب الدولہ کی ذہنی  
نظم و ترتیب میں حصہ لیا۔ جب شہاب الدولہ ۱۱۵۵ھ میں مر گیا تو اس سے حضور شاہی حوسر ہو کر جنیل و صحت اپنے وطن کو واپس  
جہاں وہ کمال صورت کی حالت میں ۱۱۵۹ھ میں (تقریباً ۱۷۴۲ء)



شاہ جہانی نامہ، تاریخ فرخ سیری، تاریخ بھاق خانی، تاریخ خانی خاں کہ لہا، مشاعرہ شاہ، حسب استدلال نظام الملک  
ترجیب یافتہ، منظوم لہ شاہی، تاریخ نادری، تاریخ احمد ابدالی و دیگر۔

اس نسخہ میں وفات شاہ عالم بہادر شاہ اول دہلی رحمۃ اللہ علیہ تک کے واقعات درج ہیں۔ اور لہ شاہ کا اس جرم  
مسلحہ ہے۔

۱۷۔ تاریخ خان جہانی و مخزن الافغانی (فرست نمبر ۲۶) نوٹ فرست نے لکھا ہے۔ کہ یہ نسخہ نوٹ  
کے اپنے رقم کی تحریر مسلم ہوا ہے۔ اس لیے کہ آخر نسخہ میں لکھا ہے:

توسیدہ این ایضاً (تالیف) و تحریر امیر دکن (۱) و تصحیح این تاریخ بخط شکست بہت کثیراں مفید ہی جمع اخص  
ہما داتہ نعمت اللہ . . . . . و دلدہ رکنا (۲) فاضلہ معمرہ مدائن پدمیت منی اتفاق (۳) و الحوادث  
و الوقوع انما بہد' گرہ حیات اصل نسخہ سے یہاں درج کی گئی ہے۔ اور کہنے میں اس قدر نسخ کی گئی ہے۔ کہ  
ناکھی ہے کہ نعمت اللہ اس کو اس طرح سے لکھتا۔ اس کے علاوہ مختلف سے کتاب کے بیسی طرح پر مختلف  
خطوں میں لکھے گئے ہیں۔ پھر آخر کتاب میں صاف لکھا ہے: احمد بھگوانی داس ساکن قصبہ باری رہا رکنا  
خط مختلف تحریر یافتہ اس سے دوا اور مدد راج کرنی بہتہ ساکن کینسل نے لکھا ہے کہ مسلحہ میں اس نے  
یہ حد کتاب، تحریر کیا۔

۱۸۔ قصہ باری (فرست نمبر ۱) فرست کہو تو میں یہ لکھا ہے۔ کہ اس میں باری کا مختصر حال دیا ہے۔ اور  
۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹



۱۱۔ ہفت اقصیم (فرست نمبر ۲۹) امین احمد مادی کی کتاب کا مسمیٰ ماسنہ

۱۲۔ احوال مہجرات: (فرست نمبر ۵۲) کتاب کے آخر میں ہے: "مستند اہل پادشاہی ۱۲ ص ۲ و دیگر احوالات راجائے ہند و قرو پاند و بادشاہان غوری و لودی اٹھان و غیرہ" "وداد میں نقل ہوتی"۔ "نزد دفتر کہنہ نقل گزرتہ تحریر یافتہ"۔ اس قسم کا مواد ہوا تاتار کی تختہ الہند کے باب دوم میں بھی ہے۔ گرداں ۱۱ ص ۱۱ کا مذکور ہے۔

۱۳۔ حلیۃ الحقیقہ (فرست نمبر ۵۹) بہت خوش قلم مسمیٰ ہے۔ مستند میں شاہ جہاں آباد میں نقل ہوا دگر دیکھو فرست نمبر ۵۲۔

۱۴۔ دیوانی انوری (فرست نمبر ۱۶۳) اس نسخہ کے آخر میں تاریخ کتابت ۱۱۱۷ھ دی ہے۔ ارد دی صاحب فرست نے درج کی ہے۔ مگر کاغذ خط و خطیو سے معلوم ہوتا تھا کہ نسخہ اس سے پہلے کا ہے۔ چنانچہ بطور دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ۱۰۱۷ھ تاریخ کتابت تھی، سفر کو ایک بنا دیا گیا۔ گو یہ کہنہ دشوار ہے کہ اس تصحیف سے مقصود کیا تھا۔

کاتب: محمد صالح بن یوسف الحلی۔

۱۵۔ اس کتاب کی کاپی مرثیہ دلچسپ ہے اس کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

اقاب فضلت احمد ملک غورہ کہ از بیاضی عند مکان (یعنی درگ دیب) نقل گزرتہ بموجب تحقیق ۱۱۱۷ھ  
بادشاہی سرشتہ نوشتہ شد۔

میرزا	شہابی	طایان لکنا	معدیشی	کرم فرشی	غزالی	مشتاق	مشتاق	۱۱۱۷ھ
کلی	قربان	نجا	غزالی	نخ	کالی	نجا	نجا	پنجاب
صغیر گزلی	چندری	بنیادی	غیر بنیادی	معدان	طایان	مشتاق لکنا	دست گزلی	۱۱۱۷ھ
میرزا	تخایر	ساز	تارلی	دبیر	فرنگ	مدم	معد لکنا	۱۱۱۷ھ
کلی	یک رنگ و چشما	طلس لکنا	ہندوان	برسادی	پادشاه	جگمردان	مشتاق	مشتاق
اکبر آباد	معد لکنا	بکال	پورب	کشیر	دبیر	پٹر	کلی	قندھار

۱۶۔ اس کا نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہے۔



۶۲۔ منطلق الطیر در فہرست نمبر ۱۸۴ اس نفیس نسخہ سے پہلے دو صفحے لاہورد و غلا سے منقش ہیں اور انوں کے کتابے کوئی خط ہیں ہیں۔ پہلا مدنی ضابطہ ہو گیا تھا غالباً دسویں صدی میں یا لگایا گیا۔ اس کے علاوہ چھ تصویریں بھی اس نسخہ میں ہیں۔ کتاب کے حوالوں کو بہت کچھ کر ملا کیا گیا ہے۔

۶۳۔ مشنوی معنوی (فہرست نمبر ۸۰) کتاب کے آخر میں کتاب نے یوں لکھا ہے :

ہر خواہ ماہی محمد انڈی علی ہ شیخ در اللہ کشیری فی یم اللہ و خیرین شرمید اثانی فی سنہ الف و تسبی و ثمان مئی الجہود ۹۶۵ء حاصل ہے کہ یہ نسخہ ۹۶۵ء میں لکھا گیا۔ انہی صلوہ کے حاشیہ پر لکھا ہے : تاریخ شرح ثنوی ' اس کے بعد دو شعر دیئے ہیں جن میں آخری مصراع 'تاریخ کا یہ ہے :

فرغ شرح ثنوی جان فرزا

صاحب فرست بکرمہ نے اس مصراع کو غلطی سے تاریخ کتابت سمجھ کر لکھ دیا ہے۔ کہ یہ نسخہ مشنوی حنبلہ کی تحریر ہے۔

۶۴۔ المنقذی (فہرست نمبر ۱۹۲) اس شرح کا ایک خط برٹش میوزیم میں بھی ہے دیکھو ریو ص ۱۵۹۱

لائسن نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس نے شیخ عبد اللطیف کی فرسنگ اور چند شروع متلسمہ میں دیکھے۔ مگر شروع سے مقصد لہان حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے اس نے یہ شرح لکھی۔ اور اس میں ان اعتراضات کا بھی جواب دیا ہے۔ شیخ عبد اللطیف کے کلام پر ہمنے ہیں۔ اور تاکہ کیا ہے۔ معنی ثبات۔ و بیات کے لیے فرسنگ عبد اللطیف اور رشیدی کو اشتہار کیا ہے اور مصطلحات کے لیے بعد از ذلک لاشی کی مصطلحات کو۔

کاتب : خواجہ جہاد اللہ الحسنی الحسنی (الکسینی ۱۹) الہمدی

شروع میں مولوی غلام محمد ذیل نقای کا نوٹ نمبر ۱۰ صفر ۱۲۸۵ء ہے کہ انہوں نے یہ نسخہ ۱۲۸۵ء میں

نے اس نسخہ کے مضمون پر نوٹ ہے : ۱۱ اول خواجہ ماہی محمد باقی مرحوم بعد جہاد محمد کا نام انڈی شد

۱۲ ان کا پہلے بھی ذکر آپکا ہے۔ مقصد کتابی ان کے کتاب غدا کی اس لائبریری میں موجود ہیں۔ ۱۳ 'راجہ شال سنگھ والی بکرمہ خدا کے دیہ تھے۔ جب جہاد بکرمہ کے بعد سنگھ انگریزوں سے لڑے ہیں تو بکرمہ خدا کی (ج) نے (باقی صفحہ ۱۱۴ پر)



کو خرید کر شال کتاب خاں کیا "میرزا داران جہانک علی خاں و سلامت علی خاں کو خدا اس سے مستغنی کرے۔

۲۶۔ خلاصہ ثنوی (فرست نمبر ۱۶) یہ نسخہ عام اچھا ہے۔ اس پر تاریخ درج نہیں ہے۔ مگر دسویں صدی کے آخر یا گیارہویں صدی کے ابتدا کی تحریر معلوم ہوتی ہے۔

۲۷۔ دیوان شمس تبریز (فرست نمبر ۲۹۵) دیوان کا عمدہ نسخہ جو آخر سے قدسے ناقص ہے۔ خط نسخ میں لکھا ہے ذکر منطوق میں جیسا کہ فرست میں بظاہر اسی نسخہ کی نسبت لکھا ہے۔

۲۸۔ بحر القراست (فرست نمبر ۱۱۳) دیوان حافظ کی شرح ہے۔ خارج کا ہم عید اللہ المحدث ہ۔ جہاں اللہ الخلیفہ الہی ہے۔ ہر فرست میں طبع درج ہے۔ اس کا نقل عید ہے جیسا کہ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے جس میں شاہ جہاں بادشاہ کی درج شرف و ظہر میں کی گئی ہے۔ کتاب کا پورا نام اس نے یں دیا ہے: شرح فرست الافان فی شرح دیوان حافظ دیباچہ میں خارج لکھا ہے کہ اس نے سوائے دیوان حافظ کے اور کوئی کتاب نہیں دیکھی جو پاشی محاذ و حقیقت رکھتی ہو۔ خارج حافظ نے یہاں دسویں صدی کے فرس ہمت میدان توسط میں دیا ہے۔ خارج اس دیوان کی تفسیر میں مشغول رہتا تھا اور ان آیات کی جو بظاہر مخالف تاملان شرح میں خارج حسب اندیشہ خود تاویلات کیا کرتا تھا۔ سامعین نے ایک دن جمع ہو کر اس سے درخواست کی کہ اہی قادیہ کو وہ قلم بند کرے۔ مگر حسب مطالعہ علم معقولات کے اس کو فرست نہ تھا اس لیے اس کے مسئلہ کے حصول میں سیر و احوال ہوئی۔ لیکن ان کا اصرار آخر غالب آیا اور اس نے یہ شرح لکھی۔ اس نسخہ میں کل دیوان کی شرح ہے۔ شروع میں جو کہ اصطلاحات کی تشریح بہت آئی ہے۔ اس لیے کلام زیادہ مفصل ہے مگر بعد میں محل ہوتا گیا ہے۔ آخری تہ جس کی شرح اس نے کی ہے یہ ہے۔

گفتہ این بحث الی دنیا پیست      گفت یہودہ تیل و تالی چہند  
گفتہ این پیست گفت اسے غلام      گفت پندیرست سب عالی چہند

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۳ : سرگشتی کر کے ان کو قتل کیا۔ کیوں کر؟ اگرچہ ان کے ساتھ جنگ کرنے کے طالع تھے۔ ان کا قبر بکھر قلعہ کے ایک خانہ میں اب بھی موجود ہے۔







تربیت میں متعدد مکمل نظمیں اس دیوان میں ہیں۔

اس نسخہ میں چند تغایر، ایک ترمیم بند (، بند کا) 'پند مرثیے' کچھ باحیال اور چند غزلیات میں جو بہ ترتیب لکھی مرتب ہیں۔ پہلے قصیدے کا ابتدا اس صراح سے ہے:

درد از عشق شہیدا ز ہے مشق جہان آرا

ایک قصیدہ کا عنوان ہے: فی مدح سید الاولیاء و الکرم صلی الاطقی (۱۹) حیر العسلۃ و التسلیم اور

اس میں ہے۔

صیغہ علی قبلہ اویسا بھوت ولی و بسنی غرا

ایک اور جگہ ہے۔

بگویم کہ اچے جو اسان کیست صیغہ علی سیدہ اقیما

بمعنی اختصار ہی میں ہم کیا ہے۔

بجو اللہ کر ایں راحت برآمد مکر دولت نام قاسم انوار استوار مدین

قلب داد قاسم انوار معرفت ہام جمال ناست علی و غم ہر مسود

۷ اور دیگر جگہاں پر مشق تافت لوز از قاسم انوار حسن

۷ علی اچے مدد مگر قاسم انوار کند نقدہ دارا قات بیلا اسار

ترجمہ بند کا دلچسپ کا بیت ۷

ہی چہاں سایہ حقیقت تست شاہراہ یقینی طریقت تست

ایک نظم ہے: المرثیہ فی التادیخ ۷

شاہ معنی کمال دین محسود کالی احسان کریم پاک نژاد

ہشدد و میت و ہشت از ہجرت رفت ازین عرصہ خراب آباد

ہم ماہ مدد شد پنہان اختر سعد و آفتاب سداد

ایک اور نظم فی المرثیہ ہے: یعنی ۷



اے دل مہمان آتشِ بھراں چسکد  
وے جان ز دردِ نرقت ہائے پگد  
ہے پانچ شربتی متعلق نہیں ہے۔  
ایک اور مرغی کا پہلا شعر ہے ۔

اکی راحت جان ، اکا شہ  
اکی سروِ ندان ، اکا شہ  
دو راہجات ہے

امروز کوئی تاتم انوار وجود  
از سرش مجید تاثری بداء است  
گفتن نوا جزاء امروز وجود  
روز نشاء کو کام شد کار وجود

مردِ حقیقی بجز انسان نمود  
یک جود از ہی شوب تا بہت زجود  
میں ہر بھی ای کھی آماں نمود  
تا خلق و خفا چلی تو کیاں نمود  
اور ایسے ہی خیالات کا اظہار ایک اور نظم میں ہے ۔ میں میں یہ شعر ہے ۔  
خی اترت گفت یعنی تلو و صا کے مست  
اکی خزل ہے ۔

ماشتی چیت ترک خود کردی  
بجہ کردی بہ پیش ہر ذرہ  
بے جہت گشتن و عدمِ بادل ....  
دوست را در طرہ جانا وین  
ایک اور غزل میں یہ شعر ہے ۔

مطلب بادیِ حرا و ساقیِ بیدارِ خام  
خوش طال باد کہ گفتی میِ حرام ؟  
شاعر کے مذہبی خیالات اور کہے یعنی اشارے سے معلوم ہوتے ہیں ۔ یہ اشارہ بھی اس کے مستقالات پر  
دستی ڈالتے ہیں

صد ہزاراں لعلِ حق اور بر اولادِ صند  
پہلے خدا فرمود سیدِ انبیاء و از جہود (۹)  
ایک معراج ہے  
ع : ا ہذا جان و دل کو صحت مجدد زندہ شد



دورانِ تاسم کے نسخے عام ہیں۔ ہم نے ایشیا تک سوسائٹی بنگال، بامبی ہر، انڈیا آفس، برٹش میوزیم، برلن، ڈیو کے نسخوں کا مال ہی کی فرستوں میں دیکھا۔ ان سے یہ نسخہ مختلف معلوم ہوتا ہے۔ انھی سے کہ صاحبِ دوا کی شہرہ تاسم انوار ہی ہوں اور گویا کلام ہی کا جو اس قدیم نسخہ میں ہے۔ غریبات کے شہرہ دوا کی میں نہیں آیا۔ گویا اس میں خلک ہے۔

۱۷) اسی نسخہ کے غورہ رسالے۔ پہلے رسالہ کا نام جنتِ عامر ہے۔ اس میں دودق ہیں۔ آقا رسالہ ہیں ہوتا ہے۔

المسلم للہ رب العلمین والصلوة علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین لعلہ ان کل چند ست در بیان

مراتبِ جنت۔ بنام زبدا اہم غلامِ اہم امیرِ طائفۃ العبد والہین۔ بیست

ملی بگوشی و برستی کہ دین و دنیا را

.... ای رسالہ کہ موسمِ ستِ جنت ہم ششلی ست بر مقدمہ و خاتمہ

غورہ در بیان مناسبت کہ سببِ جنت است۔

فصل اول۔ در تعریفِ جنت و حقیقتِ آن۔

فصل دوم۔ در بیانِ نعمتِ حقِ مرہندہ را۔

فصل سوم۔ در بیانِ جنتِ بداءہ مرقی ۱۰۔

خاتمہ۔ در بیانِ تہمہ جنت

آخری چہ دودق پر دو اندھ چھوٹے چھوٹے رسالہ ہیں جن کا ہم مدح نہیں۔ تن کے دودق اقل کے صفو اقل پر

لکھا ہے: بابتِ غریہ بدوہ تہہ کہ بتاریخ وہ شہرِ جمہد الاولیٰ علیہ السلام معرفت محمد صالح اندھالی بسکاد غریہ شد۔

اس پر ایک مبرجی تھی جو مٹی ہوئی ہے۔ کتب کا وہ قدیم طریق پر مختلف رنگ کا ہے۔

۳۰۔ یوسف و زلیخا و فرست نمبر (۱۱۴) کون فرست نے لکھا ہے کہ نسخہ محمد صالح بگوئی تحریر ہے۔ لیکن ہم

کو اس نسخہ میں کہیں محمد صالح کا نام نہیں آتا۔ کاتب کا ہم آخر میں درج نہیں ہے۔ تصحیح اور مسطورہ مطابق فرست البتہ

خطِ بدوہ، امیرِ طائفۃ الدین اور المستغنی شاہ ملک بہادہ ملان شہر ہے۔ جس کو مشنہ میں مذکورہ نے فتح خاورم کے لیے ہم

اور وہ بدوہ فتح دال چند سال تک گذرا۔



تعداد اوراق ۱۰۷ ہے۔

۳۱۔ دیوان اہلی دہرست نمبر ۱۳۱ فرست میں لکھا ہے کہ یہ نسخہ مشہور کی تحریر ہے جو اہلی کا سن وفات ہے۔  
اور یہ کہ کتاب کوئی رہائی ہے۔ لیکن یہ تحریر سات ۱۹۶۲ء درج ہے۔ اور کاتب نے اپنا نام شاہ محمد لکھا ہے۔ کہا ہے  
شاہ محمد نیشاپوری شاہگرد سلطان علی مشہدی توفیق !  
یوں نے شاہ محمد کا سن وفات قراح ۱۹۶۰ء دیا ہے۔

کاغذ اہلی۔ سر لوح خوب۔

۳۲۔ کلیات فیضی (فرست نمبر ۱۳۲) اس نفیس نسخہ کے متعلق بات قابل ذکر ہے کہ یہ نسخہ بھی مرزا ابوالحسن  
آصف خاں کے کتاب خانہ میں تھا۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے :  
اللہ اکبر

از بابت پیش کش خواجہ محمد ناصر خاوری افوی خواجہ محمد قاسم

## انفراشکھا ابوالحسن

اس کے نیچے لکھا ہے قیمت نصف بہادر ہر لگائی ہے جس میں لکھا ہے : آصف خاں ہند شاہ جہاں۔  
اس نسخہ کے صفحہ اول اور دیگر صفحات پر ذیل کی ہر بھی ہے : غفر عن غاں فدوی محمد فرخ سیر بادشاہ  
غازی ۱۱۲۵

۳۳۔ دیوان نظیری دہرست ۱۱۵۰ء اس دیوان کا نفیس نسخہ ہے۔ اس میں سوسر مل کاری ہوئی  
ہے۔ ہر صفحہ پر طلا کاری۔ مینی اسطور اور ہر غزل کا آغاز بھی طلا کاری ہے۔ سر لوح اہلی۔ آخر کتاب میں جو کچھ  
لکھا تھا اس کو طاکر کسی نے غرضت لکھوایا ہے کہ ایک کتاب فضل اللہ خاں صاحب ہے :

۳۴۔ دیوان صائب دہرست نمبر ۱۰۷۰ نمبر ۱۱۶۱ نسخہ اول کے آخر میں لکھا ہے : کام شد دیوان صاحب  
بمدرجہ ، شہان اعظم مشہور در دولت خانہ صاحب و قلم حقیقی میرزا شہاب سل اللہ تعالیٰ۔ واقعہ اہل جہاد اللہ  
ملک اللہ۔ نسخہ ثانی کے آخر میں ہے کہ یہ نسخہ غزوہ شہر ریح اثنیٰ مستلعمہ میں عتم ہوا۔ قلم خطا رقم فتح خاں



سکے بدہ اصناف۔ کتاب کا ہم فرست میں غلط درج ہوا ہے۔

۲۵۔ دیوان مقرب (فرست نمبر ۱۱۷) آخر کتاب میں ہے۔ ”وہ جی سینت مانوس تیمر شاہ ودا فی علف احمد شاہ مرحوم عدا اللہ مگر دسلطاد“

تیمر شاہ ۱۱۷۷ء میں تخت نشین ہوا پس نسو بالکل بلا تاریخ نہیں ہے۔

۲۶۔ دیوان خواجہ (فرست نمبر ۱۱۸) شاعر کا نام خواجہ بیگ لکھا ہے۔ غزلیات معمول ہیں۔ کوئی قلم کتاب میں نہیں۔ کسی شخص کا سوا کہیں نظر نہیں پڑا۔

۲۷۔ دیوان جغت (فرست نمبر ۱۱۹) مولف فرست نے لکھا ہے کہ کسی گنم شاعر کا دیوان ہے۔ ہامر خسو کا تخلص بھی جغت تھا۔ غالباً یہ میرزا ہدی شہیدی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دیوان ہامر خسو ہی کا ہے۔ چنانچہ ہا ہا اس نے اپنے تئیں جغت خراسان لکھا ہے۔ پھر ایک جگہ کہتا ہے ”عالیم عالمی“ اور ایک جگہ ”شیر بھی ہیں یہ“

گرچہ مرا اہل خراسانی است	از پس پیدی و می و سری
دوستہ حضرت و خادم رسول	کرد مرا بیگی و ازندی
مر عفا مرا بخراسان منم	بر سہما جغت مستغفری
گرچہ بیگانی شدہ متعالیم	زہی بغزود مست ما ہتری

ان میں سے پہلے دو شعر پروفیسر بلاقی نے تاریخ ادب ایران ج ۲ ص ۲۲۵ پر نقل کیے ہیں نیز

دیکھو وہی کتاب ص ۱۲۱

۲۸۔ دیوان مجرم (فرست نمبر ۱۲۰) صاحب فرست نے لکھا ہے کہ غالباً خاطر مخلصی قی بیگ وہ مجرم ہے جس کا یہ دیوان ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر غزل میں ”میرم“ تخلص موجود ہے۔ نہ مسلم صاحب فرست نے اس کو مجرم کیے بنا دیا۔ یہ میرم سیاہ کا دیوان ہے۔ ویسا ہی خاطر مکتا ہے کہ میں نے ابیات ذیل امیر اور



اشعار شرق انگیز شیعہ سدی کی ہزلیات کے تفتیح میں لکھے ہیں۔ ہزل کے الفاظ ارباب سادگان راہ قیاس کے  
 قاصد کے مطابق لطیف ہزستہل میں لکھے کیسے لاکھ شادمان ملک میں پودے ہیں اپہر غوی کہا ہے  
 استغفر اللہ کیا ہزاراں ہے یہ کلام بچوں کا کیل ہے اور دیوانوں کے لائق! خدا سات کرے (نور و کبیر ضمیر  
 فرستہ رب نمبر ۲۵۲ (۱۲) موت پہلی چار غزلیں بے عیب ملی۔ باقی اکثر حصہ کلام کا فتن ہے۔ انہوں نے رہایت میں۔  
 یہ نسخہ تخلص (آخر ہے۔ مگر نسخہ دوم غرض خط ہے۔ گیارہویں سدی کی تحریر ہوگی۔

۲۹۔ دیوانِ تیموری : (فرستہ نمبر ۱۸۱) فرستہ میں ہے کہ یہ کسی تیمور شاہ کا کلام ہے۔ اور اسی نے  
 سرسہر تیمور تخلص کیا ہے۔ مگر کلام کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تیمور شاہ بن احمد شاہ دہلوی کا کلام ہے جو عظیم الشان  
 شاعر ملک مکران رہا۔ وہ گاہے شاہ تیمور یا تیمور شاہ بھی تخلص کرتا ہے۔ عہدہ قاری کے بعض پشتو غزلیں  
 بھی اس دیوان میں ہیں۔

(دیوان کا اکثر حصہ غزلیات پر مشتمل ہے۔ انہوں نے مددِ دلیق پر رہایت میں) اشعار ذیل ملاحظہ ہوں۔

شکوہ از کوب اقبالِ عدامِ تیمور تختِ شامی لمذ از طالعِ فیوز مرا

لکھنونت من از بہتِ شامی تیمور سونے خبر سے کو نوحِ آئندہ ہر باب گرفت

تیمور چوں کہم لمی از مکرِ سلطنت سبب و نوائی و ہوشِ مراد دل نڈا گرفت

بہ تختِ سلطنت تیمور از بہرِ جلی وادی کلاہ و تاجِ شامی را بسر کردی بہانگہ

بر کو بہد کالی خلعت ز فقرہ دادند

تشریف سہزگوں را ز اشعار پر کشادند

چوں از کیلی سرا لاکاں کال کشادند

بر کو بہد کالی خندان ز فقرہ دادند

لے اس کا لاشعہ شہناج بھی شائق۔ اس کا دلیق پرشیں میر تقی میر ہے اور کچھ غیر فرستہ رب نمبر ۱۸۱  
 دیوان میں بھی زیادہ تر غزلیات ہیں۔



۳۰۔ مجموعہ دُفرت نمبر ۱۱۰۰

۳۱۔ ہمارے محقق دُفرت ۱۲۵۱ اس کتاب کا صحیح نام یہ اس نسخہ میں درج ہے بہار و خزاں ہے۔ چنانچہ وہاں پر میں مصنف پر خود کو "قدی اہل بحر صالح" کہتا ہے اور رقم طراز ہے: "ابن نوائین نامہ ماکر مخلص است یہ ملکاتب تہنیت آمیز و مزائی حسرت انگیز بہار و خزاں موسم ساختہ در اول سال ۱۰۰۰ ہجری قمریہ آلود"۔ آخر کتاب کے چند سنوان درج کیے جاتے ہیں: "آغاز داستان حسن و عشق"، "دباجہ شرح دیوانی قاضی خانہ کتاب"۔

۳۲۔ مجموعہ سلطانی دُفرت نمبر ۱۲۵۲ یہ نسخہ لاہور میں تحریر محمد کاتب نے خانہ کتاب پر اپنا نام درج کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ نسخہ اس نے کسی شخص فوج محمد نای کے لیے تحریر کیا۔

۳۳۔ قراوا دین کتاب جراحی دُفرت نمبر ۱۲۰۱ "دُفرت میں لکھا ہے کہ یہ ترجمہ اتونی کر دس (دک کتاب) کا نقلی نقلی لے کیا ہے۔ "تاریخ درج نہیں"۔ مگر دراصل اس مجموعہ کے شروع میں ہے (۱۱) رسالہ جراحی از تعینات اتونی کر دس"۔ یہ ہم پہلے ورق کے صفحہ اول پر تحریر ہے۔ اس کتاب کے شروع میں کوئی دباجہ نہیں ہے۔ خانہ کتاب پر یہ عبارت درج ہے:

تمام اکذا، رسید این کتاب جمعی از کتب مستوفی نسخہ فرنگی از کتاب خانہ استاد ی حکیم ولیم فرنگی طبیب جنسی لکذا، بدست فقیر خیر حکیم جنسی قی در دار السلطنت کالی در روز شنبہ تیراز پنج بیوم شہر ذی حج سنہ ۱۱۹۰ از حضرت مسیح بود تمام رسید۔ اس کے نیچے لکھا ہے:

از کتاب جمعی نقل در داشتہ (یعنی بدداشتہ) شد

۴۔ اس کے بعد ایک دوسرا رسالہ ہے جس کے شروع میں بسم اللہ کے بعد لکھا ہے: در بیان قراوا دین کتاب جراحی، اس میں مصنف مرحوم حامدین بیان کیا ہے اور اسی طرح اور کئی مرہوں کے نسخہ دیئے ہیں۔ مختصر پر لکھا ہے: "ابن کتاب بنیضہ فقیر خیر جیلے قی در روز یک شنبہ وقت دوپہر تمام رسید جون احمد قاضی قراوا دین کتاب جراحی۔"



۳۔ آخر میں ۲۰۰ ورق پر مختصر العلاج کی فصل ۱۲ (در بیان بعد و حماست) درج کی ہے۔ اور اس کے سرورق پر یہ شعر لکھے ہیں۔

مسیح ابن خدا والی کو میں      کہ باشد خاک پایش کبیل ہرچین  
کہ اے صبری و مثل تنہا      کہ شہت پسست آن خاک نعلین

کتاب کے شروع اور آخر میں متعلق نسخے درج کیے گئے ہیں۔ آخر میں ایک صفحہ پر لکھی ہیں کہ لکھا ہے۔  
حاصل یہ کہ اس میں صرف قرابادی کتاب برآی نہیں بلکہ رسالہ برآی وغیرہ بھی ہے اور عبلی علی و دیگر علی گئی  
نے اس نسخہ کو نقل کیا ہے۔ کتاب سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ مترجم تھا یا نہیں۔

۴۴۔ خلاصۃ العیش (فرست نمبر ۲۷) فرست میں لکھا ہے کہ محمد سید کی عربی کتاب سے احمد بن  
یوسف نے یہ ترجمہ کیا۔ اور گامی رام نے مسند مطلق مستند میں یہ نسخہ تحریر کیا۔ لیکن اس نسخہ کو  
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مستند والا اور قریباً سب کے سب غلط ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس جلد میں ایک  
کتاب نہیں بلکہ دو کتابیں ہیں۔ پہلی کتاب خلاصۃ العیش ہے جو سندس مجموعہ کا پانچواں حصہ ہوگی۔ یہ فارسی رسالہ  
عربی کتاب رجوع الشيخ ابی صباہ غزالی احمد بن یوسف کا ترجمہ ہے مترجم نے اپنا نام "محمد سید المتقلب" دیا  
ہے۔ یہ نسخہ مستند میں تحریر ہوا۔

دوسری کتاب اس مجموعہ میں تحفۃ البند ہے جس کو میرزا محمد بن غزالی محمد نے مجد اورنگ زیب میں تالیف  
کیا (اس کتاب کا مفصل حال بتانے اپنی فہرست کے ص ۶۲ پر دیا ہے۔ اس نسخہ میں مقالات اور آفتواں باب  
بھی ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخہ میں موجود نہیں۔ تحفۃ البند کے خاتمہ پر تحریر ہے: تمام شد ہذا نسخہ کئی ہ تحفۃ البند  
بنو اللہ تعالیٰ رحمہنہ توفیقہ بتاریخ دہم ماہ منی مستند روز یکشنبہ یوم شرم ہا شہنشاہ تمام بخلافتہ خط

خطہ اس کتاب کا ایک ماری مملوک ترجمہ نے یکم شریف کو صاحب کے پاس رکھی میں دیکھا۔ حاجہ عبد الباقی حوائی نے اس کو کمالی میں چھپوا  
تھا۔ اس کے آخر میں لکھا ہے: دینی کتاب خصوصی مست دہری و دیرانے فرشتہ ٹیچہ، مجد باب شدہ پختہ مکتبہ کاشغری شہ ترجمہ دو  
حصوں میں ہے۔ کتاب اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔



گامی نام لہا اوراق انتقام دیگر اجزای ہست خط دیگر کسان بھی تحریر در آمد صورت ترتیب کتاب بطور  
انجام شد کتب بالغیر پس ظاہر ہے کہ کسی تحریر صحت نہیں بلکہ مشعلہ دوسری ہے۔ اور گامی نام نے مرت اخوی  
درق لکھا ہے باقی کتاب اور لوگوں نے تحریر کی۔

(۲۵) ریاست نامہ (دفترت نمبر ۱۶۰۶) اس نسخہ کا خط بے شک صاف ہے۔ یہی تحریر درج نہیں ہے۔ مگر  
قابلاً و صلیٰ صدی سے پہلے کا نہیں ہے۔

(۲۶) مجموعہ (دفترت نمبر ۱۶۰۶) اسباق معنی پر ہی کتابت مشعلہ درج ہے۔

### (۳) نوادر مطبوعات

اس کتاب خاد میں عربی فارسی کے چند قدیم مطبوعہ نسخے ہیں جو بہت کباب ہیں۔ قرآنی میں ان میں سے  
بعض کا ذکر مختصراً کیا جاتا ہے۔

۱۔ حدائق الجنوم: راجع رتق مشعلہ بہادر ہونیار جنگ زخمی کھنڈی کی کتاب علم سیدگان پر ہذا ان فارسی  
مع اشکال: یہ کتاب کھنڈی میں ۱۵ ذی قعدہ مشعلہ مطابق ۱۱ جنوری مشعلہ کو طبع عمری میں اہتمام محمد حسین  
کھنڈی طبع ہوئی۔ اسی کتاب کے ایک دوسرے مطبوعہ نسخہ میں جو اسی کتاب خاد میں ہے کچھ زوائد بھی ہیں۔

۲۔ علم ہیئت: پرنٹل کی اسطرازی کا اردو ترجمہ۔

یہ ترجمہ چندت احمدیہ پر خاد نے کیا۔ اس میں کچھ بڑا بڑا برائیاں سے مضامین مشعلہ کا ترجمہ کر کے بطور ضمیر ملحق  
کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مشعلہ میں دہلی میں طبع ہوئی۔

۳۔ دیوان حضور والا: دینی تفسیر کا دیوان جو فتویٰ کی تصحیح سے چھپا۔ طبع مطبع دہلی اردو احمدی مکان  
مولوی محمد باقر، تعداد صفحات ۴۴، صفحہ اول پر لکھا ہے کہ مشعلہ میں یہ دیوان مطبع سلطانہ میں چھپا تھا مگر  
اس میں صحت کی گنجائش باقی تھی۔ اس لیے پھر چھپا دیا گیا۔



- ۳۔ کافیر ابن عاصب : مطبوعہ مطبع امیری نسیم دہلی، ۱۳۶۵ھ  
 ۵۔ مقامات حریری : آخری ۲۰ صفحات، مطبع حکومتی، سیہ ویج نہیں۔  
 ۶۔ تاریخ اسلم : مصنف شہاب الدین طبع کلکتہ ۱۳۵۵ھ  
 ۷۔ سیرت اخیرین : مصنف غلام حسین خان دہلوی، مطبع کلکتہ ۱۳۵۵ھ۔ یہ کتاب ٹائپ کے حروف میں بہت عمدہ چھپی ہے۔

- ۸۔ مفتی الادب : بہت عمدہ چمکے لافظ پر ٹائپ کے حروف میں چھپی ہے اور صحیح نسخہ ہے۔ مطبع کلکتہ ۱۳۵۵ھ  
 ۹۔ لغات اللغات : تحریریں جاہلۃ اجماع سے صحیح اور خوشخط چھاپی گئی ہے۔ مطبع مطقاتی کھنڈ ۱۳۵۵ھ  
 ۱۰۔ تاریخ احمد : یعنی عداوت سلاطین وراثہ، اسکاں و بھٹو دھمک مصنف عبد اکرم طبع کھنڈ ۱۳۵۵ھ  
 ۱۱۔ تاریخ پنجاب تحفۃ الاحباب : مصنف عبد اکرم (فارسی) انگریزوں کے پنجاب فتح کرنے کی تاریخ طبع کھنڈ ۱۳۵۵ھ

- ۱۲۔ عمارت قندھار : مصنف عبد اکرم طبع کھنڈ ۱۳۵۵ھ  
 ۱۳۔ جامع التواریخ : از فقیر محمد طبع کلکتہ ۱۳۵۵ھ  
 ۱۴۔ تصحیح الاخبار : از صاحب کدوک مل طبع کھنڈ ۱۳۵۵ھ  
 ۱۵۔ کشف عالم : از حکیم اردانی طبع کھنڈ ۱۳۵۵ھ  
 ۱۶۔ سیرت تقدیرین (اردو) مصنف نور محمد طبع کلکتہ ۱۳۵۵ھ  
 ۱۷۔ تاریخ منلیہ (اردو) از مصنی نور محمد طبع دہلی ۱۳۵۵ھ  
 ۱۸۔ سفرنامہ لاہور (اردو) از ابن چند طبع ۱۳۵۵ھ

## ۴۔ فراہین

پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کہ کتاب غانہ ریاست میں چند فراہین خانی موجود ہیں۔ یہ (گان) چھ قلم ہیں جن کو چمکٹوں میں لگا کر کتاب غانہ کی ایک دیوار پر لٹکایا جڑا ہے۔ ان فراہین کے علاوہ کتاب غانہ میں ایک الم بھی ہے جس



میں جود نامہ اور مراسلت جمع ہیں۔ یہ سب کے سب فارسی میں ہیں۔ قصہ ہندوستانے راجگانی ریاست پکورد تھا اور مہاراجہ پھول سنگھ  
 و ہمارا خیبر سنگھ اور خاتم انگیزی کے ساتھ ہیں۔ بعض مراسلات شاہ شہار کے ہیں۔ بعض حکام انگریزی کے مثلاً لارڈ  
 ہیسٹنگز، ڈیم راجہ بھاگ سنگھ مورخہ مشہور تھیں براؤ (Hodgson) سفیر دور شاہ، عالم شاہ، دلی نام راجہ پکورد تھا  
 مورخہ مراگت مشہور

سرڈاؤ اختر لونی	نام راجہ پکورد تھا	مورخہ دومیر مشہور
سردار کھن	ایضاً	رہا آدیش
لارڈ ایک	ایضاً ۲ مراسلے	دفعہ دفعہ

ایک ساہبہ جس پر سرڈاؤ اختر لونی کے دستخط ہیں۔ انگریزوں اور مراگت نے آئندے دینے کے سلیج و پھیکیں  
 کے دیوان جما ہے اور اس کی تاریخ ۴ مئی ۱۸۵۷ء ہے۔ بعض فراہم دفعہ کا انگریزی ترجمہ انگریزی رسالہ پکورد تھا میٹل  
 میں بطور ضمیر ملتی ہے۔

ذیل میں تین فراہم کا فارسی متن درج کیا جاتا ہے۔ سردار بھاسنگھ میں کا ذکر ان فراہم میں ہے ریاست پکورد تھا  
 کا بانی تھا۔ ہمارا راجگان پکورد تھا سردار بھاگ سنگھ کی اولاد سے ہیں۔ ۱۰ سردار بھاسنگھ کے چچیر سے بھائی کا پوتا تھا  
 خود سردار بھاسنگھ لالہ فوت ہوا۔

۱۱) فراہم شاہ عالم گیر خانی بھاسنگھ راجہ بھاسنگھ راجہ دالیر، تحریر عوم مشہور

نشان بر بھسل مرچ میں	شرح متنرا بھسل مرچ میں ہیں کھا ہے
شاہ عالمگیر کا نسب قصہ پرست	فرمان مالی اور نصر محمد علی الہری لکھے
دائیں میں درج ہوا ہے	ادشاہ

حقیقت دستاویز ارادت انباء راجہ بھاسنگھ آؤ سنگھ پر گزرتا تھا۔ ہاتھ۔

پولی صحت عودہ خدمتی و نیک شوقی شاہ مرزوق و منظر است۔ و ستودہ شہادی خوب خصلتی ملہر طبیعت



حاکمیت بنا بر تسخیر آنجا و نیز پرگند و بیعت بدین معنی و دریا پر پرگند تبارد بر این بنا است و مرفوع اتم است نیز  
 ملکی راجع است که خواسته شد و بنا بر این لازم و ملزم است که همراه آنها از آن طریق اتفاق مری داشته باشد که بخوبی  
 حار مری عدلی نخواهد شد و نیز بگویند که تسخیر آنهاست در برابر ساکنان آنها خود و پرداخت لازم داند نیز مسیح رسیده  
 که میراث پدر جان من و مادر که تسخیر آنهاست و قادی کند ضایع آنکه قتل و قتل آنها دفع سازد. سهل انگاری کند  
 در شهادت دیگر یک چه که در پرگند قرار میدهد است. مرز از لطف و کرم خدیو جهان شهنشاه دانی بشما قوازش  
 گردیده در تصرف خود داخل نماید. تحریر شرم محرم <sup>سنة</sup> {اصحی <sup>سنة</sup> }  
 (۱۲) فرشتی عالم گیر شانی بنام راجه جاسنگه ایل وایه ' تحریر رمضان <sup>سنة</sup>

طغرای مریج (طهران)

مریج (ملی پوری)

محمیت و اخلاص دستگاه ایلانیت و احوال جاسنگه بنایت بادشا از منتظر بوده باشد که بدین وقت فزاین  
 باین عمل بسیاری از آنی که در وقت و تقداری شرف صدور یافته که در این عمل و دستگاه از نظر آن گذشت و محلی  
 خدمات آن محبت نشان باعث مجرای او شد آنچه تعلقات پرگند و بیعت بدین معنی تسخیر آباد و نیز و تعلقات پرگند و  
 سالار مثل سستی از هر کس متاع و غیره و قتل پرگند و دیگر (کذا) در تحت و تصرف شما است باید که بطور  
 قیام در تصرف آن محبت و دستگاه بوده صاف باشد از جاگیرداران قصبه که به و کبری کوتاه تعداد دستور  
 جایگزین دانی به کم و کاست می گزیند باشند و اگر محبت آنها بهی سکه مدد یک خود جنگ و صفا و بارها بهی  
 می دارد خوب نیست باید که دست از قتل برداشته مزاحمت بخلاق فرمانان آن اخلاص دستگاه ما لازم که صرف  
 مالی جاه و رنج پایگاه نواب نین (الین) خان خود را در حضور اند حاضر سازد تا بدین موجب حکومت و منصب

نه ترجمه انجمن می اسی که نشیاد کما به

له بکرمه شریف

نه اینجا Dalrymple

نه

نه اصل در نیاید



آن حقیقت نشان در ملک صبی و مقدر باشد. تحریر تاجری بمقت خبر رمضان المبارک ۱۳۱۵ هجری مطابق سنه ۱۳۵۴  
یست ماه شمس

۱۳۱۵ قمری آنکه شاه درانی بنام راجه جاسنگه ایلوالیہ تحریر الاحد ۱۳۱۵



طغرا مهر

حقیقت و سنگاه ادوات آنجا راجه جاسنگه ۱۳۱۵

چونکه حسن ادوات خیر عاری و سلوک طریق نیک عاری آن منکر نظر مزاج مبارک و مرزوب نظر اشراف است  
لذا تسلیه شوالیان فتح آباد و غیره که از تعلیم مرزوب قلم اند و ستور بطور شاهانست. والافان اذلاله کرمست  
ادشاهی تسلیه چهره که در پرگه سده است عایتت و من میران پدر گشته. دیگر آنکه بیس اقدس صیبه که بری سنگ  
نقش و قیاد در ملک خود و بیگانگی می کند. بایه که او را اصل و قطعاً دخل و تصرف نمیدهد و در وطن المذ که  
مناست او را بخش و اخلاص و سنگاه محمد صبی فرستاده شد بعضی امرم و مقدمات شایسته بشایان خواب نمود و  
براهر آنکه دیگر هم زبان والا شرف نفاذ یافت که سلیج شاه باشند و همراه راجگان (د) راجه پتیار طریق اتفاق  
مری داشته از خود رضامند دارند (د) بر صدد خدمت قائم و شایسته قدم دارند (د) بجهاد حکایت والا را شامل حال خود  
دارند مشغول شکرگذاری باشند

المزوم یازدهم رجب المرجب ۱۳۱۵

له یعنی پتیار

له یکم قمری ۱۳۱۵

له ۱۳۱۵: Palla



# انتخاب دیوان سنجکاشی

شاعر و ہدایتی

## قطعہ در ہجو تنبؤ

سرد را زرد ای کہی چادر	ہستہ مرغہ ما کیے تمسبو
کہ جو دیار غافلہ عالم	ی خیاسودہ کس ہمایہ او
[ہر فسی زہا رود کہ بود	ہجہ غوی ہستان ہمانت ہو]
چون گہبان ہفتخان مدچاک	رواق استغرای کارگاہ دلو
ماذای دودم کن غماز	در ہولک گفتہ امت می ہوی
او چو دم شکستہ دے تہیہ	من کیے صیدم افغانہ دود
اشبہ شیم بناد زہود	گنم اندر خرابہ رفتہ فرو
بگنم ہمارہ دو گنسم	آن ناک ہم بہ پشت یا بر دد
چار یغش زہج کندہ شود	گر ہنہم دود بیک پہلو
باد دود سے چ آب در غریال	غاک بر فرق ایں کہی تنو

یہ شعر دیوان میں نہیں ہے۔ لیکن یہی مادی نے ہفت اہم میں دیا ہے۔ دیکھو بدلی کاشانی! اس کے ہر دیوان میں ایک شعر ہے

جو فتنہ ہونے کی وجہ سے درج نہیں کیا گیا۔

یہی مادی نے یہ شعر نہیں دیا۔

لے ان کے ہر دیوان میں ایک شعر ہے جو کج ہو گیا ہے اور ہفت اہم میں بھی نہیں ہے۔



بگست اے ہائے سایہ نشین      آنچے پردہ عزم نہ سایہ اٹل

مستم چہ یرغ نقاب شکست      رنگ یرغ آفتاب شکست  
ہر غنہ کہ زود بگریز می      تقدیرت کہ در گلاب شکست  
ہامی کہ ز سنگلاخ جان برد      قسمت بکنار آب شکست

کھم بہر سر انگشت کار مد فراد      ہزار حیف کہ شیریں کار فرما نیست  
دو غفلت حزن زین کشور اکبر شایست      آہشتی خاند ہندو و سلطان این ہاست

دل تری دار گرام ضعیف مت چہ پاک      در رحمت یرغ شفیق و برہمن باز است  
از کاوا دلت و دین غفل بوالغفل      ! اعتقاد آمد و بے اعتقاد رکت

مد وہ برسم تجربہ تحقیق کردہ ام      عوم در دست در گردن خندہ نیست

نصرت قری و پاک تندرے بالہ      نشاط و غری سو از لب جو نیست

احراز از قفس و دام کہ ترے کرد      سادہ خالق ز کہیں گاہ کہ شہبازی بہست

حمت ضمن مشرق کش و دست کش      ظلم از مد مہر امروز کہ قہوائی بہست

آتش لعلی و بیخہ خیالی سبھر      بے شکست سخنان تو شنیدن دارد



## سرعت ارتحال کی ایک حیرت ناک مثال

سب شعراء کی ہریم گونی یں تو شہرہ عالم ہے۔ مگر اس کی مثال اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا کوئی موقع ہم کو اب تک ملا تھا۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ڈاکٹر سر محمد اقبال کے دو نقاد پر ایک مصری ادیب جی کاہم ملا، انھی ہے اور جو قاہرہ کے انکار المکاہرہ کے ایڈیٹر ہیں۔ ہماری موجودگی میں تشریف لائے۔ ادھر ادھر کی گفتگو ہوتی رہی۔ سر محمد اقبال نے پہچان کر ان کے نزدیک زمانہ آئندہ میں اسلامی ملک کی ذہنی امانت و ثقافت اسلامیہ میں سے کس کو چل چوگی اور یہ سمجھنے کے عذاب دیا کہ اہل مصر کو، یہی دلیل کہ ثقافت مسلمان قوموں کے نوعیوں میں سے برائی طبیعت اور سنت دکان میں مصری نوع کو کوئی نہیں پہنچتا۔ جہاں مصر کو پہلی شکل آزادی کی ان کی بیاد و ماضی یقینی ہے۔ پھر کچھ اور گفتگو ہونے لگی۔ اس کے اثناء میں انہوں نے سر محمد اقبال کو مخاطب کر کے ان کی تعریف میں چند عربی شعر پڑھے گرا تاہیں کر رہے ہیں۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کو ادھر تو یہ دانی اور انہوں نے ادیب سمجھنے سے چاہا کہ وہ ان اشعار کو لکھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ شعراء یا نہیں رہے، لیکن میں اور کہے دیتا ہوں، آپ کہتے جاتیں۔ بلکہ وہ دویہ اور اجمال پر تحدید حاصل ہے۔ چنانچہ میں کہتا گیا اور انہوں نے بغیر دکنے اور سوچنے کے اور بغیر کسی فکر کو بدلے کے ذیل کے شعراء ہی وقت لکھوا دیئے۔

(شعر کا عربی سمجھنے والے نے اپنے قلم سے لکھا)

تَحِيَّةُ الشَّاعِرِ الْمِصْرِيِّ لِعَرَضِ صَاحِبِ السَّعَادَةِ فَرَجِ الشَّرَفِ السِّيَادَةِ

امير الشعراء الدكتور سر محمد اقبال بالهناء

ان قلعت مبتدأ به اسمك لا يجب (دكتور اقبال) و ياء رب الادب



ثَلَاثَ أَقْبَالٍ خَلَاصَةً مِنْ سَبَأِ  
 اَمْتُ الَّذِي عَزَمْتُ الْفَرِيضُ مَقَامَهُ  
 حُرُّ الضَّمِيرِ فَلَا يَمِيلُ لِقَايَةِ  
 هَيْمَاتٍ لِلشُّعْرَاءِ مِثْلِي اِنْ تَقَى  
 هُوَ نَجِيَّةُ الْاَدْبَاءِ وَالشُّهْمِ الْوَصَى  
 لَوْلَاكَ فِي الْاَلْهَوِ مَا وَجَدَ الْمُنَى  
 مِنْ مَصْرَجَتِكَ زَاوِيًا وَمَعْظَمًا  
 يَا شَاعِرًا عَمِتَ مَكَارِمُهُ الْوَرَى  
 وَكُنْ بِهَذَا كَوْنًا اِنْ اَقُولُ مَكْرَمًا  
 [دكتور اقبال] وَيَا رَبَّ الْاَدَبِ



## اقتباس از فرحت الانوارین

محمد اسلم بی محمد حبیب پسروری افساری بخاری نے شاہ عالم کے زمانہ میں فرحت الانوارین کے ہم  
سے ایک فارسی تاریخ لکھی ہے جس میں عام اسلامی تاریخ کے علاوہ ہندوستان کی تاریخ بھی مشتمل  
ہے۔ ذیل کا اقتباس شیوخ و علماء و شرائع ہند کے تعلق جو زیادہ تر عہد مالکیر سے تعلق  
رکھتے ہیں، اس کیاب کتاب کے ایک نسخہ سے لے کر ہم درج ذیل کرتے ہیں۔ یہ نسخہ بہت کچھ غلط  
کے کتاب خانہ میں ہے اور اس کا تصحیف کا کچھ حال اس کتاب پر درج بھی کر چکے ہیں۔

چون از مورخ سلاطین مصر فاضل اعظم پر داغہ لاہر است کہ از مشائخین مقام و مقامی کلام و شروای اعداد  
سامر علیہ کا کلام بھی مذکور تو ہم اگرچہ بہ اکثری انہی نسخہ (۹) غلطی طاعت مشہور و بہ کشف کلمات معروف بودہ  
و ہر روز خود این اعداد اول بھی از مشایخ مشائخ مقام مرآت ی سازد بھی (یون ۹) دہ اب البود

## [مشائخ عظام]

### ۱۔ المستفی عن الوصف شیخ عبداللطیف

از ہم دینی و سعادت جینی بہرہ تمام داشت و در سر معروف و جی مکر مبالغہ می نمود و مبلغ قیل از وجہ  
صلی بہم رسانیدہ بدان تجارت و از کسب بلا شہدہ اپنے حاصل می شد مصارف ضروری صرفت می نمود و اکثر دیو  
نالیہ مسدود داشتی و فروع و نقد گرفتاری و طریقہ مریدی و پیری در میان نمود و بجز زوجہ فخرہ عمارت دیگر  
نداشت و کم کسی را پیش خود راہ دادی، غیبت حق پرست در ایام پادشاہزادگی در بران پد بار اعزلی



ان مولے گویں تشریف بردہ صحت منوی داشتہ اند و شیخ ہم بے نقیذ (۹) برای احمد دینی بخدمت می آمد  
و اینچہ اند اشعار مستقیم شیخ فراہم گرفتہ بودند تا آخر عمر ہم خاطر فیض مظاہر بود و او در سن ہزار و شصت  
ہجری [۱۰۶۰] دہلی میں بجا اجابت فرمودہ در بلادہ بران پور مدفون گردیدہ و در وقت رحلت وصیت کرد کہ حق  
مردہ مردش باز نباشد تا مردم تکریمت نشوند، تاریخ فوٹش آہ نان شیخ کابل یافتہ اند  
۱۰ ۶۵

## ۲۔ شیخ برہان شطار برہانپوری

او در ترک علاقہ و دہلی ختای و کسب فضایل یکادہ بود و فرقت خلافت از فسخ مجلسی مندی داشت  
و او مرید شیخ محمد شکر و ابوخلیفہ شیخ محمد غوث گویاری بود غرض خدا چودہ ما در ایام بادشاہی کردہ با آن  
اہل طریقت خلافت دست دادہ و تمام مردم مریدش بودند و منتصف شعبان سن ہزار و ہشتاد و سر (۱۰۶۰)  
۱۰۸۹ کہ سنین عمر آن ستودہ سیر از ہشتاد تہجد بود در بران پور مرقد پیکانی سفر و پسین گردیدہ

## ۳۔ مجمع المکارم و مرجع الکرام میر سید محمد فتوحی

ہاجہ مستقر و منتقل کاشت معضلات فروع و اصل ہمارہ ہند علم دینی و نشر معارف قیمتی اشتغال  
داشتہ، غلبہ شیخ صبب اللہ الہ آبادی بود، حضرت فردوس آشیانی احوال آیام سلطنت غوثی پیدا از بلاد  
قزج کہ ملکہ و خند او بود بہ غرض و احوال تمام طلبیدہ لقب غوثی اختصاص دادہ بودند بعد از ان کہ  
آنحضرت بہ ریاض رضوان غلامیدہ حضرت نقل الہی پیدا را از مستقر الخلافہ اکبر آباد کمال توقیر و احترام طلب

ملہ یہ کہ اوہ تاریخ کے مطابق نہیں ہے۔ نے آؤ: در مرقدش بار

ملہ دیگر ملانی خان ۱۰۷۰ھ۔ جہاں شیخ کا ہی وفات ملہ میں عام گیری دیا ہے جو مستند کے مطابق ہے۔ غالی کان ملہ  
جس کا نام شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ملہ شیخ کا منتقل دیا ہے۔

ملہ بیچہ نیاں جہاں حد بیچہ نیاں گرب



طلب حضور فرموده بشارت تقرب و محاسن اقدس بند پاکی بخشیدند و حضرت خانقانی معصنات سجده الاسلام  
محمد خراسانی اقدس سرّ علی الخصوصی کتاب انکادات آیات اعیان العلوم و فائدی عالمگیری که در زمان سعادت نظام  
تألیف یافته و دیگر کتب سلک را در هفت سه روز ۱ بیت شکر خدا کرده و تمام آن بید جلی نظام  
بدین طلب و افتاد طلب اشتغال داشت  
در آن روز پانزده هجری دولت نمود

### هم بید قیروز

دویش متقاضی و از اهل مجاهد بود غریب خدا طلب در بلاد غنچه بنیاد اورنگ آباد که یتیم بود، طلب  
حضور فرموده در بلخ دولت خان محروس برای او منزل مقرونه بودند اکثر شهای حمد پیش بید تشریف برده  
صحبته مسوئی می داشتند.

### ۵- ملا شاه بخشی

از عشقهای قدما عارفان شیخ میرزا قادی اقدس سرّ بود، مشایخ عارفان داشت و اشعار موصیانه می گفت، و  
دائم منسل بود، و اما شکوه افغان [د] مغلی باو داشته، و تا یک چند پیش از اشتغال چیر شدن همیر و مستان ظاهر  
و طالبان به کشمیری گنجانید، بعد از آن بموجب اشاره آن در بهای سرکشگانی قادی طلب در کشمیر تحت اقامت  
اشرفت و باعانت فراب، یکم صاحب و اما شکوه عادات عالی طرح نمود، فردوسی آشنایی یکبار منزل او تشریف  
برده بودند از اشعار آوار دوست به

آن ابدی کیش را تیغ غمیده گفتم  
ناله تیغ اشارتی کرد بالای دیده گفتم  
و تارنج جوس سینت نالوس غیبت الهی را چنین در سبک نظم کشیده به



مسی دلی سے چن کی غرضید گفت  
حق پیدا شد غبار باطن را رخت  
تاریخ جوس شفاء اورنگ مرا  
علی الحق گفت ' الحق این را حق گفت  
و از کشمیر بلاورد آمد و در سن چهارم جوس ملا رحمت <sup>۱۰۹۹</sup> فوت و مقبرہ پیر خود مدفن گردید۔ تاریخ دفن  
بر لوح قبرش کشیدہ اندہ

داد ملا شفاء در تعجید جان

#### ۴۔ ملا خواجہ

وطنش بہار و از اکابر نادادای آن دیار و دارنگی بسری بود و لباس خشن و طعام ناگوار خوردنی داشت  
و پیرامون ۳۱ سال (۲۵) گردید و بی خلعت تنہا بہ کوچ و بازار میری کرد ' بارہا فردوس آستانی بنمائے حق  
خواجہ رفته ملاقات نہ کرد و خود بنمائے فردوس آستانی آمدہ بارہا ملاقات نمودہ مسود ساخت ' طاعتی  
مسود شد حال را بادی کمال تعلق و اعتقاد بود ' و در ادبانی جوس بادشاہ حق آگاہ کنش یک جزا و شفقت  
و بشت [۱۰۹۸] باشد ' مدعی بسیر باغ فیض بخش لاہور رفته بود و درانجا دو سر مرتبہ گفت مرا ی بلند و  
ہم مدائن اوقات دای حق را بیک گفتہ و مقبرہ پیر خود مدفن گردید

#### ۵۔ شیخ محمد سعید

مرید عالم خود شیخ احمد سرحدی بود ' فاضل متشرع و عالم فروع بود ' بادشاہ خدا طلبان و دلبہای علوم  
دینی اشتغال می نمود ' بحدوث طبع و خیالات بلکہ او از حاشیہ کہ بہ حاشیہ خیالی نوشتہ بر ادبای توفیقی ظاہر

ملہ آدای

ملہ مالگیر ۲۵ بجہ جوس یکم دی قمر ۱۲۸۵ متولد ہوا و در سن ۱۵ جوس ہی ۱۳۰۱ وفات پائی ۱۲۹۰

ملہ توفیق الاصفی ہی ۱۳۰۸ م احمدیہ ہے کہ در حوالہ نقلی کہ جس کو کہ صاحب ذیل اقتباس کیے گئے ہیں۔ ان کو ملہ ملا رحمت ہی۔







## ۹- شیخ محمد محیی

این شیخ احمد شیخ سرحدی بود به تفرق و صلاح افتاد داشت و اکثر اوقات بدری علم متداولی گفت  
نکدا، اکثر هدایا و ملاطین پناه صید مورد مرحوم احباب شافعی شده و در عهد پهلوی شاه فوت کرد و مرگ او

## ۱۰- شیخ داود گنگویی رحمة الله

از فرزندان شیخ عبدالحق و پانزین دایم مایه خود شیخ محمد صادق بود بواسطه و دین شریف تمام داشت  
و در اثنای تیرا به گریسای شده انگیزه نمودی و در مقام مجلس درو و سوز سرایت کردی کوزه بخندست  
فردوس آیشانی و غنیمت ارحامی رسیده مشعل مملکت گردیده بود و در پی پنجم مجلس دلا از دایم محنت به  
نصرت گاه جنت رحمت نمود

## الدین محمد محضر احمد آبادی رحمة الله

مراتب فضل و کمال و پانزین دایم مایه خود بیتد جلال بود اشعار دلائل و بحکات حکمت آمیز او  
حکایت بخش ادب کامل است و دوران تزیین داده و کتابی مخفی بر احوال سادات عظام مایل نمود  
در مقامات نام نهاده و مقامات مصلحت می کرد و این چند بیت از اشعار است

ماز اده زاده افتاد است      بزم را فساد افتاد است  
ای صفا در میان ما      شاهر ما یگانه افتاد است

جو می که گرفته ام در زلفش      کس در شب سار مار در گرفت



بعضی رسیده برناگی عزایات و انعام نقد و خلعت و قیل غنیمی شده بطری مراجهت نموده شمع ذی بحری  
یک هزار و هشتاد و پنج بحری (۱۰۸۵) ازین ربط مورد بسرای سرود انتقال نمود

## ۱۲- رسید برهان

بجز خدمت جهانیان مدح اند بعد نخستین کسی است ازین قبیل که برابو گجرات بادشاه خلعتی پرداخت  
و در قریه نموده (۱۰۸۶) سرکردی احمد آباد مدفون گشت و بید محمد شهنشاه عالم بنیره بید برهان مسطور صاحب  
غواص بود از بس شهرت مستغنی از ذکر و بیان است 'مردش در محل آباد زیارت گاه اهل آن دیار است و  
بید محمد پدر بید جمال بصاحت و در فصاحت زبان موصوف بود فردوس آشیانی در بار بید ما دیده بود و  
او در سی هزار و چهل و پنج [۱۰۸۶] ازین منزل فانی بمنزلات آشنائی دخت کشیده و در گهدهی که نزدیک  
منقره شاه عالم تقدس منور واقع شده مدفون گردید' او در تاریخ ولادت خود باین مصلح ۷۰

من و دست و دامان آل رسول

هم شده 'بید جمال پدر بید جعفر مذکور مغفول البصابت شریفه' و اخلاق سیده موصوف بود و مضامین رنگین و سانی  
ملائیکه ما به لباسی نظم می آهست و مدعا تخلص می کرد از خطوبات ادست ۷۰

می از غم تو در آتش تو شمع بزم رقیب

یکم مست قنار و جلوه بر سنگ است

در سی هزار و پنجاه و دو (۱۰۸۶) فردوس آشیانی بید را از احمد آباد به کمال خرامش و مهربانی بلیدیه منتصب  
شش هزار و هشتصد و هشتاد و یک هزار و هشتاد و یک هزار و هشتاد و یک هزار و هشتاد و یک هزار و هشتاد و یک  
صحت کافه دنیا بسرای سودستی رحمت نمود 'تدریج دفاتش ۷۰

جانشینی جیسو کنده بود

یافته اند و در پسر داشت مبین پدر او بید جعفر مذکور و خلف دیگر خان رفیع مکان رضوی حسان  
صدر الصدور فیضه الهی بود'



### ۱۳- سید نعمت الله

پدرش دانش و بودب طبع اخصان داشت، مولود قصبه نارول است در آندای سیاحت ولایت جنگار  
پسیده اقامت نمود، شاه خجراج باو طرف اعتمادی داشت و اکثر بمنزل او رفتن استقاده می نمود و بعد از شکست  
شاه خجراج دل از مملکت جنگار برگرفت و دران اوقات سید را با پادشاه گیتی حاکم مکهات و مراسلات  
انکادات افتاده درکن جزایر و هفتاد و دو [۱۰۴۲] ازین مصلح آهنگانی دو بیافست که جوینده از وی نشانی نیافت

### ۱۴- شیخ نورالحق دهلوی

فاضل صفت و عالم بتقریر و طیف و هائیش پدر خود شیخ محمد الحق دهلوی است رحمة الله علیه و شیخ  
ذکر نصیحت و ادوات سلسله قادریه و سلاطین آغا زیاده داشت و او برسی جود و صمیمیت بخدای شری دانی  
داشت و معضلات و مشکلات احادیث را حل ساخت و در توفیق و نصیب اہم الو طیف رضی الله عنہ بعد  
بیخ نمود و احادیث مخالف این مذهب را استادیات غنیمت فرموده و بر عقدی و شرح مطالع و مشروح  
جاری مکت و دیگر کتب متداول حواشی دارد و در نظم و تشریح زمان بود، این را علی اذ دست ۷  
کتابهای

از شیعہ ہمدان این دور خلافت      کریم رمزی اگر نگیری بگذاشت  
چون شیعہ را فتنہ پیوستہ بہم      دلہا ہم پر ہمار دورا ہم صاف

بارا بہ خلافت اقدس عالمگیر بادشاہ دیدہ بجایات پادشاہان متاز گردیدہ بود در سن ہزار و ہفتاد  
و سہ [۱۰۴۳] اگر بینی عرش ہ خود و دو رسیدہ بود عزیمت مصر اخوت کرد

ساریخ دقائش فیض العلم یافتہ اند

۱۰۴۳



## ۱۵- شیخ بازید سہارن پوری

ملم فزوح و فاضل فشرح بود و حرقہ خلافت از شیخ محمد معصوم سرمدی قدس سرہ یافتہ ہمارہ ہمدس جلد و ارشاد طلب (طالہان ۹) اشتغال داشت 'و از مالدی حتی و از ماسوئی منقطع بود' ملازمت بلیغہ اچھی رسیدہ 'مجاز باخانات دیدہ (نقدہ ۹) بود' و در بلدہ سہارن پور ہمدس و تدلیس و تذکیر انبات خود را محمودی داشت و در ہی یک جزو دیک صد و دہ ہجری [۱۱۱۰] رحلت نمود

## ۱۶- شیخ پیر محمد لکھنوی

بفضل و کمال و ابی تفتی و دارستگی دست مرید شیخ محمد اللہ فرید ہوش بود' و شیخ محمد اللہ از سترخان نواحی کوہ لبنان بود' پیوستہ ثرمدہ پوشیدی و از اصحاب ویا چیزی با خود نمائستہ سفر بسیار کردہ بود' ادای دشوار گذار ما ہمدس کوئی پیورہ بود و نسبت ارادت بہ سلسلہ چشبتہ داشت در روضہ صینہ شیخ پیر محمد اشتغال و اذکار تقیہ فرمودہ و آنچہ دین طریقی لایہ سالک است تعلیم نمودہ و بسکرت قصبہ لکھنؤ ولایت کردہ حریمت و بار حلیتان نمود' و شیخ باشارہ پیر خود در قصبہ لکھنؤ مقیم کردہ ہمدس عظیم رنجی و کتب سلوک اشتغال داشت 'و شیخ در روضہ منبرکہ مخدوم شیخ بیٹا قدس سرہ چار سال بچہ کشی مشغول بود و از انجا باہارت مخدوم در شاہ جہان آباد رفتہ چندی در مقبرہ اسوۃ اولیا قطب الاقطاب از ما گوئیہ بعد مریدہ ایم در دارالخیر اجمیر رفتہ در روضہ نمندۃ الاولیاء حضرت خواجہ حسین علیہی خشتی ہجری انچہ کشی پیدائستہ' در آشنای پیر خواجہ ما درہ و ملہم شدہ کہ در لکھنؤ رفتہ استقامت نماید

ملہ دیکھ خراجۃ الامانی ص ۱۶۴ نمبر۴۱ اتہاس مدارج الاولیاء ص ۶ صنعت ۵۵ ص ۵ ہے۔ صاحب مدارج نے اجداد پورہ

دہلی میں بھی انی غایت ۶ ذکر فرمایا کہ فرمایا کیا ہے۔

ملہ ان ۶ مال دیکھ خراجۃ ص ۱۶۴



دلایلی که گفتیم به شیخ می‌است و شما را سلطان اشفاق آن دیر ملقب گردانیدم، شیخ با جاذبیت و خواجه در  
گفتگو آمده بر تئوکر الخال مدونه نگیرد (۹) شیخ در اینجا واقع است در درخت کبش (۱۰) و ایللی که آن  
یومنا حنا آن درخت استاده یادگار از آن سعادت آگاه اند بر سر مرده توطی گزیده بدین علوم دینی و  
تربیت مریان پرداخته و توطی شیخ مذکور که در اعطای توطی و تقریر در آید که ایما که به توطی آن  
پرداد و غیر از بجهت و دند و ادناد و کتب ضروری چیزی با خود نداشتند و سرای لاریا و آفتاب و مری  
آزادی هم نبود، هر عمر در توطی بسر میبرد و در سی هزار و هشتاد و پنج [۱۰۸۵] دیات یافت و حجت الله علیه  
و عربی تاریخ توطی بنهاد پیوست یافته، بعد توطی ستوده باخلاق و محتاطی و سعادت آگاه شاه آفاق  
بهاری عبید و سعاد و نشین شیخ مرموم گردیده تدم تقیم طریق پیر خود مسلک داشت و در علوم دینی  
تفوق از قرآن خودی بهشت لکذا حصلا، در سی یک هزار و هشتاد و هفت [۱۰۸۶] از دارالفن  
بدار البقا غلامید

### ۱۷. امیر محمد شریف لاهوری

مرید و خلیف شاه پیر محمد کهنوی بود پادشاه و تربیت مریان تفوق از انجای خود حجت اکثر اوقات  
توطی را بهر چهار مصروف داشتند، بالاخره در بدو شاه جهانی آباد در مثل پاره یکم بنا نموده محل اقامت  
مقرور فرمودند و حق برینا ازودی داده و ملت فرمودند در همان مکان مشکی حلقی گردیدند

### ۱۸. حاجی محمد حسین چیرپویش سیاح

از عراق عرب آمده در فرامی کاند منطقه مرید لاهور اقامت چندی فرموده باز به سفر جهان پرداختند  
بعد مرید ایام در ایام سلطنت فردوس مکان باز به بند آمده در مقام مذکور یکم بنا فرموده اقامت و ندیده  
پادشاه و پایتو مریان پرداختند صاحب خدای عادات و محاسن اخلاق و متشیخ بودند و در آشیانی



کرد در یکجای سید رفته سید زاهد با خود دیگری و فانات سلطان مذکور متوجه گردیده بر سر خود در توکل و  
 علی دبی بسر برده و آن را منافع خلقش بر این دینو بسری برد و خود هم قبول فرموده و غنیمت شافی  
 نیز در آیام شاهزادگی بخدومت مید مبرود مشرف فانات گردیده نسبت چند خود مودود رحمت سید گردیدند  
 و آن مبرود حضرت ۹۹ در آیام یک هزاره مضاد دو بهری [۱۰۰۰] در ماه شوال بدر ایام رحمت  
 فرمود از غلغایش حاجی محمد عادل از متوطنان ملک پنجاب هاشم و غنیمت شده به ترمیم مریدان  
 پرداخت و توکل و علی دبی گوی از همسران بکه از پیر خود برده بسری برد و یکجای علی شان بنا  
 فرموده برای دود مسافران صالح خانه تعمیر فرموده صاحب خرق فانات و حامی اخلاق بودند  
 در آن یک هزار و نود و پنج [۱۰۰۵] رحمت فرمودند

### ۱۹. صاحب صدق و یقین شاه نور الدین قدس سره

سکن شهر مشهور پراگنه گجرات شاه دوله اسم مثل بوده اند در بدو حالت در سلسله دارین مشنگ  
 بودند هر سال در عربی شاه عادل دیدن در کعبه پدید بر خود واجب و لازم دانستی دیدند اتفاقاً در آن  
 یک هزار و نود [۱۰۹۰] بماده طوات مزار شجره شاه عادل مازم شده دارد یکم حضرت حاجی حسین گردیدند  
 با بنام حاجی محمد عادل مزارید و خدای حاجی مذکور سید در یکجای شجره بنا فرمودند و احراز از بی نواز نموده در  
 حالت دم و غر خشت و بگی ما بدست می گرفتند

شاه نور الدین که از بدو حالت گوی و خود و نواز آشنا نموده بطور هدایه بسری بردند بعد درود و یکجای  
 شجره غنیمت که در تعمیر سید شریک بود در تحویل خشت و لای مشغول بشوند مدبار (غلام) و فقرا حاجی  
 محمد عادل مزاحمت نموده استغاثه نمودند که در یک خشت ما بی و خود ندانیم که کشتن شود از موم و سوز  
 مناسب عملی پراگنه به تعمیر پراگنه شاه مذکور از ماضی ایشان دست باز تراشته نسبت سابق مقید



تغییر گردید و گفت که شاه ای پادشاه ما پیش پیر خودی بود و از احوال می پرسید اگر اجازت فرماید فرمود بهتر و آقا از دست بد خواهم داشت. قزاق متعلق شده حقیقت حال را عرض حاجی محمد عادل رسانیدند حاجی مذکور متعلق گردید فرمود که دست از مخالفت باز دارد که بعد می این سرطنت و خفیه شاه خواهد بود.

خدا و قزاق از استماع این چنین کلمات متغیر گردید. پادشاه مذکور پیغام تغییر مسجده رسانیده سریت حاجی را بیعت نقل کردند شاه مذکور مجوز استماع این کار از ابدال شنید خود بهر گشت به آقیه و درسی پرداخت پیغام بیعت حاجی فرستاد حاجی استدعای آقا را بدو اجابت مقبول ساخت بدو شاه و اجابت شاه مذکور را از فرمود واصلان حق گردانید و چون در مجلسه حایه ایشان مقرو است شخصی را که می بد خود خفیه نمودن مقصود می شود در ایام فارسی خود آبی را بدست پهلوان مقرو می فرایند و بهیوم و پنج استناده (کذا) می کند حاجی محمد عادل در عرض موت خود شاه فدای این را غلبه و جانیشی خود مقرز فرموده و بعد از است صلاوة پهلوان لقب ساخته درسی یک هزار و نود و پنج [۱۰۹۵] بحد برین شاه فخره و شاه فدای این صاحب عرفان و صاحب اخلاق بود پیوسته بجزای بصری بد صاحب اخلاق عادات (کذا) و منظم کرامات بود و آنکه آمد پخته بهر کس طعام پخته قسمت می فرمودند و چند بار بهر کس پادشاه و هر مستندی که بدست حضرت ایشان معرفت طلبید خود پیوسته قایم می شد درسی یک هزار و یک صد و بیست و نه [۱۱۲۹] بحد برین شایسته رحمت الله علیه.

## ۲۰- حاجی سعاد الله

مرید و غلبه ارشد و جانیش شاه فدای این بودند پادشاه و اجابت مریدان و درج و تشرع عظیم مثال بودند عزز این اخلاق چند بار بخدمت ایشان مستفید گردید به تفصیل علوم درسی قطب بودند یعنی آرد آن مسر کرامات این عزز از تفصیل علوم درجه درخت حاصل نموده صاحب خلق عادات بودند و در سخاوت و جود و مروت بی حد درسی یک هزار و یک صد و هشتاد [۱۱۰۰] بحد برین شایسته رحمت الله علیه.

## ۲۱- صاحب عرفان شیخ عبدالرحمن

با اخلاقی مقرو معروف بود از انبیا و فخر هر که دزد و زانی او عادی می شد دقیقه از ذلالتی خروست



فی گذاشت و ہر کہ از اسرار اقیانوسیت نیازی کرد فی گرفت و کتابی معزی بر احوالی مشایخ مقتدی و مناظرین  
تالیف نموده مراکز الاسرار نام کرده در قصبہ امیشی کہ از قجاج سرکار کھنڈ است طامات طرح انداختہ بصری بود۔

## ۲۲۔ شیخ پیر محمد سلونی

ریاضت بیدار کشیدہ و بہ سمیت بیدار مشایخ رسیدہ بود۔ اکثر مکہ آن لڑائی بآن جناب افتقاد دارند۔

## ۲۳۔ پیر میر محمد قادری برہانپوری

مقتی قندوز بود و بہب اداوت بہ سلسلہ قادریہ داشت در بعضی اصناف رفیق خلیفہ رحمانی بود۔

## ۲۴۔ شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری

بصلاح و تقویٰ آماستہ و بہ علم دولت اہمار از دیگر مشایخ و قرائمان بود و مرثہ شیخ فرید کبریاں و ابو  
ادانت شیخ محمد گریاری دارد کہ بدگاہ خلیفہ الزانی حسب الطلب رسیدہ مشعل طاعت خصوصانی بودہ در  
لاہور بصری بود و وہی بطریق مدد معاشی تمام فرزندان خود در لاہور مقرر کردہ نزدیک نماز خود مسجد عالی بنا کردہ  
بہانجا اقامت کردہ در سلسلہ الخلیفہ رحمانی (کذا) انتقال نمود

## ۲۵۔ شیخ عبدالملک

مرثہ و ہاشمی والدہ خود شیخ فرید کبریاں بود بہ علم و تقویٰ و علم و فضل انصاف داشت برفاقیت  
شیخ محمد اشرف کردہ ملازمت خواہ عالم گیر منسوخ شدہ کامیاب مطالب گشتہ در بلدہ سہم چند  
سی و پنج سالگی انتقال نمود

ملک ڈاکٹر اکرام ام ۱۳۸۴ میں ہے کہ قصبہ سلون مساعیات الداعیہ ہے۔ شیخ پیر محمد کا حال خونیہ الامیاسی ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ پر دیکھو۔ اسی کے  
نور میں سرائے کا حال غازی خان ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ اور آزاد بکری ڈاکٹر اکرام ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ کے مضمون دیکھو۔



## ۲۷۔ سید عبد القادر گجراتی

پیر نادانی بود از کمالات نصیبہ دانی داشت مشہوری قوی مردم را خوب می دانست و اوقات خود را بخدمت پرستی سمود داشت

## ۲۸۔ شیخ محمد ماہ جو پوری

بنفیللی مری و معنوی آفات داشت و مسلماً اداوت بہ سلطان الشیخ توحس سزو داشت وہ انصار مطالب پانگشتگان زوای (نعمانی ۹) فقر و عزلت میں دافری کرد وہ بلدہ جون پورہ اقامت داشت ہر چند عالمگیر پادشاہ قصد غلبہ لہ لہ نمود نیز بہار حرکت می نمود

## ۲۹۔ شیخ شمس الدین

برادر خود شیخ محمد ماہ بود، بہ تہذیب اخلاق کوشیدہ ہادج اخلاق سببہ طروج نمودہ وہ بلدہ جون پورہ مدرس علوم ظاہری و سلوک اشتغال داشت

## ۳۰۔ شیخ عبد الرشید جو پوری

انصاری متودہ شیم و حمیدہ اخلاق بودہ اذات غلبہ خود را در ذکر حق مشغول داشت رحمہ اللہ

## اعلیٰ شیخ عبد الوہاب نقشبندی لاہوری

متودہ و مضارع و پندیدہ اطوار بود از بی تعلقی میل بتعالی فی کرد و چہل و پنج سال در حجرہ تنگ بسرودہ

لے ای کا مال انشا گرام ۱۰۰۰۰ پر منسلق تریا ہے۔ تاریخ وفات مشہدہ انہوں نے شری دینی کی شرح بھی لکھی ہے۔

لے ای کے مہات کے لیے دیگر انشا گرام ۱۰۰۰۰ پر منسلق ہیں۔ ان کا ہی وفات ۱۰۰۰۰ دیا ہے۔ ان کے دست معلوم ہوا ہے۔

۱۰۰۰۰ پر منسلق ہیں۔ ان کے صاحب انشا لاہور ۱۰۰۰۰ کے بعد ان سے یا گیا۔ نیز دیگر تکرار ان کا ہی ۱۰۰۰۰



نفس گیرا داشت مردم بسیار از مسجد پنج از منامی و عامی اجتناب نموده مالک طرق صلاح و نواح شدند شیخ  
در سی ویم جوس عالمگیری در عمر باشد ساگی مرطوبیای سفر و ایس گردید و در لاهور مدون شد

## ۲۲- شیخ پیر محمد جنیدی (جینیدی)

بزرگ و تقوی آراستگی داشت و در تعبیه جنید همیشه طرح اقامت و مراقبه بدین صوم وینی اشتغال  
داشت رحمت الله علیه

## ۲۳- شیخ محمد وارث

با خلق عیسوی مومن و بقره قاصت ظهور و به تزکیه اهل و مهابه نفس پرست مشغول بوده در  
شاه جهان آباد اقامت داشت

## ۲۴- شاه دولای گجراتی

خدمت خدای سینه انجم فایز گردیده از سال (فول و) ادب و دانی یافت و از مشاهیر آفاق گشت  
عز و بزرگ کنه پنهاب را با دلفر افتاد و صیت و با وجود دم اهلای عقل خراج بسیار داشت و مردم کثیر  
از مطیع او و خیفه خوار بودند و اقامت دوش و طبر گرد او جمع آمده دین و شتر و شیر و ببر و دیگر جانوران  
فراهم آورده راتبه آنها میا داشت و عمارات عالی ساخته و باین لاهور و گجرات پل طولانی بر خیزد یک اسباب  
نموده در سی جوس انتقال نموده رحمت الله

## ۲۵- سید فاضل خان گجراتی

درع و تقوی مومن و برپنی و مکر و امر مروت تقید داشت کتبه بجا نیت غلیظه الرمانی قرار



گردید در گہرات خود سکونت داشت در سن سی و یک ہجری انتقال فرمود رحمۃ اللہ

### ۳۶۔ محمد غوثی (کنجاسی)

صاحب و سالک مسلک دہر و جان بود، گویا ایشاں از لاری و ہندی این ہمہ اسرار ہمہ اجداد و  
آویزہ گوش مستندان مددگار است از واردات است ۔

اثر پ درد غلام از پی سرشته اند بی برگاہ ہمار می از وی سرشته اند  
ہر کس کہ آید از دیو می مست می دود گویا کہ خاک در گنم از وی سرشته اند  
در کنجاہ بگاہ ولی ہسری برد، سرکشگان داری طلب را ہر منزل مقصود رہنمائی می کرد

### ۳۷۔ شیخ یازید قصوری

از سرمدان شیخ آدم غازی بود بزرگ و تجربہ موصوف و بحد و انتفاع مشغول از غایت بی تعلقی  
در کوچ و بازار سرود با برہنہ می گردید و از امر صیروت و خبی مکر خود را مقتصر نمی داشت ہمہ چندی  
در دارالخلافہ شاہ جہان آباد بوقت از بامراخل و انداکج دو اخراج ۱۹ صحت ارباب حجاج مصر ۱۹ می  
گردید و کذا در جہد عالم گیر بلند برین شرافت رحمۃ اللہ علیہ

### در ذکر علمای این عصر

۳۸۔ دانش مند خان

موسم محمد شفیق و شہرہ جلد شنیدنی بادی، در عصر فردوس ایشانی شاہ جہانی برای نہایت و حیثیت

شیخ الاسلام دیکھو غازی خان رح اسی ۱۱۵۵ ہجری صاحب تجدید النہار کے وہ صاحب ہیں۔ اور ان کے لیے ان کا حال تعبیل سے دیا ہے ۔

۱۔ دیکھو توحید ص ۱۲۵ ۲۔ مجدد صاحب کے احکم نقاب سے ہے ۔

۳۔ غازی کا اصل نام احمد علی دیکھو ان کا سن وفات ملتزم ہے ۔



و هندستان آمد چون کمره صحت فضایی و کمالات او مسامح عزت و جلال پادشاه رسید و بدو که بجای آفاق  
 (د) سرکوب طایق خراسان و سمرق است او را از بندر صدمت که عازم وطن بود بخواهش تمام و اجازت فراوان  
 طلب حضور فرمودند و جهت مائل و امکان او تدریج طایق قول حاجت منقول و منقول حقانی و معارف ملکه کلام  
 جد الحکیم بهال کوئی را نیز طلبیدند و آبی هر دو فاضل بی مثل با صوابی ملازمت مستند شده و انجمن فیض قول  
 در تفسیر آن کریم **إِيَّاكَ تَجِبُ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ** مباحثه کردند و میسر طایق صد الله خان قرار یافت و  
 سخنان بلند و کلمات دلپذیر اذعان هر دو دانشمند تخریر بمنقسطه نمودند و جامع این اوراق از قول کلام  
 اندیشیده و زبانه دلائل علمی و ذکر اصول و اجوبه طریق را حساب بیباق و بی مختصر نموده بشرح مباحثات  
 در پرداخت

اقتدر حضرت فردوس آیشانی محاربه و تقریر تا را غرض نموده در صلب ملازمان منظم فرمودند و در  
 آنک مدت منظور ماضی پادشاهی بوده بختاب دانشمند خانی سرانزد گردیده منصب سر بهداری و خدمت  
 بخش گیری غلبت امتیاز پادشاه و در آخر ایام سلطنت آن حضرت از منصب و خدمت استعفا نموده در  
 شاه جهان آباد مزودی گشت

چون اردشیر خلافت و جهان داری بغیر علوم عالم گیری ارتقاء یافت غای حکمران حدود مراجع حاکمانی  
 شده بمنصب چار بهداری فرق عزت افزاخته و آخر بالا پایه پنج هزارای مسود نموده بخدومت میر بخشی گری  
 مرتبه امتیاز یافت و پادشاه وی پناه بعضی کتب را نزد خان موصوفت مکرر نموده مخصوص ایجاد العلوم نام خزان  
 از قول تا آخر گفته نموده

### ۳۹- فاضل خان<sup>علیه</sup>

موسوم به ملک توفی از علوم منقول و منقول بهره عام داشت و در الهی و طبیعی و اقسام ریاضی



بی قیادت و دیوانی اوقات فردوس ایشانی منصب چار هزارگی تارک اقبال بر افراسه خدمت میر ساداتی داشت و در  
عهد پادشاه دینی پناه در سی ششم هجری قمری و در خلافت کشمیر به نظیر بعد از سپری شدی راجه میگفتند بدلا پناه  
دیوانی و وزارت علی خروج نموده بعد از ده روز مرضی اسباب کندی طریقی خانه راه آخرت پدید

## ۳۰ شیخ بهروی

در آغاز تمیز و هفتون شهر از خراسان به هندستان آمده اکثر کتب متداول را نزد علامه اسلام آبادی  
که از افضل متروی بود متذکره و در ایام جوانی فارغ مجاز شده لطوات حرمی زاد بنا اند شرف مستعد گشت و  
علم حدیث های اکثر شریفه مند نموده باز به هندوستان آمده بر بزمی بخت در ملک طاران اعلی حضرت  
انتظام یافت و به تعلیم دراز شو، متذکره گشت و از ایام منصب دو هزارگی رسید مدتی بعد خدمت ممداریت  
کلی ممتاز بود در سی هزار و هشتاد و سه (۱۱۰۴۳) هجری قمری خدای اعلی را شنیده مدائن مولی اعلی گردید

## ۳۱ اعتماد خان

نامش علامه الفتوی و تولد و نشا اشی بر آن پدر از علوم دینی حفظ دافرو از دیانت و راستی نصیب  
کمال داشت و در ایام شهزادگی خلیفه خدایو مقرب و علی اعتماد بود بعد هجری خلیفه خدا آگاه به منصب  
دو هزارگی و پانصدگی رسید به بذات عمده سراسر اذی شد و در سی پنجم هجری قمری واکام امیر خان عالم صوبه  
کابل همی را که دانی ایمان بهاسوی فرستاده بود از لای کابل گرفته بمحضه پسران ارسالی داشت و حنده  
جهان پناه با اعتماد خان حکم فرمودند که بمحضه تمام استفاد این سستی را از آن بجای آورده بر حق مقدس رساند  
پس آن محضر انکار بهاسوی نمودند اعتماد خان بکمال خود گفتند که امشب رضا را برده حواله کورانی نمایند

له اعلی اسم به حنده کافر به دیگر نام گیر هجری ۱۲۰۸ مطابق به سی ششم هجری قمری که

له اعلی اسم

له اعلی اسم



ہزار متفرد کردہ خواہ شدادی اپنا ہم کو ذلیل شنیدہ از جهت ایس شدہ یکی از ان سرنگانی کہ بہیستہ امتحان  
نصرت می نمود و در اہل ساری (۱۹۰۱) مہ ماہ شدیدی داشت خود را بہ چیل (۱۹) رسانیدہ از ہمانجا شمشیر کشیدہ  
خود را بخان مذکور رسانید شمشیر اداخت و آن خان سید را شہید ساخت موم گرد و پیش دودیدہ آہنہا را  
کہ وہ نذر ہند بہ قتل رسانیدہ

## ۴۲۔ قدوہ علای کرام شیخ نظام

بہ ہیز کردی و خدا پستی موصوت و مزید دانش و تجربہ عوم و فرط مملوات مشہور و معروف بود اکثر  
مداولات را در بران بود کہ مولد دوست نزد فاضل غریب قاضی نصیر خواجہ و قاضی نصیر الملی بران بودی  
مذکور از مشاہیر فتاویٰ عصر بود و او کسب علوم مداولہ پیش بود خود قاضی سراج الہیکہ بود تقویٰ از اجنای  
جنس خود جنت بود در سی ہزار دسی و یک [۱۰۳۱] ہ ہند سفر آخرت گردید

## ۴۳۔ ملا عبدالحکیم

نشیب و فراز لڑائی کمال پیرو و در مہند فغالی قصب اہلی از مسرای راجد بود ہایم جنت مکانی  
بحکم و بیش ماحول جنت صحت می گردانید ہ عصر فردوس آشیانی چون بگاڑ دانشوران دعوت گرفت و بازار فضل  
گنی رواج پذیرفت اما از انام و علای ای آن حضرت دایہ امید گمان بار گردانید و چند ویہ بر کم سیدر قل  
یافت و مرگاہ ہدگاہ می آمد بقصد مسدود کایاب می گشت و دو بار ہند بخندہ شدہ مبلغ گرای ہند  
یافت چنانچہ بہشتا مذکور شدہ و در فزونی عوم بنام نامی آن بادشاہ مستغنیٰ میندہ پرداخت

لغات کا ذکر مکتبہ مری ۱۲۰۰ ہ ی ہے نیز دیگر تذکرہ ہندی ۱۲۳۳ ہ کے اشعار کا تذکرہ ۱۲۲۰ ہ

نے ان کے حالات کے لیے دیگر تذکرہ اکرام ص ۱۰۲ و تاریخ ص ۱۲۲ تذکرہ ہندی ہند ص ۱۱۰

یہ شاہ جانی

تہ سنی جانی



و از تصانیف حاشیہ بیضاوی و حاشیہ سقزلی و حاشیہ خجالی و حاشیہ میر تقی و حاشیہ شرح مطالع و مراجع الادراج و حاشیہ حمد المنصور و تکرار اش و حاشیہ شرح اشادات و شرح حکمت الہی بنایت مشہد است و در عاریس علم و فضل مقرر دوم و تذکرہ آن مقدمہ افضل و دوازدهم و بیج الفضل بن خیزد و شصت و ہشت (۱۰۹۸) اکرامی ہجری عالمگیری بود در بہاکوٹ رحلت نمود غفرلہ لہ

### ۴۴۔ ملا عبد اللہ

غلت سرآمد نمایر زبان قاصد الکلم بہال کوٹی بود برگرداوردی علوم و حل مشکلات و تحقیق دقائق و تخصیص حقایق آن چنانچہ بایہ پرداخت و حفظ کلام مجید و صلاح و تقویٰ زینت افزای فضائل و کمالش گردید و بالفتح و دولت گوینی و قوت اختلاط بہرہا دل بردارہ خود مزین داشت و از تصانیف حاشیہ بہایہ بنایت مشہد است و قلمی کہ عالمگیر در مولاک لاہور پرداخت تا را بعد اعزاز و احترام طلب نمود و بہایت عدو کہ بردارہ ماجرہ او مقولہ بود مع شفی زاید بکن مقدمہ علم مقولہ فرمودہ

### ۴۵۔ میر ہاشم گیلانی

از متولیان پادشاہ دین بود و کبریت دانش و در فضل و قوت حافظ و مدت فہم امتیاز داشت و دوازده سال در حرم محترم کسب علم نموده بہ ہندوستان آمد فی طلب و اقسام ریاضی و ادبی و جابجوس (.....) خواندہ در احمد آباد غلبانہ سرافرازی یافت و بتقریبی بمحمد آمدہ در ملک طازانہ صلاہ ختم گردید و بہ یادی بہت تعلیم حضرت شاہ غلامی نامہ شد و در آن ایام حاشیہ بر تفسیر بیضاوی

لغات و تذکرہ میں زیادہ غریب ترست دی ہے تاکہ کہ وہ غریب لغات و لغات میں لکھا گیا کہ کلام میں جس سے یہ ترجمہ بہت معانت رکھا ہے وہ تذکرہ حاشیہ بیضاوی خطبہ ہوا ہے۔ نام لکھا گیا ہوس میں کہ دی قہ خطبہ کو لکھا۔  
لکھا ہوا ہوا کہ یہ ہے۔



نوشتہ بنام ہی فردوسِ آشیانی مسطور گردانید۔ در اوٹنگ آباد ہی ہزار و شصت و یک [۱۰۸۱] کہ عرشِ ازہشتاد گذشتہ بود در گذشت۔

### ۴۴۔ ملا عبد اللطیف سلطان پوری

ابو یزید از مستوفی پادشاہ بود در معقولات و منقولات بہرہ تمام داشت، اکثر علوم را از حاج کلمات قاجار لاہوری خواندہ و معقولات را در خدمت شاہ فتح اللہ شیرازی استفادہ فرمودہ بود و اواخر عمر لایا شدہ و چند دن بطریقِ سہرہ فال از فردوسِ آشیانی یافتہ بدست مشغول بود در شش ہزار و چہل و دو [۱۰۴۲] ہجرت حق پرستہ و تاراج و تش ع  
 ”آفتاب علم را آمد کسوت۔“

یافتہ

### ۴۵۔ شیخ فیض اللہ پسروری

برادر خود بہرہ ماہر ابنِ محمد اوسانی در مسئل و منقل بہرہ تمام داشتند و در علوم دہرا دوا اکثر اوقات در مہلت و گوشہ نشینی بسر می بردند آنہو عہد شاہ دین پناہ حکیمت خدمت افتادہ رکذا در رکذا اچوستہ بدین علوم و بی مشغول بودند و در بود و سخا بی عفا و در ملک تادیبہ در آمدہ اکثر تہمیت افتادہ معزای مستفید بودند در ہی یک ہزار و چہل و نہ [۱۰۴۱] دای حق را بیک اجابت گفتہ

### ۴۶۔ ملا عبد الوہاب پسروری

بنو دائر ماہر محترم اوسانی از مشاہیر فضلاء عصر بودند پرہیز گاری و خدا پرستی موصوف و عزیز

لے یہ بھی اورنگ زیب کے احاطہ تھے۔ دیگر تذکرہ ۴۶ ہجری ۱۳۲۱ لے ہی تاریخ سے ۱۰۸۱ تاریخ کو مطابقت نہیں، سورج تاریخ سے ۱۰۴۱ زائف صمدیہ کو دو کے برابر لکھیں تو ۱۰۴۱ حاصل ہوتا ہے۔ دیگر ۱۰۴۱ ہجری میں اسی تاریخ کی بنا پر الے کی تاریخ وفات ۱۰۴۱ دی ہے لے بغاؤں شامیہ کے نزدیک ہے۔



دانش و تجرد علم و ادب از راه طریقات مشبهه و معروت و در انجراح مرام طبقات اہم مساعی جمید داشتند و کسوف و کواخس باصیر و کبیر بخت مرصع ایشان بود اکثر متداولات ما در میان کثرت بخدمت قاضی عظیم خوانده در علم فقه و اصول و صافی بہرہ کام داشتند و در عمر افتادہ بر توفیق نموده بدین علوم و کتب علم - حقینی اشتغال داشتند فردوس آشیانی کرد بخدمت ایشان رفتہ تخصص مناصب و وظیفہ شدند بالآخر بسی و ترقی و مسد شدگان در موضع درجہ افتند باہم فرزندان خود قبول نمودند مسد شدگان بعضی اندرس فردوس آشیانی رسانید کہ قاضی در دیہ قبول نموده اند فردوسی آشیانی قرمان افتند چار دیہ باہم فرزندان ظاہر تیار نموده بخدمت قاضی خواند تا الی لکذا، یومنا مباحث مکتوبہ در علم فرزندان قاضی بود، الحال بہ بسبب فقرتہ در ہنگامہ سکنای دیہات مسطورہ از تصرف ما مردم بدہ رفتہ قاضی در سی یک ہزار و چہار و ۱۰۵۹ ہجری چار الہائی فرامیدند رحمت اللہ علیہ

### ۴۰- قاضی عبدالوہاب

در علم فقه و اصول حدیث تمام داشت و در ریاضی و حکمتی و دیانت بی ہمتا بود

### ۵۰- قاضی علی

قصہ دانش اخلاصیت بود و در لہجہ بلخ در سحر و حلقہ درس میر عرض تاملندی کتب دینی خواندہ بر اکثری از ہم سہان قایم گشت و ترقی دران دیار بدین اشغال داشت بر مہنوی بخت و مساعدت زاد من بہرہم ہوس فردوس آشیانی رسیدہ مورد حمایت و زادش غمروی گردید و در ذمہ طارمان انتظام یافتہ بخدمت آقای ارشدی تراز شد و در عہد پادشاہ دینی پتہ بمنصب ہزاری رسیدہ یک چند خدمت اعتراف مکر داشت و بدین علم دینی مشغول بود

### ۵۱- حاجی احمد سعید

مؤرخ بہاد و از فضلای کبار اکثر متداولات پیش دالہ خود مولانا محمد سعید خواندہ و بخدمت بسیاری



از داخل رسیده کسب عظم نموده، در علم فقه خدمات تمام داشت و در مکتب حائری فردوسی آشنائی خفتم شده. خدمت آقای عسکر داشت و آخرتیم سلطنت آنحضرت به حمایت مردم آیتان یافته و بطرات عربی مطیع مستعد شده، در عهد عالمگیر پادشاه، منصب بزرگی سرافراز شده بدین علم شوق بود.

## ۵۲- محمد وارث خان

موسوم به شیخ وارث، در اتمام علوم و منزلت دانش بهره داشت و در کار دانی و ساطر قبی یگان بود و در افتخار بزرگی بی قرینی نماند گشت و دراست کام و فصاحت افتاد قصب البقی از همسران رسیده همواره محتاج بایقه سفران بود.

## ۵۳- شیخ سلیمان میری (۹)

از کمال راستی و درستی و دیانت و امانت در ظاهر مقدس پادشاه وقت مساعد و معزز بود و در احتیاج و انجراح مطالب منظوران کوشش فرمودان و سعی بسیاری کرد و بخت بد و بار و غیق بود و اسرار و خصوصیات جادوئی خدمات معزز بود و او را کثرت مشاغل شبها بدین علوم ی پرداخت.

## ۵۴- شیخ عبدالعزیز اکبر آبادی

باستقامتای عزم عقلی و نقلی و استقامتای فزونی دانش و منزلت عزم قصب البقی از دانشوران مددگار بوده و به قوت طبع و بصارت (۹)، دای و انصاف ذمین و فصاحت زبان از امثال و اقران آیتان داشت و کسب فضایل پیشو دالم و مایه خود مولانا محمد رفیع که از نقل علم با خود نموده و در عنفوانی شباب از پای تحصیل بدرجه تمیز عروج نموده در وطن خود افتاده گوم داشت و پای فصاحت در دامن دولت و مجیدیه پیش افتاده ترنم نمی کرد، در سن چهل و هجوس عالمگیری که مستقر الحاق مطرح مساکره اقبال بود کلمات قدسی شیخ مذکور در محفل پادشاه دین پناه مذکور شد و بعضی رسائل و سوادش از نظر فیهن اثر گذشت خیر جهان.







## ۵۷- ملا غلام نقشبند لکهنوی

که بحد احوال ایشان سبقتاً تحریر یافته از قول علای عصر بود در علوم عقلی و نقلی و علم حدیث و تفسیر  
صفت از همسران رسیده چاشنی از فقر بسیار داشت مگر صاحب ایشان از بعضی مستقراض منہوم می‌گردد  
و بی‌بخت با وجود کسب باطنی ابتداء فرصت جهت بدرسی علوم ظاهری اشتغال داشتند

## ۵۸- ملا محمد یعقوب

فاضل دانشمند و صاحب فطرت بلند و عالی ذہنی، علوم عقلی و نقلی را بارها درس گفته و بر کتب  
دستی حاشی می‌نمود نوشته ارباب فہم را از حاشی دیگر مستغنی نموده، حاشیہ بیضایی از علوم دہندی تلاطم می‌نمود

## ۵۹- شیخ علی عبد اللہ

از علوم ظاہری و صادات باطنی بہرہ تمام داشت و بر مصطلحات فائزہ، دایرہ، مویہ، آگہی تمام حاصل  
نمودہ، عبادات عربی و ترک و خارجی را خوب می‌دانست و در علوم تعویذ و حکمت تالیف راجع و تصانیف  
تالاف دارد و در فہم آشیانی از مردم بہ ہندوستان آیدہ در ذمہ فقرای ہمسری بود و قاسد است  
علای یک چند از مزدبابت او خبر می‌گرفت در نوشتن فادائی شایع حال و نامور بود

## ۶۰- قاضی عبدالرحمن

از علم و صلاح نصیبہ دانی داشت و در دیانت اتمات داشت، سالہا خدمت قضاء تصدیق  
می‌مضافات سرکار گورکھپور کہ مولد است، داشت، چون حقیقت تعینیت و حقیقت قاضی برحق غیبی



رحمانی رسید قاضی را طلب حضور فرموده بمجلس سرارازد یافتند و در آنجا از آنجا که بکسارت روزگار بخدمت نوبه‌داری گردیده و دیوانی عالیهات سرکار مستطیر فرق امتیاز افزاشت

### ۹۱- قاضی محمد حسین جوینوری

از علم و فضل بی‌همتا داشت و در عصر فردوس آشتیانی مقرباً خدمت تقدید کرده مستطیر داشت و در ادبایی همه عظیمه رحمانی بمجلس سرارازدی یافت بقضای از آباد ستاز شد و یک‌چند ایام امر قیام داشت و در این بهنتم جوس مطابق حکم ۱۵۰ بمشور رسید مشغول مراقبت ضروری گردیده باضافه منصب و خدمت اختیاب لشکر اقبال نصبت امتیاز یافت

### ۹۲- آقا قطب الدین

از مصلحتان زجه متوجهان شیخ عبد الحلیف برآوردی بود از غرضمیان مسداشد خال مرحوم بود بنا بر خصوصیتی با وی در غلامان و ملا باز داشت و از برآوردن پند نصبت شده بولگی خود کرده فرای قیام داشت آمده سکونت گزید و در ادبایی جوس عظیمه رحمانی بمشور رسید بانام چهارک هم سرارازد گردید و در این را قطب آباد موسوم گردانید

### ۹۳- شیخ قطب بر بانپوری

ناحل متوجه و حافظ محمد و تیر انداز متفرقی بود و قرآن را به نیت در ۹۰ تمام قرات می نمود و اشعار عرب بسیار بخاطر داشت و بنا بر حسب خوب می خواند و باجمود فضیلت و کلمات عزت و سکنت باطنی درجه داشت و در شهر رضوانی الجبلک به چینی نمانی عظیمه رحمانی ختم قرآن می کرد و یک‌چند به سلی پادشاه هزاره که اعظم همای بود در سن پنجم جوس ملا در دله متوجه خدمت حق پیوست

### ۹۴- نیند علی اکبر مسداشد خانی

اکثر فنون دانش مدویه و بر خراسن و دکنان علوم آگاهی داشت بنابر گفته از همیان و نیایان مسداشد بود



و یک‌چند آهنگهای لطیف از ایشان اشتغال داشت و بعضی در حسن تربیت او قائل مذکور شد اکثر علوم هجده است بهم رسانیده بود بتالیف قاضی عالمگیری مامور شده بتالیف غنیف روحانی اقتیاد داشت.

### ۶۵. ملا محمد جواد پوری

در غنای شایب از دین برآمده اکثر مشاغل را از مزارع تا به خانه و بعضی علوم در خدمت داشتند عالی استفاده نموده در عهد فردوس ایشانی در سلب روزی اختتام داشت 'در عهد غنیف روحانی بدولت سرتت منزلت افتخار یافت داخل سوابق قاضی عالمگیری شد و به تعلیم پادشاهزاده محمد اکبر مامور گردید.

### ۶۶. ملا محمد اکرم لاهیوری

حاصل تبحر مشاغل را بارها درس گفته و ترکیب درسی کرده مورد نموده به علم و بردباری و صلاح و پیرمردی آفات داشت بتالیف غنیف روحانی منتظر شده به تعلیم شاهزاده محمد کام بخش مامور بود.

### ۶۷. شیخ وحید الدین گویا نوی

عالم خیر 'به تقریر دل پذیر و اشعار ذوق و ستای خیر آفات داشت خصوصاً در علم معانی و بیان بیستم اشغال مصر بود چندی در زمزم مقربان داداشکوه ختم بود در می نیم بوس عالمگیری فین باب صحت گردید منصب سرپرست شده به تربیت و تالیف دینی از قاضی عالمگیری مامور شد.

### ۶۸. ملا عبدالباقی

شاگرد ملا محمد جوهری 'و چون در بده بوی پدر نهال استعدادش نشو و نما یافت و بهیمی صحت و شاگردی ملا محمد مذکور که از فضایل نامی هندوستان بوده و با دانش مذکوران صحت با داشته در اواخر عصر فردوس ایشانی



دست گردیده بر سادج دانش و سادج هم صمد نود، در شعر زکده طرح افامست انداخته به یونجه‌ی شبنم یافت  
در اکثر علوم میثا در مغفلات یگانا بود و بدقت فکر و غور مفاصل از نظرای آتجا گری مساجت می دهد یک مرتبه  
بدگاه، غیلد دهانی رسیده، موشی تلخ زنده رویه بطریق پیله خال اندام یافته بوی صمدت نوده در انجا بدی اشتغال داشت

چون محرد اوراق شعر از طای صبر بیان نوده

## ذکر اسامی شعرای عصر<sup>له</sup>

هم لاج است

۶۹- عبدالرسول

مفضل با متفنا که در سرکار شاه شهباز خدمت دارد و غل کویچاد داشت بغایت مستند و قابل بود در اخلاص  
و دوستی غلامان شرافت در میان یک هزار و بیستاد و دو [۱۰۴۰] رخ ازین منزل غانی بدست یافت، از دست به  
فلک چنان کمر استیاب می بندد مسزای باد پریشان غار خواب داد

۷۰- اسیر لاهوری

با پسری سری داشت ازین مشغولش دست زیر مار می گذاشته بخواب رفت چون بیدار شد غش چرخ بر  
مسخره رضوان ظاهر بود بدید ای زین اسلخ نظم کرده  
دست بپای روی خود انداخته بخواب شد مارش از نشان کوچک آفتاب شد



## ۶۱۔ اصطفیٰ عمر

از ولایت ہندوستان آمدہ در لباس قندھاری می گذرانید و سنایی سازه را کسوت نظم می پوشانید، در اوایل  
سلطنت خود مکان قندھار سفر آخرت اختیار نمود، دیوان آن مغزی بر سر هزار بیت است از شعر است به  
شکر دم آتا نہ درد دل بیه پوششیم  
چو چرخ لالی سوزیم و خاموشیم

## ۶۲۔ افسری

شیخ کمال الدین نام در سبک دشواری، بعد خود مکان اختتام داشت، وہ ہزار بیت کہ در طرح  
بنامہ خان گفتہ در قید نظم در آمدن فتوحات و بدائع واقعات خود مکان را دیوان طرح نمود، چند بیت از  
قصیدہ بہاریہ او درین چند اشعار مرقوم می گردود:

نامت بقزاق بخت بخت اور حنان	ای بخت بنامت ز ازل کردہ قسری
در بندگی دست حوادث عالی	ای کہ کرد اسب کری بندداری
ز راه جید بخود، بفرستہ رخسار	سحر کہ نقش طرب تازه کرد دست بہار
بہار و عید چو رنگ حادث دست بہار	چہ اتفاق خوش است آنکہ دست بہار
ز خاطر زمزم زانی برست خاطر گزار	سوز کہ از طرب سخن جید برخیزد
ز آب گل زمرہ کشتی نظر بکنار	بید خاک پر از گل شد پہنچان دگر
اگر کشتی بمثل نقش غنچہ بر دیوار	چو گل ز باد مریم تم شکستہ شود
ہر جو من بہ بودگار خان آسمان متار	بدلش مرغی چو شرمید می خواند
کہ ددی دولت اور دست چرخ آیند دار	خروج امید بخت خان عفت دار



پہنچی کہ رحمت او کار خلق می سازد      زبان خداو گز اسماں شد بے کار  
چنان بعد تو زوشد رقی مومری  
کہ سطح آب گردد ز موج نامبر

### ۴۲۔ اعجاز اکبر آبادی

ناہش محمد سید بدو<sup>۱</sup> در سخن طرازی طرز جدید دارد از اشعار ادست سے  
گند آتہ بلوی دشت گر چہ از ما      گلدرد در غلافی اضطراب جادہ صمرا ما  
شکستہ نگ دل آئینہ دہانی نشان جسم      صدی ابروی خود واکرم و عمر غاشایم

### ۴۳۔ بے بدل خان گیلانی

سوی ہم داشت در جہد جاگیر بادشاہ بہ ہندوستان آمدہ در سک ظاندان انتقام داشت در جہد شاہجان  
بادشاہ بید مسافر بھی و کاروانی برترے عالی رسیدہ در بنا خدمت داروئی دیگر خانہ داشت و تخت مرصع  
اجام او صحت آقام یافتہ در جدوی آن ما بخینندہ و دیگر رعایت ا تواری (۹) در جہد غلہ مکانی پانجا  
و اتیاز ترصیح تربیت دیگر یافت مرادم (۹) در ہمار حسن خدمت بہر نیندہ شد اندہ است سے  
نہایش بچشم در نیام      ہر چند نگاہ کرد احوال

### ۴۴۔ بزمی موسوم بہ چند بجان

در جہد شاہ جان بادشاہ و خیرہ رحمانی مصد خدمت بودہ دلوان و شکست او مشہور و سخنان او در  
صلی کتہ سبھای مذکور ادست سے



برغم و بچی که شد از تنب و لب پادشاه  
دام شد و خیر شد تسبیح شد زقار شد

### ۴۶ - بیدل

موسم به همافزاد درانی تربیت داده و مدتی لازم سرکار محمد اعظم شاهزاده داده اندوست  
عمره آفاق های جلوه یک ناله نیست  
کوه از تنگی ری بیش پیدا می کند

### ۴۷ - بقائی

موسم به شمع محمد بقا در نظم و نثر بی جفا بود و از اکابر بهارک پاد و در دروازه حاکمان غلام خان و در قی  
سازگی و سیر بهارت تمام داشت اندوست

دیش به از حرکت می شود تابانند  
مرغ نگاه بر سر درگاه کباب شد

قدت از سود خوشی بالاست گفتم

بیالیت که حوت راست گفتم

### ۴۸ - تحسین

از شرای نامدار بود، نسبش به کمال بخندی رسد اشارش مژده در تفسیر بود و مملکت بخماره خان و در  
ارگاه غلام خان دیده مشعل حریف خسروی گردیده و از مشرب فقریزه چاشنی داشت از اشار دوست

بتاب مهر زبیس نرم شد دل کبکبار

قوان کشود رنگ رنگ در به نثر غار

غده از یاد لبش چون گنجه بیای من

آب جردان میزد از هر قطره مهبای من

ست و بیابکم من و بام بهش دیگر است

گردن بیاست غم از بد مهبای پای من

در خاک فرو برده خیال لب بام

یا قوت بر آید چه کنی سنگ حرام



## ۷۹ جعفر

بشیرۂ آسمن خان فداقت دریا فخر پاکیزہ بود قریب گرفتہ سرکار عدہ کمالی سالیانہ مولف داشت ، اشعار  
برجستہ دادہ اندوست ۔

نمی دہند ہر لہ لہوس ریاست عشق  
کس کا بہار ۱۹۱۷ سردار گشت سواد است

## ۸۰ جعفر

غالب ہاں درد بخان عالم گیر شاہی دیوانی قریب دادہ ، اوراست ۔  
کسر ز کاشفی و نہ اتقان بود در طلب  
حدیثی می طرد و کہ در اندامی بلب

دو صی ہزار و اشعار و یک [ اورا ] در صوبہ داری الہ آباد عالم دار امتحان کردید

## ۸۱ رضی داس

در ذہابی خلافت شاہ جہان بہتہ آمدہ و اپنی بیت بد کہ ۔

تاک ما سر سبز دارای ابد نیان در بہار قلمرو تازی قزاق شد چرا گھر شود

دقی خوش گاہ دارا شکوہ بود و از غایت شوق تخلصی نمود ہرچہ سبب ای بیت شہرت تمام یافتہ

شہزادی عصر کاشہا کردہ بیچ کس بانی دغوی ہا ، توانست گفت ، و او چند گاہ در بنگالہ پیش شہزادہ ہمرہدہ ہونیم  
دلہی مالوت گشت و از انجا بمقام اہل شرافت از دست ۔

رفتی و از اشک بمسمل در چمن طوقانی گذشت

روزہ بر گل چمن چراغانی شب ابرائی گذشت



۷۰ دران دلدی که می می گرم آبادی نمی باشد بیای می کند از دور گاهی چشم آفرینی

### ۸۱۲- بیخ بایش

دارد رضی دانش بهند همراه پند آمده بود باز بر ولایت رفت از دوست ۷

نزد یکان بس که از کردار بد شرمنده ایم

می دزدی شکست رنگ بر رخسار ما

### ۸۱۳- در صبیح

نیک در ۷۰ نام داشت دلی فشی نزد محمد خان بود در عهد شاه جهان از ولایت آمده در سبک طرازان خلم  
گردیده در عهد غلامان چندی خدمت دارالانشاء داشت در کبریا پای تقاضت گزیده در منصب و خدمت  
مقام گردید از دوست ۷

از وطن یاری نیامد با می شیدا برون

آدم ناند دست از آستین تنها برون

### ۸۱۴- سرمد

در ادبیل یهودی بود 'قریب' داشت و بخیل ازیر داشت بعد از آنکه بشوق اسلام خست شد در اکثر علوم  
فرد کرد جامع فنون عربی گردید وقتی که از ولایت بصره رفته آمد در آنجا بختی ببرد پسری متولد شده حرانی  
را شام خود ساخت و چون مشهور بالحد و زندقه بود در آغاز جلوس خد مغانی عالم گیری بخوشی ارباب  
شرح بقل رسید 'گزیده' وقتی که او را بقتل بردند این بیت را برشته نغم کشیده بگوش حاضران رسانیده  
سرمد کرد از نغم شرفی که با ما یاد بود

قصه کوتاه کرد در دره درو سرمد یاد بود

گزیده که او با ملاشکه نیز سری داشت و اکثر اوقات نیز باقم عالم گیر خست بود لهذا بقل  
رسید والله اعلم بحقیقة الحال



در ایام دل ربای گشت و دیوانی بم ترتیب داشت از اشعار آبدار اوست :-  
 دوش در آموزش مشتمل خلق ای گل محمد  
 باز بر بلبل کنی دیگر دگر که تر دامن شدی

سرد که ز جام خلق مستش کردند      خوانده سرازارش و پستش کردند  
 می خواست خدا پستی و پوشاری      مستش کردند و بت پرستش کردند

سرد گو اختیار میباید کرد      یک کار ازین دو کار میباید کرد  
 یا تن به رضای دوست می باید داد      یا قلع فکر ز یاد میباید کرد

سرد گو چون نشد کوشد کوشد      لب پیوه گو نشد کوشد کوشد  
 در آخر هر چن گشم صفت چرخ      کاری که کوشد کوشد کوشد

### ۸۵- مرغوش

بسم به محمد افضل در سبک طرازان عالمگیر پادشاه بود ' دیوانی ترتیب داده از اشعار آبدار اوست :-  
 کی توافم دید ز ابر جام صبا بگشند      ای بد رنگ جهانی گر جدا بگشند  
 مردم داند هست و جوی او یتیم مستور      ای سود چون ریش نیرنگ اعظام مستور  
 پوشیده تر خرد پیشین گش می

چون او بد آب نهان در نهان

### ۸۶- سیادت لاجوری

از فرزندان میر جمال الدین قدس ' جوانی بود ' فاضل و خوش نظر ' مراد دامت :-



چرا بدم که نوشتم دهنی زبانی می      هرچ خونی دل بود هر صبح گنجی می  
به خودی ده عالم دیگر بود بیار را      صورت و بیار بود غم خوار بر بالی می

—

در بیابان یادگار از گریه ام بجا ماند      بل ای دلای چو کسی بود بر کعب ماند  
..... در مرکز خود جا گرفت      کشتی سرکشانی عشق در گرداب ماند

### بدر صیایب

روزم به کاشم، از جو کهای قدیم حکومت عالم گیر ارشاد بود خطاب شیخ ابلیس اتیاز داشت، اشعار  
بیار اند داد است

خود را غریبه ۳ برخست دیده باز کرد  
آیند حکم را، برست تو داد مدعش رفت

### بدر صیائی

اگر سرخوش صیای سخن روی میرسد الهائی هم در ملک ملازمان عالم گیر بود خط نستعلیق خوب می داشت  
دیوانی ترتیب داده او راست

ب درویشم دوستی و درویشی نیست      سخنی نیست که شرمه غامضی نیست  
دوست سرکشی شاد سینه پاک ششم  
که لاکل تو در آغوش موبو گیسو

### بدر ضیاء الدین خیر آبادی

دندلی بر فراز منبر و تبار او بر چشانی اش فرو آمده بود در حصار مجلس قرآنی ۱ او گفت که دقت را غنی  
به سر آمد و بیکی در جواب گفت

یک شعر صریح می و اشعار ضمت      در هر کجی سخن ز گفتار ضمت



گر چشپنم با پیش ای مرد شمره انبار غم تو نیست و تار نیست

### ۹۰. ضمیمه بی چون پوری

اشهر خوب و مشغولات مرطب دارد دیوانی ترتیب داده این بیت از ساقی عامر اوست

بیا ساقی آن زینب همام ما	می زعفران طبع گل همام ما
بمن ده که میفرم بخواهی کند	غمم در دلم زندگانی کند
برین می گری دور تا منزل	رسم روزگاری که در زیر گل
ده انگشت مردم کند زبیدی	دهی نای اماران اچو انگشتی

### ۹۱. ضمیمه

عشق ضمیر قابل و مستند بود و خدمت پادشاه عالم گیر اختیار داشت رباعی مشتمل بر سارنج فتح آنگاه که به شجاع واقع شده در میان گری سرکه منظم ساخته از نظر پادشاه گذاید سخن افتاد "هاندو هزار دهریه طمان راحت صلح یافت"

ای حرد از سبزه چهارک ادا	پیوسته ترانج چهارک ادا
بجستم زبانی انگون فخت سارنج	دل گفته شود فتح چهارک ادا

و مصححی که پادشاه بخط قرآن مرقی شدند این بیت منظم ساخته

تو حامی شرع و حامی تو شرع

تو حافظ قرآن و خدا حافظ تو

و در شعر بندی نیز عبادت تمام داشت در صدی دهمی (نیمه پنجم) تفحص می کرد که معنیش عاشق باشد

و ادواتی که بخدمت بند صورت ممتاز شد در یکی یک هزار و پشاد (۱۰۸۰) رخت عیادت بر باد داد



## ۹۲۔ علی

نامش نامرعی، مولفش لاجورد است بقناعت و دانشی در سرحدی گذرانده در اشعار او اختصافات  
بلند بسیار است از دوست سے

محمد هجرت دل تاب حق بے حجابش را      کہ باشد صافی آئینہ شبنم آفتابش را  
بحشر موت بی مروت است فریاد شبیدانش      فیصلہ نام کہ داد ای سرچشمہ نیم خوابش را  
بشرفی پای او بسیدل و کاتب حق کردن      کہامی بی ادب تعلیم فرما شد ربابش را  
ہرین شرفی غزل گفتی علی از کس نمی ماند  
بیادان ی درستم تا کہ بنویسند جوازش را

## ۹۳۔ عاصی

موسم بید لطف آمد اشتہار بہرہ کوکہ مضربِ حوالمب جہانگیر بادشاہ بود و سلیقہ نظم داشت، این  
بیت از نظم ادست سے

از پی جاہ غراب اینی ہر توانی بودن  
چشم واک کہ بخراب اینی ہر توانی بودن  
بکند ب آب دریا تر      ہر کہ یک قطرو آئندہ دارد  
بہتر از کار امی غفوریت      کاسہ سر آگہر مو دارد  
سر را چہ نشاد راہ ہاتانی کردی  
دیگر ہر ملاحظہ است از گردن تو  
۹۴۔ عارف لاہوری

شعرش بسیار نازک است و دیوانی ترتیب دادہ از دوست سے



- ۲ عادت احوال میستم آنا اینجی همی دو دو      هر کرا یک بادی بیستم کردی شود
- ۲ در برهه هم فلک نیشانه خرابات      درشی بود بیستم تراز چادر هتاب
- ۲ بر من از صد ده، تو بر من کارشکلی شود      کز تو هر سنگی که بدلی بیستم دل ی شود

### ۹۵- علوی

روم به بند کبیر، فاضل حیدر فی افشا و شعر صاحب سینه بود، میلای طبعش بقدره، غزلت گزینی  
کجی قناعت معروف و در دلا خلافت شاه جهان آباد متصل بقدمگاه رسول مسجد و مدرسه و کتبه که بنا نموده  
بنخاندگان خواهر سراسر در آنجا بافاده طبع اشتغال داشت از اشعار اوست ۲

خلود طائر چشم نصیب از آرسیدنها      که از شرق وصال تست دایم در پردنها  
من از جدی آن چشم خلای بیز تو ی رسم      که میاد است این ابر بهنگام رسیدنها  
شوند از مر فانیب حویلی شهر عالم      فروغ شمع اخروی می شود از سبیدنها  
گردد آهنگ از چیده دشت لای دایلی      که باشد دایب، اگر مر فارغ از بیم چکیدنها  
اگر خواهی عوید مردان باشی زافس کن  
که جای ایمان بر دیده باشد از غمیدنها

### ۹۶- غریب

قصص قاصدا شد که از قزای باب الله بود، از صحبت افغانا تنقزی بود اکثر اشعارش در تنقوت  
است صاحب یک کبه دکناء و سی هزار بیت است این رباعی او است ۲

دنیا که بود گر گناه شاه است      غلای و خیالی بل انگاه است

این عرب دشته است در گردش چرخ      چندانکه هلا می شود کرتاه است

### ۹۷- حیاتی

روم به میر محمد اواب علم احمد خانی بود، دیوانی ترتیب داده او است ۲



فوق جان بازی اگر نیست نخبه ترا

درین جان الف سان جان کد تیس ترا

فتم چای در راه او گریه شود بدای ایسم / کسی داشت او به خاک درفش با آید خیزد

۹۸- غنی

آی عذیب گشتان سرا که در لبتان سرای کشمیر بخت نظیر که نشا در ابراهیم او بود غزل سرائی می نمود اشار  
آباد بسیار دارد و درین فی طرز خاص اختیار کرده در سن جزو و جهاد و جنگ [۱۰۰۰] از غارتان دنیا دل بر کنده  
میل انگشت آباد جنگی نمود، عویذی تاریخ و منش بجز آن تفسیر

افتاد بر دمی سخی از برقی غنی = ۱۰۰۰ = ۱۰۰۰

اند است

چنان کنم دم بسن بسند افغان را / به سرور کرده سیاه تاب تیغ مزگان را

گوش فراوان شید از لب غاروش صفت

دم نگر در کوی به گبری توان یافت

۹۹- ریفضا

براه کلاں منیر لاهوری است، در نکته دانی و نکته سلی اشتباه داشت از طبع موزون دوست

ما موسیقی ده از لای خم

که پای شکست است در پای خم

۱۰۰- فطرت

مردا سرور هم دارد، از نهای ایران بود فضل و کمال متاد آفران، و در عهد عالمگیر از ایران به هندوستان  
آمد مشرف حمایت گردید، به خدمت دادگی نصرت عاود سرافراز شد، در رفیع غر داشت اما در بهاس اقل



فی کرد از اشعار دوست ه

چو پیدا از نصیحت سالکان را و غفلت را  
صبا کی پای خواب آلوده را بیدار می سازد  
شراب با گل به تاب نشویش دهد  
لبش بخندد دندان لب بدو مرا  
۱۰۱- قصیر

جبر المطف نام از بدو تتر است بخت فتم و جود طبع انصاف داشت ' صاحب دیوان بود و در عری  
بنامه خان خواج سرا گفته ' این مطلع از دوست ه

هر که خواج عد از بخت و نصیب از دربان  
گو شد سر بدر دولت بخت و در خان

۱۰۲- میرزا محمد کاظم

پسر اقبال است و در ادبیات علوم عالم گیر و 'تایف' عالم گیر نام نامور بود ' احوال ده ساله پادشاه فکدر  
به بادایت دایقه در مجر قسطنطیر آورده مورد عنایت و تحسین گردید خدمت وادارانها بقیام داشت ' از  
منکوبات دوست ه

بر لب علی ترکی غالی به پوش ز باست  
شده مزوج بهم بوده و تریاک آنها  
چند کالم ز درش خاک بزرگان دولی  
گر بر دل ز گیت گم باشد صفاک آجا  
۱۰۳- کامل

احمد بیگ هم داشت و همراه داله خود مرزا فضل علی از ایمان به هندوستان آمده بشرت طاعت پادشاه  
عالم گیر سعادت اندوخته برتره خانی و درج امرائی ترکی نموده بوزیر خانی محمد طاهر که دانه امرای بکند مانگیر  
شاهی بود نسبت واداری داشت و دانی در هندوستان کامروی گردید و در سن هزار و چشتاد و دو [۱۰۸۲] در  
صلای که قله داری تھامیر دے ' که از بحر قزاق حسیز صوبه خابریس است داشت سلطان روحش از  
قله بدفش پرواز نمود صاحب دیوان بود از اشعار دوست ه



اگر تنگ داشت ، چهار اهل شر از خانه زادم  
 کسی بگرفت دست از دست که دانه صمدا را  
 خزان از دمی چشید و چشم پوشیدند کامل را  
 ریاد چشم او سالان از خود رفتن است اشوب

### ۱۰۳- ایلانی ، شیرازی

در طرز مناظر کمال انسان بود رکذا ، او راست است  
 هرگز بنابر خاطر مودی نبوده ام ای سلطنت ملک سلیمان برابر است  
 بیا که گریه کن آن قدر دین گذاشت  
 که در فراق تو خاکی بسوزان کردن

### ۱۰۴- منیر لاهیجی

خاموشی طبیعت بود در تقریب می د ، گفته است  
 در تبسم خولی از خطای را دلی نعمت بود عین بستان را  
 بدین دلبندان پیوسته کرده دلی خود را بوی بنده کرده

### ۱۰۵- مشرقی

مخلص شیخ نور الحق دهری غلت شیخ حمد الحق بود ، یعنی از احوال آن غوث شید مشرق در فکر شیخ  
 مسطر شده ، در محرقه امراتین عاتقی ثوری رکذا ، و دلش قریب پنج هزار بیت است از دست است  
 با آنکه مشرقی بر حق دیده چون گل است با هیچ کس چو پیشم حجاب آشنا نبود  
 تا به پنج و شش "تبعن العلم" یافته اند

### ۱۰۶- ماهر

مهر علی هم داشت در دل نظم و شاعر بود و سال تمام عالم گیر بکتاب اورنگ مرسوم ساخته ، از



پاک باطن را بدشمن نمود کرده سپید صاف  
یک نفس یک دم بود از دل غبار آلود را

## ۱۰۸-محب

لطیف اشد، رعنش پرگز کناه از مضامین صوب لاجور است. به بقدر خان عالم گیری واسطه و اتحاد  
داشت از منکلمات دوست به

همچین حشر بخت طوفان خیل گردد تا پریشانی گیجی تو تیر کند  
معلق باد، میزود، جانان که کنون زابد از داغ ز شجر تودیر کند

## ۱۰۹-نسبتی

مولد و نشا ایش قصه نغمه سرود، و دوش مشرب و دلانی مرتب نموده از دوست به  
قاسمت او سایه را سرود خوانی می کند نقش پای او زین را گل بدانی می کند  
از سر زلف میامش خونی دلبای چسکد شام گونی گریه بر مال غریبان می کند  
نسبتی دل بدد صبر است

لاله با داغ آمد دارد

## ۱۱۰-والا

تخلص میر خیاب الدین قاضی به اسلام خان است. تمام عمر در خدمت شاه عالم گیر گذرانیده مسند  
خداوت عمره گشته از امور پنج عزیزی بود ای دوست از مشهور به

بی تو شام غریبانان (کنا) بگذر تابش برون میزدن مردم چشم ز گریه طوط در غری میبزدن  
و سستی پیدا کن ای صحرای که امشب در غمش لشکر آرمی از دل غیر بیرون میبزدن



## ۱۱۱۔ وحید

ظاہر خدمت و ناصر ولیسی ایران داشتند دوست سے

بہان مغرب دای کر اندر ام جدا باشد  
در اطراف نمایان است خالی بودن جانش

## ۱۱۲۔ وحدت

تخلص شیخ محمد الامجد بنیرہ شیخ احمد سرہندی بود از دوست سے

بلو گاہ شمع بویش دوش این کاشان بود  
پردہ ای دیدہ قافس پر واد بود

## ۱۱۳۔ واضح

حم مہارک امجد بنیرہ اعظم خان بود شورش خالی از تازک خیالی نیست چنانچہ ازین دو بیت

واضح می گردد

گر بر جام بل زدنوان رنگ جہا کشب      بگو شمع از شکست رنگ گل آواز می آید  
گو مضرب از متعارف بل ساختنی مضراب      نای موچا گل امشب ز تکرار سازی آید

## فہرست تراجم

۱۔ ہر نام کے آگے جو عدد لکھا ہے وہ ترجمہ کے نمبر کو ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ علامت ۱۰۰ جی ناموں پر بتائی گئی ہے۔ ان کا ذکر ضمناً تھا ہے۔ ایسے تراجم کے اعداد کو خطوط

سے متصل صورت کے لیے دیگر اکرانوں سے وہ علامات جن ان کا خطاب تھا صاحب دیوانی، مراد القیال ہیں ہے۔ کہ  
یہ مراد القیال صاحب کے شاگرد تھے۔ شرح طبع ہے کہ۔ تھوڑے مشابہت سے چھاپے گئے



لکھا گیا ہے۔ مثلاً ۱۴۵

۱۔ ترتیب دہدی میں خط شیخ 'لا' میاں مرزا 'ملا' وغیرہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ۲۔ ہم کے جس فلو کو ترتیب ہی فلو لکھا گیا ہے۔ اس پر خط کھینچ دیا گیا ہے۔ شرکاء ترتیب میں تخلص کا اعتبار کیا گیا ہے۔

۳۷	شیخ آدم بٹوئی	۴۷	بیدل رحمد اللہ	۱۴۵	مقامی مسراج الدین (برٹوئی) (۱۴۵)
۱۱۳-۹۴	شیخ احمد سرحدی	۸۲	بینش دہلی کی رضی دانش	۸۵	سرگوش
۵۱	ساجی احمد سید	۳۲	پیر محمد عیندی	۴۳	سرمد
۶۹	استغنا رحمد الرسول	۶۳	شیخ پیر محمد سولہ	۲۰	ساجی مسعود احمد
۱۱۰	اسلام خان = دانا	۲۳	تید پیر محمد قادری برٹوئی	۱۴۱	مسعود الدین
۷	امیر لاکھوی	۱۹ (۱۴۱)	خط شیخ پیر محمد کھنوی	۵۳	شیخ سلیمان میری
۶۱	آصف سر	۷۷	تقسیم	۸۶	سیادت لاہوری
۳۱	احمد خاں (رحمد الحقوی)	۸۰	جعفر (رحمدوی خان)	۱۳۴	سید انام
۷۳	انجاز اکبر آبادی	۷۹	جعفر ضیاء آصف خان	۱۱۹	مشاہ آفاق بہاری
۷۲	افری رحمد الدین	۱۱	سید جعفر احمد آبادی (رحمد علی)	۳۴	شاہ دولہ گجراتی
	رحمدوی خان = جعفر	۱۰ (۱۴۰)	جمال لاہوری	۶۹	شیخ شمس الدین
۱۵	شیخ باذیر سہادی پوری		چندر بھائی = برمن	۸۷	صایب
۳۷	شیخ باذیر قصوری	۶۵	نا محمد چغتوی		مقامی سید جعفر احمد آبادی
۱۲	سید برہان زبیر خادم جانیال	۸۱	دانش (رضی)	۸۸	مہبانی رحمد اللہ بھاتی
۲	شیخ برہان شطرنجی برٹوئی پوری	۳۸	دانشہ خان (رحمد شیش)	۹۱	ضمیر
۷۵	برمن (چندر بھائی)	۱۰	داؤد گلری (رحمد شیش صادق)	۸۹	غیاث الدین خیر آبادی
۷۷	بقائی (رحمد علی بھائی)	۷	رضا	۹۰	مضائی بھائی پوری
۷۲	بہ بلی خان گیلانی (رحمدی)	۸۳	رشید		شیخ عبداللہ رحمد علی (۱۱۲)







۳	سید نعمت الله دامادش	۵۸	محمد محبوب	۵۱	محمد سید بهاری
۲۵	شیخ ذوالکفای (شیخ عبدالجبار)	(۱۶۸)	محمد محمود بن پوری	۱۴	میر محمد شریف لاهیجی
۱۰۶	فیروز کوه مشرقی		مرحوب (ملک الله)		محمد شایخ = دانش مندغان
	شاه ذوالکفای رماکی	۲۰۸	{ کهنه شی	(۱۰۰)	محمد شایخ محمد صادق گلگری
۱۳۰ ۱۹	{ فخر و مکررات		مشتاق = شیخ ذوالکفای دیکو نمبر ۱۱۲	(۱۶۹ ۱۸۰)	جباری محمد عادل
۲۵	میر با ششم گیلانی	۱۰۶		۳	شیخ محمد قبول
۳۰	شیخ بهر دکان		میرزا اسمر = فلوت	۱۰۳	مرزا محمد اکرم
	واضح رجا راک الله میرزا	۶	طاهر احمد بهاری	(۱۶۹) ۲۸	شیخ محمد ماه جون پوری
۱۱۳	{ اعظم خان	۵	طاهر بهشتی		شیخ محمد معصوم دین
	{ دالار میرزا علی	(۱۹۱)	میرزا بهودی ۱۰۵	(۱۵) ۸	{ شیخ احمد سرمنده ای
۱۰	{ اسلام خان	(۱۹۱)	محمد شایخ جانا	۳۳	شیخ محمد دارش
۶۴	شیخ جبار الدین گیلانی	۱۰۶	نسبتی (تغاییری)		محمد دارش خان (۱۵)
	وصیت الدین شیخ احمد		{ کاظمی نصیر الدین	۵۲	{ شیخ دارش
۱۱۲	{ سرمنده ای دیکو نمبر	(۴۳)	{ برادران پوری		شیخ محمد کجکی دین
۱۱	دعید (طاهر)	۲۶	شیخ نظام درویش پوری	۹	{ شیخ احمد سرمنده ای



# ایک مکتوب

## مالک بن الرئب کے شرکی تشریح سے متعلق

عزیز برادر!

آپ نے میری فوجِ مسند اسلام کے مشہور شاعر مالک بن الرئب اقصی المازنی کے مشہور مرثیے کے ذیل کے شرکی وزنِ منعطف کی ہے:

اقول لاصحابی اسعدونی من انی یقتو بیعی ام سہیل بدالی

اوپر چھا ہے کہ شرکی اس سے ملا دیا ہے، المرزوقی کی کتاب الادب (تالیف ۱۲۵۳ء) جلد دوم ص ۲۲۱ پر اس شرکی جو تشریح لکھی ہے وہ آپ دیکھ ہی چکے ہیں یعنی: عن بعض علماء العرب: انظر الى سہیل یثقی من العباء وذلک یقول مالک بن الرئب اقول لاصحابی البیت ویتل سہیل اشق الککاک علی العریاء واهل السبیل وبعین رتیة سہیل بالہجاز وبعین دقیتہ بالعراق بضم عشر الیلة (رسال العرب ۱۳۲۱ء) پر مجاز اور پھر عراق میں اس کے نظر آنے کے وقت میں میں دلی کا نام لکھا ہے، یعنی کسی خاص وقت پر اگر یہ سارہ مجاز میں نظر آیا تو اسی وقت پر وہ عراق میں میں دلی کے بد نظر آئے گا، علی طور پر یہ بات لکھی ہے!

مالک بن الرئب کے مطلق مرثیے کو متعدد ادبی کتابوں میں نقل کیا گیا ہے، مثلاً کتاب الاضیاء و اختیار الفضل الضیق والاصحی، کتاب العقد الفرید، نالی ابی علی الغالی، جانی الادب وغیرہ میں اور اشعار پر زیادہ یا کم تشریحی حاشیہ بھی ان میں لکھا ہے! کتاب الاضیاء میں یہ مرثیہ وہ اشعار پر خشتی ہے مگر ابو عبید کہتا ہے کہ مالک نے مرثیے کے تیرہ ہی شعر کہے تھے، باقی اشعار







القول لاصحابی ارفعونی فانتفی یقرّ بیخی ان سہیل بدل یا  
 اقلی والا قاتی 'طبع اول' ۳ : ۱۴۱ = خزائن الادب' اس شرکی تشریح یوں کی ہے،  
 یقرّ بیخی الخ یرید ان سہیل لا یری ہنا حیاة خراسان فقال ارفعونی  
 لعلّ الیاء فتقرّ بیخی برویہ لانہ لا یری الا فی بلدہ'۔

مرو یہ کہ سہیل تاجیہ خراسان میں نظر نہیں آتا اس لیے شام کہتا ہے مجھے اٹھاؤ شاید میں اپنی آنکھیں اسے  
 دیکھ کر ٹھنڈی کر سکوں یعنی ایک غریب الوطن اپنے وطن کی ایک چیز کے دیکھنے کی صرف آرزو کا اظہار کر رہا  
 ہے 'سان العرب' (۱۳ : ۲۰۲) بذیل سہل = آج العروس ۷ : ۳۸۴ میں بھی کچھ ایسا ہی بیان دیا ہے : وسہیل  
 کموکب یمنان' (قال : الا ذہری : سہیل کموکب یمنان لا یری جندراسان و یری بالعراق .....  
 وقال ابن کثافۃ سہیل ثیری بالحدجاز وفي جمیع ارض العرب ولا یری بارض ارمینیة  
 وہی رقیة اهل الحدجاز سہیل ورقیة اهل العراق لیاۃ عشرون یوما'۔

لیکن اقلی اور سان و تاج کا یہ بیان کہ طہسان میں سہیل نظر نہیں آتا درست معلوم نہیں ہوتا،  
 پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ جیئٹ (ایسٹراڈی) سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سہیل (Camopus)  
 on a high camina کا انفرادی صدا سے حاصل (declination) ۵۵ درجہ ۴۰ دقیقہ جزوی ہے،  
 ہذا سے ہر ایسے مقام سے موسم سونا کی مائزل کو دیکھنا ممکن ہے جس کا عرض بلد ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ یا  
 اس سے کم ہو اور اگر انحراف (فرقہ) (atmospheric refraction) کو بھی حساب میں لیں  
 جس کی قیمت اقلی پر ۲۵ دقیقہ ہوتی ہے تو ۲۰ کے ہائے ۶۸ درجہ شمار کیے جا سکتے ہیں، پھر  
 اگر ہم بلند مقامات کے قیابل افقی (angle of the horizon) کو بھی محسوب کر لیں تو ۲۹ درجہ  
 پر رکھی جا سکتی ہے، حاصل یہ کہ خط استوا سے عرض بلد ۳۹ درجہ تک دنیا بھر میں ہر مقام سے سہیل  
 کو دیکھا جا سکتا ہے (سہیل کے دیکھنے کا نہایت موزوں وقت جزوی کا پہلا ہفتہ ہے)۔ طہسین



کا حرف بلد ۳۳ اور ۳۴ درجے کے درمیان ہے رد کیجیے یہ سطر منہج : London etc 'نقشہ نمبر ۱۵' اس لیے سہیل وہاں سے یقیناً نظر آسکتا ہے، البتہ یہ ممکن ہے کہ شاعر نے جس وقت اسے دیکھا یا اسہیل اُفتی سے قریب تھا، اس لیے اس نے دوستوں سے کہا کہ اُسے اوپر اٹھائیں تاکہ وہ سہیل کو اُفتی پر دیکھ سکے، اس بنا پر تشریح بھائی الادب ص ۱۲۳ کی تشریح احتیاط پر مبنی اور اور درست ہے، یعنی :

یَقْتَرِ بِمِیْنِی اَلْمَیْ یَتَقَرَّرْ لِنَظَرِی ظَلَمَ کَکْکُوب سَہِیل 'ویرودھ' و قتر یعنی  
ای تفریح عینی لمنظر جنم سہیل'

ابن کناسہ (الامام محمد عبید اللہ بن یحییٰ م ۸۲۱/۱۰۰۷ء) دیکھیے ابن نعیم ص ۱۰۰ کا یہ بیان جو  
مکان میں لکھا ہے کہ سہیل اریلیہ کیر میں نظر میں آتا بہت عریک دوست ہے اس لیے کہ اریلیہ  
کیر کا بیشتر حصہ حرف بلد ۳۱ درجے سے اوپر ہے رد کیجیے یہ سطر منہج، کتاب ذکر ص ۱۸۲ اور نقشہ ۴



# الطراح بن حکیم

[یہ مقالہ ریڈیو پاکستانی لاہور سے نشر ہوا اور اب باجائے صاحب شیخ ڈاکٹر  
پناؤں ساشی شریع کیا جاتا ہے۔

[نیابت صدور پر تو ہیں ہیں]

بنی امیہ کے زمانے میں سیاسی شاعری کا دور تھا، اہل مروان نے قبائل عرب کی حد سے خلافت پر غلبہ پایا تھا، اور قبائل عرب شعر سے بے حد متاثر تھے، اس لیے شعر کو لازمی طور پر سیاسی پروپیگنڈا کا اہم ذریعہ قرار دیا گیا تھا، تاکہ حکومت کو اپنے مساویں کی ناہید حاصل رہے اور دشمنان حکومت کو خوف زدہ کیا جاسکے، مگر جمہور حکومت کے ساتھ تھے بعض احزاب مثلاً آل ذہب، خوارج، علویین، وغیرہم حکومت کے مخالف تھے ان احزاب میں بھی شاعر موجود تھے جو اپنے مخالف شعراء کے ساتھ برسرِ پیکار رہتے تھے، ان میں سے بعض کا شعر قول شعراء یعنی دہجہ اول کے شاعروں میں سے ہے، انہی میں الطراح بن حکیم بھی شامل ہے جو پہلی صدی ہجری کے مشہور شعراء میں سے ہے، اور جو آج کی گفتگو کا موضوع ہے۔

یہ شاعر بڑھاپے میں سے تھا، عرب تعلیم الایام سے دوڑے گردنوں میں منقسم ہیں، شمالی عرب میں جو کہ صدی یا تزار ہی بھی کہتے ہیں، اور جنوبی عرب میں کوہین اور قحطانی بھی کہتے ہیں۔ بڑھاپے جنوبی عرب میں سے ہیں، صدیوں سے انکا بکلی وطن جبل اہا و سلمیٰ میں جو صحراء نجد کے جنوب میں واقع ہیں اور وہیں کہ جب سلامتی یعنی بڑھاپے کے دو بار بھی کہتے ہیں، روایتی طور پر بڑھاپے صدیوں کے تباہ ہونے کے بعد اند اور دیگر یعنی قبائل کے ہمراہ عرب کے شمالی علاقوں کی طرف آئے اور (اور قبیلوں سے الگ ہو کر) انہی پہاڑوں میں آئے، مشہور معنی قائم مقامی اسے قبیلے سے تھا، چونکہ سریانی زبان بولنے والوں کا علاقہ ان سے قریب تھا سریانی میں یلیا یا یعنی طائی کے معنی عرب اور مسلمان کے ہیں اور میں کہتا ہوں



فارسی لفظ 'کازی' بمعنی عرب بھی گرا لاتی ہی کی ایک صورت ہے، سلسلہ میں بڑی کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ان میں تیس ہی صدر طائی بھی شامل تھا، کہتے ہیں کہ وہ اپنے قبیلے کا سب سے بڑا مسلمان تھا، یہ تیس الطراح کے دارے کا دارا تھا۔

طراح منت میں طویل یا سنگبر کو کہتے ہیں، بعض کہتے ہیں طراح اس کا غم تھا بعض نے اس کو لقب بتایا ہے دشقا علامہ محمد یحییٰ نے لکھا ہے کہ اس کا ہم حکم اور لقب طراح تھا، اتفاقاً ۱۱۲۸ھ اور تاریخ ابن حاکم (۱۵۶۱ء) میں ہے کہ طراح کی ولادت ملک شام میں ہوئی اور اس کا نشو و نما بھی وہیں ہوا، جوان ہو کر وہ شامی فوج میں بھرتی ہوا اور کوڑ پہنچ کر محلاتیم اللات میں مقیم ہوا، وہاں ایک خارجی شیخ کی صحبت میں بیٹھتا، افسار داروں کی باتیں سن کر اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے خارجی مذہب اختیار کر لیا اور مرتے دم تک اس پر قائم رہا۔

فرجی خدمت کے سلسلے میں یا کسی اور وجہ سے وہ ایران گیا اور وہاں چندے مقیم رہا، چنانچہ ویرانی کے پہلے ہی قصیدے کے مطلع میں وہ کہانی کے شہرہم میں موجود ہونے کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے:-

الا ایما اللیل اللیل طال امی

بیم و ما الاصباس فیک بادوح

اسی طرح دوسرے قصائد میں کران، فنج الزنج، وردۃ قاتران، قزورین اور دیگر مقامات کا ذکر اس طور پر ہوا ہے کہ معلوم ہوتا ہے وہ ان مقامات میں گیا تھا، اس کے علاوہ جامعہ نے ہم کو بتایا ہے کہ وہ رے میں کچھ مدت پھول کو پڑھاتا بھی رہا اور حیثیت معتم کے بہت کامیاب تھا، جب طلبہ اس کے ہاں سے فارغ ہو کر آتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ مدقوں طار کی مجلس میں بیٹھتے رہے ہیں

ملک الاعلام (تقریر ۱۳۳۵ھ: ۲۴۸) نے خزائن الادب ۱۸۵۳ھ میں ذکر اس کے نام کا احوال ہے، پہلی جلد ۱۸۵۳ھ میں دیکھیں، اس کی خزائن ۱۸۶۲ھ میں لکھنؤ کے لیے دیکھیں، اتفاقاً (تقریر ۱۳۲۴ھ: ۱۰۱۰) اور خزائن ۱۸۵۳ھ

کتاب ایران و انجمن (تقریر ۱۳۳۱ھ: ۱۰۱۰) ج ۲ ص ۱۵۷



بالآخر اس نے کفر کو اپنا وطن بنالیا اور وہ وہیں آ رہا اور وہیں سنہ ۱۰۰۵ھ میں فوت ہوا

اٹالی میں ابن شہر آشوب کی روایت دی ہے کہ طراج الی کا ہم مجلس تھا، کئی دن وہ شریک مجلس نہ ہوا تو دوست مل کر اس کے گھر کی طرف روانہ ہوئے کہ اس کے دامنے کا سبب دریافت کریں، اس کے گھر کے قریب پہنچے تو ایک جنازہ طاحس پر سبز خنجر کی کڑھی ہوتی چادر پڑی تھی، معلوم ہوا کہ طراج کا جنازہ ہے اور اس کی وہ دعا مقبول نہ ہوئی جس میں اس نے کہا ہے:

- (۱) اِذَا الْعَرْشُ اِنْ حَانَتْ وَقَاتَى فَلَا تَنْكُرْ      عَلٰی شَرْجَمٍ يَعْلٰی بِخَضْرَاٍ مَطَارِفِ  
(۲) وَلٰكِنْ اَحْسَنَ يَوْمًا سَيَذٰ بِعَصَاةٍ      يَصَابِرُوْنَ فِيْ فِتْنٍ مِّنَ الْاَرْضِ خَافَتِ  
(۳) عَصَايَ مِنْ شَقِيٍّ يَوْلَتْ بَيْنَهُمْ      هَدٰى اِلٰهٌ سٰلُوْنَ عِنْدَ الْمَوَاقِفِ  
(۴) اِفَاذًا رَقُوا دِيَارَهُمْ فَاذْكُرُوْا الْاَذَى      وَصَابِعَا اِلٰی مَوْجُوْدٍ مَّاتِيٍّ لِلْمَصَافِ

### (ترجمہ)

- ۱۔ اے صاحب عرش! اگر میری موت قریب ہے تو وہ سرے موقی پر نہ جو جو سبز خنجر کی چادروں سے ڈھکا ہو،  
۲۔ بلکہ میرا ہم رنگ خوش بختی کے ساتھ ایسی جماعت کے ہمراہ آئے جو کسی خطرناک ورے میں موت سے طاقی رہے،  
۳۔ مختلف گروہوں سے مرکب جماعت جن کو اللہ کی ہدایت اکٹھا کرتی ہے اور جو گمساں کاروں پر پٹنے پر پیدل ہو کر جنگ کرتے ہیں،  
۴۔ جب وہ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو (دار) حق سے رخصت ہوتے ہیں اور نعم احمدی کو پاتے ہیں جن کا دودھ قرآن مجید میں کیا گیا ہے،

ملہ اٹالی دہجہ سوم ۱۰۱: ۱۵۲ ملہ عزہ اولیٰ اور دیشم کے قریبی کپڑے کو کہتے ہیں، ایک قسم کے خاص ریشہ کپڑے کو بھی سو کہتے ہیں ملہ دہجہ سوم



طراح کی زندگی کے ایک عجیب واقعہ کا ذکر اس کے تمام سوانح نگاروں نے کیا ہے۔ وہ ہے اس کی اہمیت میں بڑے شاعر شہر کی دوستی، اپنی قسطنطنیہ (اور صاحب افغانی اور ابن حاکم) سے روایت ہے کہ کیمت طراح کا دوست تھا اور وہ ایک دوسرے سے قریباً کبھی بھی جدا نہ ہوتے تھے، کیمت سے کسی نے کہا: ہم نے تمہارے اور طراح کے مخلصانہ تعلقات سے عجیب تر کوئی بات نہیں دیکھی، وہ شامی تم کوئی، وہ متعصب قحطانی تم متعصب نزاری، وہ خارجی تم شیعوں، وہ بدوی تم شہری اور تم دونوں شاعر اور ع

بد ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن

فرحبیب اور شدت تعصب کے باوجود تم میں اس قدر اتفاق کس وجہ سے ہے؟ کیمت نے کہا: اس وجہ سے کہ ہم دونوں عیلمل سے منفی رکھتے ہیں،

سارے اہل تشیع میں طراح کے چند شعر دیئے ہیں جو اس بارے میں طراح کے نقطہ نظر کو واضح کرتے ہیں، وہ کہتا ہے:

لقد مرادنی جبالنفسی انی بنیض الی کل امری و طیر طائل

و انی شقی بالاشاعر ولا متوے شقی بالہم الا کدیما الشائل

(ترجمہ)

اس بات نے میری ذات کو میرے لیے عزیز تر کر دیا ہے، کہ ہر فرد مایہ اور ناکس آدمی کو مجھ سے منفی ہے اور اس بات نے کہ ناکسوں سے وہی تکلیف اٹھانا ہے جس کی سرشت میں جہانوی ہوا طراح کی طبیعت کی افتاد ایک اور واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے جو صاحب افغانی نے بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے: طراح اور کیمت امیر غلہ بن یزید بن مہلب کے پاس گئے، پہلے طراح

ملے کتاب بشر ۱۳۹۱ افغانی ۱۰: ۱۳۹۱ ابن حاکم ۳: ۱۳۹۱ ابن حاکم ۳: ۱۳۹۱ ابن حاکم ۳: ۱۳۹۱

قصیدہ ترغانی کے اظہار میں ہے ملے شرح سہروردی دہلی ۱۳۹۱ ملے افغانی ۱۰: ۱۳۹۱







ہوتا تو اس کو فریق اور جریر پر ترجیح دی جاتی، اس کا شمار سب کے نزدیک قول شعراء میں ہے۔

اس کا دیوان مشکل حالت میں ہم تک نہیں پہنچا شاید طراح کے غارچی ہونے کی وجہ سے اس کا وہ کلام جو غارچیت سے تصنیف تھا حذف کر دیا گیا ہو۔ بہر حال ابی نؤیم نے ہم کو اطلاع دی ہے کہ قیسری صدی میں ثعلب غری نے اور اسی صدی میں رابرالحسن علی زبیدی، الطوسی نے اس کا کلام جمع کیا تھا، مطہرہ دیوانی بظاہر الطوسی کی رعایت ہے۔ اس دیوان کے ایک حصے میں تو وہ کلام ہے جس میں غریب یعنی نادرا و قلیل الاستعمال الفاظ کی بھرمار ہے اور دوسرے حصے میں وہ کلام ہے جو رو بہ پر مشتمل ہے اور جس کی زبان پہلی صدی کے شعراء کی ماہ ذہان کے مطابق ہے۔

اب ہم طرح کے کلام کی چند خصوصیتیں بیان کرتے ہیں:

۱۔ اس کے کلام میں نادرا و الفاظ کی کثرت ہے، غریب الفاظ کے استعمال کی وجہ ہی سے لغت کی کتابوں میں اعتماد کے لیے اس کے اشارہ درج ہونے لگے ہیں چنانچہ صرف لسان العرب میں تین سو سے زیادہ حوالے اس کے کلام کے دیئے ہیں، ابن الاعرابی سے محمد بن حبیب نے کلام طراح سے اٹھارہ منتخب کلمات کے معنی پوچھے، وہ ایک کے معنی بھی نہ بتا سکا جالاگر ابن الاعرابی کو ابی نؤیم نے صاحب الفاظ لکھا ہے

لے کتاب الغرر المستطیع لہرک المصنف ۱۰۰۰

۲۔ یہ خصوصیت وہ کہ کلام میں بھی پائی جاتی ہے جس نے طراح کی موت کے بعد جرد نویسی میں نام پایا۔  
۳۔ اسی طراح دیکھتے کے کلام کو محبت دانا تاکہ اگر انہوں نے خوب لکھی تھی ان کاظم صرف صواع بہمنی دنا اور وہ عمل تھے دیکھیں، الموضح لوزانی ص ۱۰

۴۔ انس بن مالک نے ان کے کلام میں ۲۰۰ ہجری پر تفسیر کر کے ان کے حوالے کی تعداد سو سے زیادہ لکھی ہے جو حدست نہیں دیکھیں  
۵۔ ہر تفسیر عبد القیوم کی فہام لسان العرب، فہرست اہل ص ۲۹



اور کہا ہے کہ وہ لغت کے حاملین سے تھا اور معرفت لغت کے لیے مشہور، ابو عمرو بن احماد نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ اس نے طراح کو دیکھا کہ وہ سواد کو کف کے آسامی زبان بخیلوں سے پوچھ پوچھ کر غیر معروف الفاظ کہہ رہا تھا، غرض اس نے یہ بتائی کہ وہ ان کلمات کو عربی شکل دے کر اپنے شعر میں استعمال کرنا چاہتا ہے، اس سلسلے میں تبرجی نے ایک لطیف بھی لکھا ہے، ایک دفعہ طراح نے دعویٰ کیا: میں عربی زبان کے نوادر کا عالم ہوں اس کے متعلق کچھ پوچھنا ہے تو مجھ سے پوچھو، حاضرین میں سے کسی نے کہا: حضرت! طراح کے کیا معنی ہیں، رنگے میاں طراح بھلیں جھانکنے، 'والعبدۃ علی اللہ'۔

پرفیسر کوکناشرویلین کی تحقیق یہ ہے کہ طراح کے وہاں کے غریب الفاظ اس کے دو معاصر شعراء کے ہاں بھی ملتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ طراح کی غریب شناسی اس کے معاصروں کے لیے باعث رشک تھی، اس قسم کی تنقید جو اس زمانہ میں ہوئی شاید اسی رشک کی بنا پر ہو۔

۲۔ دوسری اتینڈی خصوصیت طراح کی بھوگئی ہے، ابن شرت تیردانی نے لکھا ہے کہ اپنے جلا معاصر شاعروں میں نصیب ایکست و ساج [بن یزید یعنی ابن زیادہ] میں سے وہ بھوگئی میں سب پر فائق تھا، بھوگئی میں اس کا مقابلہ اکثر بیشتر فردوسی سے جو ابو شامہ قسیم تھا، بنو قسیم شمالی عربوں میں سے ہیں انہوں نے آل بلب کی دو جزئی عربوں میں سے تھے، مخالفت کی، یزید بن المصعب جب سئل: میں عفر کی لڑائی میں مارا گیا تو آل بلب کا خاندن ہو گیا، اس پر تمہیں نے بھلیں بھانیں اور جنگ عفر میں اپنے لڑنا میں پر فو کیا، اس سے فردوسی اور طراح کے درمیان بھوگئی شروع ہو گئی، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ طراح کی ایک تنج بھو نے فردوسی کو خاموش کر دیا، یہ بھو سو سال سے

۱۔ الفتح ص ۲۰۸

۲۔ شرح ص ۱۱۱

۳۔ انسا بکھریشہ آت اسلام ۲: ۹۳

۴۔ رسائل البقارہ دسمبر ۱۳۳۱ء ص ۱۲۰



زیادہ جزئی عروں کے لیے مایہ ناز رہی اور تمیہوں کے لیے زہر کا گھوٹ، کہتے ہیں کہ طراح کا ایک پوتا امان بن مصمص بن طراح، مدح بن حاتم دلی افریقہ کا کاتب تھا لیکن جب ابراہیم بن الاغلب ۱۸۴ھ میں افریقہ کا دالی بن کر آیا تو اس نے امان کو موت کر دیا اس لیے کہ ابراہیم تمیہی الاصل تھا اور امان اس طراح کا پوتا جس نے تمیہوں کی شہرہ آفاق جو کبھی تھی، کتاب الحقد الغریبی میں ہے کہ بزدلی اور نرار کے بارے میں کسی نے طراح کے ان شروں سے بہتر شرنہیں لکھے جو اس نے بنو تمیم کے متعلق لکھے ہیں اس جو کے چند ضریف ہیں:

فسخوت بیوم الحقد شرق سابل

د قد جنت فیہ تمیم د فلت

تمیم بطرق اللوم اهدی من القطا

و لو سکت طرق الکام ضلت

اری اللیل یجلیو النمار ولا یری

جلال الخنازی عن تمیم تجلت

و لو ان برغوثاً علی ظهر قملة

رأته تمیم بیوم نحت لولت

و لو جمعت بیما تمیم جموعها

علی ذبہ معقولة لا سقلت

لے الحقد (تاجہ) ۱۸۳۱ء ۱۱ ص ۴۵

لے الحقد ۳۹۱۱۲

لے اس کے بعد الحقد میں شرم ۲۰۲ ص ۵ دیتے ہیں

لے دیوانہ (میں گپ ٹوٹ) ص ۱۳۱ ہے



## تجسّہ

۱۔ تم نے حشر کی لڑائی پر فخر کیا ہے حالانکہ تمہیں نے اس میں بزدلی دکھائی اور شکست کھائی،

۲۔ فوجیگی کی راہوں کی طرف تمہیں جس درستی سے رہنمائی کرتے ہیں بسٹ تیرا اس درستی سے پانی کی راہ نہیں دکھاتے،

۳۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہی رات کو درد کر دیتا ہے لیکن رسوائی کے جل جو تمہیں پر پڑے ہوئے ہیں وہ مجھ کو کسی حال میں دور ہوتے دکھائی نہیں دیتے،

۴۔ اگر لڑائی کے دن جو تمہیں ایک پتہ کو جوں پر سوار دیکھ میں تو بھی بھاگ کھڑے ہوں،

۵۔ اگر جو تمہیں کسی دن اپنی فوجیں ایک بندھی ہوئی چوٹی سے لڑنے کے لیے بھیجے کریں تو وہ بھاگ نکلیں،

۶۔ تیسری خصوصیت طراج کے کلام کی یہ ہے کہ اس کی بعض نظروں میں خدہی ہوش

اور غلات معمول سنجیدگی پائی جاتی ہے، اس بارے میں اس کا رنگ اس کے ہر متقابل

فردوق کے کلام سے بالکل مختلف ہے، فردوق کے سب دشمن اور شہدائی کی باتوں سے وہ کوسوں دور ہے وہ کہتا ہے:

لَعْدَ شَقِيثٍ شَقَا لَا تَقْطَاعُ لَهُ

اِنَّ لِمَا اَخْلَسَ خَوَافَ شَيْخِي مِنَ الْمَلِكِ

وَالْمَلِكِ لِمَا يَنْجِيهِ مِنْ دُعَاةِهَا اَحَدٌ

اَلَا الْمُنِيْبُ بِقَلْبِ الْمَخْلُصِ الشَّارِعِ

اَوْ الَّذِي سَبَقَتْهُ مِنْ قَبْلِ مَوْلِدِهِ

لَهُ السَّعَادَةُ مِنْ خِلَافَتِهَا الْبَارِئِ



## ترجمہ

اگر مجھ کو ایسی کامیابی حاصل نہ ہوئی جس سے مجھ کو دوزخ سے نجات ملے تو  
 یقیناً میں مسلسل اور غیر منقطع پینچتی میں مبتلا ہو گیا ، دوزخ کے عذاب سے کوئی شخص نجات  
 حاصل نہیں کر سکتا سوائے اس کے جس نے ایک عرصہ جان فروش کی قلبی کیفیت کے ساتھ  
 بندگی کو اپنے لیے لازم کر لیا ، یا سوائے اس کے جس کو اس کو پیدا کرنے والے نے پیدائش  
 سے بھی پہلے خوش حتمی قسمت کر دی ؛  
 ایک اور قصیدے میں کہتا ہے :

مثل لهاک الاموات لا تهابک للناس  
 من ولا یستنم بہ فئسده  
 انما الناس مثل نابتة الذرع  
 متقی بیان یات محتصدہ

ترجمہ : جو مرنے والوں کو دہا ہے اس سے کہہ دو کہ دروغ اور گمراہی پر اعتماد کرے ، لوگ  
 اُسے والے کیفیت کی طرح ہی جب وہ یک جہا ہے تو کاٹنے والا موجود ہو جاتا ہے ،  
 ذیل کے بیجاہ اشار بھی بعض نے اس کی طرف منسوب کیے ہیں :

لاتنه عن خلق رتاق مشله عاص حلیک اذا فعلت عظیم  
 ابدأ بنفسک فانہا عن غیبہا فاذا انتهت عنه فانت حکیم  
 فہذاک تعدیان وعظمت وفقتدی بالقول منک و یقبل التعلیم

ترجمہ : ایسی بات سے اوروں کو دھوکہ جس کے سرگرم تم خود ہوتے ہو ، اپنے نفس سے شروع کرو  
 اور اس کو گمراہی سے روکو اگر وہ رک گیا تو تم حکیم ہو ، پھر اگر تم نے دھڑ و نصیحت کی تو



تہا سے پاس حذر ہوگا اور قہادی بات کی پہچان کی جائیگی اور قہادی تعلیم کو لوگ قبول کریں گے۔  
 ہم چوتھی خصوصیت اس کی یہ ہے کہ وہ جدیدی مردان کی شہرہ معصیت میں گرفتار تھا، اگر اس کی  
 اگر فردوقی اور دوسرے نژادوں کے لیے وقت تھی تو اس کی طرح قہادیوں کے لیے خاص تھی،  
 موجودہ دلیان میں اس کے قصاید، منتکات، یزدی ہی مہلب، اس کے بیٹے محمد بن مہلب اور خالد  
 بن جہاد اللہ القسری کی طرح میں ہیں یہ سب کے سب قہادی ہیں،

۵۔ پانچویں خصوصیت اس کی صنعت مناظر قدرت ہے اس وقت اس کے مرن دو تین نمونے  
 ہی پیش کیے جا سکتے ہیں، احمسی ذیل کے شعر کو بہت پسند کرتا تھا، فراح ایک سیدہ بنی اور  
 مہا، ٹانگوں والے سر کو پاڑی کی پوٹی پر دیکھتا ہے اور کہتا ہے:

یہی دما و تضرع الجلاذ صکانہ      سیف حل شون یسل و یضمد

ترجمہ: اے سامنے آتا ہے پھر نظر سے اچھل ہوا ہے گریا بندی پر کوئی توارا سوتا ہے اور پھر بیان  
 میں کرتا ہے:

اسی کا ایک اور شعر ہے:

اصاص الاہل من سبیل الی نجد      و ریح الخزامی غصۃ من ثوبی جعد

ترجمہ: اے ہرماں! کیا نجد کی طرف جہنے کی کوئی سبیل ہے؟ کیا دامن کی میلوں زمیں کے  
 بگھٹے جھٹے خزامی دیوڈر، سے مہکتی ہوئی غصناک پہنچ سکتے ہیں؟

حاشیہ گذشتہ صفحہ: جرن الامار ۲: ۱۱ پر ای قتیبہ نے مرن: و قال بعض الشعراء: پر ہی کنایت کی ہے، سورج

الی حمار ۱: ۲۰ پر ہے: ولا ایضا لاداء الی زری لائنہ الخ البیت

لہ دیان صلا

لہ دیان صلا ۱۲



## تاریخ الحکماء

تاریخ الحکماء کے متعلق چند مندرجہ ذیل حقائق اعتقاد کے ساتھ یہاں درج کی جاتی ہیں۔  
 ۱۔ شیخ محمد طابری ہرمی نے ایک کتاب صوالت الحکماء کے نام سے لکھی جس کا کوئی نسخہ اب تک نہیں ملا۔ البتہ کتاب غایۃ یونانی میں ایک کتاب کے چند سطروں پر اس کی تکمیل دی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بیشتر حکماء یونان کے حالات اور احوال دیئے گئے۔ اس کے تھکڑے ٹکڑے پر مبنی یہ نثر بہت ہی ناقص ہے۔  
 ۲۔ تاریخ الحکماء نے تہذیب کے نام سے ایک کتاب میں ان عظیموں، ریاضی دانوں اور طبیعیات کا حال لکھا ہے جو اسلامی زمانہ میں ہو گئے ہیں۔ اور ان کا ذکر تاریخ نے نہیں کیا یا بل طور پر کیا ہے۔

۳۔ تہذیب کے معارف کے بعد شہرہ نے تہذیب میں شامل کر لیا۔ اور چونکہ اس کی کتاب کو زیادہ قلیل عام حاصل ہوا، اس لیے تہذیب پر ترجیح دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس وقت اس کا نسخہ صرف بریلی میں موجود ہے۔

۴۔ تہذیب کا فارسی ترجمہ تہذیب کے نام سے کسی شخص نے جو ہم کو اپنا ہم نہیں بتا، رشید الدین فضل اللہ کے بیٹے غیاث الدین کے نام پر لکھا۔ جو اب کتاب کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس ترجمہ کے کئی ہر پختہ کے بعد اصل کتاب میں تہذیب اور تہذیب شائع کیا جائے گا۔

۵۔ تہذیب کے معارف میں اصل سے مراد تہذیب کا تہذیب ہے جس سے یہ نام شائع کیا گیا ہے۔ قی سے مراد ہے تہذیب جو تہذیب کی تہذیب کا تہذیب ہے اور تہذیب میں تہذیب میں شائع ہوا۔







۱۵ عن كتاب الحرمين: سلطان قُدَّاس بيت الله الحرام المؤيد بتأييد الملك الصلَّام، وتقوم كوابل كاذبي  
 دالاً: فراجة كاذك [الكاذب] بوقاب، صاحب تزيان، الدهريين الصغار والضعفويين المستغفروين يبدون  
 على نقطة اعتلاهم السيوف والسيوف مبانك الخواص والتدابير، الخواص باتت امر طعنته خدعة الفتك  
 الاشهر غياث الحق والبرهان

محمد بن يوسف دوی، یحییٰ بن علم، یحییٰ بن دم

سکندر حکم، خضر ابهام، آمنت رای، هم قرانی

۱۶ جعل الله الأيام مسلماً لعمومهم والآن [تماماً] مستقراً ذكلاً، انصحه که ذات تشریف مقامت علی  
 دارد و هیچ میفرستد تا اثر شود لکن جاده آمد و خالی احوال الحار الم و همچنین بدستگاه کاذب و علم از سر  
 طراوتی و نفاذاتی گرفت [ح]

حام الزمان الی بحیل صفاته و یفوح دیکه... من نفاسه.

و بتولید یزدانی و سعادت آسمانی از راه اشتقاق از بر بیل اتفاق، بحسب افلاق و یلیب عراق و قزو  
 ذل و اتفاق در اتفاق و اتفاق از معادیه برای گردن کش و صیبه در دله آمنت و ش غایق آمد و در قله  
 مضار حل گسری و فضل پندی بر صاحب دولتی بزرگ شمس و خاموشی واذ و دشمن سبقت چارون الوصل  
 الشکف حیا [ح] یشیم و سجادته که در وفای الکجوله الخلف سجادته کث و نفاست قلیه [ح]

هو الهیة الآلهة المحررة

کما آله الضمیر لکنه التوبل

لے آری دوی که دوی غیاث الخیر حای بود

لے اصل، حم لے اصل، اقام

لے شبهة، لے اصل، مستقر

لے یاجز باصل لے اصل، دفر



گفته تواند داشت را که به ملک سوزد بارگاه عشق را فراخای عشق و کسی بجايت تنگ آفتاب جودش را  
 فیض حق یک ذره در حقش را صیت و شوال یک بهر از مطلع طبع بهاء دولت الهی و مظهر بهشیر  
 صبح قوت الهی ای ایضا هذا سلاطین کرام و خاتمه هر چند و دوزخ و دوزار صاحب شرک و میراث کامل  
 کنت مدوه اند که به تدبیر امر ملک شان نیم نموده اند و از بهاء طریح ریاض دولت و دودخ بزرگ بجزو غل  
 اصحاب باطنی و دستمای با دوق و کیمی (دب) اسوة انشلم نظم مصالح و نهیم امر حضرت شان تعالی  
 کرده اند و فراخور استعداد خود هر یک آثار و صیت باقی گذاشته تا آنکه کلام را دوز حسب با عز نسب و  
 اشتقاق نمودند با سبیل محسوب جمع نموده است و تفاوت عقل با خواص هم و کمال تشریح با کثرت هم  
 ضم نیاده، بحر اند و مع اگر از فضل فضائل و کمالات الهی باز گویند چه او این بختها و این بختها  
 و انداز من اصطلاح المعانی بختها و اگر از هر دو (د) مان و دوز خانان سخن رانند نقد و تفسیر  
 من المجد الباطن العزیز و تفرع عن جوده من الحق للشاهم العاصی آیتا چندان سوائی جمیل  
 بد [در] آثار ما - ضایعان شهید اشارت به برهانه که در احکام قادی ترتیب امور دینی و دولت و تعلیم  
 احوال ملک دولت و تشبیه بهائی خیرات و تائیس معاقبه الداب البرز زمره بواجب الزایع اصطلاح حال همان  
 و احاطت مبتوت آموختن گردانید و احکام آن خیرات و انعام مالت را بطریق صحت آفت نموده و از اول  
 آن حلقه و اول تبه را اصل مصالح و فعل جدید نموده فرموده اند و دوزخ و محال فتنه امور خواص الموی الم  
 و تقصیر هم ایمانی عالم این مقدم صاحب قرآن قد طبع من الحق الجلال و مطلع الکمال طریح الصباح  
 المستطیر بالاعتق المستنیر بالاشراق فیما خلقت البش و الطیر و نال شمیم الحیف و  
 القش و حادث له جابرة الی [و من] ذات حلول و عرضی و اظهار الحق عن الیقین حلقه  
 و لوحین المصنوعین [و]

خطه باقی از خط حاتم و ابی رحمانه ۱۰۶۵ هج است و کجی به سبب زنگ خانه این قیمت داشته است

خطه یمنی دوزخ شریف      خطه اصل دوزخ      خطه اصل انصاف







بویست و درخت بلوط و از طرفی بوی گل و از طرفی دیگر بوی گلستان  
 خوش بود و در حضرت واکسبت بزرگی و روح را تسکین کردگی  
 تاریخ حکم را که ساخته و پرداخته بام حق تبارک و تعالی است منتشر شد و تا با هم فاس و عام نزدیک  
 باشد و ترک و تاجیک در ادبک فامی آن شرک از غلبه عقل بنفوس نقل کرد گرفت و در ساجده ای  
 را لغز و بناد و آفتاب بابل و زیب و زینت بملک این قمران رنج سکون و غایت دیر کردن گرفتگی  
 مدح الام و دلغ مای سز غلب چرخ درخت بخت گردان و آراسته داد و بدقت الاخبار و  
 [مبحث] ۲۲ ب ر الاقوال منکر گردانید و هر چه در اسرار سرسبکی خاطر و پریشانی روزگار و تفریق مشغول  
 آسیب ملک نثار از ایام جهالت مستغلب و اشتغالات مذهب و اتراح کرمات لطیف و تعجبات ظریف  
 بهر دست چرخ  
 بیل را که سینه بزم شد از دم او منیر توان یافت  
 خانه را که می در سر ماند کار سازه دبیر توان یافت  
 مجله الوقت را که صاحبی در کلامینستی این دولت را پیش کشی دارد اکتب المهر آلود افتاد است که  
 چون غنچه سرگاشی طبع نسیم جان شکفته شود در آنجا آن بزم قیل آمده و تمییز خود داد و بهر آتش افروخته  
 این سعاد و توفیق قدرت بر خود داری این رحمت یقینی آسانی و بهر کسی اشکال جانیانی را که از کاروانی حاصل  
 دارد (کذا) و اسباب دولت پریش از بختیاری متامل گریبان غفلت با ..... بهر یوست که آواز  
 و زنجیر و زان بر طریقه احکامش است [است]

اطل لك الله اليقنا، و خاتمة

بماؤك حس للنعمان و طيب

۳ قیامت آتش است لهذا احرار باقا پایج باحت فراز گشود فکر باقا

له اهل که در نه اهل باقونا به اهل و عاقل که نگه ..... واصل بر روی دامن حمت دم و در  
 ما بهر آتش است و یکی غلغله که در هیچ آتش بهر ما شود به اهل و عاقل



۲ مسند کتب حضرت زکریا

کس ماو دایت تر مطیع اورد باز

الآن ان الله نظوى فيل الاطاب وفتشع في ترجمة الكتاب

## ابن حنین بن ابي المترجم (متوفی ۱۰۰۰)

- اولی جمله حکام و املائی در تهره لغت یونانی که تقیم و پاسانی شده بود و نقل آن بملت عربی و سریانی که متداول حکام و مترجمان و سالیان دوست که بعد از بادشاه اغویه می عزت شد اسکندر بن فیلمس مدعی در لغت عربی و یونانی بود کسی نبود ملاکش در حره الاسلام نکذا بخندار و انشود نویسی به یازو شام اتفاق افتاده بود در نایب حکام و محقق یمن و مستقیم مروتی نظر احوال شده و دائما معکلت بیع نصادی می بود است و به کافوی شریعت صوری بجمادات قیام نموده تا اتفاقا بر پیچ صورت چمنی بر اسلام منقوش دیده و بنظر انکار مدعی نگریست
- ۱۰ گفت این بر صفت در عقل آدمی و در شریعت عقل دیگران باید تواند بود تعبیر نموده در بقای که جهات آفرین گاری (۱۰۰) را که منزه است از صورت و بیات ماضی باشند و برین سبب جائنق آن عهد او را مدتها در قیام او و جسی اضطرار گرفتار گردانید و در مجلس بتصفیه سالی طب که بعد فریست و تفسیر کتب اصول و افلاک و اشتغال نموده بعد از آن جائنق بافتاد و استقامت چن آرد و او از قول معذرت و عمو یا بیع نصادی احتیاج نموده و منتظر باین
- ۱۱ املائی گشت و مددگار را با نود و تشریح معنوق داشت و از مضامین حکمت شده دوست هر کسی که به سرستی از محال طام تنهائی نماید و قنص در مقام اندا گیرد و از او خال طام بر طام حذر

۱۲ به بهانه حق را سرزمین گذاشته است و ترجیح داده

طه اصل و جویت

۱۳ به سحر و غفلت یابا به در حق و زنده ذکر اسلام آوردن چمن نیست بلکه برای

طه اصل و دوا

نزداتی است از مترجم از هر کجای که می شود که چمن بر روی سبب مروه بود

طه اصل و نصادی در تهره گوید امن توله الاصل علی السکر و التمتع فی الجواهر



چای از طبیب و ساج مستفی گردد.

و گفت: از قاعه موت جراته مستحب بناید شد عام و غروب از سبب پاکش است.

و گفت: هر زانی لایم مادی و علمی و معنی از انسان قوام بود.

و گفت: هر که بر هشت تفرع عمر کند و بر گرگی مباشرت قایم باقیامد [بگفت] ما سوی خود کشیده باشد.

و گفت: هر که علمی و معنایی را وضع کند چون بانی سزای باشد و شاد و مفرحان چنان کسی که تبلیس نام و

تبلیس دهر ناید و هرگز سحر و نقاش چون جهنم و بانی نباشد.

و گفت: هر کس که از شهادت دنیا نزع شود سعادت معنوی قوامد و صیافت.

## ۴. پیش اسحق بن حنین [تخریر و]

از تمام غلیظ انکنتی لایمراشد بوده است و مرتبه و قوت از حیثیتی که تو ما در بیعت پسرش با طبر

عز احساس بی الحس شریک گردانید و بعد از آنکه مباحثه اهل با غلیظ گفت: ما خود بیعت با فرزندان تو

علی القیاد نبرد حکم را کردیم تا چون صاحب طایع مامور امیرالمؤمنین در ثبات است متفقین آن تواند بود که خلافت

بعد از امیرالمؤمنین به عبادش رسد. هر چه غلیظ را این معنی نا متعرب آمد تا غلیظ بعد از وی برادرش

المعتز باشد شد و اسحاق را مجرب داشت.

صلی الله علیه و آله و سلم در تخریر فرمود است: «ما یک منک به تخریر که دو معنی این عبارت دارد: اگر

تخریر آمده است. که اصل، «المعنی» تصحیح از روی تخریر و تخریر و تقریر

که در تخریر و تخریر دارد.

صلی الله علیه و آله و سلم در تخریر فرمود است: «و لا یصلح تصانیف کثیره و کان الطالب عنده [علیه] علیه السلام و

الطلب» و «ما یک منک» به معنی یک اصل و ۱۰۰ که در اینجا مفهوم می شود که «تخریر» در شروح کتب دیگر در مکتب به معنی تعیین کرد. است. شار

تخریر کتب به معنی ادبیات می است. و فرمودت صفقات که در مجله دوم ۱۰۰ و ۱۰۱ است. یک کتاب را در علم و حکام ندارد.











که گفتنی می شود بکثرت اکل و پاداش بر بهائیت و هر دو قوی ترین یکی تراند بر دیگری و هست را-  
و چون امیرکافی او را ارتباط فرمود گفت: «دست آنست که اند دو چیز احتیاط فرمائی: اکل در  
مات شک و بهائیت در جام»  
کتاب ذخیره از تعریف او داد و مشهور است

### ۵- محمد بن زکریا الرازی [ترنمه ۵]

در فتوای شباب و زیبای هر زندگی بوده است و مشغول علم اکسیر و از اجرتا [حقا] تیر که در کیمیا  
مستعمل می باشد او را مدو عظیم طای گشت و چینی کمالی بایست رفت اکل گشت که معالجات و معالجات ۱۹  
[نورث است بر پانصد و نوار که پنهانی مدو آن مبلغ بکمال داد] گفت:  
کیمیا علم طب است و آنک که بدان مشغولی بدان سبب از کیمیا امان نمود و در تحصیل علم طب  
بناحق امید که تعالینت او بدان علم باسخ تا بلیت مقدان گشت  
شیخ رئیس شرف الملک [اولی و طب] این سینا تمجید و وطن او کرده است  
و از سخنان دوست اکل طب چهارست از خط مشقت و مرتب وقت و موسم صلیک و در تالیف سه پیر  
مفسر است اخیر فاسد شده و براین گم پوشانیده و گذا و بایستی فتنی گشته

### ۶- علی بن زین الدین العرابی الطبری [ترنمه ۶]

از کتاب مرد شهیدان بوده است و صاحب جنت و دلا جهمت عادت و عالم علم ایل [انجیل] و طب

نه در تخرید

نه برای اهل ای بین ملک به تخرید می نمود [ای میله تخرید را و طاعت بود که مزعم مرفوع اقم کرده است

نه در تخرید و نه در تخرید نه ملک به تخرید



و اکثر تصانیف در علم ایمانست و پیش از مشایخ مکه، صادر شده است و قسم لغات فضل در فرودین الحکمت  
که مصنف دوست می توانی کرد و از کلمات اوست :

سلامت غایت هرگزند و متینا [ت] است، بیداری تهادب موجب انوار عقلست، بدترین اقل اقل  
محقق باشد

### ۷- سلمی بن سلمان (تقریر نموده)

از مهابیر اصحاب عت است و از کلمات اوست :

متداولی یکی سبب ضعیف بهره و منفعت و فقر دانی و متاهل دانی است، پیاده شود کسی که در فرودین  
قال گنیم بی آنست و گشت برده مولی اقتضاد و اقتضار کند و از بهار دانی و آب مدی استراند  
از واجبات داند

### ۸- ابو الحسن البسطامی (تقریر نموده)

از کلمات اوست :

تداولی عام در حال میری و خلق معنی فراوانست و شرب به گرسنگی و روح غلام است، راحت جسم و  
بدن در وقت تمام و راحت روح در وقت سخن و کلام و راحت عقل در وقت غم و در وقت مضحک است، و  
گفت : چونی از سر چیز مجتنب شوند و به چهار چیز عادت نمایند غایت محتاج طیب نشود، اما اجتناب از  
چهار دغنی و دود، اما عادت به تکلیف شیرینی و بهی و استقام و مداوم طیب بقدر اقتضاد  
کردی عقل در دینت بی در شان

### ۹- ابو زر کرمانی (تقریر نموده)

طیبی عاذق بهره و باجود حرم حکمت عالم برده است و از تصانیف او کتابی معتقی و معتقی است

طیلم نه بدش در نزدیکی است که تر، سید که من از

که بدش در نزدیکی است که تر، سید که من از



شکل بر فرائی بی انتہا اور اذکات دوست :

نصرتی راستیا بیچے اندر کہ ایشی را تو بیانی کی کند بر خمدن گوشت خوک و اسلامیان را شیعیان اندر کہ دیت  
می کند بخرج غم و تنگدلی پذیر فشک و گوشت تھری و کاشیا  
۱۰۔ ابو الحسن (۱۰۷۰) الفخیر [تر فرود ۱۰]

از مشہر حکماء مددگار غم و غمزدہ است و گفته است :

اخوانم! حد بیاری چنان فزاید است کہ صفت را بحدی و مزاج می کشد ہر کس کہ درج و شمار ای غم و گویہ تھا  
صاف غم خوردہ باشد

۱۱۔ ابو الحسن بن تاش [و الصواب کش] البندازی الفخیر [تر فرود ۱۱]

بیکسی باز در یادای صبار حکمت متعین و کفوت او را پیش مرئی صالحت می بردہ آگفته است :  
اشفاق و بغایت و رحمت بی شایب محمود نیست و برود طوت از انکشاف و اسرار قدوم او  
و اقتصاد و واسطہ اہم

۱۲۔ الحکیم ابو الفخیر الحسن بن بابا بن سوار بن پیر شام [تر فرود ۱۲]

بغضای مولد و غشاء و غوازی مقام و وطن و غاریم شام شئی نامی بی محمد او را با حواز و اکرام از  
مستط راں بیاد الملک خود برد و چون سلطان بیچہ الدولہ محمود سبکیگش غاریم را استخس گردانید تو را بلوچی  
صل کرد و عمراد (از) حد سال گذشتہ باز و ہر چند او را با سلام دولت فرمود و امید و مواہد داد و داد

لے غیر کتاب اہل ری را کہ از تفسیر کہ دیکھی تک بیست کہ صواب کہہ است آنکہ بہ تخر کے کہ بہ حاشیہ تخر کے کہ بہ تخر  
تو وہی کے اہل : مرتضی کے اہل : اہل کے اہل : اہل کے اہل : تمام تفسیر از مدی تخر  
کے بہ تخر نامہ کہ بہ تخر تخر کے اہل سبکیگی کے اہل ہمار



گود تا در مری بر کتف منی عرش من صافی آواز گرفته اندک آنحسب ی غلام مددی برگزشت<sup>۱</sup> و الاخیر زانی  
 اینجا توقف شد و گریه بردی اتفاقاً در شب شله ازاد گشت ششم الله صلواته لایزاله فلهو علی غلام  
 زبده از شکایت خود دل زده گرفت<sup>۲</sup> غم انجاد نازیبی حضرت کبریا محمد مصطفی را بآب دیده که بادی می گفت  
 که امشب از عالمی با کمال دانش ردی شاید که منکر غمت می باشد و در تمام بر دست رسول ثقیل و صاحب  
 صد کتاب قدسینی مسلمان گشت<sup>۳</sup> چون بیدار شد اهلای اسلام کرده و در کبریا و فضل بنیت و نهایت شوخت  
 بقلم فخر و حفظ و تلاوت قرآنی مجید اشتغال کرد و تقوی ایمان و اصلاحش از حک صدق و تحقیق تمام حیدر  
 بیرون آمد

و بحکم ابو ریحان نجم ابو داکم کرده اند بکتابی تالیف در مدعی میقی اتفاقاً همان مدوز سلطان مرکب خاص را  
 باغای باجماعت از دست او گذشت و داناد و مدوزانی باز و بار گرش مصر دستگیر شد و حشری افتاد و  
 پاک گشت و بپا و تمام نشد و ادای پسرش ابو علی در تانسخ کل حاضر تعینت ابو الفضل بیعتی کاتب  
 مشروح و مسطور است

و شیخ رش شرت الملک ابو علی بن در بعضی از تعانیف ذکر او می که برین خط  
 فنا بحکم و الاخیر از جادو حکم (و) دلی اشیائی نیست و امیدوارم که اتفاق غنائی افتد تا اوقات (ادائی) یا  
 استادی حاصل آید و (سلطان محب) بعد از اصلاح باجماعت شمار را از احوال غویین بمیشیت بردی مستغرق  
 فرمود و دلی سبب او را ابو الخیر محمد غصب گردانیدند

و او را در اجراء علم حکمت تعانیف بیدارست و مدالایزیر ایمنه الدوله از سر شغل بر کتف باخ  
 نوشته است و ابو الخیر را بقرط ثانی گزید<sup>۴</sup> اخی سزاده مست برین جام که غلام موجودات و زبده کایانات

۱- قرنی مجید ۲۱ را حکایت ۱۱۱ می آید ۳۹ و ۳۸ را ۲۳۱ در قرنی مجید آنست عیال فتوح است که اصل او احمد کسی است را قتل کرد

۲- همان نویسنده است که قریب ۱۱۱ بکلیه می در قریه بود که اصل او احمد

۳- در قریه بود که اصل او احمد است که قریب ۱۱۱ بکلیه می در قریه بود که اصل او احمد



ندید (۲) صادق بود را عالم گفته است 'و در تعبیر مشایخ و مردم منی تعصیفی یافت دارد'  
 و از آنچه از وی منقول است آنست که بزرگ اقوال آن باشد که موافق حق تواند بود 'متشک بهر چه  
 کسی باشد که [از] قریب بدقی غلط اقتباس متفق کند'

### ۱۱- الحکیم متقی بن یونس المترجم [متروود]

در مکتب فارسی، خارج کتاب اصول و معنی کتب خلق و طبریا

و از کتب کلمات و حکم اوست که سادات سر قسم است 'فنائی' و 'بدنی' و 'غاری' 'آنانسانی علوم حق  
 است که اخلاق محمود و فضایل و سیرت بکمال آن باشد' و 'آنان بدنی کمال افسار و جوارح و تنها'  
 اجزاء و صحت اعضاء و آئینه و همدست حلیف و ترکیب' و 'آنان غاری' کتاب دین و تحصیل درجات  
 و اموال و اقبال آن در، متفق و متفق عقل و شرع تواند بود' و اجتماع این سعادت در یک شخص  
 نادر است' بل از حکمت بهیض است'

### ۱۲- محیی بن ابی منصور الحکیم [متروود]

در ایام امان خلیفه صاحب بعد بود است و در فی هند و حیدر عصر خود'

و از کلمات اوست: هر که اوقات شربت و طبعی بر خلق غالب آید [صحت را] پنداشد و نه [آل]  
 صحت بعد و بدی خود علم را قنند کند [آ] در آنچه تفرقی و غلبه بویج' و امن ما عاصم [آ] در تبریع خود  
 و [تذکره] [آ] را نشود مگر در کسب ال و عظام فانی و منحصر این تعزلات حالت اقتداء و منتهی پاک تواند بود  
 ۱- محمد بن جابر بن سنان [بن ثابت قره] البحرانی [الاصواب: الحرانی] [متروود ۱۴]  
 واضح و واضح بعد شمر است که بعد از ایام امان ساخته است و در بر عهد بنانی و بنان از قری

لے تخریب کے تحت و در تصانیف فی المنطق کے اصل: تصاب، تسبیح از غیر کتاب اصل است کے اصل: جماعت  
 تسبیح از غیر کتاب اصل شد: اصل: جماعت کے اصل: ای: صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم: الحرانی [متروود]



موتان بوزہ است

فرموده است: کہ کسبت عمر در مجاہدہ و فرزندان تائبینست عاق و دن بدخلق تا سازگار منحصرست و گفت: چہاں چیزست کہ اندک بسیار بایہ شمرہ: قرقر و آتش و عداوت و بیماری

## شیخ ابو نصر محمد بن محمد بن ترخان [تہذیب]

از قریب ترکستان، الحنفی، عالم ثقی، اہل نقل و معتمد حکما و اسلامی علی الاطلاق او را می خوانند، چہ گفتہ اند حکما و حقیقی حاکم کہ چہاں نواز، دو پیش از اسلام، اسکند و ارسطو و دود در جہد اسلام، ابو نصر و ابو علی، و میان وفات ابو نصر و ولادت ابو علی شش سال بوزہ است، و ابو علی تمییز و شاگرد تعالیف دوست و گفتہ است کہ از معرفت غرق ما بعد البیہد فرید شدہ بوزم تا بہ کتابی از تعالیف ابو نصر عجز یافتیم و ہای اتفاق سہرا شکر بپودی گزارده در اندای نعمت و موصیت بمصدق و صوم و جماعت یتیم نویم و تعالیف او اکثر در بلاد شام موجود است و آنچہ در ایران و عجم می توان یافت اینست:

مختصر	مختصر	بوامع	شرح	کتاب	شرح	موسیقی
اصول و منطق	موجز	کتب خلق	کتب ارسطو	بدان	اتحاد	ارجع جلدات
		و اکرام العربیہ	انطباقات	کتاب	تفسیر	
		الفاصلہ				

و خواہہ تمسیر العربیہ یسعی، آدمہ کہ در بیل بسجہر غلط او [و] خط تمییزش از ذکر و یحیی و در کتب غانہ نقیب النقباء ہی دیم

لہ در تذکرہ در لہ اہل تہذیب اندک تہذیب طرہای لہ اصل، اسکندی شہین، تسبیح اندکی تہذیب لہ در اصل، تذکرہ، موجز  
لہ اصل، انصر لہ تہذیب، طرہای  
لہ تہذیب، بواج کتب اہل راہی، اقلی: بواج کتب اہل راہی



- ۱۰ و در کتاب اخلاق الکهار، مسطور است که صاحب کافی الکلاک (رب) استغیل بی جواد را با حش  
 ریت در استخاره و عاده و متافذ و متافذ بحکم در نصر قریب باز دید آمد و جلال (ای) دافز و صلات  
 حاکم فرستاد تا او را منبسط کند در نصرانه قبول این تقاضای نمود و از راه تعقیب این هدیه قبول نمود تا  
 بعد از مدتی مدیه اتفاق افتاد که حکم در نصر بشهر ری رسید بجا و کلاه ترکانه و کسوت و زین پیاوند کسی  
 ۱۵ و حال آنکه بکرات صاحب فرموده بود که هر که در نصر راجع نماید او را مالی و از وطنی گردانم بحکم در نصر  
 ابتداء فرستی نمود، مستغفر دار مجلس صاحب حاضر شد، مجلس بحضور مدح و ذریع و حکما (۲۰) حلیف مقرر (۲۱)  
 ادب بود (۲۲) و صاحب فضل و ادب ششون و همگانی حضور او را شکر شدند و بطلب ما بختاب  
 خطاب کردند و با شهادت و حکم با حکم در نصر پیش آمدند و او تخطی کرد چندانکه خفت شرب ایشان را  
 دریافت و دست در پیش گشته استراحت و منام غلاستیدند او آلت خاخر هری آراستید (۲۳) بیرون  
 آورد و اسرار [استخراج] لحن آغاز کرد با ندی که هکسان ندای پیش و در پیش گردانید و بر کامر بلط زشت  
 ۵ ابو نصر الفنا بای قد حضور مجلسکم و استمعنا تسویه نفوسکم بلحنه و خفاظه و غاب  
 و بیرون آمد و متوجه صوب بغداد گشت و چندی صاحب (۲۴) اصحاب را از مکرکات حاصل شد از حسن  
 ۱۰ محودیت و لغت معاشرت و صحبت ذوق آمیز و غنادی اطرب انبیر و کل تجرش در علم مریخی یاد آیدند  
 و بر ذات مدامت و طبیعت او مناسبت گشته و چو خط او جان جرات بر بزرخ دیده صاحب [استغیل]  
 جهاد از غایت [آمد] پیرامی بجا کرده اصطلاح عظیم نمود و بطلب و تخلص او معتمدان فرستاد و چو  
 ۱۵ او را یافتند در سامن و در بی بر حوان اذانی سعادت روزگار گفایندند [ح]  
 وَ اِنَّ مِنْ الْمُشْتَكَاي حَسَنًا (۲۵) مُتَوَبُّ

له کردار در اصل شایسته در اصل گفته شده است، اما مستدعی بود آراستید (۲۱) ایم عی مسطور است  
 که عکله در اصل آنگاه که گویا صحنی زیر را که در منزل خود در لقا فرستاد و باقی مثال می کرد  
 که زوای است به حاشیه که نیکو است و از کتب اصل که اصل او در















برای نفس را مخالفت و معیای کی و پس مطوعات هر چه کنی دوست [و] بدل زینت مشر اگر چه بسیار باشد [و]  
 یکجا حاجت از موم و دود بخ گوی غدا [و] هر چه زینت اسکال باشد او را فرا نهد  
 ۱۰ تا مجربات و موافقات ترک نکرد [و] نباتات [و] نباتی از چیزی که آی ما کاهه باشد

## ۲۱- ابو زید اللخنی [تقریر ۲۱]

از حکم و نصیحت و بلای اسلامی در وقت است و او را تصانیف بسیار و در هر فن از علوم هست ' بدون  
 کتاب احد الاقصی و کتاب ابانته عن العلل الدیانه و کتاب در اخلاق ' فرموده است :  
 صدق و راستی ما شایع بیخ و بنات است که چون ثرو آن را متداول کنی طعم آن بذاق رسد و دودخ و کذب  
 حقیقت از اصل دارد و در شعر از آن حذر باید کرد

چون اسلام را غلامان و حافظان بسیار شوند بیشتر و بیشتر فاش و ضایع گردد ' هر کس که سر خود را  
 محافظ و ایمن عهد هر آید فاش شود

از مرگ و قاتل گیر مست ' انانی نباید تربیه ' و اگر نکات بعد موت غایت شوند کار پیش از مرگ  
 اصلاح باید کرد ' و از سیئات احوال خود باید زبید و از اهل تقصد ' باطنی بآل گفت : اولی لقب خود را  
 اصلاح کن پس بدین خبری ما حوالت نای ' چون کسی ترا در حق گوید بدانچه در تو نباشد دلی بهایش از  
 دلی [و] ذمت که ترا بهیتری که در تو نباشد ' شریعت خفت کبری است و مرد یکم تشلف نشود تا  
 متبذره و مقلب بر ادا [و] ۱ دومر شری نباشد

له تفرج انهم است اصل ما رنگ برتر      نه اصل اگر دانی تا رنگ برتر

نه اصل ارجح      نه اصل : ۱۱      نه در تفرج و دانی بهست یعنی : و کتب آخر

نه در تفرج تصاد احوال از زید ده است ' مترجم گفتا خطش تا ما ترجمه کرد ' است

نه اصل : متر      نه کما در اصل      نه زیاده است ترجمه کاتب







سائل بسید باطل بینا فرستاد و باطل جواب آن داشت و حکم از زبان احترازی نوز به اوجده باطل بینا  
و تبهیج او و کلام او نمود و باطل را ازین چند که بواسطه انفس حقانی که در آنجا چه رسد عکاس داشت و فرات  
تبهیج او را پیشینده این حکم از انفرج او به و اسنله ازین را سهل کرد فرمود که هر کینه هر که داشت و تبهیج میوم  
کنه قدح و نشت او نیز بری موجب کنه:

و حکم از انفرج گریه که من از اولاد فراموش که غایب زاده، هالیزس حکم بود، و چون حق جهاد و تقانی می [با]  
بجوت بحث فرمود هالیزس در غایت شیطنت و ضن و کرمین مدوّه فرانس ما خدمت مینی عید اسم فرتاد و  
تسید مدد قاده از خدمت از خدمت فوت کرد که من جیس ۱۰۱۰ مجوز و پیری و هر لم و حضرت ابرشکل بر ایک:  
یا طیب انفس و نبی الله ای بسا ببار که از خدمت طیب بسبب عوارضی جهانی عاجز و متقاعد شود و من  
بعضی از غرض را پیشی تو فرستادم و آن فرانس است تا بحباب نوی نفس او را حاج فرانی واسلام  
یعنی فرانس بخوت مینی عید اسم رسیده مینی او را عویذ و گوی داشته در جهاد و اوردان ختم گویاید و  
مینی در بحباب هالیزس زشت:

من أنصت من علمه الصالحين لا يفتهم ال الطبيب الا في حفظ صحته والمسافة

لا تحجب النفوس عن النفوس والسلام

دعوی نصراکان است که فرانس به از دشمنان العطا از به خیران گشت

و او را تصنیفی ست مشتمل بر ولالت بحث و نشر و اثبات نشر اموات

و از سخنی است که هم چنین علم [هم دینی عالم] چنانکه تدری توالدی شود عجب بنایه داشت

که ازین توالدی [تدری گردد دینی عالم] چنانکه آفتاب که تأثیری که دینی عالم و آتش که بتبر او

له ربك يا حاشية نثر

ت من الی القیس از ددی نثر و ت

ت من الی جیس هم چنانکه عدالت نثری طری است فی هذا العلم و یا عد التوالدی توالدی و الی



دوم از سخنان درست: هرگاه که بخت آن در کیم ثابت شود در اکرام آن افزاید و چنان بر نوبایه ثبوت یابد بدو  
 تو گفتم و بر تو اسرار مکتوبی گیرم، مدتی که خود را بفرمانگر مانده می کنی بگفتی که آنچه که خود را بفرمان  
 کنی، بخیل را قتل از محو و بزرگ آسانی تر نمای از پادشاه کردن آنکه بیکوتی را، عالم خیره ضعیف نفس چنان درین  
 او فائز من او بر مقتدان انعام نماید [و] وجود اهل دانش در روزگار خویش نخواهد گشت..... بخیل همان  
 مقدار که از مال خود بخیل می کنی از بختی خود سخاوت می نماید.

و از گنهای اوست: چون دولت آنال که شصت خادم عقل گردد و چون او بداند نماید عقلی خدمت شصت کند  
 چنان معاصرت و ملازمت مردم مایل کنی بدان [ی] او طلب و اگر چه حاشیه و خشمش بر من می افتد و رنجید و اگر  
 طلبت مالی کنی [استغنا] حاشی و خشمش و هیچ دان و از فکر و رنجش خاطر و اند [یش] من بهائ، حراست  
 بر پادشاهان و حاکمان مستحق، زیرا که بعضی عاری ملک از و قبیح باشد که عاری مزاج شود بنگاه دارند، مرد  
 دلبر سخن ذکر و مهم شکر را بر بجا اختیار کند و آب و به دل بیا را بدین سخن ذکر مایع نهد، دل چیری که  
 بعد از خالی جهان و امرانی وانی و غیره واقع شود که مردم را [فنا کنند] خودی لایس و مایل قاتل [باز]  
 بعد از آن موم طالب نیک و گریه او شود و حصول و شهرت بنا بندگان از شایع خردی رنج باشند و  
 عیشتی را نیز از یکدیگر نگاه دارند، و چون فرزندان محتاج و مضطرب پدر و اجداد شود تقصیر میان ایشان واقع  
 گردد و بهرچ و مرج و اضطراب سلامت کند، پس صورت مستحق ظهور صاحب شرفی بختی شود که ایشان را دولت  
 کند بیک چیز که صلاح حال و قال [را]، منتفی باشد.

له دیو مرتبه زیاده است در تحقیر      نه ملک به تحقیر بای میکی چه بود که اصل مسلم داشته است با است

نه اصل اصل      نه زیاده است از تحقیر      نه اصل، اش، تفسیر به مایه از تحقیر کاتب خود

نه بدین زیاده است در تحقیر      نه ملک به تحقیر

نه اصل اسباب و      نه دیو زیاده است در اصل از تحقیر کاتب خود



۶۳۔ اے حکیم! یہاں ہم الکروانی (تقریباً ۱۱۰۰)

[illegible]

ذکارت است : تاثیر حیات به تقدیر حق سعادتی و در سعادت کس فکر تواند شد (که) بعد از اهل دولت  
 باطن : غلبه با دلی چون طالب [و العصب : غلبه] از عصبانیت

۲۴- ابوالفتح علی بن محمد الکاتب البستی [تمت ترجمه]

مجلسی شاهروده است از دم لک آل سامانی و از نای میرفلت بی احمد دانی میستانی و محمود و علی  
اسمر بکلیی بُست ما متخلص گرداند او را استخدا فرموده و از کتاب و خواب حضرت سلطان محمودی بکلیی  
شد و بعد از آن از غلامان بهیب امتحالی که او را حاصل آید منزع گشته با داد انهر و ترکمانی و قاز و آنجا  
توقیف گشت و از آنجا برفت [ج ۱]

و لا لامر، مراقبت مُتَقَدِّمَةٌ  
يَكُنْ أَمْرٌ لَهُ حَدٌّ وَ مِيزَانٌ  
فَلَيْسَ يُحْسَدُ قَبْلَ التَّعْلِيمِ يُحْمَرُ  
إِذَا رَفَعَتْ [بَيْتُهُ] السَّادِيَّةُ  
فَأَنْتَ مَا بَيْنَهُمَا شَيْءٌ ظَعْمَانُ  
وَيَا أَيُّهَا الْجَبَلُ لَوِ احْمُصْتُ فِي شَجَرٍ

[illegible]











زیادت گشت، اما از منافع و ریاضی و طبیعی فارغ گشت و در تحصیل علم ریاضی باطلت بسیار نمود، چه هر که ذوق  
 ملاطبت مستزلات دریافت نکرد، در ریاضیات ضعیف نماید، بعد از آن اقبال کرد بر علم الهی و کتاب باید المبیع  
 تا نهایت چیل بد بخواند و تاملت او را محضه گشت و هیچ ذک که آن را معلوم گشت و مقصودش حاصل نشد و  
 یاس کلی نمود و با خود گفت: این کتابی است که سبیل و طریق فهم آن بسته است، اما اتفاق افتاد که  
 روزی در بازار صفایان طواف می کرد، مردی دقال کتابی در مزاد انداخته بود، چون معطوفه بوطی رسید بواسطه علم  
 اعتماد رد کرد، دقال گفت: این ما از من بر دم بخور که بخش محتاج است چون بخرد آن معتقب ابو نصر تدانی بود  
 در اخراج کتاب ما بعد المبیع، در قرأت شروع نمود در حل افزاین آن کتاب و معرفات (سطوات) و مشکلات  
 آن بسبب این تاملت محفوظ داشت به وی ضعیف شد و بدین فرمان و ثوابان گشت، بعد از آنکه رنجش، اگر چه مدتی  
 نقره و مسکین تصدق نمود.

و پادشاه مالک شرق و مغرب و هزاران در آن زمانی لوح بی منصور سنانی بود و مرضی صعب در  
 مزاجش طاری گشت که البته از مسالمت آن استخوانه نموده و داجو شدند و بهم بوطی میان طار و حکار تفرغم و  
 قرأت محروم شده بود، اختصار او نموده در مسالمت شریک شد و بخدمت پادشاه، غرضم گشت، و دقال چلی که  
 نداشت و طریب نوک را اختیار کرد، ابطال بود، و از پادشاه لوح بی منصور اجازت دارا کتب خواست و در  
 انوک مدتی تاملت را مطالعه کرد و بر طرفان شد و مرتبه هر کس از حکام، منتقم در انواع عوم شناخت  
 و اتفاق افتاد که آن کتب غایب سوخته شد، بعضی حکما که خصامی، ابطال بودند، تهمت نموده که ابطال سوختست  
 تا تصنیف آن عوم غایب نفس خود اذاعت کرد و داده نسبت آن فایده از ادبای ذوقات آن منتقم گردان  
 و چون دقالی مجزبه صادر شد از تاملت عوم فارغ شده بود و تا آخر عمر او را هیچ علمی زیادت گشت  
 و ختمه نشد.

و ابطالی عرضی در جواب او تمام داشت اتمام نمود که کتابی جامع در بحث تصنیف کرد، توانی ساخته



دین باب شش به اثبات سید عوم بنیر از راضی که در آنجا زیارت مرتبه و ساداتی در محلی مشغول بود و کاتب حاصل و  
 محصل بهریت بعد بهام از کجی بزدی فتنه تالیف کرد و کتابی بود و اشم هم در انوار بیاخت  
 و در بی بیست دو و ده مانی پدرش نماز و او منتقد اهل درباری و اشغال سلطانی گشت و چون از سلطنت  
 دولت ساداتی مضطرب شد، اهل ما انداخته از مدح حاصل آرد، بگرانجامد و خوارزم انتقال افتاد و بخدمت غلام شاه  
 علی بن اسماعیل بن محمد که حاکم شایان روزگار بود و یگانگی ملک با عمار بهرست و وزیر خود [خوارزم] ابو الحسن  
 اسبیل که هفت علم و حکمت بود ترتیبش فرموده اهل وادی وقت در ذی قعد ۷۰۰ یا ۷۰۱ و طلسان و تحت الملک  
 و او در مشهور خرج ایام اثبات کردند بعد از آن از خوارزم بیرون آمد و بعد رفت و از آنجا بطوس و  
 ساجقان و نیشابور و آرد و از آنجا به خوارزم رفت بر سر طراسان و از آنجا بکرمان کشید بر عوم فرصت ایستاد  
 قلاس و وادی حالت کادس را گرفته بودند (باب ۱) و جس کرده در بعضی قلاع که در آنجا وفات یافت و  
 اهل ما و آنجا مری مصعب افتاد و بعد از آنجا و صحت کتب ببار تعصیف کرد و فرشت مستجاب او  
 برین بریست:

سلطنت است ازین مد که مشیخ را در مشیخ در وادی ماری شریک به تخت

که ای برست فی المرحله است به فرست تخت با ترتیب ایامی کتب مبدای نیست و اجازت ایامی کتب غیر که در تحریر کتب است  
 و در ایام است نیز اخلاقی و در زنی برای بهرست مباحثه کتاب بر عوم فرست می در ایامی کتب در فرست تخت  
 در کتب است

آرد ۱۰۰۰ آرد ۱۰۰۰ و در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰ و در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰  
 بعد مضر که در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰ و در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰  
 نیهان ایامی که در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰ و در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰  
 نکر در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰ و در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰  
 آن است از کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰ و در کتب ای که اهل و محصل بهریت است ۱۰۰۰



۱- کتاب	۲- کتاب	۳- کتاب	۴- کتاب	۵- کتاب	۶- کتاب
اشارات مجله	المجمع مجله	الماصل والمصلح مجله	الناظر اربع مجلات	المنجات	الهدای
۷- کتاب	۸- کتاب	۹- کتاب	۱۰- کتاب	۱۱- کتاب	۱۲- کتاب
الترغی مجله	نیان اهرم وصال مجله	الادرة الخيرية مجله	الوجوه مجله	الحک الشریع مجله	الحک نصیحة مجله
۱۳- کتاب	۱۴- کتاب	۱۵- کتاب	۱۶- کتاب	۱۷- رساله	۱۸- رساله
ربان فداة البر مجله	الهدای و الصاد مجله	المعاد مجله	المصداق [التفتیات]	فی الفتا و القدر	فی الامور و السلوات
۱۹- رساله	۲۰- رساله	۲۱- رساله	۲۲- رساله	۲۳- رساله	۲۴- رساله
فی المثلث بالشر	الفتی	فی الامور	فی مضرات قیاس	فی النجاة و الاغایر	فی القیاس
۲۵- رساله	۲۶- رساله	۲۷- رساله	۲۸- رساله	۲۹- رساله	۳۰- رساله
فی ان رساله الجسم غیره انیزه	فی الجسد	رسایل [جنت و جنة و بین فطوره]	العصر		

و بعد از این به تدریج دست نهضت بهر عدله از طالب نظم این فخر الدوله و دانش میرزا فتاحی و ایشان چنان عالی کلمات لغوی و مشیقه بودند و در تعلیم او یکوشیدند و بهر عدله را طبع و توانایی بدو را در فنون [شعر] و شیخ اوعلی صاحب رساله کرد و تدریجاً آنها تعلیم شد و کتاب مبداء و معاد آنها ساخت و چون شمس الدوله پسر بهر عدله قصد قتل پسر بن بد حسن کرد و لشکر بغداد را منبرم گردانید مشیخ اوعلی به ضرورت از روی بنووی (دانش) و از اجابا بهمان انتقال نمود و خدمت کرد و حاکم آنها رفت و بنویسندگی و این غاصات او مشغول گشت و با حاکم شمس الدوله اتفاق موقوف افتاد و سالها مرقی قلیج مسب او بر دهر صواب کرد و با انواع طاع و تشریفات مخصوص شد و در دانش را اعتقد نمود

جمله حاشیه ص ۲۵۲ ذیل قوله: «یک به حاشیة تحفه» در اصل و اصلیات همای السلوات: ۱ ق ۳ ق ۴ ق ۵ ق ۶ ق ۷ ق ۸ ق ۹ ق ۱۰ ق ۱۱ ق ۱۲ ق ۱۳ ق ۱۴ ق ۱۵ ق ۱۶ ق ۱۷ ق ۱۸ ق ۱۹ ق ۲۰ ق ۲۱ ق ۲۲ ق ۲۳ ق ۲۴ ق ۲۵ ق ۲۶ ق ۲۷ ق ۲۸ ق ۲۹ ق ۳۰ ق ۳۱ ق ۳۲ ق ۳۳ ق ۳۴ ق ۳۵ ق ۳۶ ق ۳۷ ق ۳۸ ق ۳۹ ق ۴۰ ق ۴۱ ق ۴۲ ق ۴۳ ق ۴۴ ق ۴۵ ق ۴۶ ق ۴۷ ق ۴۸ ق ۴۹ ق ۵۰ ق ۵۱ ق ۵۲ ق ۵۳ ق ۵۴ ق ۵۵ ق ۵۶ ق ۵۷ ق ۵۸ ق ۵۹ ق ۶۰ ق ۶۱ ق ۶۲ ق ۶۳ ق ۶۴ ق ۶۵ ق ۶۶ ق ۶۷ ق ۶۸ ق ۶۹ ق ۷۰ ق ۷۱ ق ۷۲ ق ۷۳ ق ۷۴ ق ۷۵ ق ۷۶ ق ۷۷ ق ۷۸ ق ۷۹ ق ۸۰ ق ۸۱ ق ۸۲ ق ۸۳ ق ۸۴ ق ۸۵ ق ۸۶ ق ۸۷ ق ۸۸ ق ۸۹ ق ۹۰ ق ۹۱ ق ۹۲ ق ۹۳ ق ۹۴ ق ۹۵ ق ۹۶ ق ۹۷ ق ۹۸ ق ۹۹ ق ۱۰۰ ق ۱۰۱ ق ۱۰۲ ق ۱۰۳ ق ۱۰۴ ق ۱۰۵ ق ۱۰۶ ق ۱۰۷ ق ۱۰۸ ق ۱۰۹ ق ۱۱۰ ق ۱۱۱ ق ۱۱۲ ق ۱۱۳ ق ۱۱۴ ق ۱۱۵ ق ۱۱۶ ق ۱۱۷ ق ۱۱۸ ق ۱۱۹ ق ۱۲۰ ق ۱۲۱ ق ۱۲۲ ق ۱۲۳ ق ۱۲۴ ق ۱۲۵ ق ۱۲۶ ق ۱۲۷ ق ۱۲۸ ق ۱۲۹ ق ۱۳۰ ق ۱۳۱ ق ۱۳۲ ق ۱۳۳ ق ۱۳۴ ق ۱۳۵ ق ۱۳۶ ق ۱۳۷ ق ۱۳۸ ق ۱۳۹ ق ۱۴۰ ق ۱۴۱ ق ۱۴۲ ق ۱۴۳ ق ۱۴۴ ق ۱۴۵ ق ۱۴۶ ق ۱۴۷ ق ۱۴۸ ق ۱۴۹ ق ۱۵۰ ق ۱۵۱ ق ۱۵۲ ق ۱۵۳ ق ۱۵۴ ق ۱۵۵ ق ۱۵۶ ق ۱۵۷ ق ۱۵۸ ق ۱۵۹ ق ۱۶۰ ق ۱۶۱ ق ۱۶۲ ق ۱۶۳ ق ۱۶۴ ق ۱۶۵ ق ۱۶۶ ق ۱۶۷ ق ۱۶۸ ق ۱۶۹ ق ۱۷۰ ق ۱۷۱ ق ۱۷۲ ق ۱۷۳ ق ۱۷۴ ق ۱۷۵ ق ۱۷۶ ق ۱۷۷ ق ۱۷۸ ق ۱۷۹ ق ۱۸۰ ق ۱۸۱ ق ۱۸۲ ق ۱۸۳ ق ۱۸۴ ق ۱۸۵ ق ۱۸۶ ق ۱۸۷ ق ۱۸۸ ق ۱۸۹ ق ۱۹۰ ق ۱۹۱ ق ۱۹۲ ق ۱۹۳ ق ۱۹۴ ق ۱۹۵ ق ۱۹۶ ق ۱۹۷ ق ۱۹۸ ق ۱۹۹ ق ۲۰۰ ق ۲۰۱ ق ۲۰۲ ق ۲۰۳ ق ۲۰۴ ق ۲۰۵ ق ۲۰۶ ق ۲۰۷ ق ۲۰۸ ق ۲۰۹ ق ۲۱۰ ق ۲۱۱ ق ۲۱۲ ق ۲۱۳ ق ۲۱۴ ق ۲۱۵ ق ۲۱۶ ق ۲۱۷ ق ۲۱۸ ق ۲۱۹ ق ۲۲۰ ق ۲۲۱ ق ۲۲۲ ق ۲۲۳ ق ۲۲۴ ق ۲۲۵ ق ۲۲۶ ق ۲۲۷ ق ۲۲۸ ق ۲۲۹ ق ۲۳۰ ق ۲۳۱ ق ۲۳۲ ق ۲۳۳ ق ۲۳۴ ق ۲۳۵ ق ۲۳۶ ق ۲۳۷ ق ۲۳۸ ق ۲۳۹ ق ۲۴۰ ق ۲۴۱ ق ۲۴۲ ق ۲۴۳ ق ۲۴۴ ق ۲۴۵ ق ۲۴۶ ق ۲۴۷ ق ۲۴۸ ق ۲۴۹ ق ۲۵۰ ق ۲۵۱ ق ۲۵۲ ق ۲۵۳ ق ۲۵۴ ق ۲۵۵ ق ۲۵۶ ق ۲۵۷ ق ۲۵۸ ق ۲۵۹ ق ۲۶۰ ق ۲۶۱ ق ۲۶۲ ق ۲۶۳ ق ۲۶۴ ق ۲۶۵ ق ۲۶۶ ق ۲۶۷ ق ۲۶۸ ق ۲۶۹ ق ۲۷۰ ق ۲۷۱ ق ۲۷۲ ق ۲۷۳ ق ۲۷۴ ق ۲۷۵ ق ۲۷۶ ق ۲۷۷ ق ۲۷۸ ق ۲۷۹ ق ۲۸۰ ق ۲۸۱ ق ۲۸۲ ق ۲۸۳ ق ۲۸۴ ق ۲۸۵ ق ۲۸۶ ق ۲۸۷ ق ۲۸۸ ق ۲۸۹ ق ۲۹۰ ق ۲۹۱ ق ۲۹۲ ق ۲۹۳ ق ۲۹۴ ق ۲۹۵ ق ۲۹۶ ق ۲۹۷ ق ۲۹۸ ق ۲۹۹ ق ۳۰۰ ق ۳۰۱ ق ۳۰۲ ق ۳۰۳ ق ۳۰۴ ق ۳۰۵ ق ۳۰۶ ق ۳۰۷ ق ۳۰۸ ق ۳۰۹ ق ۳۱۰ ق ۳۱۱ ق ۳۱۲ ق ۳۱۳ ق ۳۱۴ ق ۳۱۵ ق ۳۱۶ ق ۳۱۷ ق ۳۱۸ ق ۳۱۹ ق ۳۲۰ ق ۳۲۱ ق ۳۲۲ ق ۳۲۳ ق ۳۲۴ ق ۳۲۵ ق ۳۲۶ ق ۳۲۷ ق ۳۲۸ ق ۳۲۹ ق ۳۳۰ ق ۳۳۱ ق ۳۳۲ ق ۳۳۳ ق ۳۳۴ ق ۳۳۵ ق ۳۳۶ ق ۳۳۷ ق ۳۳۸ ق ۳۳۹ ق ۳۴۰ ق ۳۴۱ ق ۳۴۲ ق ۳۴۳ ق ۳۴۴ ق ۳۴۵ ق ۳۴۶ ق ۳۴۷ ق ۳۴۸ ق ۳۴۹ ق ۳۵۰ ق ۳۵۱ ق ۳۵۲ ق ۳۵۳ ق ۳۵۴ ق ۳۵۵ ق ۳۵۶ ق ۳۵۷ ق ۳۵۸ ق ۳۵۹ ق ۳۶۰ ق ۳۶۱ ق ۳۶۲ ق ۳۶۳ ق ۳۶۴ ق ۳۶۵ ق ۳۶۶ ق ۳۶۷ ق ۳۶۸ ق ۳۶۹ ق ۳۷۰ ق ۳۷۱ ق ۳۷۲ ق ۳۷۳ ق ۳۷۴ ق ۳۷۵ ق ۳۷۶ ق ۳۷۷ ق ۳۷۸ ق ۳۷۹ ق ۳۸۰ ق ۳۸۱ ق ۳۸۲ ق ۳۸۳ ق ۳۸۴ ق ۳۸۵ ق ۳۸۶ ق ۳۸۷ ق ۳۸۸ ق ۳۸۹ ق ۳۹۰ ق ۳۹۱ ق ۳۹۲ ق ۳۹۳ ق ۳۹۴ ق ۳۹۵ ق ۳۹۶ ق ۳۹۷ ق ۳۹۸ ق ۳۹۹ ق ۴۰۰ ق ۴۰۱ ق ۴۰۲ ق ۴۰۳ ق ۴۰۴ ق ۴۰۵ ق ۴۰۶ ق ۴۰۷ ق ۴۰۸ ق ۴۰۹ ق ۴۱۰ ق ۴۱۱ ق ۴۱۲ ق ۴۱۳ ق ۴۱۴ ق ۴۱۵ ق ۴۱۶ ق ۴۱۷ ق ۴۱۸ ق ۴۱۹ ق ۴۲۰ ق ۴۲۱ ق ۴۲۲ ق ۴۲۳ ق ۴۲۴ ق ۴۲۵ ق ۴۲۶ ق ۴۲۷ ق ۴۲۸ ق ۴۲۹ ق ۴۳۰ ق ۴۳۱ ق ۴۳۲ ق ۴۳۳ ق ۴۳۴ ق ۴۳۵ ق ۴۳۶ ق ۴۳۷ ق ۴۳۸ ق ۴۳۹ ق ۴۴۰ ق ۴۴۱ ق ۴۴۲ ق ۴۴۳ ق ۴۴۴ ق ۴۴۵ ق ۴۴۶ ق ۴۴۷ ق ۴۴۸ ق ۴۴۹ ق ۴۵۰ ق ۴۵۱ ق ۴۵۲ ق ۴۵۳ ق ۴۵۴ ق ۴۵۵ ق ۴۵۶ ق ۴۵۷ ق ۴۵۸ ق ۴۵۹ ق ۴۶۰ ق ۴۶۱ ق ۴۶۲ ق ۴۶۳ ق ۴۶۴ ق ۴۶۵ ق ۴۶۶ ق ۴۶۷ ق ۴۶۸ ق ۴۶۹ ق ۴۷۰ ق ۴۷۱ ق ۴۷۲ ق ۴۷۳ ق ۴۷۴ ق ۴۷۵ ق ۴۷۶ ق ۴۷۷ ق ۴۷۸ ق ۴۷۹ ق ۴۸۰ ق ۴۸۱ ق ۴۸۲ ق ۴۸۳ ق ۴۸۴ ق ۴۸۵ ق ۴۸۶ ق ۴۸۷ ق ۴۸۸ ق ۴۸۹ ق ۴۹۰ ق ۴۹۱ ق ۴۹۲ ق ۴۹۳ ق ۴۹۴ ق ۴۹۵ ق ۴۹۶ ق ۴۹۷ ق ۴۹۸ ق ۴۹۹ ق ۵۰۰ ق ۵۰۱ ق ۵۰۲ ق ۵۰۳ ق ۵۰۴ ق ۵۰۵ ق ۵۰۶ ق ۵۰۷ ق ۵۰۸ ق ۵۰۹ ق ۵۱۰ ق ۵۱۱ ق ۵۱۲ ق ۵۱۳ ق ۵۱۴ ق ۵۱۵ ق ۵۱۶ ق ۵۱۷ ق ۵۱۸ ق ۵۱۹ ق ۵۲۰ ق ۵۲۱ ق ۵۲۲ ق ۵۲۳ ق ۵۲۴ ق ۵۲۵ ق ۵۲۶ ق ۵۲۷ ق ۵۲۸ ق ۵۲۹ ق ۵۳۰ ق ۵۳۱ ق ۵۳۲ ق ۵۳۳ ق ۵۳۴ ق ۵۳۵ ق ۵۳۶ ق ۵۳۷ ق ۵۳۸ ق ۵۳۹ ق ۵۴۰ ق ۵۴۱ ق ۵۴۲ ق ۵۴۳ ق ۵۴۴ ق ۵۴۵ ق ۵۴۶ ق ۵۴۷ ق ۵۴۸ ق ۵۴۹ ق ۵۵۰ ق ۵۵۱ ق ۵۵۲ ق ۵۵۳ ق ۵۵۴ ق ۵۵۵ ق ۵۵۶ ق ۵۵۷ ق ۵۵۸ ق ۵۵۹ ق ۵۶۰ ق ۵۶۱ ق ۵۶۲ ق ۵۶۳ ق ۵۶۴ ق ۵۶۵ ق ۵۶۶ ق ۵۶۷ ق ۵۶۸ ق ۵۶۹ ق ۵۷۰ ق ۵۷۱ ق ۵۷۲ ق ۵۷۳ ق ۵۷۴ ق ۵۷۵ ق ۵۷۶ ق ۵۷۷ ق ۵۷۸ ق ۵۷۹ ق ۵۸۰ ق ۵۸۱ ق ۵۸۲ ق ۵۸۳ ق ۵۸۴ ق ۵۸۵ ق ۵۸۶ ق ۵۸۷ ق ۵۸۸ ق ۵۸۹ ق ۵۹۰ ق ۵۹۱ ق ۵۹۲ ق ۵۹۳ ق ۵۹۴ ق ۵۹۵ ق ۵۹۶ ق ۵۹۷ ق ۵۹۸ ق ۵۹۹ ق ۶۰۰ ق ۶۰۱ ق ۶۰۲ ق ۶۰۳ ق ۶۰۴ ق ۶۰۵ ق ۶۰۶ ق ۶۰۷ ق ۶۰۸ ق ۶۰۹ ق ۶۱۰ ق ۶۱۱ ق ۶۱۲ ق ۶۱۳ ق ۶۱۴ ق ۶۱۵ ق ۶۱۶ ق ۶۱۷ ق ۶۱۸ ق ۶۱۹ ق ۶۲۰ ق ۶۲۱ ق ۶۲۲ ق ۶۲۳ ق ۶۲۴ ق ۶۲۵ ق ۶۲۶ ق ۶۲۷ ق ۶۲۸ ق ۶۲۹ ق ۶۳۰ ق ۶۳۱ ق ۶۳۲ ق ۶۳۳ ق ۶۳۴ ق ۶۳۵ ق ۶۳۶ ق ۶۳۷ ق ۶۳۸ ق ۶۳۹ ق ۶۴۰ ق ۶۴۱ ق ۶۴۲ ق ۶۴۳ ق ۶۴۴ ق ۶۴۵ ق ۶۴۶ ق ۶۴۷ ق ۶۴۸ ق ۶۴۹ ق ۶۵۰ ق ۶۵۱ ق ۶۵۲ ق ۶۵۳ ق ۶۵۴ ق ۶۵۵ ق ۶۵۶ ق ۶۵۷ ق ۶۵۸ ق ۶۵۹ ق ۶۶۰ ق ۶۶۱ ق ۶۶۲ ق ۶۶۳ ق ۶۶۴ ق ۶۶۵ ق ۶۶۶ ق ۶۶۷ ق ۶۶۸ ق ۶۶۹ ق ۶۷۰ ق ۶۷۱ ق ۶۷۲ ق ۶۷۳ ق ۶۷۴ ق ۶۷۵ ق ۶۷۶ ق ۶۷۷ ق ۶۷۸ ق ۶۷۹ ق ۶۸۰ ق ۶۸۱ ق ۶۸۲ ق ۶۸۳ ق ۶۸۴ ق ۶۸۵ ق ۶۸۶ ق ۶۸۷ ق ۶۸۸ ق ۶۸۹ ق ۶۹۰ ق ۶۹۱ ق ۶۹۲ ق ۶۹۳ ق ۶۹۴ ق ۶۹۵ ق ۶۹۶ ق ۶۹۷ ق ۶۹۸ ق ۶۹۹ ق ۷۰۰ ق ۷۰۱ ق ۷۰۲ ق ۷۰۳ ق ۷۰۴ ق ۷۰۵ ق ۷۰۶ ق ۷۰۷ ق ۷۰۸ ق ۷۰۹ ق ۷۱۰ ق ۷۱۱ ق ۷۱۲ ق ۷۱۳ ق ۷۱۴ ق ۷۱۵ ق ۷۱۶ ق ۷۱۷ ق ۷۱۸ ق ۷۱۹ ق ۷۲۰ ق ۷۲۱ ق ۷۲۲ ق ۷۲۳ ق ۷۲۴ ق ۷۲۵ ق ۷۲۶ ق ۷۲۷ ق ۷۲۸ ق ۷۲۹ ق ۷۳۰ ق ۷۳۱ ق ۷۳۲ ق ۷۳۳ ق ۷۳۴ ق ۷۳۵ ق ۷۳۶ ق ۷۳۷ ق ۷۳۸ ق ۷۳۹ ق ۷۴۰ ق ۷۴۱ ق ۷۴۲ ق ۷۴۳ ق ۷۴۴ ق ۷۴۵ ق ۷۴۶ ق ۷۴۷ ق ۷۴۸ ق ۷۴۹ ق ۷۵۰ ق ۷۵۱ ق ۷۵۲ ق ۷۵۳ ق ۷۵۴ ق ۷۵۵ ق ۷۵۶ ق ۷۵۷ ق ۷۵۸ ق ۷۵۹ ق ۷۶۰ ق ۷۶۱ ق ۷۶۲ ق ۷۶۳ ق ۷۶۴ ق ۷۶۵ ق ۷۶۶ ق ۷۶۷ ق ۷۶۸ ق ۷۶۹ ق ۷۷۰ ق ۷۷۱ ق ۷۷۲ ق ۷۷۳ ق ۷۷۴ ق ۷۷۵ ق ۷۷۶ ق ۷۷۷ ق ۷۷۸ ق ۷۷۹ ق ۷۸۰ ق ۷۸۱ ق ۷۸۲ ق ۷۸۳ ق ۷۸۴ ق ۷۸۵ ق ۷۸۶ ق ۷۸۷ ق ۷۸۸ ق ۷۸۹ ق ۷۹۰ ق ۷۹۱ ق ۷۹۲ ق ۷۹۳ ق ۷۹۴ ق ۷۹۵ ق ۷۹۶ ق ۷۹۷ ق ۷۹۸ ق ۷۹۹ ق ۸۰۰ ق ۸۰۱ ق ۸۰۲ ق ۸۰۳ ق ۸۰۴ ق ۸۰۵ ق ۸۰۶ ق ۸۰۷ ق ۸۰۸ ق ۸۰۹ ق ۸۱۰ ق ۸۱۱ ق ۸۱۲ ق ۸۱۳ ق ۸۱۴ ق ۸۱۵ ق ۸۱۶ ق ۸۱۷ ق ۸۱۸ ق ۸۱۹ ق ۸۲۰ ق ۸۲۱ ق ۸۲۲ ق ۸۲۳ ق ۸۲۴ ق ۸۲۵ ق ۸۲۶ ق ۸۲۷ ق ۸۲۸ ق ۸۲۹ ق ۸۳۰ ق ۸۳۱ ق ۸۳۲ ق ۸۳۳ ق ۸۳۴ ق ۸۳۵ ق ۸۳۶ ق ۸۳۷ ق ۸۳۸ ق ۸۳۹ ق ۸۴۰ ق ۸۴۱ ق ۸۴۲ ق ۸۴۳ ق ۸۴۴ ق ۸۴۵ ق ۸۴۶ ق ۸۴۷ ق ۸۴۸ ق ۸۴۹ ق ۸۵۰ ق ۸۵۱ ق ۸۵۲ ق ۸۵۳ ق ۸۵۴ ق ۸۵۵ ق ۸۵۶ ق ۸۵۷ ق ۸۵۸ ق ۸۵۹ ق ۸۶۰ ق ۸۶۱ ق ۸۶۲ ق ۸۶۳ ق ۸۶۴ ق ۸۶۵ ق ۸۶۶ ق ۸۶۷ ق ۸۶۸ ق ۸۶۹ ق ۸۷۰ ق ۸۷۱ ق ۸۷۲ ق ۸۷۳ ق ۸۷۴ ق ۸۷۵ ق ۸۷۶ ق ۸۷۷ ق ۸۷۸ ق ۸۷۹ ق ۸۸۰ ق ۸۸۱ ق ۸۸۲ ق ۸۸۳ ق ۸۸۴ ق ۸۸۵ ق ۸۸۶ ق ۸۸۷ ق ۸۸۸ ق ۸۸۹ ق ۸۹۰ ق ۸۹۱ ق ۸۹۲ ق ۸۹۳ ق ۸۹۴ ق ۸۹۵ ق ۸۹۶ ق ۸۹۷ ق ۸۹۸ ق ۸۹۹ ق ۹۰۰ ق ۹۰۱ ق ۹۰۲ ق ۹۰۳ ق ۹۰۴ ق ۹۰۵ ق ۹۰۶ ق ۹۰۷ ق ۹۰۸ ق ۹۰۹ ق ۹۱۰ ق ۹۱۱ ق ۹۱۲ ق ۹۱۳ ق ۹۱۴ ق ۹۱۵ ق ۹۱۶ ق ۹۱۷ ق ۹۱۸ ق ۹۱۹ ق ۹۲۰ ق ۹۲۱ ق ۹۲۲ ق ۹۲۳ ق ۹۲۴ ق ۹۲۵ ق ۹۲۶ ق ۹۲۷ ق ۹۲۸ ق ۹۲۹ ق ۹۳۰ ق ۹۳۱ ق ۹۳۲ ق ۹۳۳ ق ۹۳۴ ق ۹۳۵ ق ۹۳۶ ق ۹۳۷ ق ۹۳۸ ق ۹۳۹ ق ۹۴۰ ق ۹۴۱ ق ۹۴۲ ق ۹۴۳ ق ۹۴۴ ق ۹۴۵ ق ۹۴۶ ق ۹۴۷ ق ۹۴۸ ق ۹۴۹ ق ۹۵۰ ق ۹۵۱ ق ۹۵۲ ق ۹۵۳ ق ۹۵۴ ق ۹۵۵ ق ۹۵۶ ق ۹۵۷ ق ۹۵۸ ق ۹۵۹ ق ۹۶۰ ق ۹۶۱ ق ۹۶۲ ق ۹۶۳ ق ۹۶۴ ق ۹۶۵ ق ۹۶۶ ق ۹۶۷ ق ۹۶۸ ق ۹۶۹ ق ۹۷۰ ق ۹۷۱ ق ۹۷۲ ق ۹۷۳ ق ۹۷۴ ق ۹۷۵ ق ۹۷۶ ق ۹۷۷ ق ۹۷۸ ق ۹۷۹ ق ۹۸۰ ق ۹۸۱ ق ۹۸۲ ق ۹۸۳ ق ۹۸۴ ق ۹۸۵ ق ۹۸۶ ق ۹۸۷ ق ۹۸۸ ق ۹۸۹ ق ۹۹۰ ق ۹۹۱ ق ۹۹۲ ق ۹۹۳ ق ۹۹۴ ق ۹۹۵ ق ۹۹۶ ق ۹۹۷ ق ۹۹۸ ق ۹۹۹ ق ۱۰۰۰ ق

و ۳۹۳۵ ق ۳۹۳۶ ق ۳۹۳۷ ق ۳۹۳۸ ق ۳۹۳۹ ق ۳۹۴۰ ق ۳۹۴۱ ق ۳۹۴۲ ق ۳۹۴۳ ق ۳۹۴۴ ق ۳۹۴۵ ق ۳۹۴۶ ق ۳۹۴۷ ق ۳۹۴۸ ق ۳۹۴۹ ق ۳۹۵۰ ق ۳۹۵۱ ق ۳۹۵۲ ق ۳۹۵۳ ق ۳۹۵۴ ق ۳۹۵۵ ق ۳۹۵۶ ق ۳۹۵۷ ق ۳۹۵۸ ق ۳۹۵۹ ق ۳۹۶۰ ق ۳۹۶۱ ق ۳۹۶۲ ق ۳۹۶۳ ق ۳۹۶۴ ق ۳۹۶۵ ق ۳۹۶۶ ق ۳۹۶۷ ق ۳۹۶۸ ق ۳۹۶۹ ق ۳۹۷۰ ق ۳۹۷۱ ق ۳۹۷۲ ق ۳۹۷۳ ق ۳۹۷۴ ق ۳۹۷۵ ق ۳۹۷۶ ق ۳۹۷۷ ق ۳۹۷۸ ق ۳۹۷۹ ق ۳۹۸۰ ق ۳۹۸۱ ق ۳۹۸۲ ق ۳۹۸۳ ق ۳۹۸۴ ق ۳۹۸۵ ق ۳۹۸۶ ق ۳۹۸۷ ق ۳۹۸۸ ق ۳۹۸۹ ق ۳۹۹۰ ق ۳۹۹۱ ق ۳۹۹۲ ق ۳۹۹۳ ق ۳۹۹۴ ق ۳۹۹۵ ق ۳۹۹۶ ق ۳۹۹۷ ق ۳۹۹۸ ق ۳۹۹۹ ق ۴۰۰۰ ق

له اصل و معنی آنرا را نیز کتاب لغوی خوانده است. نه از غیر کتاب لغوی.



و این فکر بر شیخ اعلیٰ خدیج گردید و عادتش را بحدیث و تالاج دادند و قصد کشف کزوغ شمس الدوله  
راخ شد و شیخ اعلیٰ چهل [روز] استقامت گفت و مرغی قویج یک نفس کرد شیخ را احتضار فرمود و باز  
منصب وزارت بدوی مقرر داشتند

و کتابخانه و شیخ ابوجهد الله (ابو حمید) از وی التماس تعینت شرح ۴۰۰ کتاب ارسطو کردند و گفت اشتغال می  
۵ بود وزارت مانع تعینت است تا التماس شمارا مدتی کنم و ابتدا خود بتعینت طبیعات از کتاب شفا و تالیف مجدد از  
قانون و هر شب علم و حکما بخدمتش جمع آمدند و ابوجهد الله (ابو حمید) از کتاب [شفا] یک ژبته ' و  
معمری کتاب ۹۰ از قانونی یک ژبته ' و ابی زبیر از کتاب اشعارات یک ژبته ' و بهی یار از کتاب  
۱۰ حاصل و محمول یک ژبته بردی خواندی و چون از دین تاریخ شدی بطرب شراب ارغوانی و مسرع خوانی  
مشغول شدی و بسبب عدم فراغ بود بدین بساط شراب با شب انگشتی

و ده انبار ۱۰۰ این حال ملک شمس الدوله متوقف شد و پسرش وزارت بر شیخ عرض کرد شیخ ازان احتضار فرمود  
و ملک علاءالدوله از جملها که التماس کرد که شیخ خدمت آورد و شیخ ازان تظادی جست و در سرای ابوناب  
حظار خلق شد و بی واسطه مطالعه پنج کتب جمیع طبیعات و آیات از کتاب شفا تمام کرد بعد ازان باو شاه  
تاج الملک بی شمس الدوله او را بکاتبه و معاشرت ملک علاءالدوله قشیم گردانیده ' در قیاس آورد و در عقد  
نزدان [نزدان] بآنجوسی کرد و دهان بمس کتاب جنی یقظان و دماغ الکبیر و کتاب قویج و ادویه قسطنطنیه  
تعینت کرد

پس ازان در نزدیکی ملکر با برادر خود محمود از عهده بیرون رفت و متوجه اصفهان گشت و ملک علاءالدوله

به مزیم مطالب تخریص با اعتقاد پدید کرد. است که از غیر کتاب نوزده در تخریص ابوجهد ذکر است و کتاب شیخ و  
ابو حمید که از غیر کتاب نوزده مطالب تخریص که این تخریص مطابق نیست به حدیث تخریص اصل : سهم که اصل : سرمد و تخریص  
باز صریح بخوبی این تخریص و تخریص است که شیخ آقچه قبیله را در اقل و در دوش به عهده تعینت کرد  
که در تخریصی که از شیخ را از همین تخریص به عهده آوردند ' و از عهده تخریص شده باصفهان رفت











و اگر تلاش دی مطلقه تر باشد و غیرت بر شهرت باشد در پادشاهان اقطاعی عظیم تر است و قمار  
 ملازم الدوله را عویذاً کما از پیش برادر فرستاد

- ۱۰ بعد از شایع عید ایدیل حدودی و لشکر که بر خانه شایع هجوم کردند و امیر و کتبش را غارت نمودند و آن کتاب  
 حکمت قرطبه در کتب خانه سلطان مسعود این مورد در خزانه بود تا لشکر قرطبه در میان ست و در بعضی و قسماً به دست  
 ملک حبیب خوری بر سوختند

- و شایع رئیس قوی حجاز بودست و شب و روز با متقیان (ای) ثقات جوانی و استواران قزاق شهبانی شوال  
 ۱۵ و از ساجت شخص خود قاضی تا قاضی بر حاجتی متولی گشت و در یک روز بهشت از امتحان کرد بعد از آن مردی  
 که تیر قاضی باشد ' قاضی شد بفرمود تا دو دایم از بدو گرفتند و اندوه عطف اتحاد و اکسیر او قاضی را  
 معالجت بهو یا بهر پنج هم عیذ اعلی از صفت بدو گرفتند پنج زیادت گشت ' و هر روز از برای دفع مریح  
 قندی از مشروب و این متوالی کرد ' یکی از اقطاعی تعدادی تمام در آن سال از این چنین عیذ که بهر یک در  
 خواص و خیانت کرده اند و شایع اقطاعی را در سز معاصب ملک حجاز الدوله ای ایستاد و خود او  
 ۲۰ روح تحلیف در امر ساجت اقطاعی اتحاد و اتحاد را واجب فی رفت تا اتحاد الدوله بهر آن عید و مریح  
 قاضی بود کرد و اقطاعی را متقی شد که موقوف قوت او شاه رسیده است که بدین مریح قزو قیام نتوانست  
 نمود ترک عادات کرد و گفت [المسلمون الذی فی بدنی همز و حجت استجاب به بدنی فلا یضیع للمعاليه  
 به اندکی فعل کرد و قوت واجب نمود و هر آنچه داشت بعضی را در ماعظم ارباب آن کرد و لغتی بر خست  
 تصدق نمود و بندگان را ارباب آواز گردانید و چون حافظ قرآن بود هر سه روز قاضی کرد تا در روز  
 ۲۵ جماد الاول از رمضان سی ثانیه و حشرین و ارباب بهر آن در گذشت و در این روز خلیفه بهم سلطان غزل یک سو  
 بی یکسان بی سلطنت کردند و از آنکه سلطان مسعود بی مورد اقطاعی نمود و در شایع اقطاعی پنجاه و بیست سال

به و خود از ملک خرقه است و در شایع حرم مطهر اهل را با مقدار کرده است که اهل متکلم  
 که زیادت بهر است که زیادت از برای شایع











## ۲۹- الحکیم ابن یزید الطیب [تقریباً ۱۰۳۰]

۱. یحیی فاضل و طبیعی حادثی بود و از دستان و فصول حکیم ابو الحیر که ذکر و تعظیم یافت و از کلمات اوست:  
چون انسان بچون باشد و حفظ بصحت چون صحت و هرگز غایت را از بنیاد و عقلی چاره نباشد  
لذت هوای نفس لذت یک ساعت باشد و اهل مددگاری  
بیب نفس غرض را بویان باشد مردم بیب نفس تر عالم تر از آن نباشد  
اصلاح امور تعزیراً باستقاری و عکس رایی و شدت و بیهوشی رحمت موقت قرارند بود  
حقان و غرض مرثیه باذعان محبت هم و طاعت و رحمت برضا و اجتناب از مصالح فائز مردم است

## ۳۰- الحکیم ابن حرون [زحرون] الحزانی [تقریباً ۱۰۴۰]

۲. یحیی بن حرون فاضل بود است خصوصاً در علم ریاضت و طب و از کلمات اوست:  
رای صلیب آریش بنیم و کست

مشورت با مردم عالم خیر و طیر است که ضرر نباشند باینکه که زیرا که بزدل کار استنگ فرا گیرد و  
بخیل در طلب خیاتات تقصیر نماید و مریض بد طالب استکمال و تمامی آفات و ارباب طالب امر شود و مشورت  
با مردم عاقل باینکه که مردم عاقل بچون طبیب حادثی است که چون ظاهر حال مریض را استیلا کرد و در خلق  
و تکیه و وزن بر اهل مزاج بیدار شدن مطلع شد که بیدار را آن اطلاع دست عهد پس بر حسب  
آن وقت و اطلاع بر معالجت اقدام نماید

۱. بدین در اقبال ناله است در تحت که حرم مریض اقم کرد

۲. بدین یک قل ناله است در تحت

۳. در ترجمه نموده ۲۹ بم ۱۰۴۰ هـ و ۱۰۴۱ هـ است







که صحت تمام یافته بود سرمای حاد بر مزاجش طاری گشت، اطباء دواى انگشتى [گفتند] که این تأثیر اودیه حاد است که زبان در افلاخ تیره شده است، این سخن موزک آند و حکم زبان باین سبب منکوب و ملغوبه شد، فرمود که چنانچه چاهى از جهنم داده‌ام تاخیر پیدا آید لمیب طاقى (۱۹۹) هرگز از عداوت آن عاجز شود.

هر که عداوت سلطان بجا شود عداوت خوف و تحقیر منکبت در ماضی چنان کند که در گری در روزگار دراز نماند کرد.

### ۳۳- ابوسلیمان محمد بن طاهر البجستانی (تقریباً ۳۶۰)

مست کتاب صوفیان الحکمة است و او را تعانیف بسیارست در معقولات چون رساله اقتضای طرق فضایل و رساله دیگر در محرک اولی و از متفانی است: خواست علم آن مقدار کافیت که با عزم معرفت آن بدان مقررند و اولی جهالت از آنها مسلم می شود که بنگاه انانی متکلفند، فضیلت در نمودنای مناصب و اظهار زینت و آرایش است.

### ۳۴- ابوحامد احمد بن اسحاق الاسفزاری (تقریباً ۳۷۰)

بخی ختی و دیلسنی مشتمع بنز بود، است و سخن متع در تعانیف ریاضی و معقولات دارد، از کلمات است، مزمار تر چیزی که موید آن مهر کند است که تبخیر و تبخیر آن یکجای تبخیر و سببی تواند بود، ناز با خضوع و خضوع و انانیت عبادات علامت معرفت خدای تعالی است.

عاجز بقیه صفحه دوم: حقیقت که است و هر چه می رسد از آوازش ما را به اصل و حاد

به اصل، اقتضای فصیح از روی تمیزی در حق و حقیقت و در تخریب و انانی بماند دارد.



مطلوبی که علم کلام و فقه و احادیث است

### ۳۲- ابوالوفاء البوزگانی [تقریباً ۲۸۰]

از اصحاب علم اهل بغداد است و در ریاضات و کلام و حساب و دلیل بدان تعلیمت اوست مقبول  
به منازل و زنجی که ساخته است و همچنین نقی الجیب و تاجی بوده است  
و از مکتبهای اوست و در حیاتی که بصورت و امن مقبول نباشد غیر از این مقبول نبوده و بیجی محاسن  
و محاسن است و نیز از شیوه و طریق او که اگر غرض که با جابل و با سبک و با جی. همه سخن مالی  
بلیس و نیم خود را ایذا کرده باشی و قولگذار او مستثنی رکنا

### ۳۳- ابوالعلی البیضا [تقریباً ۳۰۰]

او را در علوم ریاضی و محاسبات بطریق ثانی گیرند و تصانیف او از حد حصر و احصا بیرون است  
و کتابی در جیب تعلیمت کرده بود و (۹۰ اب) در آنجا بیان جیب اعداد قبل معرفت وقت نقصان آب در  
مزایع کرده و کتاب را با طر و تقاطع مصرع و در عانی فرد آن و حاکم مصرع الحکم باشد به دو آن ربط  
استحضار او فرمود ابوالعلی قصیر القامه بود و در رکنا، دکان ربط متعاضد شد و کتاب دست الحکم باشد  
از او او بر حارری مصری ساک بود و چون مطالعه آن کتاب فرمود گفت خطا کرده و ختم گرفت و گفت  
وقت اخراجات این جیب بیشتر از منقضی درع است اخراجات ما را تا آن. دکان را خواب کردند  
بگذشت

ابوالعلی از قایت خوف و در شب بگریخت و پیش امیر الامراء فقام رفت و آن امیر اموال بسیار

به ملک به حاجی زحره از اهل بغداد (۱۲۰۰) به اصل رسول بآبک به نزد ته ملک به نزد ته اهل مجری آنرا بطریقی تصحیح  
بسی است که و مستثنی بی مستثنی است و بیست و بیست  
که در آنرا ذکر نیست از ذکر معدود در دکان است







## ۱۸- ابوسل الکوی (تقریر نموده)

در بیان شباب و غفلت و سرور و بازیگری و شیطنت بازی کودی تا عتبات ابدی توفیق بخش او گشت (و) او را از دروازه طاف گرانید، در علم جیل و بحر اقبال متحرک و دور، فراوان آن صنایع تخیلی و تخیلی تخصص بود (۱) انگشت نای مددگار خویش، در کبریا علم ادب با تمام تعلیم کرد و تعلیم کتب و این فی اشغال نوز و مستفیدان مددگار از انوار فایده او استفاده کردند (و) او را، تو قر در خیال و مثالی مودتی زیبا داشت چنانکه دیده از مطالعه کمالی او روشن گشت.

و از (۲) دوست : اگر خطا کرده (۳) تو پندش آموختی که تحمل کند او را بگذارد مدتی و عرض طریقی "نقش نای گر آنگ در دوری او از هر فی مودی باشد و در تربیت او بر بانی استخوانی چه تحمل کند با علاقت و چه از چنان کسی شود پندش و با بخت بیدار و عزم دلی متیز کردن باشد، و با یک صلیح تو به دلی مبارز است که بر کاری که از هم نای بر حقیقت (۴) آن اقدام حجت و اثبات نیست توانی کرد و هم از سخنان دوست : هر (۵) سلامت ی باید بودی باز که از خوشی و صحت سلامت نماید تا بدو امان در افا دست (۶) انگشت (۷) از دوری پیرو گردید.

## ۱۹- ابوالکیم محمد علی الفاسی (تقریر نموده)

صاحب ذیج (۱) ادب، علی دوست، در فی بند و بزم بگام و فقیه اشل مددگار خود بوده است (۲) در فی بند و بزم چنین در حریت است و با هر دفا و آم بود یکی از علم تحقیق و خداید یعنی چندان بهر عظمت

له اصل و صفتی تصحیح قیاس است له سرزمین قل را جنت و میل آمده است

له بدای این ترکیب مکتب به ترجمه نموده ۲۰

له سرزمین در حریت است، مهارت تحریر است : له یکی له فی المعتقدات نصیب







و از سخنان حکمت آمیز است : هرگاه که در شخص طایب یک چیز باشد از ایشان به هر یک عیب  
آن مطلب پوشیده باشد بی شغفتگی او بر نفس خود پیش خود پوشیده ندارد

## ۴۲- محمد بن ایوب الطبری [تقریباً ۴۲۰]

خدایند نتیجه باشد [اعمال بخیر] و با فضیلتی علی صاحب دولت و حفظ تمام بوده است  
و از سخنان است که بعضی از اکابر زری نوشته است : هیچکدامی و مادر مردی هستی را توانائی بدست  
گذاشت و دشواری (در او) آسانی و مرد را بهر مردی برساند و خداوند آن زهر را می بکشد و گردو

## ۴۳- ابوالصغر محمد بن عزیز بن عثمان القصبی الباشمی [تقریباً ۴۵۰]

در بلام بهتر از مدخل تصنیف کرده اند و گفته است : نسبت مدخل او در نجوم با کتب دیگر  
در آن بی چون نسبت کتاب حمار است با دیگر دواوی در اشعار عربی  
و از کلمات او است : بدستی کسی و آتش که ترا از بهر بغیبت نصائی از او کتب خدائی و  
صغایر جمیل دوست دارد : چه چنانکه این فضایل لازم ذات تو خواهر بود : بدستی او نیز پاینده باشد  
هر آن کسی که زخامت این جهانی در چشم او چنانک در واقع این جهان است از خاکت و مذات  
آن چنان خنجر نماید و نفس خویش از استغراق در تپاوه محاربه تودیه بیت اذانی بر تو باشد که بدین خاک  
خداوند گردد در چشم جانان پر گداز و بهشکوه باشد

نه مترجم دو مجرای غفلت را غفلت کرده است : نمی تواند متقاضی این طور جدت است : هرگاه که ... بخواهد از اینها  
خوش بخت تر بود باید گردد : هر کس که عیب ای خود بد پوشیده باشد الخ

نه اصل : انقص

نه اصل : راج

نه اصل : در دل



## ۳۴- الحکیم الادیب ابو الفرج علی بن الحسین [تقریباً ۴۶۰]

یزید و در فضایل و ادب افضل جهان اثرات بوی می گردید و اجماع مدبران از فرنگ خود نگاه او  
اقتباس می نمودند و با دقت فضل از علم حقیق بهره تمام داشت و او را کتابت تفسیر کتب انوار الهی  
و کتابی دیگر در فایده علم [کتاب] معنی بالقصاح 'و غیر این'

از مریضی که حکایت کرد و گفت : در بیماری ما متفق بود که کتاب علم طب کردی و در اطفال  
آن کتابی تصنیف کرده بود و تا مده خود را بر ما خواند آن تخریض می کرد تا مدهی او را و در مریضیم  
عاجزی شد و تا مده پیش حکیم فاضل ابو الفرج بن ابو الحسین شمار فرستاد ابو الفرج رسول او را گفت  
سلام ما بگوی که آن کتاب که بر اطفال علم طب ساخته است در زیر بالین چند و سر بر آنها نهاده و  
ما بعلوم طب حاجت نیست ؛ و یکی کس از اطفال او را حاجت کردند تا وقتی که بچگانه طوطی معز  
شد و معشقت طوطی را بدید و از غش آویز کرد و بعد از آن ما او را علاج کردیم و شفا یافت

و هم ابو الفرج گوید که مدهی این طفل را گفتیم : پیغامبر هدیه الصلوة و السلام فرموده : الصلوة  
علم الانبیا و علم الاممیان زیرا که واجب بر عقیدان حق جهالت است بر سبب دست در عقیدان و دست  
صادر نشود مگر از کسی که حق دست باشد و ثابت عقل و حق تعالی می فرماید : دلائل المویض حرم  
(۱۸ باب ۱) و های دیگر می فرماید : این کشته مریضی او علی سفیر و های دیگر می فرماید : نفس کان  
منکر مریضاً او به آذی من راسه و سالیان که از مده رسالت هدیه افضل الصلوة صادر شده است  
مشهور است و یکی از فضل آن را جمع کرده اند (کلام) و از آن تصنیف کتابی در طب کرده است

له من در ۱۸۱۰ الفرج : اما نگ بر شایسته که من در مده تصنیف قیاسی است که نگ بر شایسته از مده های  
بعد کتب دیگر را گذاشته است که من تصنیف است در مده نو ۱۸۱۰ هم ابو الفرج بن و هم پیش شمار است بظاهر و آنچه  
می ادلیس بران داشته شد بکای ابو الفرج بن که من مریضاً







### ۳۳- العالم ابو سهل سیاحی (تقریباً ۸۴۰هـ)

با دود مختاری بجای و دقایق علمی صناعت الطب بر وی مستوف بود و در آن فن تعالیف بسیار داده؛ و گفته  
 او در گزینان بود و منشاء [او] تلمذ بهنداد و آن گاه که طوایف شاه بامون بن محمد او را یار [باز] داشت  
 کتابی در تعبیر از بهر خواص او بر داشت که در لطف نظیر نداشت و او در وقت نصرانی بود لیکن بر کلیسا  
 بر مدت نعلای بنامی بکر جهادت در مقام غرض کردی  
 و از حکمت و فزاید اوست: از مردمان گزینی تر آنست که او را صبی باشد که عادت او کند در  
 نسب و شخصش که یادی و پیش بر نکام و دلداری که نامر او باشد به عزت و غیر خفا مندر در هر حال آید  
 باید داشت و از شتر ندان در جمیع احوال باید تربیت و خدایند تا تواند فریشتی را از آیهش با هوای  
 دور داده؛ هر گاه از غرض و دانش بهر نیست صحت بی جان و این به سهل کتابی تعیین کرد  
 در نفس بعد از اذن آن را ترجمه کرد و در آن کتاب یاد کرده است که هر کس بدانچه در دست دارد  
 از خواص اخرونی نیست بمانند الی دیگران با مالی غرض خودمند گردد؛ زیرا که دیدار آدمی هیچ چیز  
 سیر گردد

### ۳۴- ابو زکریا یحیی بن عدی (تقریباً ۸۴۸هـ)

عربی فاضل و فیلسوفی کامل از شاگردان شیخ ابو نصر فارابی فاضل تر از او کسی نبوده است او را تعالیفات  
 بی شمار است کتاب را وی اصول را شرح کرد و تعالیفات او نصر علقش گردانید  
 و از کلمات غرض پرور اوست: غرضمند با شترت پیش در صحبت عطا غرض دل تر باشد از آن که

لے داغ نیست ملک به تنه؛ نه دلی وضع چو سطره نماید و در به تنه که حرم می کش است

کے اہل جہان را ترس بہ تنه



مطالعہ ہی خزانہ بود باوجود سلفیت پیش ' مائل پانچ بندہ زینتہ گزودہ دیتی کہ آن فراز را نشیبی داشت  
باشند' ہرگز تمیز میان حق و باطل نباشند (اد) را مشہورائی حق نمود

## ۲۷۔ الفیلسوف بہمن یار الحکیم (تتر نمبر ۳۹)

شاگرد شیخ ابو علی ہذا ' در تہذیب جوہی ' وادائش در آندہ ایگان ' اکثر مباحث ابو علی اذہ بودہ  
است ' ہندویش از فراہمن مشکلات و دقائق تعضلات کردی ' و از تعانیف ادست : کتاب التفصیل و  
کتاب الرتبہ در منطق ' و کتابی در موسیقی  
و از کتاب طاعت و غیر فضل آ (ہیزا) ہوش : مال محروس است و عقل عاریس ' خود پیش است  
در عزت ' چنان نما اندہی (۱۱۱) رہندہ اندہ تما ہشیدار دلی سرودہ دارد ' ہر کہ حرم حقیقی را  
تسلیم کند و باعلاق حکام مطلق گزودہ در حقیقت بحالین علوم جاہل باشد ' بچنانکہ آفتاب بہار در ہم  
ظاہری شود الزام اسرار علی بر آن کسی کہ حقیقت طلوع یافتہ طہر یافتہ ' ہر یکمی کہ زیادت از  
ضرورت مال طلب (کند او) مادہ علم حکمت دارد یکین ذوقی حکمت ندارد ' و ہر امری کہ واقع  
شود اندہ خود در ادوات آن می کوشد و در آنچه واقع نشد چندان مہاش و اندیشہ و فتنہ کی و  
بدانکہ مقصود آچار ہست

بہمن یار در شمار من ثمان و فیضی و در ہمایہ جنات یافت بعد از وفات شیخ ابو علی بسی سال

## ۲۸۔ الحکیم ابو نصر (امعاب المنصور) الحسین بن علی بہمن زیلہ (تتر نمبر ۵۰)

اصطفائی الاصل و المولود بودہ و از فراہمن قانداغ شیخ ابو علی ' بعضی گنہ از کے ملت جوہی داشت

لے در ہوا ہی اس را ستریم گشتہ لے اہل : ایکس راست کے نصیح دزدی تخر لے کہ حکیم مرا ستریم : اختصار ترجمہ کردہ است  
جس ہتر کے قادیتہ بیان اچہ جات : جات تخر لے و خط از اس گوشہ : ہذا باقی است مرتضیٰ زینت : با ..... الخ



- لیکن حقیقتی پیوستہ است، علوم ریاضی نیکو دہستی و در سعادت موسیقی بے نظیر وقت غرضتیں بود، شفا را  
 اعتقاد کرد و کتابی در موسیقی تعینت کرد و رسالہی یقینانی را مشروح گردانید اور در اینجا گفتہ است  
 کہ تحت جہارت ست از نفس کلی و یقظان جہارت ست از عقل، پیدا کہ بیدار بزنند مانند ترست  
 از خست، و او کتابی است بر نفس، و دیدی اشارتیت بہ ترتیب مروجات مترتبہ متسلط،  
 و از مفسرہ کوتاه، دنگانی بود، بعد از شیخ ابو علی بیست و دو سال پیش تزیینت  
 از سخنان اوشت، اندیشہ در امور استقامتی کنی چہ ترا علم حاصل نیست با کہ شران تو خواهد  
 رسید یا نہ، ہر گاہ کے بیان دشمنان محاداة اتھ، اشتغال ایشان بیکدیگر ایشان را از تو مشغول دارد،  
 و ہمچنین ہر گاہ کے وقت شہوی و وقت غلبی متنازع شود از اشتغال ایشان بتنازع با یکدیگر تو  
 فارغ گردی، چوں گوندی تو روند بہل گیر و با غوی گری کہ این بر تو نازل بود، و باشد کہ  
 ایک ہی ہو را کہ وہی شرم بہب گیری باشد مرا

## الفقیہ الحکیم ابو عبید عبد الواحد الجوزجانی [اترہ نبواہ]

- از خواص شیخ ابوعلی بود و از بعد عنادود و عہد، و شیخ ما بران داشت کہ کتاب شفا را  
 جمع کرد و طری از علوم ریاضی و مشکلات قانون باخرجات و رسالہ علانیہ الخلق کرد و رسالہ

۱۰ اصل، کائنات، آخر، کائنات

۱۱ نے رہا ترہ سلطان ہے اسے تا در تحت سال و تشریح ہر درج است، یعنی وفات بیتہ دوازہ، سال بدقت چلی، اتع شدود  
 ۱۲ ہے حرم یک، دو جو تخر را گذشت است

۱۳ ہے اصل، اشغال ہے اصل، اخیر

۱۴ ہے اصل و تخر، ابو زہانی، کہ خدا است

۱۵ ہے اصل، حیر



حی یقیناً ما را در شرح کرد و مع ذلک از کلمہ شیخ از کم بغایت تر کسی بنودہ چنانکہ یکی از  
الابرگتہ است کان الحکیم ابو عبیدہ فی مجلس الشیخہ شنبہ مرید لاشبہ تلبیہ مستفید  
و از [سخن] ابو عبیدہ است سرچیز است کہ انک آن بہتر از بیابا آنست از بہت ہادئہ و صحت  
و تان ... [امری]

عانت معرفت بشری بقای ہری تدلی عجز است ہاراک کلّ او [و این معرفت برائی ست با] ...  
[و جود] غیر است ہر وجود کے باشد (و) غیر مطلوب است

آدی ی دانہ کہ بقای وجود بقای نوع تواند بود و بقای نوع بقا و تناسل باشد و از ہر برای  
گفتہ اند ۲ ح [ان اعظم من حزن] هلاك الولد لان الوالد متیقن بهلاك شخصه و بحقیق  
بقا جزو صہ و هو الوالد ... و شمار تر از پاک قرند نیست زیرا کہ این شخص بقا و طو  
متیقن است لیکن ... ی از وجود بقای تناسل ی کند چون فرزند ی اند مفقود ی شود  
آن ایندیش منتفع می گردد

آدی بر جمعی آنچه حمل آن منتقد باشد حریص است

## ۵۰۔ الحکیم ابو عبد اللہ المعصومی [تذکرہ ۵۲]

کنیت ابو عبد اللہ بودہ است لیکن در اش غلط کردہ اند کہ احمد بودہ است یا محمدی  
احمد، افضل کلمہ شیخ ابو علی بودہ است و شیخ کتابی در عشق بام او تصنیف کردہ و کتابی کے شیخ

لے سیم ذکر یک کتاب را ترک کردہ است رگ بہتر لے یک خطا عوشہ است از اصل لے اہل کتاب

لے در اصل سرچار خطا عوشہ است از ہی وضع لے لیکن جو بر قیاس تہ تہ کردہ شد

لے اہل ... و لیکن جو سلاقی تہ تہ است لے اہل و در نسخ از ہی تہ تہ لے یک خطا از ابتدای جو عوشہ

کہرا محمدی جو بودہ و تہ شمار از لے در سفلو از ہی وضع ہم عوشہ لے اہل ابو عبد اللہ



اولیٰ اسوزہ در ریحانی را جواب گفت: در ریحانی برآئی از: اعتراضات نوشت و در سبیل دوز و کفر کلماتی  
که تنقیدی بود الادب بلا بدیدند و اولیٰ از مشکو با در ریحانی اکتفا کرد و بعد از آن در جواب  
اعتراضات در ریحانی تقدی نمود و گفت: در اخلاقیات یا ابلیسیان لمخاطبة الحکیم الفاظاً غریب  
تلك الافاظ بکمال الیق بالعتل والعدل

و در بعد از آن کتابی در: مناقات و اعداد منزل و الاک و ترتیب مہدات تعین کرد و  
نموده انانی در خواص نظامیہ بود و جمال الملک بن لکام الملک آن را از خواص برگرفت و بعد از آن  
کسی آن کتاب را نریزد و از فقدان آن تأسف در دلی افاضل باند زیرا کہ آن کتاب مشرق  
کار نکند

و در بعد از آن پیش شیخ اولیٰ مرتب دلا داشت چون کہ شیخ گفتی: المعصومی هو مستفی بمغلة  
ارسطو عند اختلاف

از کلام الفاظ دوست: شکرت هیچ زمانی بتوزہ نداشت و اب: و غار در یک حال [دوستان] و بعد  
و بادشاہ مستم کار را استقامت ملک صورت نہ بدید: بادشاہ و [احتمال و شاب] از کاش عنود  
ست [قریب شد] و آن مستی ایشان را بطیر مانع دولت می کند  
شاب شکاری درخت کے ثمره کن جو پنهانی نمائند و شکر کن سر راو شایلی است: داب حکم

۱۰ اصل: اخلاقیات

۱۱ اصل: ہستیات

۱۲ اصل: اصل

۱۳ اصل: تحریک

۱۴ اصل: مرشد است: بچین جو برقیس تمی حوالا ست

۱۵ اصل: بودی از شد غفل و دوشب کاغذ مرشد از اصل: بکمال جدت از روی تحریک شد

۱۶ اصل: بودی از شد ہم مرشد است: تقیم لغت است

۱۷ اصل: بچین از شد زبانی بہت تقدیر یک قل







عمر خویش بر هر صدمه این دعا کرده که : اللهم احصی الخصال من خلای و غای تعالی او را صلاح بخواد (در دعا مرا) مستجاب گردانید

## ۵۲- حکیم میمون ابن انجیب الواسطی [تترنفره ۵۵]

طبیعی روز قاضی و یحیی لای، خلق و قیس و آتی کتاب شفا تمام یادداشت و تعلق با اهل دنیا از عاداتی جا، و مال مخالفت کردی، چنانکه ثروت الیه علیه الملک علی بن الحسن البیہقی عامل بہارت، بکمال آمدن (ای) صحبت او داشتی بعل (ای) غایبی و از قبیل عزت نفس عظیم داشت، چندی شنبه اسم که وقت عصر الملک ما (۱۲۹۰) مرضی صعب در پی شد چنانکه معالجت بیمون اضطرار یافت، چاره آن دید که جمعی از اشراف و خاندان او نوبل داد تا حضرت بیمون بر پیج حال با عامل خراج گشت، چون بدر خاندان علیه الملک آمد (افرا) نمود تا او را باز داشتند تا او را معالجت کرد.

و از حکیم جان پرمود است : هرگاه که ترا از خطائی حاجتی دعا گردد و زیارت برای انجام بر خطا معذرت نمائی و از توبه صواب بجنب گردی، چه سلامت بود از خطا اگر باشد بر مسیلت توبت تواند بود، خودمند آنست که اگر بپڑی باو نوبل کند در شب میل و پنج آن جایز گردد و سوز نیست، و گفته اند در عاملی الاصل بود و توبی اوله و انابت بہارت داشت.

## ۵۳- حکیم ابوالفتح کوکبکانش [تترنفره ۵۶]

یحیی بنده داشت باجزا (۲۰) علوم حکمت با فکاد زمین و مقدار (۱۰) خاطر و جودت فکر و دلسوزان اعتقادی

نه پیش در تترنفره اقبال ما دارد که حرم گشته است.

نه امن اندست، نه در تترنفره است در پی خوار

نه تترنفره، کوکب، زود قیام



کے سلطان مغفور سبخرامہ احمد برادر سلطنت اور داشت اکثر کتب اور در خواست سلطان یوزی و سلطانی  
را بمطالعہ کتب اور تحقیق عظیم ہادی

شیخ الاسلام بیہقی کی گزیدہ تاجت بہت عرصی مدد غنیمت اور را یند حیک بن زید حسنی گفتی ،  
یضا پوری ہادی 'ظاہر علم کلام یو دشتی آقا بر منی چنان اخلاقی داشت' ہادی ابن سید حیک مجلس اوافخ  
عاضر شد و اوافخ بر گان آکر از کشور آن لڑ بیشت از دی استغاثی نمود 'عری فصلی از ظاہر کلام بر طریق  
مطہم فرد خواند و آن را کہ گردانید' اوافخ از انجا کہ بقتبہ بغاصت اور استدلال کرد بعد اذان از سید پرسید  
کہ : ہم 'عرفت انتک انسان ؟' گفت : نعم انکرا 'فمنک فی کنتابی' پس عاضری از انی جواب مضحک بخدمہ  
افادہ 'چون بیرونی آکر گفت : ہذا الحکیم یسألنی عن غوامض المخطوطات و یقول ہم 'عرفت  
انتک انسان ؟' و انا متعہ لم لاعلم لی بالمخطوطات' قال الشیخہ : وواللہ فقدت لہ ذکا  
بالمخطوطات یا سیدی

و از بجاہر کلمات اوست : بہترین مفاتیح امور مدقت : اگر بفضل پیرمزد از تو اپنے گفتہ  
باشی بمنزکہ بگفتی و گئی 'زہا کہ زیادتی فعل بر قول از حکام است و نقصان فعل از قول ما' و السلام

## ۵۵- الحکیم ابوہل [تذکرہ نمبر ۵۵]

کبری جدا عریہ ایشی ایسا پوری ، یکھی فاضل و فیسی کا اہل بود ، آقا طب بر دی قاب ہادی (اسرائیل)  
حنین ما داہب اور بجات شرط شرح کرد 'با مالت باجوا علوم مستورہ ہادی تمام در حاجت داشت  
و از جنت لائی و صحت دور اوست ، نظر و نظر

طہ صحت اہل کلام دیدہ نامہ صفت کتاب غیر اہلی علی

طہ اصل ، شہ نیست طہ اصل ، ہم طہ عریہ 'آکر کہ بہ تکر

طہ اصل ، [۱] سنی تصحیح از ہادی تکر لہ اصل : و مدقت



من لطفه : قد رُحمت بالأسنان [فنی] فعل السبب المحكيو  
 افنتحتها بكفان : وفيه كل التعجب  
 نما بدأ الحكيو [هندی] ولا للحكيو

من شدة : راستی ستون خود ست ' هر کس که [در بدأ رفی کیفیت] امری معلوم ندارد بحقیقت طیب  
 هست ' طیب دودغ خرید زیرا که دودغ [خیانت است ..... و طیب اگر] خیانت دور باشد

## ۵۶- ابراهیم بن عدی الحکیم [تذکره ۵۸]

از اخفی غوامی ششی از نصر (و غایب او بود و محمودی تعاریف از نصر او کرد و او را در  
 علم نفس و سایر علوم تعینات بسیارست،

[در بعضی از کتب ما در] غوغا گشت باشد : التسمیم جوط و القیل صوة و القیل [و التسمیم  
 غلامان القیل] و الجدهان غلامه التسمیم بتکثیر الوسايط و خدمة القیل بالانستفاد  
 [کما] ان حد انسان تحلل ان حیدان [د] ناطق  
 و قال : کلت محدود متعوض و لیکن کل متعوض محدود [أ]

نه اهل : اخصیت بالذات نه اهل : نیم نه محدود [ازین الفاظ در اصل دارد و آن را شده آنگاه از بودی تذکر  
 نه گوشه : است از اهل : تسمیم جوطی است : این تذکر از چند باب : یعنی است : و بعضی از مفاصل گوشه :  
 نه سخن جوطی اهل : و در تسمیم قلم اعجاز کرده است :  
 نه اهل : و در تسمیم نیز که به در ۱۵۰۰ تسمیم از بودی تذکر است :  
 نه از بودی قوی و از الفاظ تسمیم در تسمیم صحت کرده : نه تسمیم جوطی از بودی تذکر و آن کرده آمد  
 نه تسمیم جوطی از بودی قوی است : نه اهل : و از تسمیم : تسمیم از بودی تذکر  
 نه قیادت از بودی تذکر



## ۵۷۔ حکیم ابوالحسن علی بن احمد المحشوی [تقریباً ۱۰۱۰ھ]

از مشفقان کماست و تعانیف بیلدارد از ان ..... کتاب کے ذکر کردہ است کے کا در عالم  
بصیر از ہر جہتی کہ او ما قلم کئی نو ما ..... از سود و نیای بریست و از ہر چہ او ما بنم او  
شما ساگردانہ بی نیاز

و ہم او چینی گفتہ است کے قلم حقیقی جہارت از عقل و لوح جہارت از نفس و شک  
اطلس جہارت از عرش و شک کوکب جہارت از کرسی و باقی افلاک از سموات سج و اطلیم ہفت گانہ  
جہارت از انیس و اعلیٰ عقیب عرش میں عدد الجہات [الجہات ۹] و اسفل اسفلین مرکز

## ۵۸۔ ابوالحسن محمد بن علی المنجم [تقریباً ۱۰۶۰ھ]

او ما تعینی است و اثبات قوت خواہد کریم محمد المصطفیٰ صلعم از طریق برہان مطلق  
و از کلمات دوست و دانش پذیر جو نیکو خواہ نہ باشند بر تو بادا کے کوہش کنی سخن ما کہ  
دلیل بر کوہش آن قرانی گفتہ اند کے ہایار ما یعنی بر خفوات این جہانی بر بیماری باقی یسعی  
سعادت ہار قانی گوین

## ۵۹۔ ابوسعید محمد بن محمد بن النعمانی [تقریباً ۱۰۶۱ھ]

و در علوم حقیقی و ریاضی و متنی قوی داشت از وی پریند نیکو شکل مژدہ اند چہ حاصل می شود گفت  
نزد اقلیدس از منطق قائم [المنطوق] ہر گاہ کے یکی از وہ منج او کے محیط اند و ذراع کا قدر اثبات کردہ

لے سائے و تخت لے چند خط این با گوشہ سے بدش زیادتی ہست و در تخت کے امن علم آوازگہ و تخت  
لے تخت و اسد محمدی محمد علی



شود [۱۰۱] و سطح شلت را گردانند تا برضی کے ابتدا [۱] حرکت اذانی موضع ہونہ است [۱۰۲] گردانہ ہر آہستہ  
 سطح آبی شلت دانی حرکت ندری جسمی غزلی را مرسوم گردانہ و زود اذانی شلت از دائرہ در سطحی و نقطہ  
 در بالای آبی سطح و حتی کے میان آبی نقطہ و محیط آبی دائرہ علی مستقیم را تا تمام کنند و آن خط را  
 محیط آبی دائرہ کہ احاطت کند بشرط اگر نقطہ ثابت باشد و رفتی کے خط بدان موضع ریز کے ابتدا [۱]  
 حرکت اذانی موضع ہونہ است باز گردانند کذا شکل غزلی بمحصول ہونہ و اسنام

## ۹۰۔ ابوالقاسم حسین بن المغفل الراغب [تقریباً ۶۲۰]

از کما در اسلام ہونہ و از جمع کرد بیان شریعت و حکمت در تعالیت ہونہ و از مجموعہ صفات اوست  
 عَزَّوَالِ التَّوَلَّى وُزْرَةُ التَّوَلَّى و کتاب ذریعہ و کتاب کلمات العصابہ و خط او از مستحبات بیشتر ہونہ  
 و از لطافت ہدایات اوست کے در ہدای کتاب تفصیل الشائین و تحصیل السعادتین غرض [۱] آمدن  
 الَّذِينَ يَنْجَلُونَ و لَكِنْ عَنِ الْعَرَبِ و يَتَلَبَّسُونَ و لَكِنْ مَا يَخْتَلِفُونَ و لَا يَنْتَهِيهِمْ و يَسْلُونَ  
 و لَكِنْ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا و يَجْعَلُونَ و لَكِنْ بِالْبَاطِلِ يُبْدِ جَهَنَّمَ بِهِ الْخَيْرَ و يَجْعَلُونَ و لَكِنْ كَمْ  
 الْجَا [حلیہ] يَبْنُونَ و يَبْنُونَ و لَكِنْ مَعَ اللَّهِ الْعَا خِرُونَ و كَانُوا بِالْغُثِّ الْمَحْسُوسَةِ نَاشِئِينَ  
 كَمَا تَلَى [امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام] اشباہ الوجود و لا یصل

لے اصل، اور انہیں لے در اصل ہونہ و یحییٰ تفریق از ہونہ شد لے اصل، نقطہ

لے ظاہرست کہ مذکور است در ہدای از گردانہ ہونہ لے ہدای اتقوت در ناغی مآلہ ہر عاشر تفریق

لے اصل، صفر، اما کہ ہر تفریق لے اصل، استثنیٰ

لے لیدت یحییٰ ست لے اصل، کائنات، تسبیح از روی تفریق

لے لیک لے اصل، باہم

لے لے اصل عارفہ از روی تفریق وقتہ شد لے و ہذا زیادتی معنی ہدایت در تفریق



و از بحکم دانش فرازی اوست : نظر در مراتب آخر از طریق انسان است و بجزو تعالی ہی غایت  
 درو ایجاد نه کرده است آقا از ہر چیزی کے درانی برای صلاح او بدان باز بستہ است ، و اگر نہ چنین  
 بودی آن غایت و قوت درو معطل بودی ، و اگر آن بودی کے آدمی را عاقبتی بودی کے امتداد آن  
 فردمایہ زندگی کر چہ اندوہ و جان کشش است بدو بودی و حال او بعد از موت و زندگی باکتاب  
 سعادت اعلیٰ بعد از موت بہتر ازین بودی بعزوت اخلاقی حیوانات را حال از بدتر بودی ، و آن قوت  
 قطعاً درو ہمیشہ بودی ، و لکن قرآن بملکان آن ناقصت دئی گوید : اَلْغٰیثُ اَمَّا خَلْقًا کَمَا سَبَّحْنَا  
 وَ اَشْجَعُ اَلِیْسَ لَا شَرْحُوحًا ، و نیز با حکام چنین صورتی دیدا و غلبگی دلور : اَلْیٰ اَیُّہُم دَعُوْا اِلٰہًا کَرِہًا یُّشْرٰکُ  
 در [آن سرا] آنکہ سایر حیوانات را دران مشارکت] باشد (۲۲) اب : باوجود چندی تعجب و زحمت کے بدو  
 ی رند و دیگر بہائم انان رشکارند سہ و نامزدی ی نایب : حکایتی نقل شد خزائے من بعد قوتو انکائی  
 تنائی اللہ من ذلک عافی کبیر [۱]

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ : اَلدِّیْنَا دَارُ مَبْرَآءٍ حَارٌّ مَقْبَرٌ وَقَدْ خُلِقَ لِمَلٰٓئِکَہٗ تَنْقِیْلٌ مِّنْ عَاصِی  
 اِلٰہِ حَقِّیْ یَسْتَقْبِلُکُمْ اَلْقَبَرُ

## ۶۱ الحکیم ابو القاسم عبد الرحمن بن علی بن ابی صادق المتطبیب

(آتر نمبر ۶۳)

در اقسام چندی و اجزادہ دیگر موسم بہرہ تمام یافت خصوصاً در طب کے گوشہ بزرگان بسوی دی

لے اصل : امری

لے اصل : امری

لے اصل : امری

لے اصل : امری

لے اصل : امری

لے اصل : امری







## ۶۳۔ الملک العالم العادل عضد الدین و الدین علاء الدولہ فرامرز علی بن فرامرز ملک یزد [نثر نمبر ۵۵]

باز شاهی بادانش و دینی پروردی بود و داد گسری کے برابریں و سیدت قاطع طری ظاہر و با  
..... و جہانان و تحصیل بر خواتی و با نانی بود مغرور داشتہ بود و در تعلق با خلاق (۶۳) و  
حکا و مستند از برای ضبط مالک و اعتقادی تمام بشان حکما داشتی مگر بطون و البرکات ہی حکما  
الطیب بعد از کی فراوی در اعتقادش نسبت با او مذکور 'دوزی' نام عمر بنجام ما پدید کچہ  
ی گونی در اعتراضات و البرکات بر کام شیخ ابو علی ہ گنت و البرکات ما مرتبہ ادراک سخنان شیخ  
نمودہ تا با عرضی بر کام او چہ بعد 'ما' [ما] بر نتائج انکار او ایما و شکوک قیام کردہ صد اذان  
عادلہ الدولہ گنت: عدالت کے عدس قوی تر از عدس [ابو علی] قیام بودہ ایم عمر گنت و گنت است  
کے در اعمال باشند: عادلہ الدولہ گنت: قوی گونی و البرکات ما مرتبہ دیہتی سخنان ابو علی و اعتراضات بر  
کلام او نیست و غلام دوائی من می گوید کہ ما رتبہ اعتراضی و نیادت اذان ہست و مواہراتی بر  
صدق بھی یک از مہملی [نمای] تو دہم حاصل نشدہ تا کم جوم بر صدق آمدی گنت: عمر بن خن بہرین  
بد اذانی شہرہ دانش پندہ گنت: الملکیم بہجتہ کلانہ غیورہ بالبرہان و الحدی [الحدی] التفسیر

لے اہل: فرامرز علی 'عادل' ہم پند نور دست چنانکہ از تختہ و تہذیب بہت معلوم ی شود 'مترجم' در سلسلہ امتدادہ این تہذیب  
کی بیش بر اہل کردہ است: لے یک دو خط از میان جو خارج شدہ و سنی ما عقل کردہ  
لے تو: دکان یثرب عنی دای الملکیم 'مترجم' خدای سنی را در تہذیب اختیار کردہ است کہ بایق علم حاسبتی عادلہ  
لے نیادت از عدس آست: لے این جو با تو مطابق نیست  
لے در تہذیب زہد ہست و دای مرضی عنی: سادہ جہ غلبہ لے در آ نیست: اما در ہی ہست و بہر حق تو  
رضا ناقص است: لے در تہذیب زہد ہست و دای مرضی



بالوقیعة و البشآن فاطلب اعلیٰ الدرجاتین ولا تنسج باخس الرذیلتین فقاوم الامور علیها بهسکون  
 و از کلمات اوست : انرا چو واجب ست بطلب صادق آنست که از رذلتی که شروع فرموده است  
 صنامت بجای زمره رذلتی دیگر شروع نغذد زیرا که بمقتضای درستی طریقه گشت از دروغ کمال درستی  
 احوال محبوب مانده

## ۶۴- الفیلوف حجة الحقین ابیاسم الحیام [تتر نمبر ۶۴]

اصل و بیلا او از بنی پور بدو است : در حق در اجزاء علوم فنی و صنعت آن بنو شیخ ابو علی بود  
 لیکن در حق فنیکی داشتی و در تحسین و تقسیم و تسلیت و آنچه از آبی دیگری نماند یا فنی فنیکی کرد  
 طاعتش بودا بود و آفتاب و عطارد بر درج طالع و دسالموزا و مشتری از تثلیث ناطره ازلی  
 جهت جامع بدو میای آت حفظ و جنت و کا چنان که می گویند کتابی معقول ما بهت ذلت تامل نموده  
 اصنافی چون بنی پور بود کرد از طهر کتب الا که چنانکه نسخ از طار او بنوشته و ما ازلی نسخ مشابه  
 کردیم : زیادت تعدادی داشت : و بنی استداد بر شیخ علوم معقول و منقول و ذلت یافت  
 گفته اند که مددی بمحضرت شهاب الاسلام الذیر بعد الرزاق بن العقیة (الاحمق) ابی اسفم (۲۲ هـ)  
 بعد از مدتی علی در آمد و اسم انرا ابیاسفم الغزالی حاضر بود و در اختلاف اثر القزاد (۲۴ هـ) آتی بخشی می یافت

۱۴۴

شاه اهل برای تمیج از مدی که شاه اهل علی تمیج از مدی که شاه اهل علی تمیج از مدی که

شاه ازین معاد این ترید تعدادی بود از تحفه و کما بهر سحر بعضی از جملات اهل مروت که است یعنی ذکر معصنات پیام و تحفه  
 ام خزان و تحفه سحر و تحفه که شد ما چنانچه از عبادتی تحفه و در طرح بیرون

شاه اهل و تحفه : امی تمیج از مدی که شاه و دیگر ماضی تحفه که در یک ما بود

شاه تحفه : امی تمیج از مدی که شاه و دیگر ماضی تحفه که در یک ما بود

شاه ابیاسفم که است در اهل شاه ماضی ابیاسفم است کتابی از تحفه و در تحفه



چون امام حاضر شد شہاب الاسلام گفت : حل الخبیثہ مستطناً پس وجہ غبار از دور، غفلت نہا از وی پدید آمد  
از دورہ اختلافت قراداد پیاپی کرد ہر وجہی قلت آن گفت او ذکر آن سوار و شراو علی کثرینا بکرد  
بعد از انہی اختیار وجہی نمود بر صحت آن دلیل گفت پس ام المومنینؑ گفت کثر اللہ فی العطاء مشقت :  
حق تعالی بجا ہی ما از وجود مہرک امام عالی حادافہ گمان نہاشتم کہ کسی از قراداد در جہان ایجا دورہ و  
حل بر ذکر تواند بود تا بیگی فیلسوف چہ رسد

الشیخ الاسلام طبریزی الدین بن الامام ابی القاسم البیہقی گوید : در خدمت امام پذیرم مجلس امام عمر  
در آدم، در می سیح و غصایہ پس از می سخن بقی از قاسم پرید و آن ایست شعر  
ولا یروون ککات العزینا اذا سئلوا دلا دهن العبدین  
گفتم : حویث التفسیریت کے اسم کبر نماز و چنانکہ قرآن و تفسیر اشارت کرد (و است بسد  
آئی طاعت) و مع ملنے کہ عذر یعنی در مکانی کے سول نمایند ما سوردش [باغودش] بستند و در [سالی  
ایشان تفسیری واضح نشود کے ہمت ایشان بسوی سالی امور باشد بعد از ان از انواع خطوط [تفسیر]  
پدید گفتم : انواع خطوط تفسیر چہاں است یک محیط حال و کی قوس نصف دائرہ و قوس نمود تر از  
نصف دائرہ و قوس بزرگ تر از نصف دائرہ بعد از ان امام عمر پذیرم ما گفت [ع]  
[بَشِیْنَةُ اَعْدَا اَنْهَآ مِنْ اَحْوَر] [اَخْزَر]  
و ادباً تو فر اقسام علوم در حکمت و ریاضیات و اقسام ہی روا و طب و ہستی و حکیم داشتی و ہی بھد  
آں بودی و منعم بود مکارم آن کردی

۱۔ عہدہ بر تھی یا کہ کما متہ در تحت در ہر دو جا عالمی الخزل [اقوال] است

۲۔ انوار الحق الخراج و شرف در وائی چہ در عالم و غرض ہای صیح دارد

۳۔ از اصل مرشد است بیکجا ہر لایق قوس تراوی ستلہ بر حاشیہ چہ در کار کن شدہ ہے اصل : عام ہے از دی کو

۴۔ بیکجا ہر تیس است ہے اصل : ۱۔ بیکجا



اہم محمد ہدای ی گریز اسطرح الہی از کتاب الشفا کی کرو چون بفضل دہد و کثیر رینہ چہرہ در بیان  
 اوراق موضع مطالعہ داد، و گفت مرا کہ جہت ما بآن تا دیت کم، چون اصحاب جمع شدہ بشمارند  
 دیت تمام نمودہ باز مشغول شد و از غیر اوراق کرد تا نماز [خفتن بگذارد و مدعی بر] خاک [نما] د و  
 گفت: اللہم انی عرفتک علی مبلغ امکنی فانظر [کی فانی معرفتی] انک وسیلتی الیک و بان  
 تسلیم کرد

### ۶۵۔ ابوالمعالی عبد اللہ بن محمد (۲۳۱ھ) الشافعی دہرین القضاۃ (تقریباً ۶۰۰ھ)

از شاگردان اہم عمر خیام ہذا، و از شیخ شافعی احمد غزالی نیز اجناس علم کرد، و اشراق قمیش بازار  
 مشاہدات از فیض آن حضرت شد، کتابی زشت و آن را زبدۃ الخلقیات نام داد و در انجا سخنان شریفہ  
 ما با حقایق یرانی آمیزش داد و اسود آن کتاب حق مطلبی [و العراب مہذبہ] صاحب دانست و بواسطہ  
 دشمنی کے میان او و دریدہ الشافعی ہذا، مانع شد و او را بدادار کنیز داد  
 و از کلمات زہد امیر شوق انگیز دوست کے، بر کار دیانت دہد واجب اقل حاصل شد، شوق کے  
 از خلقت آن ہدایت نامہ آید [و ما لازم کرد] و علاقتش بر طلب ستم تعلیم یافتہ، بجز از حقیقت مسلمہ  
 وقت ی گریز چنانکہ از آنہ از ہمارے مملوات\*

لے اہل دہری نے فرقیں امتزاج، ہم نمونے از اہل عرشہ است، لیکن ہر از دہری فرقیں امتزاج کہ شد کہ لا ملک و  
 و فرقیں امتزاج لے تو، و باطنی رنگ، با مائیدہی جوہر و تشریح لے دو دو نماد لے تو، و باطنی لے ملک بہ تو لے اہل دہری  
 لے توہم کل نیست ہدایت اہل ما کہ نیست، و العقل بیضا بیشتہ ہادوک وجود الحق تعالیٰ و لکن ہیں عروص  
 اشتداد ہکالہ و اولیٰ جلالہ تعالیٰ بل ہو اشتداد من حیث است معلوم کہ بیشتہ ہادوک معلومات، و الحق  
 — برقی در دہر ہدایت بہت کہ حقیقتہ بایر لکن توہم و ہادوک سبب لی نتیجہ اہل و شافعی توہم ہادوک شد، و این ہدایت را  
 بہن اصل و مسئلہ کرد، آدمی کی نتیجہ تمام از انجا توہم و اول کشیدہ است، از نو ۱۰۲۰ تا آخر باز مطالعہ و زبانی صفحہ ۳۰۴



## ۶۶۔ القاضی الفیلوف مجد الافاضل بعد الرزاق التتکی [ترجمہ]

از تاختہ ادیب المہاجرین ہوزہ است [و د] مناعت جندہ یگاہ مددگار خود ہوزہ در محلات نیز دستی داشتی و اکثر کتب شیعہ اربعی داشت و بمقام و مطالب مصلحت او دانا ہادی یکی آن فردی و تعمقی کے علاوہ مددگار داشتند او نمائندہ۔

از بحکم دوست، اگر طوائف کے خیال از ترتیب مجدد مشاہدہ کنی، نظر کنی بخیلہ بہ نصب کردی سلطان، و سلطان نصب کردی وزیر، و وزیر بضمب کردی دالی، و دالی بضمب قاضی، و قاضی بضمب مرکی و مدلی [چنان ترتیب۔] این سلسلہ مشاہدہ کنی نظر کنی بچگونہ رعایا رفع مظالم بقاضی می کنند، و قاضی دالی، و دالی امیر، و امیر وزیر، و وزیر سلطان، و سلطان بخیلہ، و بخیلہ را اثر خلاف قاهرست بچون پرتویست از انوار کبریا، و بپادای قومی ہر کرا ویدہ بصیرت بکمال افتخار و روشنی یافتہ رہد اب ازین ترتیب صرفت حاصل گردانند، ان فی ملک لیلکی، ان کان ذہ قلب او الحق السمع و هو شہید

## ۶۷۔ السید الامام الفیلوف شرف الزمان محمد الایاتی [ترجمہ]

فہماں علی و علی بانہر ما باد اجتماع یافتہ ہوزہ تصنیفات بسیار دارد و شی کتاب اربع و کتاب دست جلد

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۳، ترجمہ در دستای صحت صحتی از تمام درد و زیادت مددگار او چنان ترتیب تشریح ترتیب تمام در حق دست انتخاب تشریح مطابقت دارد قاهرست کردی ترتیب در دست و بکس، لہ بکس، انور کی کہ ترجمہ اش در فرود، و می زیہ، شہ اینا زیادت مست در تشریح شہ ہدایت تشریح، و مکان حافظہ پاک نوکت، ابی علی درد مدد کتب فہماں ہوزہ است کہ بیشتر عوشہ است، آ آ پنج از دانی از دانی کی شود کہ فہماں ہوزہ است شہ ہدایت مست در تشریح شہ اہل سرسب، شہ اہل کبریا، تصحیح می ست۔ ازین پرتویست الخ ما قابلاً محترم افزودہ است شہ اہل راضی، آہلک : آخر ترجمہ، دس دس، شہ از کبریا، و صدی، ۳۰۴ شہ در کوشہ



و سلطان نامہ و کتابی در اعداد و وقت و کتاب مواب\* در اوقات و انصاف و امتیاز ربیعی  
 عالی داشت، در معاشرت قوی مبارک و کسبی محبت داشتی، مقامش در باغز پر  
 از صفات خرد پرور است، نفوس جوانی بیک بار خاضع آید سر نفوس انسانی را کے خلافت  
 ارضی اثر و دلیل اگر عمر بر حیات مبادند\*  
 فلسفہ علم کلی است و منتقل منتخبہ مہادی بر حسب طاق و انکم

## ۲۸- القاضی الامام الفیلسوف زین الدین عمرون سہلان السادی [تقریباً ۷۴۰ھ]

شریعت و حکمت را در حقوی و احد نظام داد، منطق ساسش در ماده برز و نشین در  
 نیشا پور، از کتب دست خوردی و باوقات [اوقات] فسخ کردی، نسخہ از کتاب شفا بعد و بتار  
 داوی، اثر روایت کر گفت، طالع من بجزای ست، روزی از روزہ داس و زمرہ ما بر دج  
 طالع می توان شد گفتم لاجرم امروز فوزی خواهم یافت بمعنی جیم و شکلی از اشکال اقدیس بر من  
 مشکل شد، برز، درانی حالت خواب بر من غلبہ کرد، در خواب چہری دیدم بآشنی و صفاتی تمام  
 گفت [گفتند] اقدیس جہاد ست، نزد او رفتم و از حل آن شکل سوال کردم، گفت: در فانی  
 مقالہ فانی شکل ما باز بین کے از مطالعہ آن شکل ترا شکل مشکل منحل گردو، چون بیاز شد  
 طہارتی کردم و رکعتی چند نماز گزاردم و بنام مقالہ و شکل رجوع نمودم و مقصود رسیدم

۱۔ در تو نمود ۲۔ تو کتاب الجہاد ۳۔ اہل اوقات و انصاف  
 ۴۔ بدین تبادی سے در تو ۵۔ اہل عدل و قنن است از جہاد تخر  
 ۶۔ در تخر بدین تبادیست کہ حرم ما گن مشہ است ۷۔ اہل: ش  
 ۸۔ اصل: مہادی، یک ہی ۹۶ ص ۱۰۰ ذکر کرد ۹۹  
 ۱۰۔ اہل: مسخ ۱۱۔ یاداتی سے در تو دیدی واضح ۱۲۔ اہل: باطنی







مشکوت کی مابین شرح کردہ 'از مضامین ادست: فرومایہ نصیحت لکھنے مگر اندر سرماجھی یا از سرکش'۔

## ۴۱۔ الحکیم ابوسعید النیریزی (کذا) [تتر نمبر ۷۰]

در جمیع علوم خصوصاً در حکمت شہرتہ بود 'از کلمات ادست:  
ہر گاہ کے فکر تو در امور دنیوی بیانشانید و استنتاج مطالب علمی حقیقہ کر دو'۔

## ۴۲۔ الحکیم ابوسعید الأرموی [تتر نمبر ۷۱]

مفتد [مستطی] [خواب حکمت کے ملک نظم و نثر بود] و علاوہ تصانیف فراوان بود 'است'  
کتابی در الہی و رمائے در منطق تصنیف کرد، و مقالہ اولی و ثانیہ از آئینہ شرح کرد 'در قادی'  
نظر ملک قرظی او را قیسم کی کرد 'او او را نمند دہزار زر حاصل شد' و گفت کہ ہر گاہ کے مال  
میں ہزار دہزار رسد انشا کریم 'چون بنمند و نوز دہزار رسید جشن بملت نماؤ'۔

## ۴۳۔ الحکیم ابوالہیثم (کذا) [تتر نمبر ۸۰]

ازد بر قییدہ کے محمد سرخ پختہ پوری آن مابین شرح کردہ 'است' بیافزائے اندر وغیرہ آن اثری از  
دی ظاہر لفظ کے بدلان استقلال برتت او در عوم توان کرد خدا شہیر

۱۔ در آواز اول و دوم دارد ۲۔ تواریخ اجربی کے در تواریخ است دینی موضع — جہات و نصیحت اور کائنات مکتبہ  
فی الحکمتہ خصوصاً فی المثلثات ایس ترجمہ درست نیست' لکھ ہے کہ وہ خود ہی خود پختہ پوری اول و دوم دارد  
۳۔ تواریخ اصطلح حواصیل الحکمتہ ۴۔ مابین شرح ابوالہیثم ۵۔ تتر  
۶۔ اول حکیم را مضمون گناختہ است ۷۔ تواریخ ابوالہیثم الجہانی ۸۔ تواریخ  
۹۔ تواریخ نصیحت و نادیہ ۱۰۔ تواریخ مہر سراج تواریخ مہر سراج ۱۱۔ تواریخ نصیحت ابوالہیثم



### ۴۴۔ ابن یونس المتطبیب [ترتہ نمبر ۸۱]

حکیمی کامل و طبیبی فاضل ہوا، از حکمت دوست کرنا شامانی بر نفس خویش نباشد بر دانش اور  
استوار پگزہ نوال ہوا، نفس مقرر است ہر گاہ کے اقبال پر عقلم کند، قائل است ہر گاہ کہ اقبال  
اور دکذا اور بیاضات کند

### ۴۵۔ الحکیم الامام ابو الحسن الابریشی [ترتہ نمبر ۸۲]

نام جامع ہوا در بخارہ، کدی مہم نمود در تفصیل حرم ملکی چنانکہ طویل عمر خود در اکتساب فضائل مرت  
کرد، حافظ قرآن ہوا و علم عمود قرآن [قرأت و] پسران خود محمد و محمود ما بعد داشت و بقدرت رفت  
حکا (۱۰) قوت بر دی حمد بروند و سلطان مسعود بن ابراہیم ما گفتند : باید کہ این فقیہ در ملک  
تاریخ محفوظ گردد و چنان شد، ہر روز اعداد بار سلطنت حاضر شدی و دیکر قرات بھای آمد دی  
تا دعات یافت، پسرش محمد در طب و ہندسہ دقتی داشت و آن دولت (۱۱) سلطان اعظم مسعود (۱۲) پسر  
برہ تمام یافت

### ۴۶۔ الغیبیون ابو حاتم المنظر الاسفہزاری [ترتہ نمبر ۹۸]

حکیمی بادانش و دھشانی و معاصر فلسفہ عمر خیام ہوا، و بیان ایشان مناقبات بسیار و معارضات

لے اصل الیہ روحہ الطبیب، تو : عند السمری بن الطبیب، لے اصل کسر تا ہر تصحیف گشتہ یا است باشد

لے اصل : سہاسان، تصحیف از روی تو

لے دو کو زیادتی ست دیکہ وضع لے دو کو عند السلطان اعظم است، مسعود ما حکیم افزودہ است، و لہذا دست نیست

از آن روی کہ در تحت ہر جہ صفت سلطان بھر ما بایں لقب یاد کردہ است



بی شمار بود، لیکن پایگاه نجد ازیشان سرود خدام را بود، و علم اشغال و میل بر وی غالب بود و در اقسام آثار طری و ریاضات کذا تعلیفات بسیار داند و علی میزان شہدیت کے غلبے از جہار ہدای تمیزی کردہ اور کرد، و گویند تفت عرغہ را در صحت آن عمل کرد و چون غائب امان خبر یافت از تہجد حیات طریش اندیشید و آن میزان را نیست گردانید، چوں آگاہی بیکم اراک نظر رکذا رسید از غمہ برآ

از کلمات دوست، نسبت وقت جسمی با ذات عقلی بچ نسبت تشرم مہاست با چشیدن و خوردن آن، آموزندہ پند ہائیت و والد پند جسمانی، واجب است کہ ہادشاہ بر غرضت و بر ہیئت جہانوا باشد

## ۱۰۰۔ الادیب الفیلوف ابوالجاس المکرئی [ترجمہ ۱۰۰]

شاگرد بہمن یار بود، است و بہمن یار شاگرد بولطی، در خراسان اقسام علوم حکمت اندوختہ چہ بتلقای و جہلی حکمت دانا بود، و در پیری از بیانی سستی یافت، از غلامان خانہاں کہی بود در نزد او را تعلیفات بسیار سنت، از انہو بیان الحق بضمان الصدق و قصیدۃ با شرح پارسی، جہلی پایان عرض نزدیک شد، گفت: از کجے دستم زیادتی گیرد و صرفتم اخروی پذیرد، زبید شوم، زرا کے در قہباستی ظاہر گشت، اکہل بدای سرای سام فراں آمد و آرزومند آن جہان گشتیم، چنانکہ شدت اثباتش بار اخوت بر بختان ظاہر شد، تا اتفاقاً روزی کے سر برآی غمہ بود

۱۰۱۔ ترجمہ: مہم الحید و علم اشغال و میل، شے در تہذیب و تہذیب است، دیوی وضع شے در تہذیب و تہذیب است، ہر غیر داک کہ اس، از شہدیت شے جہاد تہذیبی است، ہر صحت عری فی عالم مدۃ پس تہذیب متعارف است، از جہاد کوٹ در تہذیب ہم عالی سعادت دشت است، شے الی الفیلوف، اراک نظر رکذا رسید، از تہذیب چہاں متعارف است، از جہاد کوٹ در تہذیب ۱۰۲ شے اس، ہر صحت تہذیبی از مدایق، شے تہذیب یک تہذیب است، شے الی تہذیب است، ہر تہذیب است، ہر تہذیب است، ہر تہذیب است



نهم رفت چون بیرون آمد مرض موت عروسی فروز دوران حالت بعضی از شاگردان او را مسامحت می کردند  
او می گفت: مرا بگذرانید تا خداوند منی بگرم شفا دهد او داغ و آگرم بخواب قدس خواهد او داغ فرمان  
او راست است.

#### ۴۸- الفیلسون قطب الزمان محمد بن ابی طاهر الطیسی المروسی (متوفی ۱۱۰۰هـ)

از شاگردان الادیب (الامام) بنده از حکام مرو و مازش خواندنی و از اقسام علوم حکمت  
و فقه قری داشت، خداوند ذی فضل و غازی و قادر، تعبیرالدین محمود بن الخضر او را در فقهی باز داشت  
و از وی فاضل ماز تا بهم در مجلس توفی شد.

#### ۴۹- الفیلسون الاصحاح الفتح ابن ابی سعید الغنی ورجی (متوفی ۱۱۰۰هـ)

۱۱۰۰هـ در مدینة طبرستان در حکمت مبتدا داشت و: ابی فضیلت و مروی (دوری ۹) در فقه اخلاق  
داشت، و او را در آثار طری و کسایت در تفاسیل جبریات معتبرست، او در آخر عمر وی از  
لغات دینی و سرفرازات هستی برنات و در مدرسه شیخ المشایخ یوسف حرانی احکامات گزیده

طه بعدش زیاده است در ترجمه سرچهارم طه گو: الطیسی (مجموعه ۱۱۰: ۱۱۰) الطیسی

که بین الملکی حریم در فرد، طه ای ترجمه که معانی: اصل نماده و غرض صفت است، ماله که ترجمه که بعد ذکر  
دغات فیلسوف زیاده هم داده طه ای: احمد و ای گو: احمد و ای: تبصیر از دوی آقاب سمانی و در کتاب الفقه مروی  
بفتح نوشته است، طه برای زیاده درین موضع ماله که ترجمه.

طه جهات ترجمه اوله کسایت فی الآثار العلویه و کتاب فی تفاسیل الجبرانات

طه ای سطر را تا آخر ترجمه فرد، از بهر فرد، ای ها مستقل کرد، ام که حقیقت وجود ای ترجمه است  
چنانچه از طه ترجمه باقی ترجمه راجع واضح می شود



از کلمات دوست، نعلک خوذ را فادتی پندار تا مفارقت او تمام نگردد، و صبر بر محاسبات  
آنچه نفس را اگر چه دشوار آید آسان تر است از باز داشتن آنچه دشواری می آید، نفس هرگز  
لذت عقل آموخته دست نشانی که لذت جسمی بجز لذت جسمی بر لذت عقل برگزیند چنان  
ست که مثال بر ندم شرح بر گوید باشد.

## ۸۰- الحکیم ظهیر الحق محمد مسعود الادیب الغزنوی (تقریباً ۹۲۰)

کتابی تصنیف کرده و آن را احیاء الحق نام نهاد و از آنجا که طریقی از غیر طریقی ارسطو و ارسطی  
پیروی و استاد حکیم سید حسن دکنی (تقریباً ۱۰۵۰) ادیبی فاضل و ممدی کامل چنان که بپند ترقیب  
احضاض داشت بر متقدمان و در حکمت مستند بود است.

## ۸۱- الفیلسوف اوحدا الزمان ابوالبرکات ابن ملک البغدادی (تقریباً ۹۳۰)

فیلسوفی که در روزگار او در جهان او ملذذ به تنهایی، خزانده خاطری مدشن و ذهنی صافی و پاک  
پیرایه آتش، او را تعصیفات پیرایه و تعالیفات بی شمار است، نزد سال شخصی بدست، بعد از آنکه \*

لعل، غازی، تصحیح از روی تحریر، شمس و دشوار، دیدی جلا اضطراب گزیده است و در آن بی جود و تعصیفات  
است، شمس، طرفی، تصحیح از روی تحریر که در "فرقان طبریزی" است.  
که در تحریر پسند آشتی، الغزنوی مذکور است، نه سید حسن.  
شمس، این فصل نوشته است، از این، شمس، حرم مطاب اصل را از این منتظر کرده است و نقل  
از حکیم دکنی که معتقد درج کرده بود گذارنده است، شمس، اصل، ترجمه.  
شمس، ج ۱ (۱: ۲۰۸)، البغدادی ۷۰ موطد، جلد ۲، شمس، اقام، ببغداد.  
شمس، در کتابت است، دیدی، موضع، شمس، بعد از آن، معنی، دردی، موضع، و در آن، معنی، نیست.



ہندو گشت۔ و خود را علاج کرد و صحت یافت، و توبہ شد، و بعد ازان سلطان اعظم (محمد بن)  
ملک شاہ را برسی علانی شہم گردانید و بدان بہب مجوس شہد داد شہر سی و پنجم و فساد  
۳۰ و قتیکہ سلطان مسعود بن ملک شاہ را عارضہ کولہی پہنچد آمد بہرہ ازا کہ بلائیت جلا شدہ بود  
و الہرکات بہمان رسید بنگاہی را از حیات سلطان اینہ منتقل شدہ بود چہی یاس بجزہ سلطان  
منتقل نشد و منتقل شدہ الہرکات از ترس بُرد، و ہم بدان روند سلطان نیز از بہان مفارقت کرد  
و سلامت الہرکات را با تُجارج بخدا بردند

و الہرکات در مصاف غلیظ ستر شد با سلطان مسعود ایلی آمدہ بود، و پیش ازان یہودی  
بود، بواسطہ اسلام از قتل غلامی یافت، و در اسلام ثابت قدم شد، و با صبی اسلام بدان  
سرای خرابید

از کلمات دوست و غلیب کسی باشد کہ خطابت اند صادر شود و آن مشروطست بچند  
و تعفّف و فصاحت و بلاغت و قدرت بر امتثال نامہای و معرفت اخلاق رسوم، و باید کہ  
غلیب سخن بر قدر منزل گوید و باید قوی عزیمت باشد و از نصیحتات [منہیات - ق] مُنفل گردد  
و باید کہ معرفت بیز و شر، و غیر خیرش و خیر شرش حاصل باشد، و ہذا کہ غیر تحقیقی چہار است:  
عفت و شہامت، حکمت و عدالت، و سادت این بہانی لطف حاصل است، و بحدت مشورت  
در راسا و برادرت از خطا و ذلّ، و دعا کردن حاجات بہ طلب و کرم اصل و فرزندان بسید از

لے اصل و ہندو لے از ہدی تخرّجے بہست از حرم، ہمی شدن الہرکات واقع ۱۰۴۰ ہجرت ازان کہ  
ہی ملک شاہ در شہد بود، و حقیقت مشککہ تاریخ پند آمدہ تلخ است بطلان مسودہی محمدیہ ملک شاہ رگ، و تخرّج  
لے اصل و تخرّج نصیب از ہدی تخرّجے قوا، المنہیات لے ازجا زیادتی ست در قوا لے حرم این بہامت راستی غلیب  
کردہ است، آآ در تخرّجی کہ علی مرہ است این غور، آیات الخیر من الشر و غیر الخیرین و شر الشرین لے آخراخ فی الطلب  
ظہر صاحب الانفاخ فی الطلب است یعنی کایا بہی در طلب چیزا لے در قوا غلب نیست کہ سنی بسیار داشتہ باشد



۸۱۔ ذکر و اثبات اگر اصحاب بحیث و محال و نفیث و محال رو اعفت و طاعت دائمی باشد و برادرانی  
که بر سلطنت و مساجد و معاونت گزینہ و قرائح و متح کے در شدت و رفا دست گیری کند و بانی کے  
حسب ہر منزلہ از منزلات عشرہ دائرہ برین فسق کے یاد کردہ می شود : آقا در جوہر کریم اصل باشد در  
کم جہول العطا و دیکت اقدار و اضافت ریاست و در این مکان خوش و خرم و در وضع صورت زیبا و در فعل  
نفاذ امر و در افضل ادا و خوش دامن

## ۸۲۔ الفیلوف بہار الدین محمد الحسینی [تتمہ نمبر ۹۳]

از نگارنده مؤلف و مؤلفہ است خداداد تعالیف و در علم بیات و معنات

## ۸۳۔ الحکیم علی بن محمد الحجازی القتینی [تتمہ نمبر ۸۴]

اہمیت بہ بہت داشت البیہ کے آداب مکا و در مجمع بوڈ او بوڈہ است صاحب اخلاق حمیدہ و  
حایت بظاہر معنات و او را ربائل است در طب و صالحات ہم سلطان اعظم سمرقند ملک شاہ  
کتابی بساخت در مفاخر اترک و ہم بادشاہ عادل دانش پندہ خوارزم شاہ (الشرابی محمد کتابی  
در حکمت تصنیف کردہ بوڈ و بوڈ سال بولیت و در مسرت و ارمین و خمسایہ بخارا و رفت و  
او از شاگردان اہم عمر خیام بوڈ

## ۸۴۔ الحکیم الفریب ابو مضر محمود بن جریر الفضلی الاصفہانی [تتمہ نمبر ۸۵]

حکیمی متبحر دان بود بدکان ہندسی صاحب اخلاق مرضیہ وزیر صدر الدین محمد بن فخر الملک

شہ اسد نوری شہ اسد دل آویز — سرمد فتاحی سمرقند تہذیب مائتہ کردہ است کوثر با جوہر مل ہے

شہ اسد دل آویز شہ اسد جریرہ و آخار و آوارج و حیرت تصحیح نجاسی ست

شہ اسد البیہ کوثر و بیہ شہ کوثر و شہ و اسد زبانی ست صریح وضع



اگر وہ سو باز داشت ۳ وفات یافت کہ دہم شمال سنہ نون و غصایہ، اناجیل مثل احمد ایکٹی و غیر اور  
بغضایہ غزا اور ما مرنے گشتند از کلمات دوست :

اگر از مال تر بجزی میبکتن فرزند باید کہ رحمت از ایشان باز نہ گیری، ہر کے ہار کی قناعت  
مرازد مال بسیار اور ما تو اگر نگردانند اندکی با عایت بہتر از بسیار با پریشانی، کمال سخاوت قطع  
طبع است انانچہ در دست مردمان است و بیل جہود و غنڈہ

## ۸۵۔ الامام الاجل (الاسعدایہ، مسینی [ترخہ نمبر ۸۵]

مذہب مدرسہ نظامیہ بود و بعنوان 'از دار الخلافہ حقی تمام داشت' و ہر گاہ کے جہاد خلافت در آمدی  
این ترقی بیرون آمدی :

وضع الیہنا حضور الاسعد المبینی

از کتابہ ادیب اہل بیتس کوکری بود :

از کلمات دوست کے بقاضی قمر سادہی ہشتہ است :

فاضل ترین سخاوتی ہست کے بر حرق کے خداوند آن ما بر وقت تو باشد بخیلی کفنی فرنگداشتی  
اموال عام است و تحریکات با ایشان فضیلت :

## ۸۶۔ الامام محمد شہرستانی [ترخہ نمبر ۸۶]

(۱) وہ ما تصانیف فراوانست و مشہد از انجو عل و فعل و کتاب الیون و الانصار

لے کہ آریہ از مدرسہ سادہی محمد..... و تو آریہ لے کہ وہ مشہد از انجو عل و فعل و کتاب الیون و الانصار لے کہ آریہ از مدرسہ سادہی محمد.....  
لے کہ آریہ از مدرسہ سادہی محمد..... و تو آریہ لے کہ وہ مشہد از انجو عل و فعل و کتاب الیون و الانصار لے کہ آریہ از مدرسہ سادہی محمد.....  
یک کلام را گذارشتہ است، ہر گاہ کہ آریہ لے کہ وہ مشہد از انجو عل و فعل و کتاب الیون و الانصار لے کہ آریہ از مدرسہ سادہی محمد.....



و قسّم موسی و خضر و کتاب المناجیح و الآیات، و کتاب المناجیح نہیں مای اہل کردہ باشند  
 الامام البیہقی گوید انان اور [جسکی] مکتوب دیدم کہ مستخذ کردہ بود [در طرازم] کے دہانہا اشارات  
 و اصل حکمت کردہ بود، و من انان تعجب کردم، و ہو گزیدہ کے ما باہر اتفاق بمس افتاد در حضور  
 امم اہلن جمادی و موفی المہین احمدیشی و شہاب الدین واسطی، در اقسام تقدّمات بحثی می رفت،  
 من اندہ بدیدم تحقیق اگر چرا گفتی کے اجزادہ، افضل منصر است درہی اقسام شدہ۔ اور ابواب  
 گفتہ از قسّم بیان مقدمہ بالائت و منقسم بالوجود، و آغاز تحقیق نہاد فرق بیان متقدّمین را گفتیم،  
 من از مطلب حل سوال می کنم تو بیان مطلب آمی کنی در غیر موضع نزاع، می می گویم: چرا گفتی کے  
 این افضل حقیقت است، قری گوئی: فرق است میان نکلان وجود منقسم و میان نکلان وجود، تا قبل  
 در کلام جمادی کشید، و بدان وقت تفسیری می داشت و آیات ما بہ قواہین شریعت و حکمت تالیفی می کرد  
 گفتیم دریک تفسیر: از صاحب درد است زیرا کہ حکمت امر است از طریق تفسیر [و در آخر] و در تفسیر چنان  
 بایز کرد کہ از صفت یا دیزدہ بود، و ابرار صواب و کامیین بدان لذت، و اگر کسی خواہد کہ بیان  
 حکمت و تفسیر مع کند میان ہر دو بہتر از کہ جزا الاسلام غوال تشدد، اللہ ہوضات جمع کردہ است  
 صورت ہمارا، و کس را مثل آن توفیق بناید داشت، او ازین سخن پیچیدہ و پیچیدہ داشت،  
 و سلطان سید سہروردی را عجز داشتی و صاحب مرغوش داشتی و در شہر سہروردی و اہلین و خصلہ

لے اہل و اہلیات، تفسیر از مدعی کشتہ بدش زیادتی سے دہا کے دراصل ہمارے وہی ہم ہمارا، اما جدت کو دورایت  
 نہ جلسہ مکتوبہ عقدہ بخرامدم انتہی ای زیادت است از کہ کے در آخری گوید کہ امم اہلن جمادی ہر دو ہجہ  
 بہت و شہرتانی را در صحن جمع کرد،

شہر کوئی افزاید، و خیر ہم من الا داخل شدہ برای شرح ایہ امور سنگ بہتر شہر اہل و فرق  
 شہر رنگ بہ آ کہ دردی گوید: و الحکمۃ بمعزل عن التفسیر

شہر دہا ای مطلب ہمز است در ہمزات اور ہمزات کات کی شہرتانی سے کہ مزاج گزشتہ است،



## ۸۷- الحکیم ابو الحسن ابن تمیم الطیب البغدازی [ترتیب ۸۷]

امامی حکیم کامل بود، این عودہ رحمت دکن را اثر گفت کہ بنصب و خلوت عالم و بر حسیع اہل علم حکمت و ذلت داشت، روزی نزد ابن تمیم ہر آرم و ہر دس می گفت 'بہی دانست کہ مرا از حکمت بہرہ است تغییر دس کرد' و اہاد کرد از ذرات منطوق و طبییات آنچہ موا اناک ملحق برادر او را طب و فضائل مکی است حاصل گشت.

از کلمات دوست : ہر کہ اشتغال نماید بکاری پیش از زمان آں کار اناک تارخ شود [در ذرات اناک]

## ۸۸- ابو الحسن الطیب البغدازی [ترتیب ۸۸]

طیبی کامل بود، او را تعانیف بسیار است و عمل و مرتبہ بلند در معقولات و ادب، خصوصاً در طب، از کلمات دوست :

ہر کہ [انام] بیکامی پیش کند بر گناہ اعتراض آورده باشند، از حایزانی بدبخت تر آن کسی باشند کہ مجز دیگری بر مجز افزاید و دینی معنی تشکیل بخیر بیت کردی. شاعر

لے اہل علم، لے آ، حکم فی حق داخل نیساہو و ہوا اناہو اناکھو اکمل، ایو کہوین عودہ اہل و در تحت اناک متعلق اہل عودہ است، لے اہل معانی تہیج از روی تحت لے اہل اہم — حرم جہت تحت را متحرکہ است، لے اہل طبییات لے حرم فطریک نمش ترہ را مدہ کردہ است و اناک را گزشتہ لے آ، اس اشتغال ہا مر قبل زمانہ فخر منہ فی زمانہ لے ہر آحای اہل یاقی است آنا ہر آغای ترہ او را اہل اہم فخر است و ہر سہ اہل عودہ اشراف اہل اہل اہل اہل اہل ہر دو درست است، لے نمک ہر آحای ذرات، حرم ہر آاقال اہل طیب را گزشتہ است.



وعاجز الدرائی منہباً عن قسوة

حقاً اذا ذات أسر عاتب القسدا

ہر گاہ کے ترا بر کاری قدتی حاصل شرفہ بانیہ کے طرہ امانت رعایت کنی

## ۸۹۔ الحکیم علی المسادی [المنادی؟] النیسابوری [ترتیب ۸۹]

یجکی ہا من مفر و لطف بہجت و معرفت بدقائق علوم بودہ است دو آقہی راجع در احوال ہندسہ و مستوفات با بیان لطیف از [کلمات اسـ] است در شکایت از دوزگار کے جسٹھ اکابر نوشتہ است :

ایں دوزگار است کہ آہنہ فقدان او محض [است تا۔] مضبوط است و آہنہ و جہان او بی گزند نہ موجود، بیشک درختی بودہ تر از دانش نیست، یہا کہ ہر چند از [انقطاع] بیشتر کنی افزون تر ی گرد و خداوندان از محافظت او مستغنی و در حمایت او مطمئن، ہر گاہ از دہوی دگذا، ہجری باشد محافظت او ہم چنین، پس معلوم شد کہ صاحب دنیا ابداً در پیش و محتاج است

## ۹۰۔ الامام الاوحد ابوالمعالی محمد الدین ابی نصر کنہ محمد الرشیدی [ترتیب ۹۰]

نیسا پوری بودہ است و از اولاد ہروی الرشید، فاضل کے سلطان او درج آب زلال باشد او بودہ

لے ہجرت اصل مضطرب است تا ای نزد غائبان دست نیست، ہجرت کو ای است : اذا كان لك حنة .... فاقص

اسیاد و عایا صانتہا لے کو : اتادی

تے در تو دانش فکدہ است مہی صاحب ترہد نو ۹۰

لے در تو ہم ای حور کا فوج نیست، افغانی یا کر غرضہ بود در اہل دیہی مطر و صلابتی قیاساً افرادہ ہم

لے کو شوق العلم حلوۃ و التمتع فیہا مستقلۃ لے کو : بعد [مردہ] ہی الی نمر



است ' ہر گاہ کہ در عمر ادب غرض نمودی ادبا را بر سائل انگیزات ہائسی نمود و اگر در لجاجت غرض کردی مکاران و کفارہ و در آخر آیت خدا علیہما من اللہ آمد آیت متا ذلک اللہ ہائمان رسانیدندی ' و سالی روزگار [علیہ السلام] خلاصہ اکبر بمناظرہ یافتہ بودی ' و حضرتش لیلۃ الفاضل علیہ السلام و مؤلف اہل حکما بودی '

از کلمات است : ذہب و لذات جہنم یکجہد بر در سادست \*

## ۹- الامام صاحب بن محمد البخاری [تمتہ نمبر ۹]

فاضل کے در علوم اسلام قدی و سخی داشت و در ذائق حکمت دستہ قوی چنانکہ خواہد و پیش بینی واقع می کند انہما کے ی گینہ شعر

لقد حبب العلم الزمیں و اہلہ

لذلک استیناء فی الناس صاحباً

و از کلمات جان افزای [است] ، فیضیت از قیست کے یکو [آں] ما جنب [کند] کرشم [الفاق مال کثیر است ہائمانی از نفس] ہوا فردی فیضیت کہ مرو بنان ہند گرد [خود ترا] منع در مال و بخل و ذلتی کے مرو بنان فرمایہ شود بتفہیم در مال ' مروت ہائی فیضیت [بجرا] فردی است لکن بتوسع در طعام و

لے اہل، احسن تبصیر جاسی است لے اہل، و لے قرآن مجید سورہ الاحزاب ۲۰۱: و قوی آیت ما نراہ ' لے حدیث

امرو تفتد علیہ اللہنا جزای یشتدو یشتد بہ (توبہ اللہ)

لے اہل، مرام لے کو : مفتح از قیست و کوشش از قیست و علم ما نراہ است

لے مرام طالب آقا و نام ای توجہ اخلاص آہستہ است لے اہل : صحت اسلام تبصیر از قیست و مرامت و مرام

ی خود کہ کلمات ما کہ مرام صوب بہ نام صاحب ای لے لے است از قیست و صحت

لے لایق از قیست و اہل لے ای لے اہل کم ہائی خوشہ لے از قیست و آقا بر قیاس کو دشت شد



بزرگ علمی فضیلتی کے مرد بڑا (۱۲۸) قتال مجاہد باشد در امور و سفالت مند اوست،

و علم گذار اوست، ریاست منقسمی شود بر ریاستی کے حسب علم و عمل باشد و ریاستی کے حسب اجتماع باشد و ریاستی کے حسب تائیدی باشد و ریاستی کے حسب کرامت باشد و ریاستی کے حسب تقلب باشد، اثرات ریاست قسم اول است کے ان ریاست است حسب دانش و امن ریاست قسم آخر و ان ریاست است، حسب تقلب، و دین باب حق بعضی از شاگردان فخرت است،

## ۹۲۔ الامام احمد بن حنبل النیسابوری [تتر نمبر ۹۵]

ادما در ریاضات تربیتی بلند و جامع ارحمہ بود خداوند..... و نجی بول.....  
اکتساب کمالات فضا (۱) و فضائل جسمانی.....  
انکسارت بقا فداوات جسمانی و مزخرفات علانی،

## ۹۳۔ عین الزمان الحسن القطان المروزی [تتر نمبر ۹۶]

ادکارا اویب الداماس کوگری بود، طبعی یکجہ مندی اویب خداوند طبع لطیف کے چ.....  
..... در ملک نظم تربیتی دلائی کے گردن و گوش و عقل و جان بانی کرامت گشتی، [د] او را  
تغایف بسیار است جو گیہان شناخت در صبات و کتابی در عروفت و کتاب القد.....  
..... [د] کتاب و رسالہ، و خیرت مساجلات جلیل علم و تعلیف ان کردی، و بیمار بودی  
[د] مویں را [د] [د] دای فدائی نہیں کردی، بخدا چ رمز،

لے اہل قتال۔ مجاہدین احمد کہ در مجتہد و شہادت ائمہ شخص ما فصیح ہندی کو لے اہل سواد لے اہل اجتماع امدادی و  
لے بدش مصنف چند کلمات حکیم ما امداد، لہ کہ سترم گزارشہ است لے بعد در مرقعہ لہا گوشہ، لے بعد در کتب  
لے ادبیا گوشہ لے امدادی کو لے کو امداد لے ان روی کو



از فرایہ ہوتے : مادر فغلیل نسائی حکمت است ، و دایہ آن مزاج معتدل ، و پندہ آن استعداد کامل ، و پسر آن سعادت عقلی ،

۹۴۔ الامام الفرید عمر بن خیطان السلمی [تقریباً ۹۴ھ]

افضل حکماء روزگار غرض خورد و اورا حاصل تمام در جمیع علوم ،

۹۵۔ الاجل الاعز براء الدین محمد بن محمود بن یوسف بن نجی بلخ [تقریباً ۹۵ھ]

بسی ہمارک قدیم ، عیون نفس کے ہو مارا در معالجات و تجارب ثانی عظیم رو اعجب بودہ است ، سلطان اعظم سمرقند حکم شہاد اورا عجز داشتی و اعتماد در امراض جسمانی و امراض نفسانی بر معالجت شفا بخش اور بودی واسطہ ،

۹۶۔ نجیب الدین ابوبکر الطیب النیسابوری [تقریباً ۹۹ھ]

یمن تدریس در معالجات چندی مشہور بودہ کے امام اجل عزیز الدین افضل ہمارک ابو الفتح [علی] ابن فضل اشدائی یگیر : کے ہر روزی کے ابن فاضل پر در غاۃ دی گزری کند از برکت قدم اور شفا یافت معالجتش چہ روزہ ،

و عمر افضل ہمارک ابو الفتح ی گوئے کے حکیم فاضل (۸۰۱ھ) ابو الفیر در کتب امتحان الاطباء گفتہ است : کے بانی کے بلیب یکو بالا ، دق درست ، و مناسب الاعضا ، و زیبا شکل و معتدل مزاج ،

لشکل : جوانی سے غایہ از حد ثلث اصل را مزجم گناشتہ است ، سے در آرد در مطلب ذریعہ ہست ،

سے تو : ابو الفتح علی سے در آرد

سے تو : مناسب سے تو : حسن فی شکل (ضمیر مزاج) اعضا ،











اسمندی از بحر کاغذ و لفظ قایم بقی در اقسام علوم

## ۱۰۱- فیلسوف محمد بن احمد المصوری البیهقی [تقریباً ۱۰۳۰ھ]

توزنی موسی بود در ریاضیات، کتبی در فرائض، عروضات، تصنیف کرد که در آن تصنیف [فیراً] سبق بود و نام مرغیام در تفریح و تمییز او از اقران حضرت بود، اتفاق افتاد که باصفای ارتحال کرد بسبب رمی کے سلطان ملک شاه او را فرموده بود و زبان داسط در صفای باغ ۳۰ روزگار سلطان غفر چون اتفاقی احوالی اصحاب جمال دو اتفاق شد از باطن و سلطان بر عزیت آن اقبال نود مصوری در تمییز وجه طالع غفر فکر کرد و در صلاح بگری نفس و شاهی نفس اتفاق یافت و از آن اتفاق برسیزد و از غایت سلطان بیرون آمد و محل آنکه آنها احتیاج تمام داشت و بخاندی کی از دوستانی رفت و در گوشه مزدی گشت، در آن حالت باطنی را گرفتند و آلوده کے بیروانند نانی و کوه کمان بر بام آن غایت بفرج آلوده، ذی سحری را در آن گوشه بید بپاشان مطرود بر آلوده کے ایک باطنی دیگر اینجا گریند است، واسطه غفر کردند و را بگرفتند و بکشند، چنان او را کشته بیرون آلوده حاشی حضرت عام ما لامت کردند یکی سوئی تراشت

## ۱۰۲- الامام ابو بکر القوتانی [تقریباً ۱۰۵۰ھ]

عالم بود باطرات، ریاضی و مستزلات، او را در مساحت و حساب تصنیفات بسیار است، در ریاض

طرحه آلوده - پیش زودت است و کو

شاه اصل: اسمودی، تصحیح لادوی آلوده، اهل بم یک جادو مطرود آلوده سحری داشت

شاه اصل: نام او آلوده که آلوده شد، که در سحر زودت است، در ریاض: شاه اصل: جادو قوتانی

شاه اصل: اسمودی، که جادو سحر قوتانی، نام غایت است



از کلمات است: هر که بر قدره اوستی بر آند هر سال او را یکی روی نایب و هر که از پای فرا پنجاه هجده  
هر ده و هر که بهشت دمیذ هر روز و هر که بهشت او اعداد کرد هر ساعت

### ۴۴- الحکیم الامام الادیب عبدالواحد القاینی [تتمه نمبر ۱۰۰]

اقامت در ری داشت و از کلمات است: فیلسوف کسی است که امتداد و حکمت کند بر تہذیب  
قوم و اقامت غیر کند بر غیر و معتم اقامت فضایل لغوی کند و خودب ایجاد فضایل خلق و طبیعت  
فزان بر نفس است و نفس فزان بر خود

### ۴۵- الامیر الامام رشید الدولہ والیدین سدا لاسلام (۲۹۰ ب) المسلمین ذوالنصاب المراتب\*

عزیز الملوک والسلطین صاحب الیمائن، افتخار خوارزم و خراسان، سلطان العلماء والافاضل

ملک الکلام\* امیر الامراء الفضل ابو المفاخر محمد بن محمد عبد الجلیل\* المعری الکاتب الخوارزم شاہی

[تتمه نمبر ۱۰۰]

بر کتاب مراتب مشق و بر خواب مراتب مشق، مائے قصبہ السنن و کتاب شرف

نہ اہل بہشت سید ہر روز، نہ پیش فراخ مست و در تہذیب، نہ اہل بشری، تصحیح از دوحی کو

نہ اہل حنوت و تہذیب فضایل حنی، تصحیح از دوحی کو، نہ اہل دوحی کو، نہ اہل دوحی کو

نہ کو، الہامی، نہ کو، المستند، نہ کو، کتاب امیر امراء اعلام

نہ کو، المعری عبد الجلیل، نہ کو، محمد اہل و کشت، انقل و بیل صانع، المصرا نیز از المعری محمد عبد الجلیل، نہ کو، المصرا

نہ اہل، مشق، نہ در اہل، نہ لغو















عنقریب از مرد و زن (کے) ستر آں نزد عقل مطلوب است بحصول ی پیوند و گاه باشد کہ در نزد استیلا و  
 آن لذت از ستر ای عنقریب [متنبک گردد و آن نزد عقل چہ باید ناگوار] باشد ای لذت و چہ باید  
 نازیبا و چہ باید رسوا..... [پراثرہ نیست کے حاجات و نیاز نزد عقل پسندہ نیست]  
 و..... و ایجابا غیر حاجات نیست پس ای اعمال مطلوب و محبوب  
 ہندی ایک مغرب را سرمد فضل بخشنہ از ان ہندی

چہل سخن از غبار دیدہ بدعائی کے مدد شہان مددی او ہندی کتاب را عظم کنیم و آن دعا کے غامضی پر  
 مراد است نیست : اللَّهُمَّ اِنَّ خَلْقَتَنِيْ وَرَافَقَتْ اَحْسَنَتِيْ وَبِالْغَطَابِ اَكْرَمَتَنِيْ نَعْبُدُكَ مَا وَعَدْتَنِيْ  
 اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ غَيْرَ مَنْكَ كَرِّ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَتِيْ مَوْزَنَةً هَذَا الْبَلَاءُ الَّذِيْ هُوَ سَبَبُ كُلِّ  
 مَذَلَّةٍ وَّ اَسْأَلُ كُلَّ حَاجَةٍ وَّ الْهَاجِ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِبَيْتِكَ وَّ لَطَابِ كُلِّ خَلِيشَةٍ وَّ اَنْ تَسِيْرَ الْمَلَاحِظُ  
 مِنْهُ عَلَى اَحْسَنِ لَوْجٍ وَّ اَنْ تَحْضِلَ حَالِيْ خَيْرَ نَجَادٍ وَّ اَحْسَنَ مَكَلٍ بِمَنْكَ وَفَضْلِكَ يَا اَوَّلَ الْوَقْتِ وَالْاٰخِرِ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ و یا خیر الناصرین

طہ مدلل نعمت و ربی ای جہدہ موفقہ ہدیہا زشتہ شدہ ہے ای حاجات سبب کجی لاند از اصل مرشد

تہ کر: نما اخص عند اللہ عند العقل المتيقظ وما اعونها عليه و ما اقبها عند..... فكذا

شواخلافت ان الحاجة غير طيبة ولا الذبذبة ولا مطوية ولا هدية و هذه الاحوال اعلى الذات

كلها كاسترى حاجات والحاجات الالهية لو كانت فضيلة لها استغنت الملائكة المقربون عنها ولا تفرقت منها

تہ قریب سے دینی وضع در آ

تہ کہ دعا را ہم بچانی ہی نہ نہ نہ بجز از شخص دیگر نقل کیا کہ ہر تہ

تہ ای دعا ایہہ از ہم بچانی سے چنانکہ در آست

تہ اصل بیکینی

تہ اصل: غنیہ

تہ کر: اسهل و جہد

تہ کہ



۱۰۸۔ امام شہاب الدین عقیل السہروردی

در هاست اقام علوم با رخ برده است و تخصیص بر اعلام مکتب دو استقالات قاری و تصانیف  
شبهش چون ترویجات و لمحات و اشراق و الراج عمادی نهانی دال و شاهد و مطالعات آن ممدوح  
جماع و ممدوح زمام از تقریر کمال تجریش معنی غلام احمد و سلاطین وقت میبایستی افاسس او  
تیزترک دیتن نموده اند و خصوصاً ملک عمادالدین از آن بزرگ سلاطین میردین بر توفیق مقدار و توفیق غایر

لے اہل: لا ہوتا      لے لا اہل ہو جاتا۔ است      لے اہل: لے اہل، لے اہل

کے لیے برای چوک اہل نیک و نوحۃ الاولیاء و جہنم الاولیاء م ۱۹۹۱ بعد از حج ۱۳۷۲ ہجری و حج القصر ۱۳۷۳ ہجری ۱۳۷۴ ہجری

شے اور نہ تو فطرتی عقل اور معنات سمجھدہی اور استوائی چار کتب ہم ذکر اشتیاقی ہیں محکمہ الاشراق استوائی فطرانی  
 اور وہ ای چار کتب ملکہ ہر ایک کتب یعنی حار الراجی اور کئی قرا اور صافی و دائری و ترقی صاحب غرت برت (مطالعہ و تفسیر)  
 تقریباً ایک ہجری قبل از ۱۹۱۱ء نے ہمارا ہر سال میں اردو کی گفتی درست معلوم فرمائی کہ ہر ایک کی اصل موضع ذکر







است، و مشقات و تعلقات آن عناصر ادوار از دائره اعداد و تفصیل متجاوز است و مح ذلک بر  
 قریه مناسب بند و مراتب امجد ازلفا نمود، و بر سموات عز و جمال احکام کرد و در حضرت سلطان  
 علاء الدین و المیر محمد خوارزم شاه مکتفی یافت که دربار و امراء دولت و علاء اثر (۲۱ ب) نص در  
 اشغال ملک و دینی و مصالح شرعی و دنیائی بنده رجوع نمودن لازم شمرده اند [و مالم سلاطین خود او  
 ما در حضرت خود ارجاء فرمودند و از شکست خدای طوفان آفتاب امارت فرایه نمودند] و با تراج  
 الحاح سلطان محمد خوارزم شاه که استغلاب و استغلاب می کرد سلاطین خود شاید ندر آن تشریف  
 فرستایی او را بحضرت خوارزم [شاه] فرستادند و در آن حضرت بعد از احراز پای و مرتبه توفیق بر  
 جمایر ایمان طاهر و کمار و تقدم بر جمایر قضاة اسلام ثروتی و استغلابی تماش حاصل آمد و در کتب بعد  
 آنری بسفارت دار الخلافه موسوم شده و در جود تدبیر امور ملک شہ و ندراتی یافت و در خوار دولت  
 خوارزم شاهی مشکله المی و الاثر عمده ایمان و الخیر دولت فی ما ابانت نمود

لهای فرست مشقات اولی که به و ریاست و حج و برانگی درانست مذکور

له خوارزم شاه، علاء الدین محمد از مشقه ۳ مشقه قریه دوائی کرد، در قریه الادراج گفته است که ادم  
 مازی دوتا در خدمت سلطان خلیف الدین (م) مشقه ۱ و برادرش شهب الدین (م) مشقه ۱ بود در  
 بحر قمر ۱ باز از اجا فراد شده بقدر آمد و در مهدی عمری آغاز کرد ۳ آنکه به بخش خوارزم شاه متعلق  
 و مسلم محمد به بخش مقدم شد چون ملک به محمد رسید ادم به طریقی و دل کثرت یافت آنکه بهریت کرد و اجا سلطان برای  
 او مدد بنا کرد و در بهریت میسر بود تا دقتش که در مشقه واقع شد و دقت ۲۲ دیده بود و بوقت عامه او را بهریت  
 در دای که بهریت دانی کرد و آتی غلغان می گریه که دقت ادم نورالدین در ۲۵ رمضان مشقه ۱ مشقه در دای  
 واقع شد و دقتش در دقت دقت که بعد از نظر در مشقه در بهریت و او را در کوی متصل به لوزخان که قریه ایست  
 قریب بهریت دانی کرد















بیمو دناش پُر از کُر باد زبانش ہمیشہ ستم دگر باد

## الحمد لله المستر الحكيم العلامة

جامع مصب الوزارة و الامانة خاتم الوزراء و المشدا مستخدم مناديه اعظم الرياسة  
 و ذیہر سما قدسنا ال منزل الوثا و من جہ استوی علی القلب و العشا  
 فذلك شبہ الدین افضل من یشا و ذلك فضل الله یؤتیه من یشا

دستور امور صلاح عالم و گنجہ عالمگیر فلاح بی آدم، دار قرار ملک جهاندار، مور جہر جہر دویاری  
 و نجساری، ہر چند طو نشان و سمو مکان و نباتت قدر و جہات امر و عقلت پایہ ۳۳۲ ب ۲ و جاہ  
 و رفعت شرفات مقدار آن صاحب قران انان ناپر تر است کہ ذکر مبارکش را در جہد اسمی طار  
 و حکما کنند تا چہی آن صاحب دولت را اسکنال اباب بجا نانی و اجتماع کلمات نفسانی و ذرات  
 طوالت یاضی حشمت و غایت غریبیت جہان رفعت در او ادنی (۹) بحار علم و حکمت تمشقی ہرچ نامور  
 بودہ است و بنامید آسمانی بر آمدہ مناجی عوم مہر یافتہ و بالہام ربانی بر آدم مسالک بکرم شورش  
 حاصل آدہ شعر

علیم بالسرائر التہیات و النعۃ لہ خطرات یفککم الناس و الکشف

طہ بری ترک اول رفید الی فضل الشریع الی الخیر علی الخیر ملک بر کزیدہ زبدا فرست، و نجیب امیر ۱۱۳۱: ۱۱۳۲ ہجری

QUATREMER'S HISTOIRE DES MONARCHES DE LA PERSE رجب ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱

مہرینج دیبانت طہ قاری ہجری ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ ہجری — مولود غور و قاج مشرقیہ لہوہ ہجری ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری

دعوات مدیدہ دور ہجری ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ ہجری — مولود غور و قاج مشرقیہ لہوہ ہجری ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری

باب ثراہ میرینج یافتہ قاج شافعی عرب لہ و صحت الی ہدایہ لہوہ ہجری ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ ہجری — مولود غور و قاج مشرقیہ لہوہ ہجری ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری

طہ صرۃ اکتفا علی الہامی الہی دلی لہوہ ہجری ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ ہجری — مولود غور و قاج مشرقیہ لہوہ ہجری ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ ہجری



و تعالیٰ ہدایت فرمائی کہ یہ کتابیں جامع کے نواح تاریخی الاصل است کے در قیبت دولت اسلام ماحقہ  
 اند از دماہی طبعت کے و [در ہر فن از مستقل و متغیر و اصل و فروع پیدا اخترا بر ذکاوت فرہنگ و قدرت  
 ذہنی و خود خاطر آں خداوند دہلی داخ و برائی نامہ] ختم این مجموعہ در تقریر بُندی از محاسن کمالت انسانی  
 و تقریر شکر از حماد و فضائل انسانی آں تھمذ و اوقات دعائی و رحمت فیاض آسمانی کہ وہ شد و اسناد  
 العشق مسبوقة بمرحۃ الخیر و الشکب الیق بعد تہافت العظمیٰ معلوم صفا کے ہرچ مرتکبش باز ہم تر  
 فرادا اند چونکہ وجود انسان کے پس از سر تانچہ پہل منتقد شد و نزول زبان کے بعد از سر کتاب  
 منزل دارد آخر شرفش بیشتر دانستند آری این صاحب قرآن ما در مطلع علوم سپاہ زندگانی و مظهر تاثیر  
 صبح جوانی سعادت آسمانی و حمایت براداری جہتدگی حضرت بادشاہان اور مدخ بزرگ چلیگرہ غانی ارشاد کرد  
 و در حمد دولت آباؤاں در سک مستقری مکا و قرائن نما انحرافیات و در سلطنت ارغوان غانی  
 بمست ایٹائی و قرب حضرت و شروع و دکرا، ماضیت در ترمیم مصالح دولت موسم شد و در پاشی  
 یکبارہ خان قرہ انجیکہ در شغل وزارت بر دی کی انداختند و اذان تہادی و اقتراح ی جہت ' و  
 چون تعلیم جہانی سعادت ازیال نسیم پیراج مصلحت شمار غاکان کمریت آئندہ غازیان خان ۱۲۲۴ھ

لے جگہ : VATUREMERE و استادن دماہی مذکورہ ای مصلحت دیکھدہی کر شکر بود کتاب باجاد افکار  
 و این الحاقی کہ ہدیہ و مجموعہ رشیدی ذکر مصلحت التماسیر و تہنات و مدد سلاطین و ملایک و تہنات را شامل است و مصلحت رشیدی  
 تے یک پارچہ استادن پہل ذکر تے آخر اسکا و تیل ، اتق من عودہ تیل انفر و اقرب و ملودہ و خرم

شری ہم آہستہ است جگہ سنہ ۱۲۵۰ تے اصل ، و ذہن تصحیح قیاسی ست

تے در سنہ ۱۲۵۰ / سنہ ۱۲۵۰ / سنہ ۱۲۵۰

تے در سنہ ۱۲۵۰ / سنہ ۱۲۵۰ / سنہ ۱۲۵۰

تے اصل و سنہ ۱۲۵۰ / سنہ ۱۲۵۰ / سنہ ۱۲۵۰

تے در سنہ ۱۲۵۰ / سنہ ۱۲۵۰ / سنہ ۱۲۵۰



گشت ہدایت عایت بادشاہی روز بروز درج بدرج ترقی می داد تا در مستقبل سلطنت ایقانی متبرک صاحب  
 مژدہ یوم نامور شد، و علم برآسا ملک نام بگی اشغال ملک دو دی و دولت و قاضی حاکم بملکی مداخل  
 ملک وقت گشت، تا کر بکار مازی ملک در دست، و در مودت بر عوام و غلام بگشاد، و تا  
 بکومت وزارت اکثر نوز دست بخت بافاست بھال مودت بر کار کرد رحمت از آستین کرمت  
 بیرون آورد و شعر

طاہت بہ الذی لا والد لہ پیادہ      فیہا وطاب ہذا کرۃ الاخیار  
 عم البجیۃ البسیطة عدلہ      فالخلق شخص، والبسیطة دارہ

و در اتم سلطنت و جہد مودت بادشاہ سید مضر سلطان اسلام اودھ بکار سلطان امداد بہاء و غفلت  
 متضاغت و مراد بہاء و مرتبش متراد گشت، چنانچہ مدت بیست سال در حضرت این دو بھان دار  
 پیشانی و تقیم ہر دو در راہ دولت او دامن بود، و از رسوم عید و قواعد پسندیدہ و قوانین مرغیہ و  
 وسایر ذکیرہ کے در ہر باب از ابواب ملک داری فرمودہ است، و اعلام عالم بجزات و اجداد  
 مراسم مناسبات و تالیس بھانی ابواب البر و تجید قواعد بقرع غیر از مساجد و عافیات و مدارس و  
 ریاضات، و بناد البسیطہ فاخر و ابرار انواع اصطلاحات و مہرات دادر کے بر طرف بہمت صاحب  
 دولتان دالامش و ستر بہمت مالی عیان با قاف و دہش دین واضح و برائی لایح تواند بود بر  
 ابتاع عوام کرم گستری و مناج و ارتقاہ لاد بافاست انواع ملامت آن صاحب قران اخذ لای  
 می توان گرفت،

انہ انشاء تذل علیہ      فالظہر ابعده الی الکشاف

لے چہ کہ سابقہ ذکرہ شد دیکھ در وقتہ ہر تہذیب و دولت لایز شد،

لے البیضاء ایقانی و انشاء دستوری ہنہا      لے از منظر ہر منظرہ ۳ منظرہ ہر منظرہ

لے در وقتہ ۳ منظرہ      لے اہل و عیال







الذی احدهم الطائفتی القصاره، والقدادرو انصل بلالہ غزلت [المیثرونۃ المشوین الشمس  
والنحر وسمی [شکن] بجوده الجود الاکرمین الجود المطر و فانی حیل اطرافه بمساعدة  
الاطنن [اللاتین] [النصر و الظفر و ساری اعداد] دولته بمعاناة المزعجین لغز  
و الخطر خارج کبریا تمت و تور بزم سلوت 'قرانی و ربما تمت' عادل آسان ملکت 'قیث الحق والمبین'  
محل هم، محو مقام، بھدک ایام، شعر

کہ بر تخت بزرگی جاؤاں باد ! ہر کدش بلام دوستان باد !

خواب عالم از بیدارش آ باد جہاں نہ شاد او از بخت غرور شاد !

[۱۰] حمداً شہراً حمداً شہراً حمداً

بہن یحیی اذا شکر النایا [الہمایا]

کہ از آسان سعادت چین رخشنده ہالی تا بان شد و از ان چین جلالت چین بگویند ضالی بالان  
و از ان گشت ہالی کے بر تعاقب ضر و نظام شوع وصال و نور بخش غائب بود و ۱۹۳۲ نہالی کے بر  
تفاوت شعور و اعوام بادور و سایہ گستر غائب اند

در غزنا درخان مشابہ کی عزت اقامت نہان باشد، نراء سعادت ما بلیک اہامیت گنت عوم زیارت  
بیت امہ الحوام و ادان فرقی حج را تعمیم فرمود 'دخترتہ بعد آخری' و شانیہ بعد اولی، بدان مصبت  
استعداد یافت و از منہیات و محرمات بخی ابتنا و بجاہ نودہ من رد و حال را بایز فضل و فضل

کے اصل، اعراف، کے بجا، اصل نجات الہی کی روشنی الہی کہ بہ حبیب السیر ۱: ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹،







و از تجاوهٔ نامت و جلالت برساد و وزارت و از سحر و زامت بر منحل امانت عکس گشت. شعر

بیزداد منصبه عقی و توقفتاً حقی توئی منصب الوتراد

هل جلت عن اموال و ذامه قلاده حقی تسلم غارتب الامراء

و ساقی حاجان اقبال فرمود که بیت متناقض آل برک و ذکر مغاخر نظام الملک در مملکت

و اندازهٔ آثار ابی جواد در فضیلت (۴۴ هـ) و نام میندی حقی در کفایت و درایت و اجساد

بود جبر در حکمت و فطانت در قزح [سورق] گشت و بر خاطر مملکتها شد<sup>۱</sup> بالله دست<sup>۲</sup>

من وزیر حققت بشلمه النساء و لریمز علی نظیره الصباح (و) المساء (ب)

از نظیر تر جهان پیش چه دارد و ایند

آفتابش چو مشرودی شد و آبا جینی

و ایند جهانیان طوما و بندهای منوماً اگر ای صاحب نسبت با اگر ای صاحب قدری بران تخت

را در خزان غیب مغرور و عزیزی ی نایب غیض من فیض و تماش [من] فطیل طراز بودع

کین اثر از منور و سر است

وَعَدَاكَ امةٌ مداینه کثیره تاشند و نهما لجنل لکر هغه شعر

بدا غمائل فوق خلعه مطر جوده و وزی غمنا و کشفه نقب

و انفق الفهر بیاقی قبل ابیضه و اقل الیث رقی ثور بیکب

روی تو کدوست بجای تاش منور

[ع]

تا باد مبار بر تو وزد باش منور

له امل : کوه له امل : کاهت له آنچه در آسمان است گوشه است از امل له امل : آتش

له امل : فیض برین، نامیک به کتب العرب ۱۰۱۱ : اعطاء لیهما من فیض ای قلیلا من کثیر

له در امل گوشه است له ترازو بعد ۴۴ و سورة الفتح ۱ : ۲۰



اں تجلم بر تاثیر کاکب دو ہم اطلاق کند کی طرح 'وکی طرح' ہرج اندیشی کا فعال پذیر آید  
 کج گوید و ہرج بعد انانی ظاہر شود مآخ خواند 'پوں کوکب' نزدیک فات پاک این جوان بخت  
 صاحب دولت در ملک ایام و اوقات بیدار شد ہر منتہ کے از پیشگان نقل افتاد تاثیر و حمد اوست  
 و ہرج از آیدگانی صدور طراند پذیرفت افتاد [اندا] باشد 'دماہ سابق صبح دولت این دستہ  
 نامور یوزد و کبراد لائق نقی [انگیزی صحت—حق] این حل گستر کے از قول و غروب معنوں  
 باشد [ام] و حاشا شمس المشرقین انزل!

بہان ذو یادگار کس مآد

ہرود مشورہ دولت کس عزا د

## تصحیحات و زیادات

ص ۱۵۸ س ۷۔ حق آنچہ در حق درج است دو جا نزدیک باید خواند

ص ۱۵۸۔ دو آخر حاشیہ و نیز ایند : صاحب نگارستان (لیع مبنی ششہ ص ۱۵۳) بطور این حکایت را از بہار مقال  
 نقل کردہ است،

ص ۱۵۸ س ۹ : یعنی صواب است دینچہ ترک ہ حاشیہ ص ۱۲۵

ص ۱۶۱ س ۱۴ : کوکب باید خواند کہوشان 'جہادت ق' این طور است :

اں الفتح کوکب کان کجا صاحب خاطر قوی الزمتر ہم کان وا با کوکب ملحق کردہ کہوشان خواند  
 است !

نہ اصل ناخدی جیبہ است ری وضع جیب نمرنگ لافہاں

نہ اصل : افس

نہ اصل : باشند



## فہرست

نمبر	نام	نمبر
۲۳۵	[ادراجہ مندرجہ]	
۲۳۶	حنین بن اسحق المازنی	۱
۲۳۷	اسحق بن حنین	۲
۲۳۸	جہش طیب	۳
۲۳۹	ثابت بن قرة الجرجانی دو الصواب : القزانی	۴
۲۴۰	محمد بن ذکریا الرازی	۵
۲۴۱	علی بن زید دو الصواب : الزیلعی	۶
۲۴۲	اسحق بن سلمان	۷
۲۴۳	ابو الحسن البغوی	۸
۲۴۴	ابو ذکریا نیشاپوری	۹
۲۴۵	ابو الحسن اصفہری	۱۰
۲۴۶	ابو الحسن بن سنان دو الصواب : بکشی ، البغدادی القطری	۱۱
۲۴۷	الحکم ابو الخیر الحسن بن بابا بن سواد بن دینار	۱۲
۲۴۸	الحکم متقی بن یونس المازنی	۱۳
۲۴۹	یحییٰ بن زبیل ، متوفی الحکم	۱۴
۲۵۰	محمد بن جابر بن سلمان ابن ثابت قرة الجرجانی [القزانی]	۱۵



نمبر	نام	نمبر
۲۵۹	الشیخ ابو نصر محمد بن محمد بن ترقان	۱۹
۲۶۱	[طایف الصفا]	۱۸
۲۶۲	الحکم ابو محمد الله انانی	۱۷
۲۶۳	یحییٰ الخوی الملقب بالهلیق البعلی	۱۶
۲۶۴	یسوق بن اسحق الکندی	۲۰
۲۶۵	ابو زید البغلی	۲۱
۲۶۵	ابو الفرج الحامض الطیب	۲۲
۲۶۶	الحکم ابوالقاسم المکرانی	۲۳
۲۶۷	ابو الفتح علی بن محمد الکاتب البستی	۲۴
۲۶۸	الحکم الوزير الاکثر شرف الملک ابو علی یحییٰ بن محمد الله بن یحییٰ البخاری	۲۵
۲۶۹	الحکم ابوریحان محمد بن احمد البیرونی	۲۶
۲۷۰	الحکم ابوالحسن علی بن رامینس الخوی	۲۷
۲۷۱	ابو علی یحییٰ بن اسحق بن زید فیلسوف	۲۸
۲۷۲	الحکم ابن سنان الطیب	۲۹
۲۷۳	الحکم ابن عروک [زحرون و] المکرانی	۳۰
۲۷۴	[المکرانی] الطیب	۳۱
۲۷۵	[یحییٰ] ابن یحییٰ الطیب	۳۲
۲۷۶	زینب [و] الطیب	۳۳
۲۷۷	ابو سلیمان محمد بن طاهر البغلی	۳۴
۲۷۸	ابو حامد احمد بن اسحق الاسفزاری	۳۵



ردیف	م	عنوان
۳۶	۲۸۳	از اهل بیت علیهم السلام فی
۳۷	۲۸۳	از علی المرتضی
۳۸	۲۸۵	از سهل اکرمی
۳۹	۲۸۵	الحکیم از محمد امجدی الفاسی [تألیف]
۴۰	۲۸۶	ابن اظم و شریف البغدادی
۴۱	۲۸۶	ابوالمی کوشیدار ابن تکیان باشری گیل
۴۲	۲۸۷	محمد بن ابوب القری
۴۳	۲۸۷	ابوالمعتمد محمد العزیز بن عثمان القیمی الباشی
۴۴	۲۸۸	الحکیم الدیب ابوالعزیز علی بن الحسین
۴۵	۲۹۰	احسان از سهل امینی
۴۶	۲۹۰	از ذکریا یحیی بن مدی
۴۷	۲۹۱	الفلسف بهی یار الحکیم
۴۸	۲۹۱	الحکیم ابوالنعمان محمد الحسینی بن طاهر بن زید
۴۹	۲۹۲	المفتی الحکیم ابو عبید محمد الواسع الخوزجانی
۵۰	۲۹۳	الحکیم ابو عبد الله المعمری
۵۱	۲۹۵	ابوالمحسن الانباری الحکیم
۵۲	۲۹۵	الدیب الحکیم اسماعیل المبرزی
۵۳	۲۹۶	الحکیم یحیی بن الخبیب الداملی
۵۴	۲۹۶	الحکیم ابو الفتح کرک
۵۵	۲۹۷	الحکیم ابوسهل



نمبر	نام	سنه
۵۶	ابوالحسن بن عقیلی	۲۹۸
۵۷	الحکم ابو الحسن علی بن احمد النحوی	۲۹۹
۵۸	ابو یحییٰ یحییٰ بن علی النخعی	۲۹۹
۵۹	ابو سعید محمد بن محمد بن اصفهانی	۲۹۹
۶۰	ابو ائیم الحسین بن الفضل الرافعی	۳۰۰
۶۱	الحکم ابو ائیم محمد ابو الحسن بن علی بن ابی صادق التلمیذ	۳۰۱
۶۲	الاستاذ الحکم الحنفی ابو علی الحسین النحوی	۳۰۲
۶۳	الملک العالم عادل محمد الدین علاء الموطا فرامرزی علی بن فرامرزی ملک یزد	۳۰۳
۶۴	ابو یوسف محمد بن علی حریری ابو یحییٰ الخیثمی	۳۰۴
۶۵	ابو اسحاق محمد اشعری محمد ابی یحییٰ وهو من القضاة	۳۰۶
۶۶	ابو یحییٰ الخیثمی محمد ابو اسحاق بن عبد الرزاق الترمذی	۳۰۷
۶۷	ابو سعید الامام الخیثمی شرف الزمان محمد الیافعی	۳۰۸
۶۸	ابو یحییٰ الامام الخیثمی فزیری الحریری صہابی السدی	۳۰۸
۶۹	الحکم الحسین ابو الحسن الیافعی	۳۰۹
۷۰	ابو علی الشافعی تلمیذ [تلمیذ]	۳۰۹
۷۱	الحکم ابو سعید البیرونی [کذا]	۳۱۰
۷۲	الحکم ابو سعید البیرونی	۳۱۰
۷۳	الحکم ابو یحییٰ بن یحییٰ بن یحییٰ	۳۱۰
۷۴	ابو یحییٰ بن یحییٰ بن یحییٰ	۳۱۱
۷۵	الحکم الامام ابو الحسن الیافعی	۳۱۱



نمبر	م	نمبر
۳۸۱	فیلسوف ابو حاتم الطبرانی استغفراری	۷۹
۳۸۲	ادیب فیلسوف ابو انجاس الترمذی	۸۰
۳۸۳	فیلسوف قطب الزمان محمد بن ابی طاهر الطبری الترمذی	۸۱
۳۸۴	فیلسوف الامام ابو الفتح ابی ابی سعید التستری	۸۲
۳۸۵	حکیم عمیر بن محمد مسعود الادیب الغزالی	۸۳
۳۸۶	فیلسوف ابو الزمان ابو البركات ابی شکا البغدادی	۸۴
۳۸۷	فیلسوف بطلان الدین محمد الخوافی	۸۵
۳۸۸	حکیم علی بن محمد الحجازی القاشغری	۸۶
۳۸۹	حکیم العرب ابو مسر محمد بن جریر البغوی لامعانی	۸۷
۳۹۰	الامام الاجل (۱) سعد البیہقی	۸۸
۳۹۱	الامام محمد اشرف تانی	۸۹
۳۹۲	حکیم ابو الحسن بن قیصر حبیب البغدادی	۹۰
۳۹۳	ابو الحسن الطیب البغدادی	۹۱
۳۹۴	حکیم علی الحادی [الحادی و] البیہقی	۹۲
۳۹۵	الامام الامام ابو الحسنی محمد المبین ابی نصر محمد الریشی	۹۳
۳۹۶	الامام صاحب بنی محمد البغدادی	۹۴
۳۹۷	الامام احمد بن حامد البیہادی	۹۵
۳۹۸	عبد الحادی [اشکانی المردی]	۹۶
۳۹۹	الامام ابو عمر بن خلدون البغوی	۹۷
۴۰۰	الاجل الامام ابو المجدد المبین محمد بن محمد بن یوسف بن ابی بکر	۹۸







# آفتابس از تاریخ بیق

## خاندانی سیدالوزراء نظام الملک

امام دولہا علی بن ابی القاسم نیر مہدی قنصات بیق کے ایک مشہور خاندان سے تھے۔ ان کی ولادت سلطنت میں ہوئی اور وہ ششدر میں فوت ہوئے۔ ان کی تصانیف کی مفصل فہرست یا قوت نے عجم الادبا میں دی ہے جو چند صفحوں پر ختم ہوئی ہے۔ ان میں تاریخ بیق بھی شامل ہے جو فارسی میں ہے۔ عزائی ہلا سے معتق نے ایک اہم فصل اس کتاب میں لکھی ہے جس کو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔ اس کتاب کا ایک نسخہ پرنس جوزیم میں ہے اور ایک برلن میں۔ آفتابس ذیل اول المذکر نسخہ سے ماخوذ ہے۔ اس آفتابس کے ختم ہونے پر مزید وضاحت کے لیے ہم ایک شعر اس خاندانی کا درج کریں گے جو بیق کے بیانات پر مبنی ہوگا۔

(ص ۱۸۱) نظام الملک الحسن بن علی بن ابی الفتح بود و ابی دہقان بود از دیہ انگر دکان از اہل ارجان  
کہ ان بخت بسبب رانخت و میانہ او آیدان بود و دہلای دلیا از جود او خاندان دکان ای و شمار  
بر دی آسان شعر

فلا هو فی الدیامضیع نصیبہ ولا غرض الدیہا عن الدیہ شافعیہ

لے بیق نے کتاب کے شروع میں علامہ بیق کے نام پر مسموں کی تفصیل دی ہے جن میں امیر عثمانی ہوا شاہ میر کے ناموں پر علامہ شمس قدس  
ان میں سے پہلے صدر کا نام اس نے اقل درجہ میں لکھا ہے اس حصہ میں اس واسطوں کے احاطہ اور بیق اور قنصات اور زکریا انکا بھی شامل  
ہی مرقیہ شہرہ را کہ اگر درست ہے، انکا مسموں نے بیق کا سامر ہے ذیل الدکانی لکھا ہے، و صحت ہضم ان اعلیٰ امی لہ کالی ان  
الطی الزیر الملقب بنظام الملک کان من فوجہا امین ذی الدکان وہی یبدا اعلیٰ طوی انگریز کا شرف و ریوڑنگ حق وہ دکان اس  
سے قریب تھیں جتنی میں شامل خرقہ میں تھا۔



رضی الله تعالی عنہ و او را چند پسر بود:

۱- ابو الحسن علی بن ابی طالب و احمد و محمد و ابو نصر - ابو نصر در طفولیت جدا از اہل بیت انتقال کرد.  
 و این ابو الحسن علی فرزند صبیح بود و در باغداد مدتی جوانی آپ عمر او صافی 'مردگار غمناک' نامزد سعادت او  
 می خواند و تقیم دولت در دفتر نگین و کنت خطوط اقبال بنام او نقش می کرد شعور  
 این الہلال ظرافت نعوذہ البیض ان سبب بدو کاملاً

و این ابو الحسن داسر پسر بود:

۱۰- یکی نظام الملک الحسن ابو علی 'و دیگر فیتہ ابی القاسم جلد آمد و دیگر ابو نصر اسمعیل  
 و احمد بن اسحاق را پسر ابو علی بن احمد بن ابی طالب بود' و ابو علی را عقب بود  
 و محمد بن ابی طالب را فرزند خواجہ امیرک نژاد بود 'و او را امیرک القریب نوشندی دیر علی بن محمد بن  
 ابی طالب' و منصور بن محمد بن ابی طالب و شامی محمد بن ابی طالب

و تاریخ فتوی بردی گوید در درج نظام الملک:

صاحب نظام ملک و زوی مسلم است      خنجر دی سبتہ و لاد کوم است  
 غلام ز کورگار مر او را بخت می      دیرا که عمر و سبب این عالم است

و عقب از نظام الملک

از فرزندان:

۵- فتح الملک المظفر بود و جمال الملک ابو جعفر محمد و قوام الدین احمد که بنیام بود بغداد و عثمانی  
 بن نظام ملک و الامیر بشاره الملک ابو الفتح جلد الرحیم و عز الملک الطغی و مؤید الملک ابو بکر  
 عبید الله و عماد الملک ابو القاسم و عقب دی بلوس است و امیر منصور و عقب وی به  
 زنی است:

و حرامر بود:

۱۰- رضی الله تعالی عنہ یکی در جلاله امیر محمد ذائق 'و دیگر در جلاله سبتہ ابی علی بود' و دیگر در جلاله امیر



امیر المومنین پسر خلیفہ ابی بکرؓ در جملہ پسر عزیز [عزیز] بگری

و در شان نظام الملک بلا در صدمہ ذرات تمکین نفاذ امر و نہی یافتند و سود ملک ایشان را تھنہ  
اقبال و سعادت فرستادند و چہرہ روزگار از گردہ ظلم بشنوند و اسای ایشان در جوارہ اکرام و ذراء  
روشنند و فخر الملک بذرات سلطان برکات و ذرات سلطان سحر رحمت اللہ تعالی گشت و امیر احمد  
در بنیاد بنامتہ سبط ذرات دارالحکومہ و ذرات سلطان محمد بن حکم شاہ مستظہر گشت و علما الملک  
بذرات ملک بوردی یونس بن ابی اسحاق و عمارت و ذرات ثروت و صفات ایشان گشت و  
توقیر الملک وزیر سلطان محمد بود شعر

یا دینہ بن وزیر بن وزیر      نشأ کالذی فی نظم الطور  
تکلم بن امیر و وزیر      دہ دیوان و شعر و سرور

## و عقب از فخر الملک المظفر بن نظام الملک

صدر الدین محمد بود و امیر المظفر و ناصر الدین طاهر و امیر المومنین علی و امیر جمال الملک دوست  
و طاهر و ابوالحسن و دوست را جمال بود اسرار بدین بازند و دلہا با آن سازند و بیبای حاجت  
بدشیدہ داشتند و ماو صہاحت سران افق گیر بای ایشان برداشتند

و کائن یوسف فی الجمال آتسہم      خلقہاء فی دہرنا من ہدم

صدر الدین محمد در ذرات کشہ آرد و سخنی سنہ ہدی مشرد غلبہ ناصر الدین طاهر بیست سال نفسی  
با نفاذ امر و تمکین (ص ۴۶) ابی بکر چشم زخم در ذرات گشت یافت و بدیم ذرات و سلطان  
سلطان سحر نظم السلاطین کہ قایم بود و سلطان سلطان آتسہ می فرمود در یک دیوان نوشتند و تفاسیل این  
در کتاب مشاربہ انتخاب کہ در کتابی ساختہ ام ذکر است

طبع کتب صفت نے کہ تاریخ بیکی کے ہر یک کی جہاں کے خود تاریخ بیکی کے شروع میں بیان کیا ہے کہ تاریخ نے کہا ہے کہ کتاب (امیر المومنین)  
کا منتخب نام لکھا ہے۔



و عقب از صاحب اجل ناصرالدین محمد است.

صمدالدین و قوام الدین الحسن بن ..... و شهاب الدین احمد اما قوام الدین الحسن بن ناصر الدین که وزارت سلطان سیلان و وزارت سلطان محمود غانی مکانی در آماست بود و در بیعت میتم است می منه ثقت و غیبی و خصایه الی یومنا.

## و عقب از فقیه اجل ابوالقاسم عبد الله که برادر نظام الملک بود

امام وزیر شهاب الاسلام حمد الرزاق بود و امیر ابوالحسن طاهر و حرمه که در جملة امیر رئیس اجل ضیاء الدین شمس الامرائی المالک ابوالحسن علی بن الحسین بن المنقری محمد الحسن بود و والده امیر رئیس اجل سید ضیاء الدین محمد بود رحمه الله و از خاندان نظام الملک بن جری نزاع است و از فرزندان خواهر ابونصر برادر نظام الملک جماعتی ازک نامده اند و می ششستند و از فرزندان مقیم الروسا منصور شمس الروسا ابوالحسن علی و امام بدالدین محمد حاجی و زاهد و سخی و معقل و اجل الروسا ابوعلی الحسین بود و از اصحاب ایشان کسی نامده است و اقراض و اختلاج نسل و عقب ایشان ماه یا نه الا ماشاء الله که در ذریع مجری با اختلاج حال و ثقت مال آمدند (باز رزوق) جوینده ترک [بگ] یا مرگ نامده باشد.

و عمید الملک حماد الدین ابونصر کندی صاحب مل کرده و انجا بکشته در مرد المرد و وزارت بر نظام الملک قرار گرفت جمیع الله الثالث عشر من ذی الحجة سنة خمس و خمسين و اربع مائة و مدت وزارت بر سن سال بود بتقریب و کثیر نظر الملک بالخواج و جهاد و صلح من اصحاب الجلائع فی العاشر

لله کما تالله و این ہے تاریخ پنج کے آخری کما ہے تاریخ العتق رحمہ اللہ من نسخہ خلا

الکتاب فی الراج من شوال سنة ثقت و خمسين و خصایه ملک اجل و رحمة الله



من شهر الله الملك وثمان سنه خمس و ثمانين و اربعماية وكانت ولادته في سنه عشرة  
و اربعماية و طالعه الميزان والشمس على درجة طالعه والشمس في الحمل ۲۰ والقمر في الثور  
۳۰ و زحل في الجدي والشتى في السرطان والمريخ في الحمل والزهرة في الحوت وعطارد  
في الثور والله اعلم

و اربع مصلی (بارع نفوی) گوید در مرثی نظام الملک شعر

آهمل نظام الملک (ملک) دودافزون بود بر خلق جهانی و زار تش بجهون بود

ای دنیا بختی او مستعد بود موسم که زمان رختیز اکنون بود

و رفت بقای سلطان ملک شاه بعد از وی کمره (۹) الطائر و بنت الزائر بود و او را زهر دادند

بر دست غلامی و آن زهر ششم ارب محوی بود و بخوار رفت حق تعالی بپرست فی مثال من خمس و ثمنین

و اجماع پهل مدد کنز بود تفاوت میان قتل نظام الملک و وفات سلطان ملک شاه رختما الله و اربع

مردی گوید در مرثیه هر دو شعر

رفت آمل بیری ملک عالم شد بود در (وزر) رفت قدیم او ملک اگر بود

با صدر جهانی دین مضر بهره بود در دعا که فراق هر دو شان ناگ بود

و قتل نخر الملک در فاشد بود من غمناجیه و من آن یاد دادم و در عهد کوفی در دهر ستای مسلم ادم خیرا بود

شاه این سلطان ۱۱۲۰ تا ۱۱۲۵ مرنه که گاه که ملک شاه جب دیگری مرتبه بخاری می دادی شمال ۱۱۲۵ مرنه که گاه که ملک شاه

کوفی الله شکر کارگشته که که چار چار مصری تا زنده طین و دیکه طری بمان جاری باشد که اگر غامی می به کوفی این ملک و بیجا در سر به دی

در شمال که در مرگ و آتش محوی برل خردی در حجه آردن بین مصر ۱۲۳۰ مرنه که گاه که ملک شاه جب دیگری مرتبه بخاری می دادی شمال ۱۱۲۵ مرنه که گاه که ملک شاه

چه و قال این بیجا الله بیجا الله صغیر صدق و هو من ذوات السموم الفا شرب منه قتل.

شاه در حجه که در مرگ و آتش محوی برل خردی در حجه آردن بین مصر ۱۲۳۰ مرنه که گاه که ملک شاه جب دیگری مرتبه بخاری می دادی شمال ۱۱۲۵ مرنه که گاه که ملک شاه

تجربا الله در حجه که در مرگ و آتش محوی برل خردی در حجه آردن بین مصر ۱۲۳۰ مرنه که گاه که ملک شاه جب دیگری مرتبه بخاری می دادی شمال ۱۱۲۵ مرنه که گاه که ملک شاه



و وفات فقید اجل القاسم جلالہ علیہ السلام بن محمد بن اسحاق لودہ در شہر سرزمین دکان مدت کہ پسرش شہاب الاسلام در  
 قہر قہر دکن (۱) بحرین بود فی ذی القعدہ سنہ تسع و تسعین و اربعماید و خواہر امیرک نژادبودی کہ نسب او  
 یاد کردہ آمد بخوار رحمت حق تعالی انتقال کرد فی سفر سنہ ثمان و صغیر و اربعماید و نو جد پیتہ اجل المہر  
 بہار و الدین فخر الاسلام رئیس انتہا علی بن ابی القاسم الحسینی القزوی بود و جد امیر مام غمیر الدین ابو القاسم  
 جہد الملک بن شہاب الاسلام و جد صفی الدین الحسن بن شمس الرضا علی بن منصور بن محمد بن اسحاق لودہ و ثقتی  
 مختص الدین مقدم الرضا منصور بالقہر فی رجب سنہ ثمان و خمسایہ و مات شیخ رئیس شاہ اخو فی ذی القعدہ  
 سنہ تسع و سبعین و اربعماید و مات شمس الرضا الدین علی بن منصور فی رمضان سنہ تسع و خمسایہ و مات  
 اخو رئیس الامام بہار الدین محمد فی طریق الحج سنہ ثمان و عشرین و خمسایہ و دفن بشہاد فی مقابر خرمشیر و  
 قال السید الامین الحوزی بن حجتہ اشدر شہد

### الشعر

بدی کہ بیک رہمات اند شد جانش بسراو عراق اند شد  
 عمری بودی بود و صدقانی کلی از جو در آمد بفرق اند شد

## و در عہد ما از اعقاب نظام الملک بود

### در ملوس

نصیر الدین ابو الفضل نصیری احمد

بایقہ حاشیہ صفحہ ۳۵۵ ای ہے کہ خود اس نے منصب میں در کچھ عہدہ ۱۲۰۰ تا ۱۲۱۰ ہجری قمری حکومت کیا۔ ۳۱۰-۳۲۰ ہجری قمری  
 وہ قتل فخر الملک کے وقت صوفی ۱۲۱۱ ہجری قمری فخر الملک کا قتل و شہادت تحریر کیا اسے اسلام میں دیکھو



### و در بغداد

نظام الدین ابوالحسن علی بن احمد بن نظام الملک و اخوه شهاب الدین افضل العالم ابو نصر محمد بن احمد بن نظام الملک

### و باصفهان

عبیرالدین ابوالحسن علی بن عثمان بن نظام الملک و فرزندان صدالدین ابوالحسن علی بن قزاملک ،  
ابوالفتح محمد و ابوبکر و ابوالناصر عثمان و علاءالدین احمد و کمال الدین یوسف

### و در هرات

علاءالدین ابوالحسن علی بن محمود بن تربت الملک بن نظام الملک

### (۱) در ایران

محمود و محمد ابی ایوب ابراهیم بن جمال الملک

و از فرزندان جمال الملک ابرقعبیرالدین ابوسعید بن احمد بن جمال الملک مدد و نواد پسر محمد کُنی فی  
سبزوار من یحیی الفلج و السرماسی لیلة الجمعة الثانی عشر من شعبان سنة تسع و اربعین و  
خمس مائیه دی اولاد جمال الملک و اسناد و انشا و کتانی (۹) صدالدین محمود و اخوه کج الدین محمد  
جانی علاءالدین محمد محمود بن کج الدین و اخوه ریحان هر دو کریم الاوقات اند و ناصر الایمان بنت قاضی القضاة  
محمد بن احمد بن محمد بن صادق مست و اتم اقبای بنت الرئیس جمال الرضا ابی علی الحسین بن المظفر رئیس  
بیته و از فرزندان قاسم الدین ابوبکر رئیس خراسان دمت دكدا، اشهد، دکن الدین الحسن علاءالدین  
عثمان علاءالدین محمود تربت الدین یوسف صدالدین یعقوب حدة الدین علی عزالدین ابوالفتح محمد  
عبیرالدین محمد دهماب، حسین الدین ابوالفتح جمال الملک و فآب قاسم الدین رئیس المشرق ابوبکر محمد بن  
قاهر بن جسد الله دمت دكدا، اشهد بجمع چشم فی اول اخر رمضان سنة ست و عسین و خمسین، غفر الله



لا و قدس روحه' ولادت او بدو است فی شهر سنه ثلث و سبعم و اربعمائه' ثانی مکی الی الی  
فی شهر سنه سبعم و ثمانمائه' جمادی الاول سنه ثمانمائه'

## عُدْنَا إِلَى التَّارِيخِ وَالْقِصَّةِ

پس الحق دستان دستان وقت که از درباری جزا دینا بساطل تا نزدیک رسید پنج هزار و دهم محمدی  
بیاد و گفت : در عرضش بر سبیل قناتی و دانی پیش ازین جمع توانستم کرد' و این مبلغ با الهام  
پس و او را دمی کرد و فرزندان را دمی سپرد و هان بقایان الامواج تسلیم کرد' و مراد زد و پنج سال  
بود پس خواجه الهامی بخیرت صاحب دیوان عید خراسان الهامی سودی بی المستزید است و خدمت ا  
می گذارد و بر منهاج استقامت و ادب دینی و راسخی دران باب عهای آورد سبک الهامی سودی بی  
المستزاد را مل و مبدع می طوس فرمود' و دانی مل سالیان خوشی کرد و آنها منافی گشت و طاعت نظام الملک  
در خاک طوس اتفاق افتاد و شاعر گوید شعر

بر وزیر و عالم و شاعر که طوسی بود - چون نظام الملک و غزالی و فردوسی بود

و سعادت سعادت : آن ولادت حاصل آمد و بترقیب قریب یافت و برضای امصار در قاطب اقبال  
برسیلت تا بدو اقبال و دایه دهم و ا پایت اختصاص یافت

و مهدی دولت اهل سلوک نهایت ملک محمودیان را مضطرب گردانید و مال و خراج در شکست و از  
عسکرات اهل طوس سودی پناه جزا دهم بر خواجه الهامی جمع کرد و هرج از ضایع و مقدار و جنگ داشت  
پس جزا دهم از دی بسته و باقی از دی تهاست و سودی بغزنی گرفت و خواجه الهامی با بیعت  
آمد با نظام الملک' و نظام الملک اگرچه کوچک بود با صوبت گردان میبست پیران داشت و نمود بخانی او  
طراز بودگی و هان بر دانی او علم کیاست و شباهت



و بهم شیخ الاسلام امیرکرمه دکن، الله حکایت کرد که پیش این تاجیت دکان وقت رئیس حمزه بی محمد بود پسر فقیه رئیس الدجده الله محمدی بخانی و دار ریاست خرد مجد بود آنها که سری شرف الدما الدجده الله محمدی حمزه بودی و من آن وقت از قنای یسار استغفار غارت بوم بکم اضطراب و قنرت او با صیحت آمده 'معدی با دای آداب سلام و نخیخت نزدیک رئیس حمزه رفتم' خواهر الدجده الله بخار ما دیدم در میان بازار بر دکان نشسته و نظام الملک با دی و محمد صبی نسیم شامست بر دی و دریده 'خواهر الدجده الله سرا پرستید و گفت از اعداد ۳ اکنون اینجا منتظم و اجازت دانی دخول یافتیم' من ده گذشتم رئیس ما پرسیدیم و در آتای سخن گفتم: خواهر الدجده الله بخار صاحب دولت بوده و صاحب جمال علی از [۱] قوام علی دور کرده و از کفایت و جایت بر سر مددگار افسری بوده 'امروز بعزمت لڑت (و اصحاب: نایب) خسته است و از جهت سریت (۹) مصایب علانی او از دولت گسسته او را بدلت حجاب بنوا گردانیدن خاصه که منزلی از دیه نوالا بر اینجا قطع کرده باشد لاتی کرم و بیادیت نباشد خانه الحوت بجات بواب القدام کما یخاف عذاب انشاس' رئیس حمزه سرا گوید: صدقت فیما نطقت' و لیکن من از این فراموش دکان پسر او چنین که ی نگرم صورت او عنوان از اقبال می بینم و او ما می بینم از بکتر جان دولت نادیده که می پندارد که بجزش او ما دید پر داده یا غورشید رفته بر فرق دارد شعور

لا یسأل السوء عن همایش

فی وجهه شاهد من الغیر

شیخ من بهالست با دی سماحت نمی نماید' اگر خواهر الدجده الله تنها می آید عزیز و کرم است و بواب غلب با دی ستازعت کند' پس خواهر الدجده الله تنها ده آمد و رئیس را وداع کرد و گفت بهالست خونی می روم که مرا با وزیر احمد بن جدید القاسمی حقوق نمانخت و بهالست است' می زسم که آگاه سانی غری [مکانی خان؟] لعنت که بر رئیس (زود آمد بپسر من زود آید دکن) بهالست خونی رفت



پس اتفاق چنان افتاد که خواجه ابوالحسن بغدادی بفرونی رسید در کتب سلامت و عالی اهتمام بهم  
داشت از آنکه اوشار و اصرار و اداس و غای سفر را چون از اهتمام فارغ گشت بر در گریه مودی  
(همه) با طایفه بوی دیدند، سواری بود انصواب : مودی او را بشناخت (و) گفت : ایستک بخاشی  
و جلا کار بر ما آسان شد فرمود ما او را برگزیند و باز داشتند و او می گفت شعر

أَتَقَلَّقُ بَابَ السَّجْنِ دُونِي وَ حِمَّتِي إِذَا حَبَطَتْ أَمَوْتُ عَلَى مَطْلَعِ النَّسْرِ  
لَقَدْ كُنْتُ أَوْصَالَ الزَّمَانِ دِرَاهِمَ حَقِّي وَلَكِنَّهَا الْإِتِّدَادُ تَجَسَّرُ كَمَا تَدَارِي

و وقت ماه رمضان بود، ناز شام چنان مانده بنهاده و شرط ضیافت افطار بجای آوردند خواجه  
ابوالحسن بغدادی را حاضر کردند اوی بنشست از آنده و رنج بر صفحات احوال او هرگز و آفت بخاورد  
او از جنب و تناول طعام معطل گشت، مودی ما بوی اتفاق افتاد و گفت : ای خواجه ماه رمضان  
در افطار مواظبت شرط است، خواجه ابوالحسن گفت : بچون طبیعت و مزاج متلاشی باشد و دل سوخته و  
هجرت بر فکر متغی غذا را بحال نازد و مرا بنذا چه حاجت است و از من تا آخرت رة اندک  
مانده است و زاد آخرت را طعام و شراب نیست که بجان و عمل صالح و تقوی و ثابت زاد آخرت است  
هر چه در عمر خویش هست کرده بودم بر بناداجیب از من بختی از جنت احوال عسکر و پنجاه هزار دهم  
از من طلب زمانی که مرا تحلیک جمع و ادای آن نیست و از نیست هست کردن تجوز سی بندگان  
نماند بود شعر

و مَنْ لَمْ يَرِ الْإِقْلَامَ لَمْ يَشْقَ نَهْ

تَعَالَى لَمْ يَنْفَعْ بِسُودَةٍ ذَكَرَ

دی هم به و کسی که عقل او ثمره تمیز دهد و رخسار او نور بهتری دارد و احوال او نشان مودی

مرا در طعام تا خوردن معطل دارد شعر

لَوْ كُنْتُ تَعْلَمُ مَا تَجَسَّرُ وَمَا تَصْبِي

رَقَّتْ عَلَى حَوَاشِي قَلْبِكَ الْحَشِيبِ



سوری با نفاکت طبع و دلیری او بر قلم گوید: ای دعاآی از دنیا! کانه حاضر کن! دعاآی فزونی را باقیاد و  
استمال مقابلی گردانید! سوری این تبار بیت هزار دم پاره کرده و پیش خواجہ ابراهیمی گذاشت و گفت:  
ای مقدار آن یزد که بخارمردی بدین واسطه از انظار امتناع نماید و من از شربت ماکلت او غرقم و الم  
خواجہ ابراهیمی گوید: من گفتم: ای حمید خراسانی! چه! زندگی بنزد کم خوش بگذاشتی و آسمانی سالی را بجا داد  
و باز بر بزم بختی و شتاب خوشی را بجوم ثواب سپهر ایم خوش گردانیدی شعر

ولست منک مواهباً عیسو سناه

لو کن فی ظلی لکرت نجوماً

و آن شب با بی فیس و دل شادان شب میروست و ما ختم دیگر روز گفتیم: امروز خوشی را بر  
دین و دهم بیدان رفتم و در سطح نظر وزیر ایستادم و وزیر صاحبی در می تاقی زد و  
سر در پیش آهنگ محتم: صارت المعرفه نکره، شعر

نسیت اخلاقی حمودی کاشنا

عل جبل ابلان لم تنتجج

خواستیم که باز گرم اعدای آمد و مرا با سرای غامی وزیر بود و وزیر بعد از فراغ در آمد و مراعات تمام  
واجب داشت و گفت شعر

تذخر ییل وجهی تدبیراً و ملکا کیمیا و فوناً عظیماً (۱۲۴)

و قال سقی الله عهداً تنو فیابیل شهاباً و اثنی نعیماً

زمانا کالفاظ سعدی صحیحاً فعدا کالفاظ ییل سقیماً

و قفسه بر دی حوض دادم گفت: فردا که آفتاب از شعاع خوش زده سوده بجهان بر آید و مشایطین

قلت ما در زندان زنجیر باز در آمده خواجہ سوری بخدمت در آید تا حق خدمت کند و تو بر اثر دی

در ای تا آنچه از اکرام و اقام واجب بود در باب تو تقدیم الله و از سوری شکر کنی که بیان دین

از نهایت و تعداد [آی این] عاجز آید و قلت المائت و استقامت بشریت با داک جل و تفصیل این



نزد کہ شکر دشت بوستان مزید اضافی بود کہ امروز سوری ناکزدانی این دولت است و وقت این دولت  
 بہتر دیدہ است ' سیاست و تأویب ہادی خطابہ نقالی کرد ' می بر تالونی دہشت اور برقم و عقد این شکر  
 نظم دایم سردی بیرون آمد و مرا گفت : ای خواجہ نعمت صادر نامزدہ ما شکر کی پیوندی انجیب عانی و بدلی  
 مستحق است [م]

أَسْأَلُكَ يَا لَيْكُشَّمْ اَنْتُمْ شَكَرْتُمْ      إِيَّاهُمْ كُنَّا هَذَا الَّذِي (نَالِجِيْبْ  
 وَأَنْتَ امْرَأْتُ يُمْدَى اَلَيْكُ حَرَامَةٌ      وَبِهَا وَبِئْسَ حَقُّكَ لَحِيْبْ

و عالی آن می جزا درم سا کہ از می سترہ بود عرض داد و بدل زشت ' و این واقعہ بیکوتری دینی  
 غم افتاد ' و ازان نہایت یافتہ نہایت باقی تفسیر از دست فیشل  
 و غرض از تقویہ حال (مہم) خواجہ الدہلی بر سبیل تفصیل آنست کہ دی از بہتر بود از دیہ اکو دکن  
 و پدر فقیہ اہل بود و فقیہ اہل بد امیر رئیس اہل فہام الدہلی محمد بن علی بن الہیسن بن المظفر بود ' و ازین خاندان  
 دینی تائید فرمی است شاخ '

## خاندان حاکمان

(ص ۵۵ ب ۱)

و بعد ازین خاندانی حاکمان و فخریانی ست کہ اسلام می بردہ اند و ایشان از فرزندان خویہ  
 بن شامیت ذو الشہدایی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اند و قرار داد اہل ایشان قصبہ سہار  
 بردہ است از نای داشتان از نای ست ' و حاکم امام ابو سلیمان قدق بن الامام ایوب بن  
 الامام الحسن ازلک ولایت نیمابرد آمد بقضا و قزلی دلائل بفرمان سلطان محمود دس ۱۰۵۵ و حرکت و وزیر  
 احمد بن الحسن المیندی الملقب بشمس الکفایۃ ' یک چند باصالت قضا فیما بعد ازین فیما بعد قضا بقضاۃ

صلی اللہ علیہ وسلم : تقدیر است

صلی اللہ علیہ وسلم : تقدیر است

صلی اللہ علیہ وسلم : تقدیر است



علاء الاسلام ابوالمناصحه بن الامام الاديب ابی سید محمد بن احمد پس استغفار خواست در تاجت بیعتی بیامی  
 خرم در دیه سرستانه از حدود قصبه و اینجا منزلت شد و قضای این تاجیت بیعت وی حاکم ابوالحسن ایزیدی  
 بیمار می داشت و قضای مسلم و دهقان بفرزدان داد بیعت خویش و با ابوسعید الحسن و احمد و نقل الحاکم  
 امام حنفی القاسم الامامی ابوسلمان قنقی بن ایدب بنایرت بیعت الی بوار رت اشق تعالی یلله الحمد القاسم  
 بن شوال ستم قس عشره ابراهیم و العتب بن الحاکم الامام ابوعلی الحسن و احمد و ابوسعید الحسن و العتب  
 بن ابی سالحین الفیته ابوسعید محمد در کذا علی و العتب بن احمد محمد علی و بنائی

و حاکم امام ابوعلی قاتی رتقی شکلات شرعی بود و در شکلات فادلی در نیابور رجوع بادی کردی  
 و بنیابت قاضی افتخار ابوعلی الحسن بن اسماعیل بن صادق یک چند قضای نیابور داشت یک چند قضای بیعت  
 و در وقتی که بنیابت کمر می رفت از دران سلطان غزل یک محمد بن میکائیل بن سلوک در حق او این مشال  
 نوشتن بوزیر داد عزلت و برانشی انری ازکی محمد الملک بن محمد بن یوسف وزیر دین مدب اقام ۴ مر اش  
 و قتب و وزیر خلیفه پیش ازین بود و معضون المثل

کتابها الحال الله بقله الشیخ الرئيس الزکی و امام عزة و تائیده ابرین الزکی و نس  
 الله تعالی عذرا جديداً والحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی محمد و آله  
 و اصحابه الانبياء المنتخبین هنا وقد عرفت الشیخ الزکی صدق اهتمامنا باحوال  
 العلماء حتی تستمر علی النظر و شدّة اعتنائنا بامورهم فقمی علی استفتاء  
 الخليل و حصول المرام و هنا الحاکم الامام ابوعلی بن ابی سلیمان امام الله فضل  
 من له البیت التامیر و المحک الصمیم و ورد بانها زائراً داعياً مجتهداً قلعید  
 علی جناح النهج مستطیعاً دایماً فی نوازة بیعت الله المحرم والحج فقلنا ادعیته  
 و امضینا عزیمتته و اوجبنا علی من یجتاز به و یحلّ تجاهه ان یؤمّن له



گفتا و سبعا و یترله منزلتاً مباحثاً نمویا و عینده باها و علیه و غیر این احتیاج  
 الیه و الشبهة الزکی ادلی من بدل فی حقه عنایت و یکتسب بسببه الجمیل  
 شکوه و مدحته مکتسباً لاحادنا الطیف و ارتضاتنا الملیف انشاء الله تعالی  
 و کتب بالمشال و رسالة الحاجب الخاص الی منصور سلو تکین فی ارجاع جادی الاخرة  
 سنة خمس و خمسين و اربعماية

و ولادته ماکم ام علی بود یکه الحجة السانی و العشوی من شوال سنة تسع و تسین و ثمانم و دهات  
 او بود فی سنة ثمانم و اربعماية و شصت و یک سال عمر او بود که یکشمار روز مگر در ایام مرضی از مطامیر و فاکو  
 علمی و ریاضت برینا سود

و او را افعال دس و ادا و مصابرت افتاد با امامی که حجة رئیس ابو محمد الله محمدی یحیی او را از نیا بود  
 با نیکی آدرود و بود و اینجا از بها و کرده با دوا و لطافت و هو الام شرف العالین ابو القاسم عبد الحسین بن  
 الامام یوسف بن الامام جعفر بن الامام محمد بن ابیهم بن کشمور و کشمور هو الامام ابو علی محمد بن قمری انصاری ممران  
 انیسایری و کان مسکن الی علی کشمور فی سکنه برب دکن و اول مسجد مروت و صبح الامام یحیی بن یحیی  
 و ثانی الامام ابو علی کشمور سنة سلج و ثمانم و اربعم و این امام جعفر بن محمد مندم حای اصحاب امام ابو حنیفه  
 بود انیسایری و از دار خلافت فراغت و اقبال بسیار یافت و از منقوش دی است در حق بعضی از سادات

شعر یاسید السادات یا جدار الدجی قد حلّ فی قلبی هوک حلولا

واذا انقهرت بنخل جبدک لوضوح لذوی الخفا من الاحبار قیلا

اعطاک بیک رفعة و معیادة و کلن بربک هادی و کسلا

و فرزند او را امام یوسف بن جعفر انیسایری قرائت کتب اربعه در منصور قرائت در بوار مسجد دعا  
 در سه ساخته بود هر روز آورده امیر خراسان ناصر الدوله ابوالحسن محمدی ابوالحسن محمدی اسلام و زیادت او آدمی



و انبای اهلی آن عهد و ادم با خرم تمام روی نوشته و این امام با دست پنج ذیت زیادت که در روز  
نوی بجای آورده است و از منظم او این دو بیت است :

طلب العلوم مذلة و عناء و السهو عنها كربة و بلاء

خاصیو حل طلب العلوم فانها بعد المظلة راحة و حكم

و پس او امام شرف العالیین الانعام جد العزیز بی دست که از نیلوار با بیتی که یکجا عهد بود و  
در اواز علم تجرد و در هر یکی بجایت ریده بی که آتی شده و امام ابو حامد جرجانی گوید حدیثی بود :

تبین لی ان یس للناس کلهم اصغر تریخی بالکتاب المشرتب

کشف الامم المستغلام بشوراء ابی قاسم عبد العزیز بن یوسف

و او بجایت قضای نیلوار که حدیثی از جهت قاضی انقضاء الامم العزیزم قیده بی غیرت و او بدو بدی بود بد

حاکم امام شیخ الاسلام ابوبکر البیہان محمد بن العزیز و تریخی امام شرف العالیین الانعام جد العزیز بی  
دست از طریق مصابرت در ادب یا دبی دکنه بود با خواج محمد بن احمد بن مریم و کان الامم الانعام  
جد العزیز شایان و دلاوت بدی حاکم امام شیخ الاسلام ابوبکر در نیلوار بود است فی سنة عشرین و  
اربعمای و خطابت نیلوار یک چند برسم او بود بجایت امام اسماعیل بی عهد الرحمن العبادی و یک چند  
باصالت مثال الامم القادر باشد و بدی آدینه بعد از غار و دیگر در جامع قدیم وقت مجلس دخط او را  
مبین بود مثال واد الحافظ و اشترک سلاطین و تریخی مد که نیلوار سرور بود بحکم است من جان غیر بکرم یقوم  
و در انبایه اسلاف را قضا ابیو صالوی فرستادم و یک چند در قضای نیلوار بچار داشت

بجایت قاضی امام مصدق بن اسماعیل بی صاعد و دست ده سال قضای ناصحت بودی موقوف بود و تریخی  
فی سنة اصدی و خمسایه و بداد او قاضی امام مدیه انقضاء الامم در کس قضای ناصحت بیت و قضای  
استر آباد بچار داشت و انتم الی جوار رحه الله فی شهر ربیع الثانی و خمسایه و قلت فی مرثیة :



قضی نجبه عنی الامام ابوالمحسن      و غادره حزناً یبیتاً واسع العطن  
 وكان غریباً فی الزمان و اهله      ذاب الی الحقائق شرقاً الی الوطن

وله

از دقات اجل زخمی اندیش      گشت آزار علم و فضل تباه  
 رویای سیاه گشت سپید      رویای سپید گشت سیاه

و بلم و دیانت و درج و امانت ایشان زمانه از جمالیات غرض طرد خواست و بر اهل و انک  
 مسلمانان امان سایه افکند و ظلم و جور و دیکس قهر شد و کارها بر ملی نظام انتقامت یافت  
 «عقب من الحکم الامام ابی علی الحسین بن ابی سیدان صدق بن ابوب حواله الحکم الامام شیخ الاسلام امیرک الاسلام محمد و تالقی الامام امیرک الاسلام  
 فی و عقب من تالقی ابی علی بن الحسین بن صدق بن ابی سیدان صدق بن ابوب حواله الحکم الامام شیخ الاسلام امیرک الاسلام محمد و تالقی الامام امیرک الاسلام  
 بنات «و عقب من جمال الحکماء ناصر محمد و «الاقام» درج ابی اقسام علی بنات فی ستره خیم و خمسایه» و  
 عقب من محمد بن ناصر و ابی منصور و ابی و بنات «و عقب من الحکم الامام شیخ الاسلام  
 امیرک ابی سیدان محمد بن الحسین بن صدق حواله الامام و تالقی شمس الاسلام امام الامر الی الاقام زید بن محمد و  
 الامام حمزه و الامام الحسن» درج الامام حمزه و لا عقب له و من منظور اول شعر

ایا من دایه عین الصواب      و یأ من بابه حسن المآب  
 حضرت الباب مرامت و اتی      رضیت من المنیمة بالایاب  
 تجتهد الآن عندك وانت شمس      و نور الشمس یستقر بالخیاب  
 الیک احتاج عزی و انتظاری      کما احتاج السوال الی الجواب  
 ذاکرمنی بفضلک بیا ملاذی      و شرفنی بابطال العجاب  
 عتاب شو حرمان و هجر      عذاب فی عذاب فی عذاب



و آنام می شن در حفظ اصول ادب بجائی نرسد که استاد امام محمد می دانی گفت در حق او نمی گفتند  
و هو الحمد:

آن پدر امام سید شمس الاسلام الواقع کرم زید بن محمد ولادت او داده است روز چهارم شوال سنه سی  
و اربعه و اربعه و دهات او روز پنجشنبه بیست و هفتم جمادی الآخره سنه سیع عشر و غمراهی است و بیست و نه  
سال در بخارا روزگار گذرانده بود و آنجا حلقه شده و بانکه آن بلاد اختلاف داشته و از انواع قوم حلقه دانه  
محصول کرده و از اختلافان دلداد در آن ایام الامام ابوکر محمد بن احمد بن افضل اهرسی و الامام ابو جعفر احمد الحسینی  
بن ابی الحسن الکاشغری الملقب (۱۶۱) با افضل و الامام ابو جعفر حسن الاندلسی ابوکر محمد بن ابی سهل المرغنی و  
السید الامام ابوکر محمد بن علی بن حیدر الجعفی و از شرکاء او بوده و الامام الامیر برکات الدین جلال الدین بن  
عمر بن جلال الدین الخاذه و در آخر عمر او که چشم او را ضعیف دید از بیروست و داغ و کثرت تکرار و ملاحظه  
بیر زنی که گفتی از همان قوم عادت بیاید و کجائی خوشی مشهور گردانید و علاج ناصواب بی معرفت اصول در  
درمانه چشم او بجای آورده در سنه ثلث و غمراهی چنانک چشم او بجا شد و آن بیر زنی شب گیر کرد و  
بگریخت و کس بر اثر او رفت باز یافتند مکان الاصلی احوالها و السماء و دفعتها و چون بدی رجعت  
گشت این دو بیت افشا کرده

لغو غلب عن عیسی برغمی نوسه فضا غاب عن دمار الجواهر شواهی

شیاطین دهری قادرین فلک التلق فانتبهتم من ناظری بشهاب

و ذکر او امام ابو الحسن بن جلال الدین اهرسی الخلیف بنیامور در تاریخ بنیامور نام آن سیاق التاریخ  
مربوط تر ازین آورده است و امام علی بن ابی صالح المالکی الخراسانی هم چنان که این معنی نظم و بیان ایشان  
باقی تر و ضم الاصلی افضل و من مدح اباه کأنما مدح نفسه و الملقب که والی الامام ابی القاسم  
نزه بن محمد البیضاوی الامام بنی و مفتی الکتاب ابو الحسن بن محمد و الحسینی و علی و محمد و الحسینی قاسم درجا و علی  
درجا و الحسینی قاسم و علی و الحسینی سنه و لم یعقب و من منکوم انی یحیی الامام ابی القاسم قد و هو یکنی  
من عده الخلفاء اهل زمان الملقب بامیر [ابو یحیی]



## شعر

لیدی فی کتاب اصبح ماء      فهل ارجی یا قوم منه شفاء  
یضر ولا یخیر ینفع و اثم      یضیح خیرا او یلحق ماء  
الا بها اضر الدهر هل انا واحد      لواء صرورت الدهر منك ذواء

## البیہقیون

جمعی از بزرگان و افاضل ہندو اند و راج ڈسٹریکٹ بختہر ملک ایشان ہندو و اصناف میں ہندو اند  
از سوی دادہ 'و جد میں ہندو ارمیں اسلم ابو القاسم علی بی ابی القاسم الجیس بی ابی الحسن علی بی جہانڈ  
بن طاہر بی احمد بی سکوب البیہقی' ابو الطیب طاہر بی احمد الفقیہ روایت کند از خال غریب الفضل بی  
المیقب' زنی فی مسکہ سجا باد ریجیا بادہ ابیہتی فی سنہ ثلاث و تسین و ثمانیۃ و او برادر دادہ جہانڈ  
بی طاہر بی احمد الفقیہ ہندو ابی تم خواجہ ابوالحسن البیہتی' و خواجہ ابو القاسم الجیس بی ابی الحسن البیہتی مروی  
شہاب دہشم ہندو و نوک دودگار او دا عزیز و گرامی داشتندی و والدہ دودختر ابو الفضل بی الاستاد اسلم  
ابوکر الامدزی ہندو و استاد عالم فاضل ابوکر خوارزمی خواہر زان محمد بی میری الطہری المورخ ہندو کہ تاریخ ہجر

لے اصل دیکھ مصنف نے من ادب پر لکھا ہے : ایک دیکھا اجنت ہاسی زبیر برہمنہ را گرہند قبیح از ہندی حکم اہلک ۱۰۴۰  
راج کی تشریح مصنف نے من ۱۰۰ پر لکھی کہ ہے : ابی ہامیت دیکھا قبیح بی اما دادہ قسمت جہانڈ ہندو قسطنطنیہ ماراج نام کہ ۱۰  
دیکھ جہانڈ ایک دیکھا چارہ ۱۰ ماراج بیٹی تھانہ راج دیکھ ایک حد درجہ ہندو بی مراد بولہ راج چارہ ایک نیست مراد آفت  
کہ در محل اندر ای ہاسی بیاد کہ راج حد اقصا میں ہر کہہ کہ آئی آگاہ نزدیک یکدیگر جمع شوند و جہا و صحت سازند ای ماراج خواہد  
در حد ۱۰۰ دیکھ ہر بی دہشہ منزل کہ محل ہندو دیکھ سمت آئی ماراج خواہد آجندہ مراد کہ ہندو آئی ماراج خواہد  
تھ مصنف نے من ۱۰ پر لکھا کہ کچھ جہات میں اس کو بھی یاد رکھا ہے دودن بگہ قاتلایا یاد مراد ہے  
تھ اعظم مشورہ میں یہاں سے کہ جہات روگنی ہے



و تفسیری از خواننده و حاکم از جمله حافظ در تاریخ بنیامید یاد کرده است و مصنف این کتاب برقی تزارع  
 دارد در تعقیب و تالیف تاریخ و قبل (۱۱۶۲) ان البیرونی خراسان و ابوبکر الخوارزمی می گوید شعور  
 بآصل مسندی و بنو جهمیر فاشخونی و بیکم المود خاله  
 و اشهد و رسائل و معتقدات ابوبکر الخوارزمی در جهی منتشر است. حاکم از جمله حافظ گوید در تاریخ بنیامید:  
 مسائل ابوبکر بنیامیدنی بالاسامی و الکلی و الاقارب و المبروح و العدل من دولة الاعادیت و  
 اخبار مشایخ المحدثین حتی التقریر فی حفظه و فقهه و علمه. توفی لیوبکر محمد بن العباس  
 الطبری الخوارزمی فی النصف من شهر الله المبارک رمضان سنة ثلاث و ثمانین و ثلثمائة  
 و دال تاریخ کوفی [کوفی] که ایشان را تخلص خوانند فاشخونی آمدند بدین ولایت و در عبادت کوفی و کذا اجماعی  
 از دوستان بیان فرموده (الاقاسم بن ابی الحسن البیهقی را بگشتند و سلام شد که آن نقل عهد بود و نقل خطا  
 یوم الاربعاء التاسع من رمضان سنة ثمان و ثلثین و ربعمائة و بمقتاد و شیخ شخص را بتقاضی او فرستاد  
 که جو شکر بود و در قتل وی و قتل پدرش ابو منصور و درین تاریخ بترم رئیس علم (الاقاسم بن ابی الحسن  
 البیهقی در قزوین بود پس عالم بکین و بحکایت آمد بیک الامام الرابع من عموم سنة ثلاث و ثمانین و ربعمائة  
 و ولایت میداد که نایب رکن الدین ابو منصور رحمت الله علیه بود. هم اندرین شب اتفاق افتاد بود و والده هم درین  
 عالم (الاقاسم دختر خواهر امیل ابوالحسن علی بن محمد بن احمد البازرکان بود و او نیزه از جمله محمد بن یعقوب  
 الطبرسی بود صاحب دیوان و ابیامید و فرزند او افضل بن محمد بن یعقوب منصب وزارت یافت و  
 عرق داشت از سوی والده از یکایکان و بیکم قرآنی که با امیر ملک میکال داشت خراج او در سبب و شیخ  
 اتفاق کرده بودند و بدانش ابو علی احمد بن محمد بن احمد البازرکان هم داند خواهر افضل الخوارزمی بود و از  
 احباب افضل الخوارزمی بود و در پیششند ابوالحسن سید علی بن سید بن ابی افضل بن الامام ابی بکر  
 محمد بن ابیاس الطبری الخوارزمی اتقی الشیخ الامیل (الحسن البازرکان) و الماشیخ الرابع من شعبان سنة



سج و عیسی و ابراهیم رحه الله علیه، قولیت اینست: اینست اتم هدایایم از الهام الهی و الهامی می منورست غایت و تمجید  
 و درجایه و در این انبیا و اسجد افضل بن علی فی اثبات عشرتی در باب ست امدی و ابراهیم و ابراهیم و توفی  
 رحه الله فی شمال ست ست و عشرتی و غسوله و خواهر ابوالحسن بی هفتی تحمل سعادت و رسالت کردی از  
 نوک آل سامان بدر خلافت و انتخاب من ابوالقاسم حسین الشیبی و ابوسعید الحسن و این ابوسعید یک چند نیامست  
 عید خراسان محمد بن منصور انصاری چهار داشت در نیمه بدر وادی در خدمت سلطان الب ارمغان بطور مد  
 رفت و بسیار بنده آمدند و انتخاب می لشکر ابی القاسم الحسین الشیبی هدای ارمغان عالم داده و انتخاب می  
 ابی سعد الحسن علی و محمد (۱۳۲) و بنات و از غیرگان او باشند بدرطریق امیل خراسان اسماعیل بن ابراهیم  
 بن اسماعیل الدیلمی و اسماعیل و ابی اسماعیل عالم و معروف و مستظهر بوده است، ذکر او در تاریخ محمودیان خواهر  
 ابوالفضل بی هفتی آورده است و گفته اند که در مجلس تخریب او وزیر مظفر زرقی دکنه بود غشی و بوقاضی انصاف  
 ابوالشیم و قاضی انصافه صاعد را اجتماع اتفاق افتاد و چون وزیر مظفر بازگشت در وقت بر نشستی  
 قاضی انصافه ابوالشیم بازوردی، او گرفت احانت را بر رکوب و بد من رئیس عالم ابوالقاسم الشیبی  
 از احرام بدر گذر کرده است و باطل خبر و از مشغوم او این ابیات در کتب آورده اند

تصیبهک من قلبی و روحی و امیر

و فی الحب قد اقبلت هنک فصیحی

ومن اجل انی قد احببتک خالصاً

امری الناس احبانی ولست حبیبی

انتم بقل القاک شعر

مردم هر دشمنند و تو دوست ده

ای فردم هر که با تو افتاد مرا

وقال فی حرثیه ولله ابی شجاع الحسین

بکیک من فطیر احزانی علی دلدی

اذا تذکرتک ایماناً مضین لنا

بکاء قلبی من حزنی علی کبدی

بک سوادی علی بخند ولا عجب







رفتند علی الفضل الذی اخذنی به الشیخ الرئيس العالم ادام الله نعمته فلا حقرنی  
العبد المتقادم وان لرائه ساعة من الدهر و لحظة من العمر و ان من شوق الیه ما  
عادت له الاشارة ترجف و الدموع تنطفئ اذ کان الاحتجاج و الشهاب غرق لم یخلف  
بروده و المشیب غریب لم یقبل وقوده و ها انا ذا بلغت من العمر سوا طر و عطلت  
الفراس الصبی و بواسطه ثم رنعت علی ما صوت فیہ القول من مکاره بمثله بشب  
نار البیروج فی اثناء الجوانح و یستنزل العصم العواقل الی سهل الاباطیم فشمعلت  
شعفا و اهتزت شونا وقد فوکت الوناسة الی فلال و اسدت بانتصابه هذا المنصب  
العظیم و المقام الکبیر و لو لا تلافیه الفضل و اربابه لضرعت خندهم و لمست  
جندهم اذ کان الامر قد انحنی الی قوم عتدا الادیب ذهابا غیر مغفور و اهللوا رجعا  
غیر مملون ففی الله به مکانه و شیعین ابرکانه و اعاد هجاهله معالرو مغاصره مغفم حتی  
وقفت علیه آماد الاصل و ضربت الیه اکباد لا بل و این نام امت مطلق بری قدر و بری  
موش کما بیت الله

و چون نظام الملک صد دانات را بکافیه غریب مزنی گردانید در مجلس وی رفت و گفت: ایها الزبیر  
اسمع قل الله تعالی بیث قال: تکرر الدمار الاخر فاجعلها لسلوک لا یجری فتنه و ده و اعلموا فلا یحی  
ولا ضلانا و بجهت از سمات الخیر امانت بهاء و رفعت و فاد امر و بما را کار فرمودن و شهرت را  
تراجعت کردن، بعد از این که تا این هر دو سراج باشد چون فکر عمل سادت کرد سقادی از راهر باید  
گرفت، بعد از این هر دو نظام الملک بشرب غر و نقای شهرت بر غلات شریعت مشغول نشد، گفت یک سراج  
کما بیت بود، پس نظام الملک او را گفت: یا مانه حضرت مقام کن، گفت مرا زبان داد و شما را سود نداد

له اصل: اترج

له اصل: تنف

له اصل: ذکریر

له قرائیج ۱۰۰ و صده الحکمت ۱: ۳۰

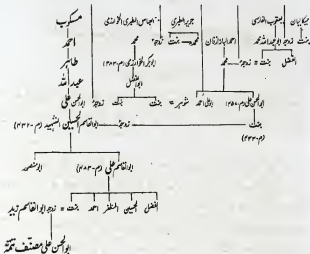
له صحت صدهم







۶۔ شجرہ نسب ابو الحسن علی ندواری از جانب مادر





## تبصرہ و تنقید

۱۔ فہرست کتب عربیہ موجودہ کتب خانہ ریاست رام پور

(مجلد دوم، حصہ اول)

مطبع سرکاری رام پور ۱۳۱۵ھ تصدیقات و تفتیش کلاں ۸۹۶ (پیش کشش) + مصحفات و اشارات کتب  
قلم ۲ + اساتے کتب مطبوعہ فہرست برقیہ فی و مصنف و صفو و بہ ترتیب اہمیت ۲۳ + فہرست کتب  
صح احوال ۱۸۴۵

مسلمان ہند کے حقیقی سربراہ مغاخر میں کتب خانہ ریاست رام پور ہے جس میں بیش بہا ذخیرہ قلمی اور  
مطبوعہ کتابوں کا جمع ہے۔ فہرست زیر تہمیر کے شروع میں جناب حافظ احمد علی خاں صاحب ناظم کتب خانہ  
ریاست نے پیش کش کے عنوان سے کچھ مال اہل کتب خانہ کا دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتب خانہ  
باقاعدہ خرید کتب کا مسئلہ اظہار گذشتہ صدی کے اواسط میں شروع ہوا اور گو جب یہ ہندو کتابوں میں اضافہ ہوتا رہا  
مگر کتب خانہ کا نظام موجودہ جدید میں مکمل ہوا۔ طرارت جی: جیٹ مقرر ہوا ۱۳۱۵ھ سے ختم شدہ تک  
چند لاکھ انگریزی ہزار ایک سو چھتیس سو چوبیس چارہ آنہ دس پائی کتابوں پر صرف ہونے والے کتابوں کی تعداد جو ۱۳۱۵ھ  
میں ۱۳۱۵ھ قمری ستمبر ۱۳۱۵ھ میں ۲۳۱۱۵ تک پہنچا دی گئی، ان میں ۲۳ قمری اور باقی مطبوعہ ہیں۔ قلمی کتابوں  
کے چند اور مشہور عالم ذخیروں کی تعداد بھی طالعہ ہو:

۱۱۵۸ قمری کتابیں

ہندی (دعویٰ و فارسی و ترکی)



۴۲۰	تعلی کتبیں	پیش میرزیم رحلی فارسی، ترکی اور ہندی
۴۳۱	"	انڈیا آفس رحلی و فارسی
۱۸۸۳	"	یکمیرج یونیورسٹی رحلی و فارسی و طب
۴۳۴	"	اکسفرڈ یونیورسٹی رحلی و فارسی
ذایہ از ہزار	"	بکی پور رحلی و فارسی

کتاب داد نامہ پور کی کتب عربیہ کی فہرست کی جلد اول دماغی الملک، الختم محمد امین خان صاحب کے صلب المکملہ میں طبع ہوئی اس میں کل ۳۰ روپے و فیو ۱۰ + ۴۰ صفحات تھے۔ اور ہر صفحہ کو ۷ خانوں میں تقسیم کر کے نمبر شمار نام کتاب، اہم مصنف، اہم تصنیف، تعلیمی یا مطبعی اعداد صفحات اور کیفیت کے عنوان سے ہر کتاب کا حال جداول میں دیا گیا تھا۔ اگر یہ حال بہت اختلاف کے ساتھ دیا گیا تھا۔

جلد دوم کا حصہ اول اب شائع کیا گیا ہے۔ یہ مکملہ فہرست عربیہ کی جلد اول کا سب سے پہلی اس جلد کے ص ۴۰۰ تک ۷۷۷ نوٹ فکر ہوئے ہیں ان کا مکملہ اس میں عنوان دی ہیں۔ البتہ نمبر موجودات کا خانہ برصایا گیا اور ہر کتاب کی تعلیمی، شاعر، مطبع، خط اور شروع اور آخر کی جداول کے علاوہ کتاب اور مصنف کے حالات نسبتاً بہت دلیلا تفصیل سے دیئے ہیں 'فہرست کی جلد اول میں ہر حرفی کی کٹائی کو ترتیب ابجدی سے مرتب کیا گیا تھا۔ اس فہرست میں چونکہ اس ترتیب کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اس لیے اس کے شروع میں ہر حرفی کے اعداد کتب کی فہرست بہ ترتیب ابجدی دے دی گئی تھی۔ مولیٰ محمد بنی صاحب نے تنہا اس فہرست کو بہت

لے لی اور اس کے لیے دیگر جزیلی ڈی بڑا کر اپنا مسلمان اور دم مسئلہ ۱۰ حصہ اول ص ۱۱۲ جلد دوم ص ۱۱۸ جلد دوم ص ۱۱۹

نے ایک نیکو پڑا ہوا نسخہ ۱۱۱۰۔ فہرست دوسرے جداول کے ویسے ہی لکھا ہے کہ اہل ان کے کتاب خانہ میں جو سات جزو جلدوں کی کتابیں ہیں۔

لے کر باقی دانی میں جداول کی ترتیب سے ترتیب ابجدی ہر حرفی میں البتہ حق۔ لیکن اس میں ہر جلد کو صحت جو درجہ صحت میں ہر حرفی کی دلی میں کتابوں کو ترتیب دانی سے بھی مرتب نہیں کیا ہوا مثلاً ج۱۱۰ البتہ (ذکر ۱۱۰) ہیں ہے اور دوسری ای میں بھی لکھا ہے (۱۱۰) اسکا درجہ ایک ہی کتاب کے شروع و طبع کو اعداد انکان لکھا بھی نہیں کیا گیا۔ مثلاً شرح ج۱۱۰ اکر دوسرے ۱۰۰ ہے اور اس کے دانی ۱۱۰۰۰



عنیت سے مرتب کیا ہے اور جناب احمد علی خان صاحب ناظم کتاب خانہ کے دربار کے ساتھ اور ان کے حکم سے شائع ہوئی۔ اس جلد کی تقطیع پہلی جلد سے کسی قدر بھڑٹی ہے۔

یہ فرستہ قدردانی کے قابل ہے اور جناب مرتب کو لاکھام بہت داد ان کی عنیت کی ملنی چاہیے۔

دوڑوں جلدوں میں جو اب تک طبع ہو چکی ہیں۔ میرے صاحب سے ۲۰۵۲ جلدوں کا ذکر آیا ہے لیکن میں سے بعض میں ایک سے زیادہ کتابیں ہیں، مگر کل تعداد چوبیس ہزار سے زیادہ ہے اور پہلی اور دوسری جلد کی جامعیت کے درمیان ۶۶ برس کا فاصلہ ہے! اس سے اندازہ لگایا جائیے۔ کہ مکمل فرستہ اگر سب حالات نواقی میں ہو وقتاً فوقتاً ہی سے تو کب تکل ہوگی۔

یورپ کے کتب خانوں کی فہرستیں جہاں تک میں نے دیکھا ہے۔ کبھی اور مملوہ کتابوں کی الگ الگ ہوتی ہیں۔ مملوہ کتابوں کا حال عموماً بہت اختصار سے دیا جاتا ہے۔ البتہ کئی کتابوں کی فہرستیں مفصل ہوتی ہیں۔ کبھی بنا پر ہم کوڑ حافظہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر دوسری جلد کے حصہ دوم کا مواد مرتب ہو چکا ہے تو مولیٰ کتابوں کا باقی ماندہ حصہ اسی بیچ سے ختم کر کے فارسی کتابوں کی فہرستیں دو حصوں میں مرتب کرائی جائیں۔ یعنی مخطوطات کی فہرست الگ ہو اور مطبوعات کی الگ۔ پہلی مفصل ہو 'دوسری' مختصر۔ مخطوطات کا حال بیان کرتے وقت فہرستیں نظر کا حال زیادہ ہو اور مصنف یا کاتب کے نام حالات کم۔ البتہ حالے ان اخذوں کے متنبے ہوں جہاں زیادہ تفصیلی حالات مل سکتے ہیں۔ ان میں کتابوں یا مصنفوں کا حال کم معلوم ہے۔ ان کا حال بے شک مفصل بیان کیا جائے۔ مشہور پیش کرتے وقت ہم فرض کر رہے ہیں کہ درباب ریاست کی خواہش بھی ہماری طرح ہے کہ ان میں ایسے کتابوں کا حال اہل علم کو جلد سے جلد معلوم ہو سکے۔ اب ہم اس فہرست کے مواد کے متعلق چند باتیں کہنا چاہتے ہیں۔ جو بالکل مختصر حکمت سے مستحق ہیں۔ اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷۷، مختلف مواضع، ۱۱۵۷ اور ۱۱۵۸ پر خاکہ دی، ان میں ایک کتاب کے حال میں دوسری کتاب کا حال و ریاست سراجت نہیں لکھا۔ بعد از موت مرجہ، ایک کتاب کی جو موضوع مرجہ کا گناہ کا پتہ لگایا دیکھا ہے۔

لے مصنفوں کے حالات کے علاوہ ۱۱۵۷ پتہ وقت جلد اور صفحہ کا فہرستہ دیا گیا جو ضروری تھا اس وقت، صفحہ آخر میں ہے (باقی صفحہ ۴۷۷ پر)



اس کے متعلق اپنی رائے بجل طور پر پیش کرتے ہیں۔

مختصر حکمت میں چارہا اجزاء اعطار بانجار الکندر کا حوالہ دیا گیا، بظاہر اس سے مراد تاتاریخ الحکماء ہے۔ یعنی وہ مختصر نوونئی نے اپنی اشقی کی کتاب اجزاء اعطار سے تیار کیا۔ اور جو مستندہ میں یہک میں طبع ہوا۔

ص ۸۳، نمبر شمار ۹، کتاب ۱، پتہ ۱۱، دواد النہر کے مختصر ماد قارس کے اطراف ارض خراسان میں واقع ہے:

ص ۸۴، ص ۹، سیف الدولہ کے باپ کی کینت ابو ایسہ ہے:

ص ۸۷، دوسط مغو، ابو نصر منی نے عقلا اونی کے کچھ حصہ کو نقل کیا ہے۔ اصل جماعت میں نقل بسی ترجمہ کرنے کے ہے، اسی طرح ص ۸۸، ص ۲۱۲ پر نقل کیا ہے۔ کو واضح نہیں کیا گیا۔ اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ مرو نقار سکندر نامہ میں اوسط کے باپ کا نام تھو جی تزار دیتے ہیں۔ مگر یہ کس ات کی سند ہے؟ اگر غیر واضح مبج ہے تو سکندر نامہ کے شعریں وہ بچا موزوں ہو سکتا ہے اور آسانی تو باجش کی صوت میں مستح ہو سکتا ہے۔ (ص ۸۰۵، بعد پر تو باجش لکھا ہے)

ص ۹۱، ص قبل آخر۔ یہ جزبان الہندی "کوئی پیر نہیں۔ الہندی فرست مطلعات عروج کی جو پیش میں ہے یہ کی تعینیت نہیں ہے۔

ص ۸۱۰، ص ۲، لکھا ہے کہ تاریخ الحکماء میں ثابت ہی قرۃ کی تعینات کے تقریباً ستر ہم شمار

بجہ ماشاء مغو، ص ۳، کہ یہ مشت والہم ۱۶۶۱ ہجری مہدی نہ ہے۔ اس پہ کو فلسفہ کے نہے ای مکتبہ سے بہت پہلے کے بھی تھے۔  
لے الہندی کے نسب میں برگ مذبح لکھا ہے۔ شکا دیکھو ص ۱۰۰ و ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲

ماد فلسفہ مذبح ہے دیکھو ای مکتبہ دلی سر ۱۳۱۱ ج ۱ ص ۱۰ و ص ۱۱

اس طرح کے فہماں احم ہی بہت ہی تھا ص ۱۱ پر قرۃ دہلی مکتبہ ص ۲۲ پر مکتبہ دہلی مکتبہ ۱۰۰ پر ابھیانی دہلی ابھیانی، اشرف دہلی دینگر یہ غاس دہلی سور فاتش لکھا ہے۔



ہوئے ہیں حقیقت ہے کہ اس کتاب میں سو کے قریب نام لکھے ہیں اور بعض بڑے متعدد تصانیف کا ذکر ایک عنوان سے کیا گیا ہے۔ اسی کتاب سے ایک جلد کا ماحصل ص ۱۸ پر یوں لکھا ہے:

”تفہیم تفہیم کے متعلق خاص حکم رکھتا تھا۔ لیکن اصل میں صرف یہ ہے: شروحاً بسطاً شایفاً قصد بہ التعلیم و التتہیم“

ص ۸۱۶ میں ابراہیم الخوارزمی، قرہ بایا یسائی، اور انصاری نے تتر سومان الکر میں لکھا ہے کہ ابراہیم الخوارزمی بالآخر مسلمان ہو گیا تھا۔ دیکھو درۃ الاخبار ص ۱۸۰ تتر سومان الکر میں جو اسی کتاب میں شائع ہو رہا ہے۔ حال ابراہیم الخوارزمی کا ص ۲۸۷ پر

ص ۸۱۸ - علامہ ابو حمزہ جرجانی نہیں بلکہ جوزجانی ہے،

ص ۸۲۲ میں ۸- ابن خلکان کا مطلب ظاہر ہے کہ امام موسیٰ ۳۲۸۰ اور ۳۲۹۰ کے درمیان فوت ہوئے حقیقت میں یہ باتیں کچھ ایسی اہمیت نہیں رکھتیں اور ان کے بیان درج کرنے سے منعود ہے کہ جناب مصنف کی کاوش کی صیح طور پر داد دی جائے کہ اتنی ضخیم کتاب میں غامضوں کا مناسب کس قدر کم ہے۔  
یہ فرہنگیں جب مکمل ہو جائیں تو جلد اسماء کتب موجودہ کتاب خانہ اور مصنفین کی فرستوں کو ترتیب وار سے مرتب کر کے انگریزی جلد کے ساتھ لگا کر ضروری ہو گا۔



## ملتان

کے مصنف

## تذکرۃ الملطان کے دو اقتباس

تذکرۃ الملطان کے نام سے پنجاب پبلک لائبریری میں ایک فارسی قلمی رسالہ ہے جس کے مصنف کا نام غالباً مخدوم محمد یوسف گرویزی ہے، یہ رسالہ ۸ انچ x ۱۰ ۱/۲ انچ کے ۱۱۶ ورق پر مشتمل ہے، ہر صفحہ پر ۱۳ سطریں ہیں، عنوان شہر فیہی، خط معمول، مستقیم، مصنف نے اس کو سنہ ۱۲۸۶ھ میں تصنیف کیا یعنی ۲۰ دسمبر ۱۸۶۹ء کو مطبق کر مطابق ۱۲۸۸ھ ۱۲۸۹ھ بمطابق ۱۹۱۹ء بمطابق ۱۹۱۹ء کے سال چہارم است از تصرف و قرآن دعائی و عبادی طواذان سرکار عالی جناب صاحبان والا شان انگلیشیہ بہادر

مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس کے مطالعہ کتب و سیر و تاریخ کی طوت بہت نفع دیتی، خصوصاً اس کے دریافت حالات و واقعات ملتان کا جو اس کا مولد و مسکن تھا، تاکہ شہریت و آبادانی اس ملک کے حال قائم است بنائی یافت، وقت چہم اعلیٰ حضرت شاہ یوسف گرویزی است، یہ شرق اتنا دیدہ تھا کہ اس کا تذکرہ ہر وقت رہتا تھا پرانے دانے کا جل تو کتب خانہ تاریخ اور کتابچہای جان غامض، موت میں موجود ہے مگر یہ خطر زاد کے احوال و قصص کتابوں میں نہیں ملتے وہ موت نے اپنے بد رنگوں میں سے مردم ثقات اور علیل السر صادق القول، ارباب اعتماد و لوگوں سے معلوم کیے اور ان سب حالات کو اس رسالہ میں جمع کیا، غرض، قلمی کہ اس کو جناب لٹین رکذا، اکبر علی ہارچ ولیم علیہین صاحب کشت بہادر و سپرنٹنڈنٹ، سپرنٹنڈنٹ، مولد ملتان، کو پیش کر سکیں،



”تذکرۃ الملتان“ کو مؤلف نے تین اقسام میں تقسیم کیا ہے اور پہلی دو قسموں کو چند اذکار میں بانٹا ہے اور تیسری قسم کو چار فصلوں میں، اقسام حسب ذیل ہیں:

قسم اول وہ ذکر جنہای شہریت، طاق و زوجہ تسمیہ آن و سائر کیفیئت و ما یتعلق بہا و بیان بہشت اذکار است (رددی ۶ الف)

قسم دوم در بیان ملک و سلاطین و حکام کہ تحریری و بیانی دیار کردند از زمان سلطان شمس الدین طغش دلی دلی الی زمانہ ہذا و درین قسم وہ ذکر است (رددی ۲۰ ب)

قسم سوم در بیان ساکنان اسی ملک از بزرگان و نوادار و غنائم وغیرہ اقسام و سائر احوال و درین قسم چند فصل است (رددی ۹۱ ب)

ذیل میں اس ”تذکرہ“ کے دو اقتباس درج کیے جاتے ہیں پہلا اقتباس قسم اول کے ذکر بہشت در بیان تعداد باغات و اقسام میوہ جات سے ہے اور دوسرا قسم سوم کی فصل اول سے جس میں اکثر بزرگان اندول شہر کا ذکر ہے (بزرگان بیرونی شہر کا ذکر فصل دوم میں ہے)

### (الف) باغات و میوہ جات ملتان

(رددی ۱۱ ب) و در سواد شہر باغات بسیار اند از انجو از باغهای منتقدین یکی باغ جیسلم والدہ است کہ بنام دی مشہور کہ او بانی بودہ است و زیادہ از دو صد سال بنای او ما شدہ است و تا حال در تصرف افراد او ہست

و (۲۰) دیگر باغ مشہور بقضائی والا است کہ او نیز از مدت تخمیناً دو صد سال بنای یافتہ و مانند درختہای انب باغ خاکہ در باغات دیگر نشان نمی دہد حال دیوان شدہ است درختہای انب بعضی باقی ماندہ اند لیکن در لذت شیرینی و در خوردگی ہم ماندہ

و (۳) دیگر باغ عابد خانی سدوزئی است کہ بنام بانی اشتہار یافتہ کہ

دی سدوزئی خانی خیل بیہوم واسطہ از جد اعلیٰ نواب مظفر خان بود سابق میلہ خانی



باغ خاکرد در محله سارونی و با در محلی دکناء در هر یک دوازده و دوازده یک شنبه یعنی دو دوازده مقدر  
 بود و از محل درون (ما) مهادام رجیت سنگه بیل حای (هم) همه که مسلمانان می رفتند مسطبل  
 شده و بیل حای دوازده یک شنبه با حای خاکرد باقی ببال اند که تخمین شش هفت بیل  
 دوازده یک شنبه حیدرالی و مسلمانان می بودند و ملاقات نزدیک و دور ایام خاکرد آمد اندیش  
 می شوند و تماشا می رقاصی و کیمینی حای دکناء و دیگر اذاع تماشا بطور می رسد  
 و میرد انب حای باغ خاکرد درین زمان از عمر باغات عمده است و متقل آن  
 دیگر (۴) مخدوم شیخ راجو والد است که انجم بنام باقی خود مخدوم موصوف مشهور  
 است که نواده اند دو صد سال بر تالیش مشغولی که این خادم الفزار ششم پشت  
 از مخدوم موصوف می شود و در قبض و تصرف خود می دارد

و دیگر (۵) باغ عام و خاص است که در محل سلاطین چیت نشینگاه شاهزادگان  
 و مکان کچری دیکجری (۱) او شان بود که هنگام هاگیر داری یا صوبه داری قالی که شاهزادگان  
 می آمدند درانی قیام می کردند یا دیگر صوبه داریان در محل سلاطین چیتبای نظامت  
 می آمدند درانی سکونت می نمودند و در وقت حاکم داری سلاطین درانی ویران و  
 خراب شده بود و قواب مظفر خان (درق ماب) در اخیر عمل نظامت خود  
 در ما مرمت کرده از آباد ساخت و در محل مهادام رجیت سنگه در ادایتل  
 دواتل صوبه داری خود ویران سارونی مل آن را مرمت بر اقامی کرده نشستگاه  
 و خانه خود و مکان کچری دکناء و در آنها قرار داده پخوانی خاص پناه خود نیز  
 و در آنها تعمیر نمود و الحال آن (۱) انداء دکناء نیز منجاب سرکار عالی مرمت می شود و  
 بدوئی نگاه است

(۶) دیگر باغ قدیمی عرض بیکی والد است که ویران و خراب شده بود و اصل

بنای آن بمادر منگوت شاهزاده محمد سزالدین می شاه بباد مسلم شاه چیت بر او بعد انقضای دکناء







بوده، العمل از سرکار عالی بمصادق محمد خان بادشاهی عطا شده است آبادان است،  
 ۱۱۱) دیگری باغ محمد خوش والد است که آن هم در محکم صوبه داری لڑا  
 مذکور ایضا بقصوت محمد خان مومی الیه درآمده بود که حالا از سرکار عالی به حاجی  
 غلام مصطفی خان خاکوانی مرحمت شده است.

الغرض دیگر باغات (دری ۱۹ پ)، خورد و کلان نیز هستند که اندر مدت دری ۱۱۱ پ  
 یک صد سال احداث شده اند، اکنون چون حکم عالی از پیشگاه جناب صاحب  
 مودع برای ساقی محمول باغات شریف صدور یافته اکثری از رؤسای و  
 قسماکاران و تاجرکاران حسب استعداد خود باطله از سرفه تیار می سازند  
 و درختهای میوه جات در آن می نشانند.

و میوه جات این شهر بسیار اند، از آن جمله میوه انب است که در  
 لذت و شیرینی و عذوقی مثل این دیگر جا کمتر نشان می دهد، و انار  
 ترش و شیرین و شفتالون (دکڑا)، و جمل و لیون و قوت و شهرت و  
 سنگلج (دکڑا) و تارنج و نخلستان و غیره، میوه جات و کارها ساده و  
 پختنی و دیگر اثمار نیز هستند و مردم تاجر میوه از کابل، شکر، انگر و  
 تاسپان، سیب کابی و خربزه کابی و آرد جلال (دکڑا)، آبادی و غیره از  
 کشمیر نیز آورده فروخت می نمایند، و آنچه زایده می شود آن را بیک هندوستان  
 و اردوار می برند، و العمل تخم درختان و میوه جات و سبزیها و غیره اقسام  
 مزروعات از ولایت و هندوستان دیرین دیار بمحکم سرکار عالی آورده و کاشت  
 شده اند، آنها نیز پیدا می نمایند، اگر تعداد اوصاف آنها پرداد و طوالت پزیرد و  
 بنام طبع بدین قدر اکتفا کرده شد.



## (ب)

قسم سوم کی فصل اول میں صفت نے بعض بزرگانِ حق کا ذکر کیا ہے، چنانچہ  
 ۱۰۰ ورق ۹۲ ب پر خدمِ شیخ بہاؤ الدین ذکر کیا قریشی یہ اور ان کی اطلاع کا حال  
 یوں دیا ہے:

ذکر در بیان احوال خدمِ شیخ بہاؤ دکن بہر موضع، الدین ذکر کیا دکن،  
 قریشی و اولادش، ابن شیخ ولد شیخ محمد غوث بن شیخ ابوبکر بن جلال الدین  
 بن شمس الدین قریشی کردی است، و ابن شمس الدین از ملک عرب  
 آمدہ اولی در بلوت ساکن شدہ بعدہ دکن، از آنجا بعدہ در کرد کوٹ  
 آمدہ متوطن گشت و پسرش شیخ جلال الدین پس پسرش شیخ ابوبکر بعدہ  
 ولدش شیخ محمد غوث در کرد کوٹ ماندہ، ولادت شیخ بہاؤ الدین در ۱۰۵۰  
 نیز در آنجا واقع شد و بمرور سالگی بہاؤ الدین پدرش شیخ محمد غوث  
 آنجا ہی گردید و شیخ بہ تحصیل علوم مشغول شد بعدہ بیاحت ملک رفتہ در  
 ایران و ترمذی خدمِ نمود آنگاہ در (ورق ۹۴ الف) جدا و پیش شہاب الدین

سابقہ و الف

سہروردی دست اداست دادہ، رفتہ رفتہ در کمال مہارت و دہ پایہ نفوذ یافت  
 پس از ان سائر مساعی شدہ بواسطہ فرامان دوستی خدمِ شیخ یحییٰ  
 گردیدی سہارہ نشین شیخ محمد دست شاہ گردید حسب خاطر خواہی ایشان  
 دینی ملک سکونت گردید، و مدت بسیار درین دیار در حیات ماندہ  
 و کرامات و خوارق عادات ایشان بیش از پیش زبان زد الی ابن ملک  
 است، چنان پیاد حیات ببرد شد بتاریخ ختم ماہ صفر ۹۶۵ ہجری  
 ازین عالم فانی بسوی جادوانی رحلت نمود، و مدت عمر ایشان صد سال برآمد



بود و کم در پیش، بعد شیخ صدق الدین در دانش سجاد نشین شده و بی ریاضت  
 و جهات گذرانیده، و قاتش بمیت (د) سلیم ماه ذی الحجه ۷۰۹ هجری  
 بمقامت اکثریت علمایان نیز صد سال، فتوحه مع فتوحه ابیه بمقامی  
 و دانش شیخ رکن الدین ابوالفتح شاه رکن العالم سجاد نشین شده و قاتش در شب  
 محمد خرم ماه رمضان ۷۱۴، و قاتش نیز شب محمد بهتم بخادی الاولی ۷۳۵، و قاتش بمقام  
 (د) بهشت سال، و قمر ایشان اقل در قبه هدرش بود، پس پادشاه حسب الامانت  
 در قبه که (دوق ۹۷ ب) سلطان تغلق برای خود اعطای کرده و قی کرده، پس  
 انان شیخ صدق الدین بماده زاده اش، پس ازو پسرش شیخ رکن الدین سجاد نشین  
 شده، اقامه سجاد نشینان بعد انتقال اقل دیگری پیش به سجاد همد طرف مستقیم  
 شده آمده، از حضرت خادم شیخ بهاء الدین ذکریا نهایت حال خادم شیخ شاه محمود  
 چه از، مع سجادگی هر سه مستورات بمیت (د) پنجم سجاد نشین از، رخ الخ؛



# پنجاب کے دو مشہور قصے

## ۱۔ قصہ شیر و راجھا

اس قصہ کو یوں تو پنجاب میں ہر شخص جانتا ہے مگر شاید یہ بات عام لوگوں پر معلوم نہ ہو کہ فارسی سڑ و نغمہ میں یہ قصہ کئی بار لکھا جا چکا ہے۔ مسلم ہوتا ہے کہ دسویں صدی ہجری میں پنجاب میں خصوصاً اور ہندوستان میں عموماً اس قصہ کو بہت ہر دھڑلہ سے حاصل ہو گئی تھی۔ سہانے دانے معنی علامۃ التوحید جس نے مسئلہ میں یہ کتاب ختم کی ہے لکھا ہے: اہل پنجاب.... در محبت و آشنائی اپنی ہر دو راجھا و شیر افتخارے بدید و اشعار عجیبہ بہت مسرور و نغز دل فریب کی کٹھن۔ غرض فارسی قصوں میں سب سے پہلا قصہ شیر و راجھا کا میرے علم میں گوداں کستری دھوم کھائی، ساکن قصہ سکندر کا ہے۔ تاریخ تعریف مسلم ہیں مگر اس کا ایک نسخہ قاضی فضل حق پدویس گرڈنٹ کالج لاہور کے پاس ہے جو مسئلہ میں لکھا ہے کہ ایک گوداں نے اس کو دھندلے انداز میں ساکن قصہ جنگ کے ہندی قصہ شیر و راجھا پر مبنی کیا ہے۔ جو اس نے راجہ رام کستری عرف گجراتی ساکن قصہ بھیرو سے سنا۔ دھندلے یہ کہا ہے کہ چوپک غاں سیل اکبر کے زمانہ میں ہو گیا ہے۔

اسی قصہ کو نسا رام خوشانی نے <sup>۱۱۱۱</sup>پہلے میں بیکار جہارت آرائی اور بیجا رنگیں بانی سے بہت پیلا کر پھر لکھا اور ظاہر یہ کیا کہ گیتھری کی اپنی تصنیف ہے اور راجہ رام نے دھندلے والی روایت بڑا راستہ اس کو پہنچائی ہے اور گویا وہ گوداں دانے قصے سے اکل بے خبر ہے۔

یہی قصہ <sup>۱۱۱۱</sup>پہلے میں جگر علی عظیم آبادی نے سراج المصطفیٰ کے نام سے فارسی تشریح لکھا ہے اور کچھ قریب



کردن کو کشتِ گلزارِ نمر (۲۱۲)

ظاہر ہے کہ شکر کی نسبت نظم اس قصے کے لیے زیادہ موزوں تھی۔ چنانچہ کئی شتروں میں یہ قصہ بیان ہوا ہے۔ تقریباً دو سال ہوئے میں نے خان بہادر پرجہادی شہاب الدین کے پاس کچھ خطی اور مطبوعہ فارسی شتروں جو اس قصہ پر مشتمل تھیں، دیکھیں۔ ان کا تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ میرزا درخشا نصیبت و تالیف میر خسرو آقا شتوی

ای چہرہ کنای حسن تدبیر دی ہوش رهای عقل و تدبیر  
لیکن ذیل کے شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر امیر خسرو نہیں بلکہ کوئی شخص لائق تخلص ہے جس کا نام مجھے معلوم نہیں:

لایق کہ نہ لائق بہشت است شرمندہ بود ز فضل زشت است  
خاندان اس شہر ہے ۔

بر کس کہ ادبی صیغہ خواند بی خواندنی فاقہ خواند  
۲۔ شتوی آتی: یہ نسخہ نامکمل الاول ہے۔ پہلا حوالہ یہ ہے: در صفت پادشاہ عالم پناہ کبریا، گویند  
اکبر بود آن شہ جہان دار کہ است ہر سودگارا ملک بسیار  
دارد دو ہزار ہند جاوید کہ تیغ زدہ بھندقی جمشید  
از سرحد ہند تا حد چین گرفت بود و خنجر کیلی  
ایکے اور حوالہ ہے اور صفت ہر خدا گوید ۔

شاہ حمید (۱۶۹۷ء) اللہ شہ خروند کو دی شدہ بحر عنق خورسند  
کلی سے اکبر شاہ کے زمانہ میں یہ شتوی لکھی گئی اس امر کو طے کرنے کے لیے اس شتوی کو زیادہ تر

لے لکاتب نسخہ امروہی ہی پر پختہ ملکی تصدیق دے کر فتح پور کو بھیج دیا ہے اور اس نے تقریباً متعدد اور شتو بھی جھڑوا دیے اور انہیں  
”پیت صحت یک ہزار و دسویں ہزار ختم کیا۔“



سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ قصہ میر و راجھا کسٹھی بہ ناز و نیاز از آذری۔ پہر گر نے فرست لودہ (۱۳۱۲ء) میں لکھا ہے کہ شاہ فقیر شاہ آذری دہلوی (متوفی ۱۱۵۵ھ) ذات کا گرجہ تھا۔ آزاد بلگرامی صاحب خزانہ عامرہ صاحب علیہ السلام میں لاہور سے گزرا تو یہ شہزی دیر سائیت تھی۔ اس سفر میں ۷۶ مہینے تھے۔

آغاز: ہمام چم ساز ہاز و نیاز کہ خار نیادش بود سر دناز

خاتمہ: گشتان کن صبح و شام توئی چمن ساز میش و ام توئی

یہ سفر محبوب عالم یہاں کوئی نے ۲ مہینے اثنائی مطابق سب سے تھکی جبری ..... (مصلحہ)

کو ختم کیا۔

۳۔ قصہ میر و راجھا میر قمر الدین عقیقہ میر قمر الدین عقیقہ دہلی ۱۱۱۲ھ کے قاری میں فوت ہوا۔ یہ قصہ اس نے "شاد الدولہ ہانس" کے ہم پر لکھا دستخط دہلی ہانس نے عقیقہ کو دالہ ہینگلو کے سامنے پیش کیا تو گورنر جنرل مذکورہ نے اس کو ایک اشعار کا خطاب عاقبت کیا تھا۔

آغاز: عداوت عاظم ساز بخت ہم سر نیاز و ہاز بنا

تاریخ تصنیف کے متعلق اس نے لکھا ہے:

پی این ہاز خوش سال اقامت چمن در قطعہ کردہ ہمام

تاریخ: سال تاریخ ابی کتاب شکر طراست متعہ و فضل با تعمیر

خوش از سر پہ بخت قصہ عشق میر و راجھا گیسر

۱۱۱۲ ۱۱۱۱ ۱۱۱۰ ۱۱۰۹ ۱۱۰۸ ۱۱۰۷ ۱۱۰۶ ۱۱۰۵ ۱۱۰۴ ۱۱۰۳ ۱۱۰۲ ۱۱۰۱ ۱۱۰۰ ۱۰۹۹ ۱۰۹۸ ۱۰۹۷ ۱۰۹۶ ۱۰۹۵ ۱۰۹۴ ۱۰۹۳ ۱۰۹۲ ۱۰۹۱ ۱۰۹۰ ۱۰۸۹ ۱۰۸۸ ۱۰۸۷ ۱۰۸۶ ۱۰۸۵ ۱۰۸۴ ۱۰۸۳ ۱۰۸۲ ۱۰۸۱ ۱۰۸۰ ۱۰۷۹ ۱۰۷۸ ۱۰۷۷ ۱۰۷۶ ۱۰۷۵ ۱۰۷۴ ۱۰۷۳ ۱۰۷۲ ۱۰۷۱ ۱۰۷۰ ۱۰۶۹ ۱۰۶۸ ۱۰۶۷ ۱۰۶۶ ۱۰۶۵ ۱۰۶۴ ۱۰۶۳ ۱۰۶۲ ۱۰۶۱ ۱۰۶۰ ۱۰۵۹ ۱۰۵۸ ۱۰۵۷ ۱۰۵۶ ۱۰۵۵ ۱۰۵۴ ۱۰۵۳ ۱۰۵۲ ۱۰۵۱ ۱۰۵۰ ۱۰۴۹ ۱۰۴۸ ۱۰۴۷ ۱۰۴۶ ۱۰۴۵ ۱۰۴۴ ۱۰۴۳ ۱۰۴۲ ۱۰۴۱ ۱۰۴۰ ۱۰۳۹ ۱۰۳۸ ۱۰۳۷ ۱۰۳۶ ۱۰۳۵ ۱۰۳۴ ۱۰۳۳ ۱۰۳۲ ۱۰۳۱ ۱۰۳۰ ۱۰۲۹ ۱۰۲۸ ۱۰۲۷ ۱۰۲۶ ۱۰۲۵ ۱۰۲۴ ۱۰۲۳ ۱۰۲۲ ۱۰۲۱ ۱۰۲۰ ۱۰۱۹ ۱۰۱۸ ۱۰۱۷ ۱۰۱۶ ۱۰۱۵ ۱۰۱۴ ۱۰۱۳ ۱۰۱۲ ۱۰۱۱ ۱۰۱۰ ۱۰۰۹ ۱۰۰۸ ۱۰۰۷ ۱۰۰۶ ۱۰۰۵ ۱۰۰۴ ۱۰۰۳ ۱۰۰۲ ۱۰۰۱ ۱۰۰۰ ۹۹۹ ۹۹۸ ۹۹۷ ۹۹۶ ۹۹۵ ۹۹۴ ۹۹۳ ۹۹۲ ۹۹۱ ۹۹۰ ۹۸۹ ۹۸۸ ۹۸۷ ۹۸۶ ۹۸۵ ۹۸۴ ۹۸۳ ۹۸۲ ۹۸۱ ۹۸۰ ۹۷۹ ۹۷۸ ۹۷۷ ۹۷۶ ۹۷۵ ۹۷۴ ۹۷۳ ۹۷۲ ۹۷۱ ۹۷۰ ۹۶۹ ۹۶۸ ۹۶۷ ۹۶۶ ۹۶۵ ۹۶۴ ۹۶۳ ۹۶۲ ۹۶۱ ۹۶۰ ۹۵۹ ۹۵۸ ۹۵۷ ۹۵۶ ۹۵۵ ۹۵۴ ۹۵۳ ۹۵۲ ۹۵۱ ۹۵۰ ۹۴۹ ۹۴۸ ۹۴۷ ۹۴۶ ۹۴۵ ۹۴۴ ۹۴۳ ۹۴۲ ۹۴۱ ۹۴۰ ۹۳۹ ۹۳۸ ۹۳۷ ۹۳۶ ۹۳۵ ۹۳۴ ۹۳۳ ۹۳۲ ۹۳۱ ۹۳۰ ۹۲۹ ۹۲۸ ۹۲۷ ۹۲۶ ۹۲۵ ۹۲۴ ۹۲۳ ۹۲۲ ۹۲۱ ۹۲۰ ۹۱۹ ۹۱۸ ۹۱۷ ۹۱۶ ۹۱۵ ۹۱۴ ۹۱۳ ۹۱۲ ۹۱۱ ۹۱۰ ۹۰۹ ۹۰۸ ۹۰۷ ۹۰۶ ۹۰۵ ۹۰۴ ۹۰۳ ۹۰۲ ۹۰۱ ۹۰۰ ۸۹۹ ۸۹۸ ۸۹۷ ۸۹۶ ۸۹۵ ۸۹۴ ۸۹۳ ۸۹۲ ۸۹۱ ۸۹۰ ۸۸۹ ۸۸۸ ۸۸۷ ۸۸۶ ۸۸۵ ۸۸۴ ۸۸۳ ۸۸۲ ۸۸۱ ۸۸۰ ۸۷۹ ۸۷۸ ۸۷۷ ۸۷۶ ۸۷۵ ۸۷۴ ۸۷۳ ۸۷۲ ۸۷۱ ۸۷۰ ۸۶۹ ۸۶۸ ۸۶۷ ۸۶۶ ۸۶۵ ۸۶۴ ۸۶۳ ۸۶۲ ۸۶۱ ۸۶۰ ۸۵۹ ۸۵۸ ۸۵۷ ۸۵۶ ۸۵۵ ۸۵۴ ۸۵۳ ۸۵۲ ۸۵۱ ۸۵۰ ۸۴۹ ۸۴۸ ۸۴۷ ۸۴۶ ۸۴۵ ۸۴۴ ۸۴۳ ۸۴۲ ۸۴۱ ۸۴۰ ۸۳۹ ۸۳۸ ۸۳۷ ۸۳۶ ۸۳۵ ۸۳۴ ۸۳۳ ۸۳۲ ۸۳۱ ۸۳۰ ۸۲۹ ۸۲۸ ۸۲۷ ۸۲۶ ۸۲۵ ۸۲۴ ۸۲۳ ۸۲۲ ۸۲۱ ۸۲۰ ۸۱۹ ۸۱۸ ۸۱۷ ۸۱۶ ۸۱۵ ۸۱۴ ۸۱۳ ۸۱۲ ۸۱۱ ۸۱۰ ۸۰۹ ۸۰۸ ۸۰۷ ۸۰۶ ۸۰۵ ۸۰۴ ۸۰۳ ۸۰۲ ۸۰۱ ۸۰۰ ۷۹۹ ۷۹۸ ۷۹۷ ۷۹۶ ۷۹۵ ۷۹۴ ۷۹۳ ۷۹۲ ۷۹۱ ۷۹۰ ۷۸۹ ۷۸۸ ۷۸۷ ۷۸۶ ۷۸۵ ۷۸۴ ۷۸۳ ۷۸۲ ۷۸۱ ۷۸۰ ۷۷۹ ۷۷۸ ۷۷۷ ۷۷۶ ۷۷۵ ۷۷۴ ۷۷۳ ۷۷۲ ۷۷۱ ۷۷۰ ۷۶۹ ۷۶۸ ۷۶۷ ۷۶۶ ۷۶۵ ۷۶۴ ۷۶۳ ۷۶۲ ۷۶۱ ۷۶۰ ۷۵۹ ۷۵۸ ۷۵۷ ۷۵۶ ۷۵۵ ۷۵۴ ۷۵۳ ۷۵۲ ۷۵۱ ۷۵۰ ۷۴۹ ۷۴۸ ۷۴۷ ۷۴۶ ۷۴۵ ۷۴۴ ۷۴۳ ۷۴۲ ۷۴۱ ۷۴۰ ۷۳۹ ۷۳۸ ۷۳۷ ۷۳۶ ۷۳۵ ۷۳۴ ۷۳۳ ۷۳۲ ۷۳۱ ۷۳۰ ۷۲۹ ۷۲۸ ۷۲۷ ۷۲۶ ۷۲۵ ۷۲۴ ۷۲۳ ۷۲۲ ۷۲۱ ۷۲۰ ۷۱۹ ۷۱۸ ۷۱۷ ۷۱۶ ۷۱۵ ۷۱۴ ۷۱۳ ۷۱۲ ۷۱۱ ۷۱۰ ۷۰۹ ۷۰۸ ۷۰۷ ۷۰۶ ۷۰۵ ۷۰۴ ۷۰۳ ۷۰۲ ۷۰۱ ۷۰۰ ۶۹۹ ۶۹۸ ۶۹۷ ۶۹۶ ۶۹۵ ۶۹۴ ۶۹۳ ۶۹۲ ۶۹۱ ۶۹۰ ۶۸۹ ۶۸۸ ۶۸۷ ۶۸۶ ۶۸۵ ۶۸۴ ۶۸۳ ۶۸۲ ۶۸۱ ۶۸۰ ۶۷۹ ۶۷۸ ۶۷۷ ۶۷۶ ۶۷۵ ۶۷۴ ۶۷۳ ۶۷۲ ۶۷۱ ۶۷۰ ۶۶۹ ۶۶۸ ۶۶۷ ۶۶۶ ۶۶۵ ۶۶۴ ۶۶۳ ۶۶۲ ۶۶۱ ۶۶۰ ۶۵۹ ۶۵۸ ۶۵۷ ۶۵۶ ۶۵۵ ۶۵۴ ۶۵۳ ۶۵۲ ۶۵۱ ۶۵۰ ۶۴۹ ۶۴۸ ۶۴۷ ۶۴۶ ۶۴۵ ۶۴۴ ۶۴۳ ۶۴۲ ۶۴۱ ۶۴۰ ۶۳۹ ۶۳۸ ۶۳۷ ۶۳۶ ۶۳۵ ۶۳۴ ۶۳۳ ۶۳۲ ۶۳۱ ۶۳۰ ۶۲۹ ۶۲۸ ۶۲۷ ۶۲۶ ۶۲۵ ۶۲۴ ۶۲۳ ۶۲۲ ۶۲۱ ۶۲۰ ۶۱۹ ۶۱۸ ۶۱۷ ۶۱۶ ۶۱۵ ۶۱۴ ۶۱۳ ۶۱۲ ۶۱۱ ۶۱۰ ۶۰۹ ۶۰۸ ۶۰۷ ۶۰۶ ۶۰۵ ۶۰۴ ۶۰۳ ۶۰۲ ۶۰۱ ۶۰۰ ۵۹۹ ۵۹۸ ۵۹۷ ۵۹۶ ۵۹۵ ۵۹۴ ۵۹۳ ۵۹۲ ۵۹۱ ۵۹۰ ۵۸۹ ۵۸۸ ۵۸۷ ۵۸۶ ۵۸۵ ۵۸۴ ۵۸۳ ۵۸۲ ۵۸۱ ۵۸۰ ۵۷۹ ۵۷۸ ۵۷۷ ۵۷۶ ۵۷۵ ۵۷۴ ۵۷۳ ۵۷۲ ۵۷۱ ۵۷۰ ۵۶۹ ۵۶۸ ۵۶۷ ۵۶۶ ۵۶۵ ۵۶۴ ۵۶۳ ۵۶۲ ۵۶۱ ۵۶۰ ۵۵۹ ۵۵۸ ۵۵۷ ۵۵۶ ۵۵۵ ۵۵۴ ۵۵۳ ۵۵۲ ۵۵۱ ۵۵۰ ۵۴۹ ۵۴۸ ۵۴۷ ۵۴۶ ۵۴۵ ۵۴۴ ۵۴۳ ۵۴۲ ۵۴۱ ۵۴۰ ۵۳۹ ۵۳۸ ۵۳۷ ۵۳۶ ۵۳۵ ۵۳۴ ۵۳۳ ۵۳۲ ۵۳۱ ۵۳۰ ۵۲۹ ۵۲۸ ۵۲۷ ۵۲۶ ۵۲۵ ۵۲۴ ۵۲۳ ۵۲۲ ۵۲۱ ۵۲۰ ۵۱۹ ۵۱۸ ۵۱۷ ۵۱۶ ۵۱۵ ۵۱۴ ۵۱۳ ۵۱۲ ۵۱۱ ۵۱۰ ۵۰۹ ۵۰۸ ۵۰۷ ۵۰۶ ۵۰۵ ۵۰۴ ۵۰۳ ۵۰۲ ۵۰۱ ۵۰۰ ۴۹۹ ۴۹۸ ۴۹۷ ۴۹۶ ۴۹۵ ۴۹۴ ۴۹۳ ۴۹۲ ۴۹۱ ۴۹۰ ۴۸۹ ۴۸۸ ۴۸۷ ۴۸۶ ۴۸۵ ۴۸۴ ۴۸۳ ۴۸۲ ۴۸۱ ۴۸۰ ۴۷۹ ۴۷۸ ۴۷۷ ۴۷۶ ۴۷۵ ۴۷۴ ۴۷۳ ۴۷۲ ۴۷۱ ۴۷۰ ۴۶۹ ۴۶۸ ۴۶۷ ۴۶۶ ۴۶۵ ۴۶۴ ۴۶۳ ۴۶۲ ۴۶۱ ۴۶۰ ۴۵۹ ۴۵۸ ۴۵۷ ۴۵۶ ۴۵۵ ۴۵۴ ۴۵۳ ۴۵۲ ۴۵۱ ۴۵۰ ۴۴۹ ۴۴۸ ۴۴۷ ۴۴۶ ۴۴۵ ۴۴۴ ۴۴۳ ۴۴۲ ۴۴۱ ۴۴۰ ۴۳۹ ۴۳۸ ۴۳۷ ۴۳۶ ۴۳۵ ۴۳۴ ۴۳۳ ۴۳۲ ۴۳۱ ۴۳۰ ۴۲۹ ۴۲۸ ۴۲۷ ۴۲۶ ۴۲۵ ۴۲۴ ۴۲۳ ۴۲۲ ۴۲۱ ۴۲۰ ۴۱۹ ۴۱۸ ۴۱۷ ۴۱۶ ۴۱۵ ۴۱۴ ۴۱۳ ۴۱۲ ۴۱۱ ۴۱۰ ۴۰۹ ۴۰۸ ۴۰۷ ۴۰۶ ۴۰۵ ۴۰۴ ۴۰۳ ۴۰۲ ۴۰۱ ۴۰۰ ۳۹۹ ۳۹۸ ۳۹۷ ۳۹۶ ۳۹۵ ۳۹۴ ۳۹۳ ۳۹۲ ۳۹۱ ۳۹۰ ۳۸۹ ۳۸۸ ۳۸۷ ۳۸۶ ۳۸۵ ۳۸۴ ۳۸۳ ۳۸۲ ۳۸۱ ۳۸۰ ۳۷۹ ۳۷۸ ۳۷۷ ۳۷۶ ۳۷۵ ۳۷۴ ۳۷۳ ۳۷۲ ۳۷۱ ۳۷۰ ۳۶۹ ۳۶۸ ۳۶۷ ۳۶۶ ۳۶۵ ۳۶۴ ۳۶۳ ۳۶۲ ۳۶۱ ۳۶۰ ۳۵۹ ۳۵۸ ۳۵۷ ۳۵۶ ۳۵۵ ۳۵۴ ۳۵۳ ۳۵۲ ۳۵۱ ۳۵۰ ۳۴۹ ۳۴۸ ۳۴۷ ۳۴۶ ۳۴۵ ۳۴۴ ۳۴۳ ۳۴۲ ۳۴۱ ۳۴۰ ۳۳۹ ۳۳۸ ۳۳۷ ۳۳۶ ۳۳۵ ۳۳۴ ۳۳۳ ۳۳۲ ۳۳۱ ۳۳۰ ۳۲۹ ۳۲۸ ۳۲۷ ۳۲۶ ۳۲۵ ۳۲۴ ۳۲۳ ۳۲۲ ۳۲۱ ۳۲۰ ۳۱۹ ۳۱۸ ۳۱۷ ۳۱۶ ۳۱۵ ۳۱۴ ۳۱۳ ۳۱۲ ۳۱۱ ۳۱۰ ۳۰۹ ۳۰۸ ۳۰۷ ۳۰۶ ۳۰۵ ۳۰۴ ۳۰۳ ۳۰۲ ۳۰۱ ۳۰۰ ۲۹۹ ۲۹۸ ۲۹۷ ۲۹۶ ۲۹۵ ۲۹۴ ۲۹۳ ۲۹۲ ۲۹۱ ۲۹۰ ۲۸۹ ۲۸۸ ۲۸۷ ۲۸۶ ۲۸۵ ۲۸۴ ۲۸۳ ۲۸۲ ۲۸۱ ۲۸۰ ۲۷۹ ۲۷۸ ۲۷۷ ۲۷۶ ۲۷۵ ۲۷۴ ۲۷۳ ۲۷۲ ۲۷۱ ۲۷۰ ۲۶۹ ۲۶۸ ۲۶۷ ۲۶۶ ۲۶۵ ۲۶۴ ۲۶۳ ۲۶۲ ۲۶۱ ۲۶۰ ۲۵۹ ۲۵۸ ۲۵۷ ۲۵۶ ۲۵۵ ۲۵۴ ۲۵۳ ۲۵۲ ۲۵۱ ۲۵۰ ۲۴۹ ۲۴۸ ۲۴۷ ۲۴۶ ۲۴۵ ۲۴۴ ۲۴۳ ۲۴۲ ۲۴۱ ۲۴۰ ۲۳۹ ۲۳۸ ۲۳۷ ۲۳۶ ۲۳۵ ۲۳۴ ۲۳۳ ۲۳۲ ۲۳۱ ۲۳۰ ۲۲۹ ۲۲۸ ۲۲۷ ۲۲۶ ۲۲۵ ۲۲۴ ۲۲۳ ۲۲۲ ۲۲۱ ۲۲۰ ۲۱۹ ۲۱۸ ۲۱۷ ۲۱۶ ۲۱۵ ۲۱۴ ۲۱۳ ۲۱۲ ۲۱۱ ۲۱۰ ۲۰۹ ۲۰۸ ۲۰۷ ۲۰۶ ۲۰۵ ۲۰۴ ۲۰۳ ۲۰۲ ۲۰۱ ۲۰۰ ۱۹۹ ۱۹۸ ۱۹۷ ۱۹۶ ۱۹۵ ۱۹۴ ۱۹۳ ۱۹۲ ۱۹۱ ۱۹۰ ۱۸۹ ۱۸۸ ۱۸۷ ۱۸۶ ۱۸۵ ۱۸۴ ۱۸۳ ۱۸۲ ۱۸۱ ۱۸۰ ۱۷۹ ۱۷۸ ۱۷۷ ۱۷۶ ۱۷۵ ۱۷۴ ۱۷۳ ۱۷۲ ۱۷۱ ۱۷۰ ۱۶۹ ۱۶۸ ۱۶۷ ۱۶۶ ۱۶۵ ۱۶۴ ۱۶۳ ۱۶۲ ۱۶۱ ۱۶۰ ۱۵۹ ۱۵۸ ۱۵۷ ۱۵۶ ۱۵۵ ۱۵۴ ۱۵۳ ۱۵۲ ۱۵۱ ۱۵۰ ۱۴۹ ۱۴۸ ۱۴۷ ۱۴۶ ۱۴۵ ۱۴۴ ۱۴۳ ۱۴۲ ۱۴۱ ۱۴۰ ۱۳۹ ۱۳۸ ۱۳۷ ۱۳۶ ۱۳۵ ۱۳۴ ۱۳۳ ۱۳۲ ۱۳۱ ۱۳۰ ۱۲۹ ۱۲۸ ۱۲۷ ۱۲۶ ۱۲۵ ۱۲۴ ۱۲۳ ۱۲۲ ۱۲۱ ۱۲۰ ۱۱۹ ۱۱۸ ۱۱۷ ۱۱۶ ۱۱۵ ۱۱۴ ۱۱۳ ۱۱۲ ۱۱۱ ۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۶ ۱۰۵ ۱۰۴ ۱۰۳ ۱۰۲ ۱۰۱ ۱۰۰ ۹۹ ۹۸ ۹۷ ۹۶ ۹۵ ۹۴ ۹۳ ۹۲ ۹۱ ۹۰ ۸۹ ۸۸ ۸۷ ۸۶ ۸۵ ۸۴ ۸۳ ۸۲ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۷ ۷۶ ۷۵ ۷۴ ۷۳ ۷۲ ۷۱ ۷۰ ۶۹ ۶۸ ۶۷ ۶۶ ۶۵ ۶۴ ۶۳ ۶۲ ۶۱ ۶۰ ۵۹ ۵۸ ۵۷ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۵۲ ۵۱ ۵۰ ۴۹ ۴۸ ۴۷ ۴۶ ۴۵ ۴۴ ۴۳ ۴۲ ۴۱ ۴۰ ۳۹ ۳۸ ۳۷ ۳۶ ۳۵ ۳۴ ۳۳ ۳۲ ۳۱ ۳۰ ۲۹ ۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴ ۲۳ ۲۲ ۲۱ ۲۰ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰ ۹۹۹ ۹۹۸ ۹۹۷ ۹۹۶ ۹۹۵ ۹۹۴ ۹۹۳ ۹۹۲ ۹۹۱ ۹۹۰ ۹۸۹ ۹۸۸ ۹۸۷ ۹۸۶ ۹۸۵ ۹۸۴ ۹۸۳ ۹۸۲ ۹۸۱ ۹۸۰ ۹۷۹ ۹۷۸ ۹۷۷ ۹۷۶ ۹۷۵ ۹۷۴ ۹۷۳ ۹۷۲ ۹۷۱ ۹۷۰ ۹۶۹ ۹۶۸ ۹۶۷ ۹۶۶ ۹۶۵ ۹۶۴ ۹۶۳ ۹۶۲ ۹۶۱ ۹۶۰ ۹۵۹ ۹۵۸ ۹۵۷ ۹۵۶ ۹۵۵ ۹۵۴ ۹۵۳ ۹۵۲ ۹۵۱ ۹۵۰ ۹۴۹ ۹۴۸ ۹۴۷ ۹۴۶ ۹۴۵ ۹۴۴ ۹۴۳ ۹۴۲ ۹۴۱ ۹۴۰ ۹۳۹ ۹۳۸ ۹۳۷ ۹۳۶ ۹۳۵ ۹۳۴ ۹۳۳ ۹۳۲ ۹۳۱ ۹۳۰ ۹۲۹ ۹۲۸ ۹۲۷ ۹۲۶ ۹۲۵ ۹۲۴ ۹۲۳ ۹۲۲ ۹۲۱ ۹۲۰ ۹۱۹ ۹۱۸ ۹۱۷ ۹۱۶ ۹۱۵ ۹۱۴ ۹۱۳ ۹۱۲ ۹۱۱ ۹۱۰ ۹۰۹ ۹۰۸ ۹۰۷ ۹۰۶ ۹۰۵ ۹۰۴ ۹۰۳ ۹۰۲ ۹۰۱ ۹۰۰ ۸۹۹ ۸۹۸ ۸۹۷ ۸۹۶ ۸۹۵ ۸۹۴ ۸۹۳ ۸۹۲ ۸۹۱ ۸۹۰ ۸۸۹ ۸۸۸ ۸۸۷ ۸۸۶ ۸۸۵ ۸۸۴ ۸۸۳ ۸۸۲ ۸۸۱ ۸۸۰ ۸۷۹ ۸۷۸ ۸۷۷ ۸۷۶ ۸۷۵ ۸۷۴ ۸۷۳ ۸۷۲ ۸۷۱ ۸۷۰ ۸۶۹ ۸۶۸ ۸۶۷ ۸۶۶ ۸۶۵ ۸۶۴ ۸۶۳ ۸۶۲ ۸۶۱ ۸۶۰ ۸۵۹ ۸۵۸ ۸۵۷ ۸۵۶ ۸۵۵ ۸۵۴ ۸۵۳ ۸۵۲ ۸۵۱ ۸۵۰ ۸۴۹ ۸۴۸ ۸۴۷ ۸۴۶ ۸۴۵ ۸۴۴ ۸۴۳ ۸۴۲ ۸۴۱ ۸۴۰ ۸۳۹ ۸۳۸ ۸۳۷ ۸۳۶ ۸۳۵ ۸۳۴ ۸۳۳ ۸۳۲ ۸۳۱ ۸۳۰ ۸۲۹ ۸۲۸ ۸۲۷ ۸۲۶ ۸۲۵ ۸۲۴ ۸۲۳ ۸۲۲ ۸۲۱ ۸۲۰ ۸۱۹ ۸۱۸ ۸۱۷ ۸۱۶ ۸۱۵ ۸۱۴ ۸۱۳ ۸۱۲ ۸۱۱ ۸۱۰ ۸۰۹ ۸۰۸ ۸۰۷ ۸۰۶ ۸۰۵ ۸۰۴ ۸۰۳ ۸۰۲ ۸۰۱ ۸۰۰ ۷۹۹ ۷۹۸ ۷۹۷ ۷۹۶ ۷۹۵ ۷۹۴ ۷۹۳ ۷۹۲ ۷۹۱ ۷۹۰ ۷۸۹ ۷۸۸ ۷۸۷ ۷۸۶ ۷۸۵ ۷۸۴ ۷۸۳ ۷۸۲ ۷۸۱ ۷۸۰ ۷۷۹ ۷۷۸ ۷۷۷ ۷۷۶ ۷۷۵ ۷۷۴ ۷۷۳ ۷۷۲ ۷۷۱ ۷۷۰ ۷۶۹ ۷۶۸ ۷۶۷ ۷۶۶ ۷۶۵ ۷۶۴ ۷۶۳ ۷۶۲ ۷۶۱ ۷۶۰ ۷۵۹ ۷۵۸ ۷۵۷ ۷۵۶ ۷۵۵ ۷۵۴ ۷۵۳ ۷۵۲ ۷۵۱ ۷۵۰ ۷۴۹ ۷۴۸ ۷۴۷ ۷۴۶ ۷۴۵ ۷۴۴ ۷۴۳ ۷۴۲ ۷۴۱ ۷۴۰ ۷۳۹ ۷۳۸ ۷۳۷ ۷۳۶ ۷۳۵ ۷۳۴ ۷۳۳ ۷۳۲ ۷۳۱ ۷۳۰ ۷۲۹ ۷۲۸ ۷۲۷ ۷۲۶ ۷۲۵ ۷۲۴ ۷۲۳ ۷۲۲ ۷۲۱ ۷۲۰ ۷۱۹ ۷۱۸ ۷۱۷ ۷۱۶ ۷۱۵ ۷۱۴ ۷۱۳ ۷۱۲ ۷۱۱ ۷۱۰ ۷۰۹ ۷۰۸ ۷۰۷ ۷۰۶ ۷۰۵ ۷۰۴ ۷۰۳ ۷۰۲ ۷۰۱ ۷۰۰ ۶۹۹ ۶۹۸ ۶۹۷ ۶۹۶ ۶۹۵ ۶۹۴ ۶۹۳ ۶۹۲ ۶۹۱ ۶۹۰ ۶۸۹ ۶۸۸ ۶۸۷ ۶۸۶ ۶۸۵ ۶۸۴ ۶۸۳ ۶۸۲ ۶۸۱ ۶۸۰ ۶۷۹ ۶۷۸ ۶۷۷ ۶۷۶ ۶۷۵ ۶۷۴ ۶۷۳ ۶۷۲ ۶۷۱ ۶۷۰ ۶۶۹ ۶۶۸ ۶۶۷ ۶۶۶ ۶۶۵ ۶۶۴ ۶۶۳ ۶۶۲ ۶۶۱ ۶۶۰ ۶۵۹ ۶۵۸ ۶۵۷ ۶۵۶ ۶۵۵ ۶۵۴ ۶۵۳ ۶۵۲ ۶۵۱ ۶۵۰ ۶۴۹ ۶۴۸ ۶۴۷ ۶۴۶ ۶۴۵ ۶۴۴ ۶۴۳ ۶۴۲ ۶۴۱ ۶۴۰ ۶۳۹ ۶۳۸ ۶۳۷ ۶۳۶ ۶۳۵ ۶۳۴ ۶۳۳ ۶۳۲ ۶۳۱ ۶۳۰ ۶۲۹ ۶۲۸ ۶۲۷ ۶۲۶ ۶۲۵ ۶۲۴ ۶۲۳ ۶۲۲ ۶۲۱ ۶۲۰ ۶۱۹ ۶۱۸ ۶۱۷ ۶۱۶ ۶۱۵ ۶۱۴ ۶۱۳ ۶۱۲ ۶۱۱ ۶۱۰ ۶۰۹ ۶۰۸ ۶۰۷ ۶۰۶ ۶۰۵ ۶۰۴ ۶۰۳ ۶۰۲ ۶۰۱ ۶۰۰ ۵۹۹ ۵۹۸ ۵۹۷ ۵۹۶ ۵۹۵ ۵۹۴ ۵۹۳ ۵۹۲ ۵۹۱ ۵۹۰ ۵۸۹ ۵۸۸ ۵۸۷ ۵۸۶ ۵۸۵ ۵۸۴ ۵۸۳ ۵۸۲ ۵۸۱ ۵۸۰ ۵۷۹ ۵۷۸ ۵۷۷ ۵۷۶ ۵۷۵ ۵۷۴ ۵۷۳ ۵۷۲ ۵۷۱ ۵۷۰ ۵۶۹ ۵۶۸ ۵۶۷ ۵۶۶ ۵۶۵ ۵۶۴ ۵۶۳ ۵۶۲ ۵۶۱ ۵۶۰ ۵۵۹ ۵۵۸ ۵۵۷ ۵۵۶ ۵۵۵ ۵۵۴ ۵۵۳ ۵۵۲ ۵۵۱ ۵۵۰ ۵۴۹ ۵۴۸ ۵۴۷ ۵۴۶ ۵۴۵ ۵۴۴ ۵۴۳ ۵۴۲ ۵۴۱ ۵۴۰ ۵۳۹ ۵۳۸ ۵۳۷ ۵۳۶ ۵۳۵ ۵۳۴ ۵۳۳ ۵۳۲ ۵۳۱ ۵۳۰ ۵۲۹ ۵۲۸ ۵۲۷ ۵۲۶ ۵۲۵ ۵۲۴ ۵۲۳ ۵۲۲ ۵۲۱ ۵۲۰ ۵۱۹ ۵۱۸ ۵۱۷ ۵۱۶ ۵۱۵ ۵۱۴ ۵۱۳ ۵۱۲ ۵۱۱ ۵۱۰ ۵۰۹ ۵۰۸ ۵۰۷ ۵۰۶ ۵۰۵ ۵۰۴ ۵۰۳ ۵۰۲ ۵۰۱ ۵۰۰ ۴۹۹ ۴۹۸ ۴۹۷ ۴۹۶ ۴۹۵ ۴۹۴ ۴۹۳ ۴۹۲ ۴۹۱ ۴۹۰ ۴۸۹ ۴۸۸ ۴۸۷ ۴۸۶ ۴۸۵ ۴۸۴ ۴۸۳ ۴۸۲ ۴۸۱ ۴۸۰







اس کا اپنا اور اس کی شہزادی کا کچھ حال معلوم ہوتا ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

آرام کہتا ہے کہ محمد کو اس شہزادی کی تصنیف کا خیال آیا۔ قرآن نے دیکھا کہ استاد ہا سنہ آفرین نے طرہی طبع رکھیں گے۔ اہل قصہ کو طوطا جیسی رکھا۔ اتفاق سے ”حورہ العلیا“ میں بد سکان بخشہ بیگ کی راجت میں محمد کو قلعہ جنگ خیال میں شہر نے کا اتفاق ہوا۔ وہاں طبع زینت حوری فرزند پاک جنت میں خواب راحت جیسی ہشاد دی و بیدار ملی۔ یسر ہوئی اور محمد کو بھر ہوا راجھا خواب میں نظر آئے۔ اور فریادیں اس شہزادی کے کہنے کی جھڑپ سے کی۔ لاہور واپس آنے پر خواب میں تھیں المدی خان بہادر کی سہارا کی فشی گری کے زمانہ میں میں نے اس قصہ کو نظم کرنا شروع کیا اور بگاڑ اتفاق قدرہ شہزادہ امیر بخش کی ترفیب و ارشاد سے ۱۰۱۱ھ میں شہزادی قریب الختم ہو گئی۔ چند داستانیں باقی تھیں۔ وہ حافظ آباد میں فروزا دی الامانی مسلمانہ کو ختم ہوئیں۔ تالیف ہوئی گشتی زاد عشق و وفا۔ کتاب میں کل ۱۱ داستانیں ہیں۔

آرام نے لکھا ہے کہ اس نے ”طرہی طبع“ نامک خیال یکسر گزاشتہ بکلام سرچہ اہم موانی قصہ اہل در قلیف کتاب ..... پر داخستہ۔ یہی دعویٰ اس نے ہستی اور قبل کے قصہ کے نظم کرنے میں کیا ہے جس کا ذکر کرنا آئے گا۔ قصہ کو پڑھنے سے یہ تر معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے شامی نہیں کی ہے۔ لیکن بلاشبہ اس کو واقعات قصہ کے نتیجہ کا خیال خود ہے۔ چونکہ آرام دانت شاہ کا سامر ہے اور اس سے چند سال پہلے اس قصہ کو نظم کرتا ہے اس لیے ہم نے مزوری لکھا کہ قصہ کا خلاصہ یہاں درج کیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ اس زمانہ میں پنجاب میں اس قصہ کے واقعات کس صورت میں شہور تھے۔ یہ خلاصہ میری (زایش پر) یثمد محمد بعد اللہ رحمہ اللہ نے تیار کیا۔ اور میں نے اس پر نظر ثانی کی اور حواشی لکھے۔ دانت شاہ کے حوالے مطبع حوب لاہور کی المیشی سے اور مطبع کی بھر مطبعہ مطبع پنجابی لاہور (دستخط) سے لیے گئے ہیں۔

(یثمد محمد بعد اللہ رحمہ اللہ)

(۱) شہزادی آرام اس میں دیکھی کے شاہزادہ کامرانی کا قصہ ہے (۱۱۱۱ھ) ۱۱۱۲ھ میں فارسی شہزادی ۱۱۱۲ھ کی تصنیف ہے۔

۱۲ صر سزا اور احمد شاہ کو آرام نے اسے واقعہ غلگڑ میں قریب از ابھیم آباد حرن مسودہ بر مائل دہرائے چنگ ”ختم کیا اور اس نسخہ میں حاشیہ ۱۱۱۳ھ کو سید گریں ”بازارگی“ نقل کیا۔



## تفصیل مشنوی آرام

آرام کتا ہے : بہلہ کے دل تھے مجھے چند ماہ جنگ میں رہنے کا اتفاق ہوا یہاں تک کہ سر کے پیلے کا  
دل آیا۔ مشرقی میل دوسرے پر آئے اور اپنے کونے میں معصوم ہوتے میں مجھ سے دوپہر تک یہ تماشہ دیکھتا  
رہا۔ پھر سو گیا۔ حالت خواب میرے اور راجھا دونوں ایک باغ میں تھے : اور مجھ سے اپنا قصہ نظم  
کرنے کی فرمائش کی۔

راجھا صلی تخت جزیرہ کے ایک پُر مطلق شہر جزیرہ میں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام سوامی تھا۔  
وہ یہاں کا ایک رئیس تھا۔ اور اس کے ہاں راجھا کی ولادت سے پہلے تین بیٹے تھے۔ تیسری جنگ سیال میں  
مسلم نام ایک سردار کے ہاں حوالہ ہوئی۔ دونوں کی عمر چار سال سے تھوڑی ہوئی تو دونوں کو اپنی اپنی  
جگہ مکتب میں بیٹھ کر تعلیم دیا گیا۔

ایک دن راجھا نے تیر کو خواب میں دیکھا۔ ٹھنی ٹھکیں نے اسے قیاب کر دیا اٹھا تو کچھ بھی نہ تھا۔  
خواب سرب نکلا۔ دل بدل نصیب اور کمزور ہوتا گیا۔ والد کو اپنے لڑکے کی اس حالت زار کا رنج ہوا۔ اس  
نے نصیحتیں دینا شروع کیں مگر سب بے سود۔

راجھا عشق کی ستم کاریوں سے جنگ آ کر صحرا کا راستہ لیتا ہے۔ وہاں کے کہیں اس کے رفیق بھی جاتے ہیں  
اور یہاں کا دھماکا۔ اب ظن مات باہری تھا کہ اپنے سوز کو فتنہ دل کو آرام دیتا ہے۔

اوسر تیر خواب میں راجھا کو دیکھتی ہے اور اپنے گرنار کی شکار ہو جاتی ہے۔ والد اس حالت کو دیکھ  
کہ دھڑکا کہ نصیب کتنا ہے۔ دل تیر کو سیسوں کے پاس لے جاتی ہے تاکہ اس کا دل بیلے سے اُن

میں قبل وہ حادثہ اس کا ہم پہنچ گئے ہیں

میں نقلی سزا گر حادثہ شاہ نے خواب کا ذکر نہیں کیا۔

میں نقلی اور حادثہ شاہ اس کا ذکر نہیں کیا۔







اس کے ہر جھگ بیل کا سائز چاکر اس کی وضعت کیا۔ رانجھا دیلتے چناب پر پہنچا تو شکل پڑی۔ شب سری و شمار تھی اور جھد اس سے شکل تو۔ چار اس پہنے پنج پیر کو یاد کیا۔ وہ اُسے اور کبیر ساتھ لائے۔ شب بحر اس کے پاس رہے۔ صبح کو چپ چاپ سناں ہو گئے۔ مشتق بے پودا ہے۔ چناب کی حفاظت مروجوں میں اس کے لیے کوئی غلو نہیں۔ رانجھا دیبا میں کود پڑا ہے۔ دھڑکے کدو سے سے قراج دکاتا ہے۔ مگر روکا ہے سو نہایت ہوا آخر کئی کشتی چنی کرتا ہے۔ اور رانجھا اس میں سوار ہو جاتا ہے۔ کشتی میں کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک نہایت ہی عمدہ پنگ پنگا ہے۔ قراج سے پوچھا ہے۔ کہ یہ کس کی خواجہا ہے۔ قراج نے کہا۔ میری..... وہ دھیر کے وقت ہم نژادوں کے ساتھ آتی ہے اور یہاں آرام کرتی ہے۔ رانجھا نے قراج سے کہہ کر میں تین چار دن سے باطل سوا نہیں ہوں اگر اجازت ہو تو سوجاؤں۔ قراج شدت سے انکار کرتا ہے مگر رانجھا اگر ٹھٹھی اور چادر بغلہ رشتہ پیش لہ ہاں سری بھا کر اس کا دل نرم کرتا ہے۔ اور وہ سوجانے کی اجازت دے دیتا ہے۔ لیکن دھیر ہوتے ہی ہیراج بیٹھیں کے وارد ہوتی ہے۔ وہ پہلے تو قراج پر ہمارے برقی ہے۔ اور اُسے بٹاتی ہے۔ پھر حکم دیتا ہے کہ سائز کو بند سے بیدار کر دیا جائے۔ آخر پیشی اصولی کے بعد پہلی طاقت ہوتی ہے۔ رانجھا وضعت ہونے لگتا ہے تو ہیراج روکتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری روزی

نے تمام تفصیل مطابق مقبل رسد امداد کے الیہ واقعہ اس موقع پر نہیں ہوا۔ بلکہ رانجھا کے گواہی ابتداء کرنے کے بعد ہی میں ہوا۔ دیکھو حادثہ رسد۔ نے مطابق مقبل رسد۔

نے مقبل کا لڑی طرح اگرچہ رانجھا کے چناب میں گھس جانے پر اس کو باہل جانے کے صحت انکار سے غائب کرتا ہے۔ مگر اس کو "سینا" یاد آتا ہے۔ سادہ دیکھتا ہے دنیا ہے رشتہ میں انتہام کا قراج اس سے بھی فرید۔ منہب سراپا لطف و احسان ہے۔ مگر حادثہ شاہ کے لڑنے سے خاک کا پتہ ا دیکھو حادثہ رسد اکشتہ کی قریب جو آرام نے کیا ہے۔ اس کتاب کے طبع پر دیکھو۔

نے مقبل رسد پ موت اگر ٹھٹھی دینے کا ذکر ہے۔ نے مقبل اور حادثہ نے ہی کی تعداد ساڑھی۔ آتم نے تعداد نہیں بتائی۔ بلکہ بقول مقبل رسد، ہیراج رانجھا کو جگاتی ہے۔



کی یہاں کوئی سہیل نہیں ہے۔ ہر جگہ وہ سوائے گلابانی کے اور کچھ نہ جانتا تھا اس لیے میرے اُسے روشنی  
 چمانے پر غور کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت سانچے نے پنج پیر کو یاد کیا۔ وہ آنے اور غصہ کو ہمراہ لائے  
 اور نہ ہالہ عشق سے ان کا نکاح پڑھا۔ اس کو کبیر کھانا اور نصیحت کر کے رخصت ہوئے۔ سہیلیوں نے  
 ہلکاو دی۔ سہر سانچے کو لے کر باپ کے پاس آئی اور باسود اس کو گلابانی کی خدمت سپرد کرانی۔

دانیالہ مرضوں کو لے کر چراگاہ میں گیا تو میری ماں اس سے ملنے آئی۔ سانچے نے غلاب کا قصہ  
 سنایا۔ اور دونوں نے عقدِ انتہاء پڑھا۔ اب میرے معمول کر یا کر سدا دانیالہ کے لیے کہا۔ جنگل  
 میں لے جایا کرتی۔ یہ قصہ زمانہِ زو غلام و مام ہو گیا۔ تو ماں نے بیٹی کو زبرد و توبیخ کی۔ اور بدولی  
 لے جانے سے منع کیا۔ اب سے میرے دل کا جانا چھوڑ دیا۔ اس کا چچا کیدو نام فقیر تھا۔ وہ شب کو  
 اس کے نیچے میں دایلدہ وغیرہ بناتا کرتی۔ اور دانیالہ کے پاس لے جاتی۔ آخر اس فقیر کے ذریعے ماز غاش  
 ہو گیا۔ کیدو میرے دلچسپے ہو یا رہنما کا نام کھانے لگا تھا کہ مریضی بھاگے۔ میرا ان کے پیچھے گئی تو  
 کیدو نے سانچے سے بھیک مانگی اور جھٹ پٹٹ واپس چل دیا۔ اور میرے والدین کو ہلکا وہ دایلدہ دکھایا۔ یہ  
 ہر اس کے والدین کے لیے سخت باعثِ رنج و اندوس ہوا۔ اور انہوں نے اس کے قتل کا ارادہ کر کے  
 اس کو قید کر دیا۔ ایک دن کسی قریب سے میرا قید خانے سے بھاگت ل گئی تو اس نے کیدو نصیر کے  
 جھونپڑی میں آگ لگا دی۔ گو کیدو غشی قسمت سے گھر پر نہ تھا۔ میرے والدین نے عدوئوں کو جھونپڑی از سر نو

لے کھانا دے تھیں

لے ملتی تھیں۔

تو دیکھ کر دانت دانت ہوا۔ جہاں میرے دانیالہ کو باپ کے پاس لے جانے سے پہلے ہی وفاداری کی قسم کھانی اور اس  
 موقع پر بھی۔ غلاب سنانے کا ذکر تھیں دانت کے ان ہی سے فیروز حلقوں کی خدمت اور میرا احتجاج اس الزام کے خلاف  
 کے تھیں دانت کہتا ہے کہ کیدو ابھی گھر میں نہ پہنچا تھا کہ میرا جڈ کر اس کو آئی اور فرما اس سے واپس لے لیا۔ مگر دانت دانت  
 کہتا ہے کہ میرے اس کا کہہ کر پوری بھیجی لی شے قید کا ذکر مرث اٹھ لے گیا ہے۔

تو بھول دانت دانت میرے سہیلیوں نے کیدو پر بہت زیادتی کی۔



تقریر کردی اور میر کی قید کو سخت تر کر دیا۔

اس کے بعد ایک روز پھر میر کسی طرح قید خانے سے بھاگ نکل اور میدی رانجھا کے پاس جھلک میں پہنچی۔ سودا خان سے یہاں کے ایک آدمی نے ان کو دیکھ لیا۔ اس پر میر کے قتل کا تدبیریں ہونے لگیں۔ مگر اس کی مان مانج ہوئی۔ ان باپ چاہتے تھے کہ میر کا رانجھے سے بیاد کر دیں۔ مگر اس کی نگہ بانی ان کے لیے باعثِ ملامت تھی۔ آخر یہاں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے۔ اور قرارداد کیا کہ رانجھے کو موت کر دیا جائے۔ اور کسی مناسب برو کے ساتھ میر کی شادی کر دی جائے۔

میر کے والدین نے اب رانجھا کو گدہ بانی کی عزت سے بٹا چاہا مگر میر نے ان سے کہا کہ میں سال سے خدمت کر رہا ہوں۔ اس کا حق مانا قلم ہے۔ سارا حساب اس کو ایک ہی دفعہ دیا جائے یا اسے بدستور ملازم رکھا جائے۔ غرض اس کی ملازمت کا مسئلہ قائم رہا۔ بدگوئیوں اور کتہہ چیتوں نے اب اسی دوزخ کے قتل کا منصوبہ باندھا۔ لیکن پہنچ پیروں کی کرامت سے وہ سب بھوج ہو کر آئے۔

آخر گی کہے ہیں یہ قصہ مشہور ہو گیا۔ والدین یہاں سے سخت تنگ آ گئے۔ ہم یہاں قوم نے مختلف طور پر فیصلہ کیا کہ اس کا علاج کیسا موزوں ہو۔ فرنگ سے کروا دیا۔ جو دنگپورہ کا رئیس زادہ تھا۔ والدین نے اس قریب کے بے تیاروں شروع کر دیں۔ برادری کے اتفاق ملنے سے بدیہی، طاق اور سرب نقد و جنس کے ساتھ رنگ پورہ کو روانہ کیے گئے۔ انہوں نے تمام اثاثا جا کر پیش کیے اور گھول اور زعفران فرنگ کے سر پر ملا۔ اور تاج خروگر کے پہنے آئے۔ شادی کا دن قریب آیا۔ ماں نے اسے ”رنگین پروہ شادی میں بٹھایا۔ رانجھ نے جب یہ سنا تو ایک مشاطہ کے اندر پیٹم بیٹھا کہ یہ جھڈنگی کیسی؟ اس پر میر رانجھا کی ملاقات کے لیے پہنچا گئی۔ جس کی وجہ سے اس کی والدہ اور باپ اس پر

نے دھڑک کے ان اس قصے کی حققت صحت ہے دیکھو۔

نے سلاطین قبل دست، اگر دانت دست، اور تخیل دوزخ نے دست ملاست ”اسی کہی ہے کہ یہ قصہ بھی موت اتمام نے بیان کیا ہے۔ کہ کذا دتقبل دست۔ نے سلاطین قبل دست۔



خایت ندریں ہوئے۔ اب صرت ایک ہی سبیل باقی تھی اور وہ یہ کہ قاضی کی طرف رجوع کیا جاوے۔ قاضی اور ہیر کا معاملہ چلتا ہے لیکن یہاں سے بھی یابوس ہوتی ہے۔ اس کی ماں ہزار بتی کرتی ہے کہ وہ کسی طرح قید ہو جائے لیکن بے سود۔ ہرات کا قلعہ آہنچٹا۔ ایجاب و قبول کی فہمت آگئی لیکن ہیر کی جانب سے بالکل انکار ہوا۔ قاضی نے کروچید اور داں ہندی سے نکاح کر دیا۔ چونکہ بیسلسوں کا گھر جہیز میں دیا جاتا ہے ہیر درخواست کرتی ہے کہ گھر داں بھی مانو جائے۔ ماں باپ منع کرتے ہیں۔ راستے میں کیڑے شکار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو ہیر اور رانچا میں لڑکھٹائی ہوتی ہے۔ دنگ پور میں ہیر سیدا کی طرف سے بالکل بے اتفاقی اختیار کرتی ہے۔ یہ امر سخت بغضیدگی کا باعث ہوتا ہے۔ کیڑے رانچا کی حفاظت میں کربستہ ہو جاتے ہیں۔ ہیر سے عنایت وغیرہ دے کر رخصت کر دیتی ہے۔ لیکن فراق کی وجہ سے بیمار پڑ جاتی ہے۔ رانچا قصہ تخت خوارہ میں چلا جاتا ہے۔ بھائی بند لڑکھٹائی سے غرض ہوتے ہیں لیکن وہ ہجر کی مصیبت میں سب سے درد رہتا ہے۔ اب دونوں طرف خیال یار کا سلسلہ قائم ہے۔ اتفاق سے تیسرے کو ایک ملازم ہاتھ آ جاتی ہے یعنی بھتی۔ وہ اس سے اپنا مادہ ایجا بیان کرتی ہے وہ رانچا کو طلب کا خط لکھنے کا مشورہ ہوتا ہے۔

تیسرے کو کتاب لکھتی ہے۔ تیسرے جنگ ہو کر ہزارہ پینچٹا ہے۔ رانچا کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ وہ ہوتہ پاکر دنگ پور پہنچے گا۔

رانچا اب بچی بننے کے لیے "کو" لکھتا ہے..... میں جوگیوں کے پیر کے ماں جاتا ہے۔ پہلے بانسری بجا کر جوگیوں کے پیر کو خوش کرتا ہے۔ پھر اپنا مقصد بیان کرتا ہے۔ پیر اس کو بچی بننے سے

پہلے ہم تفصیل مطابق نقل سے لکھے۔ دانت منہ پر عمل طور پر مراد ہے۔ رات نکاح خواتین یہ قسم منسلک لگا ہے۔

لے دانت منہ لکھے مطابق نقل سے "دانت منہ" دانت منہ باغلات قیل۔ لکھے مطابق نقل سے "یزدیکو دانت منہ"

بعد از توڑنے کا قسم آخر ہم نقل زیادہ تفصیل سے دیتے ہیں لکھے دیکھو نقل سے لکھے نقل سے

لکھے صرت نقل ہم کو بتاتا ہے کہ قاصد ہر جگہ تھا



منع کرتا ہے۔ مگر اس کے اسرار پر اس کے کان میں ہا ڈالتا ہے۔ اور اس کے بال گوندتا ہے۔ پھر راجھا کو عورتوں سے بے رغبت رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ مگر جب راجھین اس کا وجہ سے ہوگئی بننے کا ذکر کرتا ہے۔ وہ پیرانچہ باطنی قوتوں کے ذریعے معلوم کرتا ہے کہ میرا راجھین ہی کی ہے [دارت ۱۷]۔ تو نہایت بچہ طرح اس کو رنگ پود کی فرت روانہ کرتا ہے۔ رنگ پود کے قریب ایک گڑھے نے اس کو پہچان لیا۔ اور کہا کہ تو زہری لکھ رہی ہے جس کو میرا ہوا لائی تھی مگر راجھین اس کی خوشامد کرتا ہے۔ اور اس سے انکار دیتا ہے کہ وہ اس راز کو مخفی رکھے گا۔ اس کے بعد وہ رنگ پود پہنچا۔ ایک دھنقان گائے دودھ دلا۔ راجھین نے مسکے بھایا تو پھوپھا کودا۔ اور گائے نے ڈر کر دودھ کا برتن توڑ دیا۔ اس آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ خیر دے کہ اس بوائے ناگمانی کو دودھ کرو۔ وہ خیرات لائی تو راجھین نے اس کے منہ پر ایسی دھول لگائی کہ اس کے حالت ڈٹ گئے اور منہ بہ زبان ہو گیا۔ دھنقان نے راجھین کا تعاقب کیا مگر وہ اتنے تر کیا۔ اس کے بعد وہ رنگ پود کے گلی کوچے میں گھومنے لگا۔ کوئی پادھن کو تم گھر گھر کیا ڈھونڈتے پھرتے ہو۔ وہ کہتا کہ میرا پیر تھارے شہر میں کھو گیا ہے۔ اس کی تلاش میں ہوں۔ اس صحت میں میرے گھر میں جا پہنچتا ہے۔ دل بھتی کے ساتھ دل لولی بھٹ بھٹاتی ہے۔

لے آتام، اہم سے شری صاحب دادو، اگر بھول تھیل (۱۳۵) اور دارت (۱۳۵) تاتھ لے راجھین کو سر ہوا۔

لے خیر مارکر در تھیل - لے دارت شاد، ورا، خیر مارکر در تھیل

لے آتام نے یہ داستان ۱۳۱ شری ختم کی ہے۔ تھیل نے ۲۶ شری شادک شاد، ورا نے اس کی نقل و کال کر دی ہے۔ نواز، دل لے رہا ہے، نے قریب ۱۰ شری۔ آتام اور دارت دونوں نے شروع میں زیر لکھ پڑا ہوا جھگڑا دیا ہے۔ گنگر کا انداز بھی یکساں ہے۔ مگر دارت شاد نے نواز کا ہی بات کو ترجیح دی ہے اور کہا توں لکھ تشبیہات و استعارات کی کثرت سے بھریا ہے۔ جھگڑا اس کی خصوصیت شاد صاحب کے کلام میں ہر ایسے موقع پر نظر آتی ہے جہاں وہ شخصوں میں جھگڑا لکھ چوکتا ہے۔ مثلاً راجھین اور اس کی بھویوں کے درمیان۔ راجھین اور قاک کے درمیان۔ راجھین اور عراج کے درمیان۔ راجھین اور بھتی۔ میرے خاص۔ راجھین اور بانقا کے بھیل کے درمیان۔ راجھین اور مائی کے درمیان وغیرہ وغیرہ۔ تھیل اور آتام ان میں سے اکثر روایتی ۲۱ پر



ہوگئی بیگ بگاتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ اس بجا رتیر کی بعض لمحے دکھاؤ کہ میں عجیب بھی ہوں۔  
 سہتی اس کے فقر اور بے جاہت دونوں کی منکر ہے۔ اور اس کو الام دیتی ہے۔ کہ لڑتوں کو گھورتا پھرتا ہے۔  
 آخر میر جو ہوگی کہ نہیں پہچانتی اور ہوگی اور سہتی کے سوال جواب سے تنگ آگئی ہے کہتی ہے کہ اس  
 کو خیر دے کر رواد کر۔ سہتی پنا لاکر دیتی ہے تو ہوگی گندم اگتا ہے [دارت شاہ نے کہا ہے کہ  
 لڑائی پنا لائی ص ۱۱] اس پر پھر جھگڑا ہوا ہے۔ آخر میر سخت دل تنگ ہو جاتی ہے۔ سہتی اٹھ کر ہوگی کے پاس  
 میں اس دھ سے پنا پھینکتی ہے کہ کاسر زین پر گر کر ٹٹ جاتا ہے۔ اس پر ہوگی بہت غلہ مچاتا ہے کہ  
 یہ کاسر تو میرے پیر نے مجھے دیا تھا۔ اگر اس کو کہوں گا تو شہر کو پامل کر دے گا۔ یہ حق کہ میر کو  
 بھی عرش آ جاتا ہے اور وہ کینڑوں سے ہوگی کو خوب ہی چوب کاسی کرتی ہے۔ ہوگی بیچارہ پٹ کر  
 اور یہ مجھ کو کہ میر اس کے دیکھنے سے بھی بیزار ہوگئی ہے بہت دوس ہو جاتا ہے اور آخر ایک  
 باغ میں دھونی دھا کر بیٹھ جاتا اور صحت شکایت زبان پر لاتا ہے دیکھو دارت شاہ ص ۳۴ اتفاق سے میر  
 کی لڑائی اُدھر سے گزرتی ہے اور سارا مال ہاکر میر سے کہتی ہے [دارت شاہ نے اس کا ذکر نہیں کیا]  
 کچھ دلوں کے بعد تو میر کیرا کی کچھ فوکیاں دھرا کی طرف جانے کو ٹھیکیں اور باغ کی میر کرنے لگیں۔ رانجا  
 ملے کر ان کی طرف پہلا۔ وہ بھاگ گئیں۔ سواتے ایک لڑاکا کے کہ اس کے اتھ رانجا نے اپنا پیغام میر

رفیقہ حاشیہ صفحہ ۱۳۹۸ کہتوں پر اپنی طبیعت کا مسلح ہونی اور اسے ہندی ظاہر کرتے ہیں اور ان کے ہاں ان سوتوں پر کوئی جھگڑا نہیں  
 ہوتا۔ یا جھگڑے پر زیادہ زور نہیں دیا جاتا۔

۱۔ دارت شاہ ص ۱۰ ۲۔ دارت شاہ ص ۱۰ ۳۔ دارت شاہ نے میر کو اس زندگی ہی شریک نہیں کیا۔ بلکہ وہ زندگی  
 اور حلق کرتی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ ہوگی نے بھی سہتی اور کینڑ کو ۱۔ دارت شاہ ص ۱۱ ۲۔ حقیقی مصنف نے اس زندگی کا ذکر ہی نہیں کیا  
 ۳۔ دارت شاہ کہتا ہے کہ ان سوتوں نے ہوگی کے فی سے کی چیزوں کو خطاب کیا ص ۱۰ نیز دیکھو شکل ص ۱۰ دونوں کہتے ہیں کہ حق کے دن  
 یہ واقعہ ہوا۔ ۴۔ لڑاکا کو لڑاکا کہتے ہیں۔ ۵۔ لکھنا کہ لڑائی ایک چوب برمی ۶۔ کسند پھاندا مرغ دھان ادا  
 دیکھو دارت شاہ ص ۱۰ مگر انعام کہتا ہے کہ ہوگی نے لڑاکا سے کہا کہ لڑائی نہیں۔ میرا پیغام میر کو پہنچا دو۔ دارت کہتا راجی صفحہ ۲۰ پر



کو دیکھا۔ یہ پیغام پہنچا تو میری سستی کو باغ میں بھیجتی ہے۔ وہاں سستی پھر ہوگی کے ساتھ بٹھتی ہے۔ آخر وہ کرامت دکھا کر اس کو کٹائی کرتا ہے اور وہ وہاں جا کر ایک دن قوم کیلبر کی سیر کو باغ میں جاتے کے لیے تزیین دیتی ہے۔ آخر میرا باغ میں جاتی ہے۔ وہاں طرفوں کی فٹ سے سوال و جواب ہوتے ہیں۔ مگر دیتی ہے۔ اس صلاح و مشورہ میں ضرورت ہو جاتی ہے کہ میرا کے پتے سے کس طرح نجات حاصل کی جائے آخر ایک تہذیب سمجھی۔ بہت ہی بد بیربیبوں سمیت ایک کیمت میں پکاس پھنسنے کے لیے جاتی ہیں۔ وہاں مدنی جلد سے سیر کی ساق میں لانا بھر دیا جاتا ہے اور شہر کو دیا جاتا ہے کہ ساپ ٹس گیا۔ پھر شہر میں کھڑا ہوتا ہے۔ میدا میر کو ملو میں لٹال کر شہر میں لے جاتا ہے [والت شاہ نے یہاں میر سے کہا تو کہیں کیا۔ دیکھو ص ۳۹]

میر سے صالح اور ہادی گر حاضر آجاتے ہیں۔ سستی اپنے والد کی خدمت میں مدنی کوئی ہے کہ اس شہر میں ایک اسٹ والا ہوگی اس بجائے اس کا حاج تبرہوت ہوگا۔ والد اس کا دلنگ (دینی پیدا) کو ہوگی کو بنانے کے لیے بھیجتا ہے۔ ہوگی اسے کہتا ہے کہ شہر پر حکومت رہے اسوں نے اڑ ہے۔ مگر دلنگ اپنی عورتی کا احترام کرتا ہے۔ دیکھو وراثت ص ۳۱، متنبی ص ۱۲ پھر ہوگی اس بنانے سے کہ وہ کشتی دیا ہوگی کے بعد میں آگیا ہے۔ اس کو جواب لاری کرتا ہے اور سبھا شکایت کرتا ہوا مگر داہیں آتا ہے۔ آخر میر کے کہنے سے اس کا خسر جاتا ہے اور ہوگی کی خوشاد کرتا ہے۔ ہوگی انہوں کوئی کے لیے شہر سے باہر کافی نامہ پر مکان مانگتا ہے اور ہجوم خلق سے بیزاری ظاہر کرتا ہے مگر میر کا خسر کہتا ہے کہ پاس ہی ایک عمدہ مکان ہے۔ اس میں سستی کھانا پہنچا آیا کرے گی۔ وہاں وہ شہر سے۔ مرن ہوگی اس کے ہمراہ آتا ہے۔ اور اس کو وہاں ایک حجرہ کیجی لی جاتا ہے۔

دقیقہ حاشیہ صفحہ ۲۱۰ ہے کہ لڑکے نے خود بخود کہیں میر کی سبیل میں۔ تہذیب نام لے جاتی ہیں اور جواب بھجوا دیں گی۔ نیز دیکھو متنبی ص ۲۱ بعد میں لڑکے خود جواب میر کو داتی ہے۔ لے ہوگی کا دلہن نہ بھیجے اور خدمت رہی اور کرامت کے صفحہ آدم وراثت مدلول کے اس مشرک ہیں دیکھو وراثت ص ۳۱ بعد اسب میر سستی کو اپنی امداد کے لیے تزیین دیتی ہے۔ اس کے جواب کے چاروں صفحے جو متنبی ص ۱۲ نے لکھے ہیں وہ وراثت شاہ ص ۱۲ کے الہی سہجہ میں۔ فی کثر ہندسی واس نے لکھے بتایا ہے کہ میں نے شہر وراثت اور متنبی میں مشرک میں لکھے دیکھو وراثت ص ۳۱ بعد دیکھو متنبی ص ۱۲



جہاں وہ تیسرے پر افسوس غرائی کرتا ہے۔ پہلی اس سے اپنے مطلب کے متعلق دعا کرتی ہے اور گھر واپس جاتی ہے تو مانتے ہیں اس کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ پھر وہ راجھا اس تجربے کی تنگی اور رنجوں کی گہائی سے تنگ آگئے۔ راجہ نے بیچ پیر کو مدد کے لیے بلا کیا۔ وہ آئے اور راجہ کی دیرینہ سگیں کو تڑپا دیا۔ راجہ سب سو رہے تھے۔ فرض پیر اور راجہ بھاگ کر مدلی راجہ کے ملائے کی طرف چلے گئے وہاں اسکاٹ پیر کا ایک مکان تھا۔ ارادہ ای کا یہ تھا کہ وہاں کچھ دن آرام کر کے مدلی کو چلیں گے۔ منزل کے قریب پہنچے تھے کہ راجہ بے ہوش ہو گیا۔ پیر پرچہ سونے سے منع کرتی ہے مگر راجھا مصروف خواب ہو جاتا ہے۔ جب صبح کو راجہ بیدار ہوا، اس کا علاج مندری کی موتی ہے تو وہ فرج لے کر تھک کر رہا ہے اور راجہ مدلی کی مدد میں جا کر نڈ کرتا ہے۔ پیر کو ایک گھوڑے پر سوار کر دیتا ہے اور راجہ کو اپنے ہرکاپ دوڑاتا اور سنبھالنے لگتا ہے۔ آخر راجہ پیر کے اشارے سے فرار کرتا ہے کہ ہم کو قلم سے گرفتار کیا جا رہا ہے [مادھ ۱۳] بعد [عزیز پانی آتے ہیں اور طرفین کو ماج کی حالت میں لے جاتے ہیں۔ وہ ساطر قاضی کے پاس بھیج دیتا ہے۔ اور قاضی کے مد سے تیسرے میدان کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ پھر راجھا کو شہر بد ہونے کا حکم

لے آتا ہے یہاں خصوصیت سے اس بات پر زور دیا کہ وہاں پاک ٹنگ تھے۔ ان کی لہجہ سربلین دست نہیں۔ تیل کے طور پر ایک تختہ بیان کرتا ہے کہ ایک دوسرے کو ہر جگہ میں تھی۔ قاضی سے ایک صاحب مل گیا۔ تیسرے مدت مدی سے اس کی خدمت میں حاضر ہوئی شام کی گاد کے وقت وہ خود میں مصروف ہوا۔ تو راجہ کی لے کی آمادگی کو پیرا دھر چلی گئی۔ دوسرے دن صاحب دل نے لکھا: تو تیسرے صاب واکو کہ کو ایک ہندوئی کے ساتھ اغاص ہے۔

پہلے آواز نے افسوس اور غم  
تو اے دوسرے دیکھیں ہم ہلک  
دوسرے آواز نے افسوس اور غم  
تو اے دوسرے دیکھیں ہم ہلک  
نہایت حق تعالیٰ ہوں گداری  
کو افسوس اور غم داری

تیل ۱۳۔ بعد پیرا دھرستان دیا ہے وہاں پہلی جگہ آتی ہے کہ پیرا دھر کے ساتھ نہ آنا۔ پھر خود جا کر جاتی ہے۔ مادھ

۱۳۔ غلہ آتا ہے۔ کہ پیرا دھر ۱۳۔ افسوس غرائی مادھ لکڑی سے پھر تھا۔ دانی ص ۲۰۰ پ ۱۴











صحیح نتائج اخذ کرنے کے لیے دیکھو سے لے کر دارک شام تک تمام شعور کی منظم مددائیں اور مستحضر حکمتیں اس قفسے کی سامنے ہونی چاہئیں۔ مگر بالفضل مقبل۔ وارث اور آئیم کے مقابلہ سے ہم ۷ نظریہ قائم کرنا چاہتے ہیں کہ وارث شام نے اس قفسے کے بہت سے جوہرات میں اپنے نفیث سے پیدا کیے ہیں اور اس کا استغالی ہوش اور وسعت معلومات اور طبیعت کی آمد طویل سخن کا باعث بنے ہیں۔

وارث شام کی تصویر جو ہم نے اپنے ذہن میں بنا رکھی ہے ۷ ہے کہ وہ ایک بڑا ہی طبیعت صاحب فی ہے جس کی جھانک شامی ضبط سے آشنا اور جس کا قد ہی حکم خاموشی سے بے خبر ہے۔ جس کا بیابان بیانی ملحد و پست مدلوں پر ہے۔ عذابا مدعاں ہے۔ اور جس کا ذہن طبع سہل و سحری دونوں پر حاکم یزد چٹا ہے۔

اب صاحب سلیم ہوتا ہے کہ کچھ آجکاس آئیم کی غرض سے درج کیے جائیں جس سے اس کا طرز کلام معلوم ہو۔

## ابربرسات کا موسم

[بیر جھولا جھولنے کے لیے ہاتی ہے]

ہوا کی برشنگالی از رخسار آب	خسار آمدہ اکر بہر آب
دھرسو اند گرمہ ہار آمد	عجب آجے ہمدے کار آمد
نہ رحمت ہنک آب فیض ہارید	خوار غافل از دہب نشاید
چنان مدنے زمین داشت رخسار آمد	کہ در عالم نشان گذاشت از گرد
حباب و موج آبی شد مانع باز	ممن ہا سبزہ فرستہ دماز
نہ یکسو اند گریانی گشت پیدا	زیک سو برقی خندان صبلہ آرا
بہشت و ممن آب و تاب دادند	نیاز و ناز و اعتمدہ کشادہ
بہری آمدی تارہ بخشید	کہ بخت داشتان ہم سبز گردید
طراوت ہنک در عالم اثر کرد	فراخ زہد خشک امروز تر کرد



چنان آمد دلوت بر سر کار که شد حکم رگ ابرو گهر بار  
که قوس قزح یرنگ سازی که ابروی بتای را داد بازی

## ۲- دریا به چناب کی کشتی

دعان آرد آن مرد بهشتی بلال آسا ز راه مهر کشتی  
چه کشتی ابروی کند یک اشاره رساند به دکان را بر کتاره  
چه کشتی بود آنوشن تمنا بشوق وصل معشوقان رحمتا  
فلک از دعوی هم چینی آن گلنده کشتی خود را بطوقان  
بلال عید همیشه بلال مردم لبش داماده از موج تبسم  
بغیض نسبتش چون طائر چرخ مر تو می زند از سر خوشی پرچ  
نشد قوس قزح از آب پیدا بپا پوشش رسید از دور شیدا  
بموج از راه سرعت هم حثان بود که نعل باد پای آسمان بود  
بازی میداد در آرمیدن چه چشم مردشان داد صیدن  
چنان آمد الف شد بر سر آب که در جنبش نمی آمد ز گرداب  
بقطع راه شمشیر دگر بود که چنان آب دکان یکدم بنام بود  
شوم تران آن پویی کانی غدگشن بی ده آیه بدشانی  
کشیدن بی نبوده در کمالش که کار تیسر سازد باد بالمش  
نمی گریم ز عاشق نیمه دل که ابروی بتای حل کرد مشکل  
بعورت تاخن طعنه کشائی بمعنی ابروی تاز آشنائی

دکان بنشانده را بنجین را باطاف

ز دست آرد آن بحر انصاف



## ۳- جھولا

پری رویی کہ او مای پرستند  
چہ گاذہ پائے تا سرفروخت آگیند  
دو آفرینش چہ پائے تا دک اندر  
شد از روی کمال شوق پیہم  
دین آدینت از گردن شجرہ را  
چہ بر سین دین آں سیم بر رفت  
بکش گاذہ بر اشہار بستند  
بمشوق شہر زلف ولادین  
ز دست ماہ رویان ہادی خورد  
چاپوش سر توس قزح منم  
کہ با روش نمودی ہمسر پہ  
یک جنبش دو بالا از شہر رفت

## سہ ماہ میر کو سمجھاتی ہے

بعد زجر و ظامت گفت او را  
ز دست شوقیت مندیاد فریاد  
گریبان صبا را کردہ چاک  
دل سنگین تر مست جفا شد  
ز بیاضت مرا گرفت حیرت  
چہ آید ز اختلاط محو ہانت  
اگر با مندرق خواہی رفت باز او  
کہ او را نیست تھد و استہیابی  
ہ بین حال و آں اختلاط  
چرا کردی چنین ہنگام بر پا  
کہ آپ شرم ما را داد بر باد  
شدی رسوا ز شوقی ہای بی باک  
شکست شیشہ ناموس ما شد  
کہ شمع دفرہ تمکین و غیرت  
کہ رسوا کرد دو ملک جہانت  
پیشانی ست آطر حاصل او  
ہر روزی ہم پریشان روزگاری  
جست رسوا مشو از ارتعاش



خی با را کن مرکز سداوش  
برای حق بخت آمد کوش

## ۵۔ کھیڑوں کی برات

ز سار نغمہ پرداز نساد  
کہ چون نردنگ در بھگ سیالان  
پری روزان بخوئی مسرہ او  
کمان ابد بہتای فستہ پدور  
بسی در بر تہائے زمہنرانی  
جوانان صبح زج در زج  
بر ستازی سواران بھگ ٹیہند  
پکریم وصفت آن شای و تھل  
مواہب خیل در غیل تماشا  
بھگت بازی براہ عشوہ و ساز  
ز آتش بازی و سانی دیگر  
سیالان بہر استقبال رفتند  
ز شادی و طرب خوشحال رفتند

## ۶۔ ساپ کے کاٹے کا علاج

ہر مرد و زن از بچاد و غریبش  
یکی تجویز کردی جوڑے ماش  
ہر غم خوری ز دردش چادرہ انیش  
دیگر داوی سیر روغن بقلش



یکی چوب پیچ بر زخم سائید      دگر هر لحظه شیر عشق مالید  
 یکی سودای بیاقتش زهر مبرد      کہ این داد بدفع زهر شہر  
 دگر از بہر او آورد تریاق      کہ این داد بود وہ جملہ آفاق  
 یکی افشرد زخم مار بپہم      شود تا خون زہر آلودہ اش کم  
 دگر ی بست حکم ساقی دل خواہ      بہاؤ زہر یابد در تخلص راء  
 نسون خواند نہ ہر سو جہنم گشتند      ہر گرد سر این شمع گشتند  
 نسون کس نیامد ساز دادش  
 مگر از بکر مار ہمدادش

## ۴۔ قصہ سستی و پنوں

آدم کے جس مجموعہ میں میرد مادیوں کی تذکرہ والا فارسی شاعری ہے، اس میں سستی پنوں کا منظر پنجابی قصہ بھی ہے۔ یہ تو آدم کے زمانے سے پہلے بھی پنجابی میں کئی قصے نظم ہوئے لیکن یہ کہ یہ مختصر قصہ نسخہ پگور قتلہ میں شاعر کے اپنے قلم سے لکھا ہوا ہے اور اس پر سی قیث (رحمۃ اللہ) درج ہے۔ جیسا کہ اوپر تذکرہ ہوا اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے تعلق کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ اسے شائع کیا جائے۔

سر چرچہ پنوں نے لکھا ہے کہ سستی پنوں کا قصہ در اصل سندھ اور جزیرہ بروجہاں سے تعلق رکھتا ہے۔

لکھ «دفع زہر مار» (سندھ)

لکھ ہندوی اک (سندھ)



اور عجب نہیں کہ سندھ کی تاریخ کے اہدائی زمانے کا واقعہ ہو۔ یہی صاحب کہتے ہیں کہ بسنور یا بسنور (یعنی  
 وہ بھول یا سرود) کے کنڈر اس ملک کے کنارے پر واقع ہیں جو کراچی سے گھاٹا کو گئی ہے۔  
 غالباً اس شہر کا اصل وقوع دیہاتے سندھ کے ایک قدیم داد پر تھا۔ یہ قلعہ سندھ میں تو عام ہے ہی  
 مگر پنجاب اور گجرات میں بھی اس کو ہر کوئی جانتا ہے۔

اتام نے حزان لاری میں کہے ہیں۔ اور قلعہ حب و ضرور قدیم پنجابی میں دیا ہے۔ اب ہم اتام کی نظم  
 درج کرتے ہیں:

آغاز پنج غم عشق و جنت و فاضلین یعنی پنج بحر رواج دروغ اشتیاق و مروت سستی و بچوں۔ بحر ازل  
 در بحر خداوند بچوں و رنگ آریزی صنعت او سجاد در ایبار و احتیاط مستوفان و عاشقان بسوق و  
 صفاء گزنا گویں

اول بحر ضائع فوں جو غم ہے دا ہے رُوب  
 جس کنت کنزاً کر ساجیا عشق بھی کبرا انوب  
 نس کن دا حوت منانے کے ایہ و حرق دہول اکاس  
 تے پہن صودج سب ساجیا ہمد تارے آسوپا کس  
 اوس غم پاک تے عشق دے منظر ہوئے جان  
 بیا کان نبات سہاوتی تے ہور سبھی حیران  
 میں کہاں دکشان اہں کہاں دے جس بیرے صل اول  
 سہوچی سورج دے آب و تاب جان دہری کو کو کول  
 اتے لائے پیلے سبز سرخ ہور تھمرہ رنگ رنگ  
 پرستان دل دج شوق دی آتش پکڑے ہے تنگ

ہاں سنوں نبات دیاں سہو گل تے غار ہے  
 اک جود سہو مشرق دا اک عاشق زار ہے



ہر مر برگ تے شاخوں کا نڈ کلک بچار

ایہ دفتر ہے توجید دا ہر منہ فرد اسرار

پیر شکل بنی جیوان دی فرامدے جو دسار

جان بیٹھی اوٹھیں آپ فوج اوکر دے تاز نیاز

ہر ماں اکھیں ترکیاں مشک تات دے رنگ

جو مست پیالہ شوق دے پیے پیرن رنگ

ایہ ٹھانڈی کائنات ترے سرے سرے گونا گوں

پر ساز رباعی دا چاہندا چوتھا پر مغنوں

جس صورت دج برہنگی عقل کے انداک

پیر معنی من نے عشق دا منظر پورا پاک

تساں ملی تجھیں گویکے جالی مسج کریم

بچے خالق ساجیا دی چتے ڈر حسیم

آدم اس داناڑ مکہ آپ رب غریب ناز

سارے علم پڑھاتے کے بیا کیتوس عوم راز

پیر ہوا حکم فرشتیاں بسہ کردے مجدد شوق

اک منکر دی شیطاگی جس گل لعنت دا طوق

دویم آدم دی صفت مقبول ہويا درگاہ

جس ہوتا پیٹوں کڑھیا ایہ غور نشید ایہ ماہ

ایہ درویش دج جہان دے دھڑے بھرتی کان

جہاں نکالے آپ تقوں دُور صل انسان



اک جھولنا خواہش دے چڑھے دل زں دین زریب  
اک پھر دیرا نے عشق دے جہاں چھڑیا نے مہر کھب

آپ چپتی چپتی کیسٹ دا اوہ خالق سرجی ہار  
جو اکیں بنے تے پارچے کن آیا ہے ات ہار

اُس یوسف جوہ حُسنِ نال جاں کیتا سی دلواہ  
جاں ہوتی دلہا بادی جوئیں دج گیش پاہ

یہی رنگ سہلڑی بیا اُس نہیں کھکے نسوں  
جس بزم دے سہ پائیا وڈا شور بزمی

شیریں گدی خسروی پیر غزاں دے دج شاد  
لایا ہے جس دے شوق دج جوئے شیر فراد

تے چنڈ دی لاڈل میر میرے دے رنگ  
جس بیاں عشق دے بھیل دھری راہیں دے پنگ

سستی دیس کُندایا پیر پرھیدوں ستائی جان  
پنوں پناں عشق دج جس جیو کیستنا قرباں

میں تھے سمٹاں دے تھنے جہاں پورا پایا شوق  
اہل دہاں دا عشق کال سی جوئیں تے رکھا ہے فرق

دل چاہے قتر دوا خدا کھ لے اک ہار  
پر جو کوئی دانتے آپ اکھ تس نقل کرن تہوں ہار

مُل پہلے ایہا منی کے میں کیستنا فتح اباب  
۳ باغ حُسن تے عشق زں ساری ہوئے آب



سنی دے احوال دل کہندے نے سہو گئی  
تیبا ہی میں کھ ساں جیہی ایہ گل سنی

اوہ بیٹا آدم جام دی جو والی مشہر بھنور  
جس دل طالع نیک دل غن حق تے ولی ہور  
نیک آدم جام دی اکے گل جہان  
رہے کوئی جگ دج پر رہے کوئی جان  
ساقی لیاؤ شراب جو ہر نصب دج طالع  
اوہ تڑپے رنج خوار دی کر رست کشکال  
ساں پیہے پیالہ پریم واسحت نبیوے تمام  
چرباب و تناب دے فکر فوں رگیں کہے کلام

بمردوم در بیان ولادت سنی ماہ رخسار و شرح حسن و خوبی آن گوہر آبدار بجلوہ پیرائی نازو

ادای دو بالاتراز شاہدان روزگار و چہرہ افروزی محرو فسون دیگر از محشوقان زہرہ کردار

ہاں سنی من دکھلایا غلیمرت دانگوں چھی  
ہول لب سے شکل ہل دی دنہ تارے جوں چمکن  
میں دانگ دی تے ہاں تنگ کہے ہاند دی جانی فی  
جہاں دی تنگ شکوہے خور تنگ دو عالم فوں پکڑاں  
اہانرے دھت دا شیر ہے نہی پرکس من ہل کہیں  
اوہ بند نہاں تے لب کہے جو پیر ذکریں کھلن



رُخ گل نئے تھ سوہری دوں چشماں سفید دلی  
انے زلف سنبھل بریا سبھی لب غنچہ داگ و سس

اُس دے موکے دیاں پاناں کیا کہاں جی سورج دیکھ پھیں  
داغ ہوئے نے لائے رشک نال گل بیٹے نں چاک کران

اوہ زلف تماشے دی داس ہے جتھے داغے تین جاں ہوں  
دل مانتاں دے کی آکھنے اونھے دلبر آپ پھیں

ایں سفر تے فطیلاں دے پیہا دج بیٹا ہے مشک ختن  
دیکھ عقل فول پونڈی نے سچ تاب کہو کاتب کیا لکھیں

جو پئے زنجیر ایسے زلف دی اوہ ایہو پچار کہیں  
ایہ ناگ ایا نے ڈانگ کسے دودھ دا گل رت بہیوں

دوہین پیالے کیفیت دے بھر دیوں تے پست ہوں  
جو گئے ہیں اجاں غار دج بھی رت دے ابھیر دوں

جان راسیں کرو دے نے جنگ دے سنے رستم زور فہم  
نہ آہر تیناں گر ہنڈھ کئی مشیر شکار کرن

اُس دے اہو دی تیغ دردم سنی ہیدے کاری ہی گناؤ لگی  
جنوں آب دلی ہے ذرا افتار دم مارے تے کہ نرس

تغیر دی طرف کان ہے جہیز چلے نہ سول چڑھیں  
لوہ پٹاں سول اک چاک دج کئی دریاں توں پھید گھنیں



اتنے پیر چمک دن چہرےاں دل سوساں دا گہاڑ کرن  
تہناں پریمیاں جہوں نئے آسمان سہاگے ڈھال سلی

اتے پاء زخمیاں دی پاء وچ کٹنے اُتھے ہی ساء بولن

جھٹے ہر دم بوسیاں شوق دے پیمانے ہیں پُر تھیلن

۱۔ سبب نہیں کشمیر دا لوک پکڑا کے ہتھ سنگھن

جودے رنگ مٹاں دے سبب سب سرکائیاں رورہی

اس دے پتی تے گرسن دیاں ٹوہیاں کوئی قاتل ہی بھس

نک وکت لگایے میں حسن نوں بھلی وجہ اے دست

اس دی شکل اتنا جویم دیوں ایسے دے تال سوہی

اس دے جھٹے نوں دیکھ کے ہر دہا ہونے ملے بگوش پئی

۵۔ اتے گردن بیان ہے صبح دا جھٹے نور پنے جھک

ہر دہا دیکھ کے اُردی شکل نوں سہے کرن تے گہ پھرن

۲۔ بنی صراہی ہر دی ایسا صاف تے مدب دا دن

جودے وچ سورج شراب وانگ دم آون تے پنے وٹن

بازو دینی دے تال تھیلیاں جوی شاخاں تے برگ سمن

۱۰۔ انہاں اٹھیاں دی تازکی سنگ پئی جہوں بھلی کہن

سینہ سورج صفا دی مار دا ایسا آئینہ کون کہلن

کس جان دا جس وچوں دیکھے بیا ہر خیال تے فن

۳۔

.....

.....



لک نازک تے باریک نوں کی دلفری تے وال کہی  
اوسوں تہا رنگا دے پیر ہی علم گنگے بہار کرن

- ۷۔ ایس صحن دی غزلی جو میں کسی سی غزل دے جیجی  
پیرے نگر نوں صحن پنجاب دے آب دتی ہے ایہ کہی  
پنجاب دا صحن ہے آبدار بسو غزلی دی داد دیوں  
جس دے دلہرائیجے ہی بیڑ کھوچ جیجی دے نقش کرن
- ۸۔ راجہ فرزند کشمار آکھتے جیسندے اصحاب شور پون  
جو اُس ولایت دے نازمین سرور گی دیوچ کھنڈ  
ایں باغ دے گرج جے کوہی کشمیر دا خیال رکھن  
اوسے گل خنچے تصویر دے ہونے سکے نہ مول کہیں
- ۹۔ مار زخاں اتا ہندواں بیچ و تاب جوی ناگیاں مسکن  
سنگل پائے نے سنگل وپ نوں جتنے پدمنیاں کھنچن  
مشتوق عاشق اس لک وچ بدسوئے تے روپے دے دیں  
تریف جند ہے منکر تہن جتنے لک سودج لک ہی
- ۱۰۔ آد سانیہ یارداں دی بوم دیکھ جتنے سوز دے ساز دیں  
جام خشت تے بادیاں شوق نال جو نست آنستہ کرن



کھنٹی چشم قی ی کریں اتفاقات سماں پریم سے نفا پڑھی  
آرام کلا ہے انساں عاشقان جو کھنٹنگیر ہوں

۱۰ بحر سوم در بیان شادی کردن آدم جام دالی بہنہ نور واکہستی از تولد آں ماہ روز بہرہ کیو  
وانداختن در دریا سے پر شور پنج نڈ از گفتہ منجمان راز دان بسبب نحوست طالع اود  
پرورش و تربیت کردن بوجہ نیکو ملاقات این گل رعنا با پتوں سرو قد با سہمین بو

آدم جام ہند بخت زن بہت ہوئی خوشحالی  
بیٹا تخت قرب سے اوپر بھنورے دا دالی

لگے اس اولاد ۲ ایہی وڈی ہوئی یہ شادی  
جو فضل و کرامت کر کے ہوئی بھیج دتی شاہزادی

اس شادی دا چار طرف وجہ دجیا مشاویات  
تے خیرہ خیرایت کارن اوتھے کھولا وڈا خواہد

بھو وزیر امیر مصاحب اس شادی تھیں مشاواں  
تھماں یانے نظر گذرانی دین مبارک باداں

آدم جام سرسرم بہت اولہ ہر دی طلعت  
تھماں لے لے جتو کرم بل دے ندی دے طلعت

پیسہ بلاتے بخوی سارے آکے آکھ بھائی  
ایہ کس کچھتر جتی لوکی طالع کیسے یائی



روز ازل جاں روح اُسے زلِ عشق نے بان لگایا

آتشِ غم دی دلائے خوشی نئے بختِ جلائی

ہر بجی گزاجی دودھ کیتوس دکھ دو دی ساری

۱۵ تے بختِ برابو گردِج رو کے ٹگی دی بج اکرلی

ہو جیروںِ مجسم بیٹھے دیکھ کے سب تقوہاں

آخر کُنِ مکرارِ شہاء دا بولے داگِ سفیناں

کی کہئے جو کہیں تیاں ایسے جہن تے پتھر

بہرتِ طالع دی دج صورتِ زہر پیٹلی شکر

۲۰ ایہ بلا بٹائی ٹوکتاں بری ہورست آئی

جے ادھ نرے تہیں پر بیٹو ددمت کلا سوائی

شہاءِ نجومی رخصت کر کے نوت دے دج آیا

سد وزیر رکھی تے مارن اندرِ حرمت چلائی

جتنو بنجھ کھے وزیرِ میاں مارن ہتیا بہاری

دینا کہوتے پوسے دج دوزخ جمنے بیٹی ماری

۵ رکھن بُرا بھی سر رُخ دا جو بازی مات ہوجاوسے

اں شطرنج دج چال بہل چت شہاؤں نہ آوسے

شہاءِ ہنچے دیپاراں کر کے چندن دھک کپایا

اں دے حکم کارِگر نے اک پنجرہ بہلا بنایا

ہٹ داگ کس عاجزوں پھر پھرے دیوچ پاوں

۱۰ نورِ زہر تے صل جواہر چاروں طرف دھاراں



کھ پایا سب مال جو امر ترائے جھٹے کرنے  
 اک جو پالے دویا پڑھائے تریا اصلوں پہنے  
 موم لگا کے مددنی اوسیں دتا ہنہ اک بندے  
 جو اگل نے لے حکم شاہ دا روہڑیا دج پنجنہ دے  
 ۱۵ وہت ویاہ نئے رادی چٹل سندرہ دغال بیون  
 اوہ پنجنہ کہا دے جھٹے تھسہ دے ٹھانہ دیون  
 اوتھے غونی باغی واگر کچھو کچھاں مارن  
 پچھاں تے سنساراں دا کی کچھے جو پشکارن  
 ۲۰ ایہ پنہرا اوہ کسری لانی دل تے آہ غریباں  
 جو چاک چاک نئے بیج بیج کر سُتی بُرے نصیباں  
 یا ایہ نہ اوہ جیسے گنگی دے ہوکے بیل کاندے  
 جو درد دکھ دا دم تال مارن موسو دہکا کاندے  
 پا صندوق تے سک گہڑ دے انھوں تال بیٹی  
 سخت قید دج نہہ بھائی عشق ظالم دے بیٹی  
 پنہرا نہ لہراں دے آیا کتھے کرے اقامت  
 ۵ ایہ کشتی نوح نبی دی اوہ طوفان قیامت  
 بے کپڑیاں مچاں دے دج ایسے دھکے کھادے  
 جو گوی آکھے پروگناں دے بسر پہنے روہڑ دی ہڈے  
 رکھتے پر جس رکھی ہارا کر کے فضل و کرامت  
 سکے طوفانی قیامت دے دج پے کے رہے سلامت



- ۱۰۔ ہر ایہ پنچرا دھڑلدا ہوا گھاٹ ساہناں آیا  
 آئی آتا دھوئی اوتھے کپٹڑا کردا آیا  
 اچھے زون دکھلایا قسمت جاں سانھی گھر آنے  
 اور کتہ پیا پنچدے دے دج خواجہ فخر منائے  
 بچناں یکتیاں تے مساراں اگے گھوڑاں پایاں  
 دودی ساڈی نہ آئی زون ایہ کیوں لینا ہے ساریاں  
 ۱۱۔ پر جاں قسمت ڈاڈی آئی زور و زوری یایا  
 تے گہات لگ کے واگ حریباں پچھے دج چھپایا  
 گھریاے جو پنچرا کھوئے دیکھے پچھے جیہی  
 لڑکی نہ دج ٹھگے انگوٹھا پچھ جات سب دیہی  
 ۱۲۔ اچھے بچتے نرے کر کے جاں اولاد نہ پائی  
 اور چڑوا اتنے چڑوائی چڑھے نے چال پائی  
 آکھن ریں حق دی صورت دُجیا دج نہ کائی  
 رب نے بُھد بہشت دی کر کے لطف پہنچائی  
 آپ ہے فضل دکر تے کوئے کھریں دودھ دساغا  
 نکلتے ڈاہنگر کر ہریادل سدا حال لگاذا  
 ۱۳۔ لہو زون اور دودھوں کے نے دودھوں کہا پنچا دے  
 خامدل گل کردا ہے پیرا پنچروں سل بنا دے  
 اسی بھی 'اساں سرتے رکھی' موڈی خوشی نال پایاں  
 مہری پا کے دودھ پیاواں جھاتی لائے سواں



آتے مال جو امر سا بنیا کاندھ ہی دھایا

جو کاندھ نے گھبرا آدھ دوس من دھج آیا

پھر سستی نوں پالن گئے دھووی چائیں چائیں

پنوں دھوویاں دی ہاں کیتے فضل دکم مال سائیں

آتے نکال گھر رکھا جو اس دن علم پڑھاوے

مرقاں دی ترکیب سکھاوے سنے سہو گھبراوے

جاں اودھ پڑھ کے باطل ہوئی پالی دھو چاکی

جو چنگے دھوئی پڑھے ہوئے مال اسوں چاے دیا

غلیصیت گھبراوے دم دے اوسوں انال نے سد دکھائے

جو تیرا دل راضی ہے جس نے سوئی تو دھو پرنائے

اوسدا اصل نہایت دا من نکال آوے کاوڑ

آکھے اپیاں جوڑ جاہوا کول کد نکلتے چاوڑ

جاں اودھ دھیرے ہانڈیاں دانگ کھوڑ پھوڑ کے

کاواں مال دھو چھوڑے کچے ملے پھوڑ کے

لوڑک سستی سد بخوی بدچھے ماد بنائی

میں ان کول تے سدھی کھڑا دھو پتا نشانی

آکھن آدم حام دی بیٹی دیکھ کے سب تھوڑیاں

اس کارن ہنسنہ دھج شہر دھوڑی ہی دانگ بیتیاں

گھیس دا شاء زادہ جو ہے عقل کم دھج پورا

پنوں عالی ہوت دا بیٹا سرکیاں دھج سوا



سو پتوں ہے در تیرا تیں اتر چھے گوسے  
چھوڑاں اوہ رلیوں تیزوں مری ساں اکٹے گوسے

۲ گشتے اندر بیٹھ نومیاں بد ایہ بھت سٹایا  
اندروں باہر نکل کے سبھ شہرت دے دج آیا  
آج ماہرین جی جی سستی زن بویاں لاندی  
توں آتے دی دے نہیں اوس آندی ہیں دو چڑی جاندی

۱۵ میں اوس ہاں دی بیٹی جگ دج جیندی دہرو ہی  
دھریاں داکوں کہن پڑھائیں جھیں طیں سکوی  
جاں مل بھ سیسیاں اسوں بویاں تال کھائی  
اکھیں مارن تے شکاں گھاؤ یکھے لاری

چھٹی مار دد دک دے پکھے اگے جھٹی  
مت پانی پا اک بھاسے ماؤ دے اگے ٹوٹی  
۲۰ آکے آج دے دج پنچ بویساں جھنے مہندی  
جو دلی شاہ دی بیٹی کٹے بدہ دہریاں ہر کے دہندی

ماؤ آکے تے دتیا تال نہ جھوٹ دے پرہت بہارے  
مت کوئی تہمت لائے فریاں اتل مکے کے مارے  
بہتہ اتی تے بہتہ سیسیاں دد انہاں توں دیکھے  
کوئی مجلس مول نہ ہائے مگر دج کتنی بیٹھے

۵ اندر بہ سستی زن آکے مرتے ہے بھاسا تیرا  
بہا جو تہہ زن جھپ دیاں در مگر دیکھ چنگھا



چنگا دہولی پڑ پیا ہویا من ساڈے لوں بھادے  
 ہوری تال کی کم اماں توڑی سو آوے سو جادے

سستی آکھے اگ بندی اُتے تیل نہ پائیے  
 دوک دی کاری ہو نیکے جے دوک ہور نہ لاجے

یہوں نت چھوڑے سو نہیں الٹی ندی دلائی  
 ہنساں لں کو زور دہگنے بگیاں تال ملائی

دور ہڈل دے مسک میرے لکھیا جو دے پائیں  
 کچھم دا شہزادہ پتوں بسہ ہوتا دا سڈیں

ماو کو ماو سستی لں بولی اگوں دا اگ تریباں  
 بادشاہاں دی نسبت تال کی نسبت اماں عزیزاں

ابراہیم نہ چنچے تیرا جھوٹ دے کریں پھارے  
 تے جی سو دج لں پکڑا لوکا جے توڑیں سنے تارے

ان نہ کرے جوی دا یہہ عکلاں رب نہ بہاوں  
 جو تیرے کارن نکتے ساتھ فت اولہ پھیرے پاوں

سستی آکھے ڈار صاحب تہوں لں نہ لں اوتے  
 پہلے نہ کہیتی سٹی کیاں جیہڑے کس کس مارن پہلے

پتوں میرے یکہ لکھیا ہے مالک لوح قلم دے  
 جی کے وہیاں دیہ نیکیاں جو سارے لہنے قلم دے

جاں سستی دے سچ کہے بھی مندوں باز نہ آئی  
 گوشے ہر کے آدم جام لں چٹکی اوس کھائی



کہیں دڈا گئے۔ کہتا ہے کوئی میں دیکھاری  
جمی ہی روٹری پنہندے پھر ندی سارے

آئے دھول دے گھر بیٹھی کرج مانگوں گڑلواں  
باجڑ ہلے آد سٹاں کھ بھرتاں آواں

۱۰

چٹھی پہڑ کے آدم جام نے ٹرت جواب کہلایا  
کر شکراد صاحب دا جس تینوں مکہ دکھلایا

پر جتھے میں میٹھ اوتھایوں حکم دل تہ کھلواں  
جو کہی بختم اسان تہ قدہر نے سٹکھ مول نہ ہوتاں

۱۵

ہو جو چاہیں مال جواہر انہوں میں گھلایں  
دولت نہ دی کمی نہیں توں بیٹھی حکم بھلایں

پھر سستی نے کہیا بیٹوں پتی گھاٹ بہاوی  
رنگ محل تہ باغ عباب پتی اوتے پار

میں سبیلان رنگ محل دج بیٹھی کراں دماہیں  
بیڑی لنگھن دایاں دی پردہ فاقہ خیر تہلایں

۲۰

اختیار بسو پتی دا جاں سستی توں فرمایا  
بیسج کارگر باغ بہانے رنگ محل بنایا

ستی رنگ محل دج بہ کے کیا دامدیاں دیو  
جو کوئی آدے پہلاں امدا حال بسو مکہ دیو

جو اور حال حقیقت بسو دا مکہ کے جا سداں  
نہ حکم ہودے طماں توں جو بیڑی پار لنگھادیں



۵۔ تپن تپوں جو راہ ساز یکچم دے دل چھتے  
دل دل آؤد کرے سنبھے پتوں دے دل گھتے

دل اندر کوچہ مطلب ہر تے باہر ہر دیکھاندی

پاندی ہندھے خبراں اس فوں ویندے راہی پاندی

دن کھنڈے جاں ایویں گزرسے رب سنجگ بنایا

۱۰۔ جو یکچم دا کارواں اس تپن ہوتے آیا

کارواں واں ہزناں اتے ہر جاں رنگ بچائے

تے کریشیاں دی کیا غری کیجے اکوں اک سوائے

ہار اجاندے سیرہ پستہ جھنل رنجھ عینے

تے مشک ناکہ دی ہمہات چو طرش دیندے تھتے

۱۵۔ سستی ٹھی کے کارواں یکچم دا شکر منایا

کرہیاں تھتے کاروانیاں فوں اس مکین پکڑ اٹایا

ہنڈہ ہنڈہ کے سجدہ سوداگر ہوئے جا فریادی

آکھن بے تغفیر اسافوں کیوں روکیا شہزادی

حکم ہويا پس کارواں روکے فوں لوہ چھڑاتے

۲۰۔ جو ہزناں دا شماراہ پتوں جیوں آن طائے

بتن بہت کارواں وچ دون سردار چلگیسے

کر تھیراں غلوت اندر آکھن ہر کے ٹاپے

اک ایتھے سہ ماں سا بچکے کرہیاں جوہ چراوے

دوہ یکچم دے وچ جا کے پتوں لں لے کوے



سوئی دانستے کرل تے جو فہرچاں پاے  
فضل خدا دے دوہر دی اندر وگرا کچھ جانے

۵ جتنی کرھ پائی یا جو اوڈوں کھٹوں کہنے  
تے وہ منزل دی منزل تنگی مات اوتھے جا رہیئے  
پہنچے اوتھائیوں رات گزاری اگے دن دج - کچھ

جا پتوں توں کہا مینڈے سائیں (جیویں جم جم)

۳ تیرے کارن ساتھ رکایا پتے اوتھے ہری  
دج ساتھ تاں ساتھ پھٹے نہیں کرسی وہ بے ہری  
دریوں تیرے زور ستائی ایہو پئی پکارے  
جے توں تال نہ دجے گا وہ جندوں ساؤل ماسے

جتنی سسین بھراواں گدے کپڑے ساڑ دکھائے

۷ تے دج دوہر پتوں توں جا ہا سوال خدا دے پاے

ساں پتوں تیاری کر کے ماؤ دے کول آیا

ہتھ بندھ کہے بوجھاں مینوں سوال خدا دا پایا

۲۰ نانھو پڑھ کے دیر اجازت جو میں اوتھے جاواں

کھجے گڑھ ایں مطلب دی تاں بدھا ساتھ پھٹاواں

ماؤ آکھے میں جان نہ دیساں تیرہری جند نہ دھندی

۲۰ جان بوجھ کے گناؤ موت دا کون کیجے سہندی

پتوں آکھے میں اوتھے جھگڑا جھپٹا تاہیں

توہم ماؤ دے توت دیکھاں جو سرتے سارا لاپیں



- ۵  
 اذ آکھے رہے چمڑ تھریاں کت تہمہ رخصت دیساں  
 جس باجوں میں گھڑی نہ ہواں یکسر گھروں گھلیساں  
 چٹھی کہہ - اکیدہ نال جو کاواں جب پٹھئے  
 جسیں ساں فواں میل اچھے گھروں جن مل ترئے  
 آکھے لکھیا کون عتے تے فواں لے کے داواں  
 اگے شہر بھنور سیندا علوا تاہیں کھاواں  
 ہتھیں جھڑی گڑھ کھلے نفس دھریں زود نہ لایے  
 کہن بیانے سپ مارئے لاشی ہتہ بچا یے  
 اذ آکھے میں ہاں دیساں پر تھیں جان نہ دیساں  
 عتر تر بھائی ترے اونٹے چا بھیاں  
 پڑ جیویں توں بند اماڈی بند توں کن چھوٹے  
 بہتہ کرل تے بہتہ سوداگر قبضے مرل توڑے  
 پتوں آکھیا مول نہ عتے: من دچ ہوا ہوری  
 لہو دے تل کاوڑ آکھے چٹیا زورا نوری  
 رنق ہاراں پاواں اوہوں کو میاں گہت پلانے  
 شہزادہ تے ہوت چگیرے راز راہیں دھانے  
 اور خوبی دچ چن ہور تے ہوت گرد بھ ستارے  
 اک ٹکڑ جھانڈی نے کٹے ہی ستارے سن ستارے  
 دھ مات دی وقت شام جاں پتہں اوتی آیا  
 کرل پٹھئے اٹھ تے ڈیرا رنگ مٹیں پایا



بیکھے چمدا ہے تے کرلی گئے باغ اُجاڑن  
یہا پتر بس پچی کھا کے بوٹے جڑوہں اکھاڑن

۵ بڑے ہوتے ہاتھان بسہ ل کے دی دوانی  
کھنسی باغ اوجاڑیا اس سوداگر دم چائی  
سستی سن کے خبراں گورتہیں سیں سبیاں ڈکی  
دیکھیاں ہیں حال باغ دا آگت غضب دی گئی

گہل سبیاں چمدا ہے تے کرلی پکڑا اتے  
۱۰ ٹٹکھاں نہ نہ بسہ چمدا ہے کانپاں بیٹھ دھرائے  
بہ نہ کے آکھ بپستا رتہو ایں وچاڑے  
جے قفسہ د-مار وچا جو ڈاٹھ ہے اک ادمے

کرلی چارن جس سوداگر باغ تیرے مستدا  
ضم دقت اس رنگ حل دے دج آڈیرا بایا  
۱۵ غصہ کہا کہا کجے سبیاں کانپاں اتیہ پیر جاو  
ٹٹکے نہ کے لودہ سوداگر ماریاں ییا ہو

جاں لودہ چیاں رنگ حل زن ہوتاں موڈا پیا  
آکھ چمدا بیاں دے سوٹے جو آڈیا سو آڈا  
اوتھے تیں د چا ہو جتے کیتا ہوت اُندرا  
۲ اوس ظالم تہوں کو گزرا چیلون جسدا بھارا

داہ غلر دا چیر سسی دے کارن آبی راہی  
رنگ حل تاراں سوہے بیکھے لودہ اُٹھ جاسی



سستی پیچم کون دیہیا دتو بیٹھے سائیں  
آکھیں ہے شہزادہ پتوں سب ہوتا دا سائیں

جاں پتوں دا تار سنیاں اُس دل دج شادی آئی

غیر داگوں کھل کھل جتے ہوئی پُھل سوائی

چھوٹے اُس چودا ہے سارے کر کے عذر ستم دے

تے گل تہوں لاہ جیل بوڑا رو بھٹکی جنتہ کرم دے

آب دسآب دے صحن و غریبوں آئی رنگ محل دج

پتوں جمال نہ بھٹے اوس دی پہانتا کہاں مسل دج

سستی صورت بس دے ہوئی پتوں داگ ستارے

سآب فرہندی تارے نوں جاں آوس جھہ اوتارے

پکاک اس دیاں اک پک دج گہاؤ یکجہ لانے

جیہی برجی بہن سبڑیاں پار دوشتر جاتے

جاں مشوق تے عاشق اونٹے کر کے تاریناں

شیر شک دے داگر ہوئی بکرگی دج تازاں

سستی آکھ پتوں نوں سوداگر رخت کرے

کھوڑا نہانے کھڑے پیر غریب دے دج دمرے

تت اوٹھ اوس ساتھ کچھ دا مانتیاں سنیں چلایا

تے ماؤ دی خدمت آکھ دسجیاں میں پیچو پیچے آیا

پھیر پتوں نوں دیس چڑھوایا دا پہاڑا سستی

فات صفاں زانجندی بھ سکھلاو کارن دتی



اکٹ جان نئے اکٹ دل دینا ہو کے گہر دل پتے  
سستی آکھے فضل خدا دا کرسی کم سوتے

ساتی بزم غرب سے الیاویں جام پریم دا جم جم  
مست تھیوے آرام دعائیں لگیں تیغوں دشم دم  
شادی شادی بہہ کوئی چاہے دنیا دج ہے ظم نم  
بہت بہت جو کچھ سگی حاصل ہونا کم کم

بحر چہارم در بیان عقد نکاح سستی و پنوں دلربا و بُردن غم و تضرع نام برادران پنوں را  
بجالت سستی نشاہ صہبا و محل کرو دعا و کمال آشفگی و بقراری سستی دل خستہ و غنیمت جگر

در کاش سوز و گداز بجز آتش انگیز جفا چون آہ و اشک غم و الم دیدہ

جان سستی او تہوں دلبر اپناں لے پل  
آکھے قسمت بہلا کیستا ہے جو بھلی

پڑھدی اسم فہم راہ دج کر نیاز  
جو دم کرے دل اپناں تانیں کمر ساز  
۳ پنوں سہ بہان گٹ و چھایکے  
دہنوں کہوں دیوں عتد جھایکے

اوس دلبر چای بہلا ورتے خوشی نل  
آکھیں ماؤ لڑی، قد لڑی میں بہلا بہلا



لاؤ آکھے : درِ دینان آپ نکریاں  
 جسنوں درون پاپے بہرتے دھریاں  
 پر جو تودہر لدھا جے اہہ نظری آؤسی  
 ہوسی ادھر کسم جو مولے بھاؤسی  
 ۱۵ ساں سنسی پتوں سہ پہیا دتھ گھر  
 دھویں جہنی خوشی جو ڈٹھوس اکتہ بھر  
 دہی کھری ابھی قدرت رنگ ڈال  
 جو سوتا سوتا لدا اوسدے روپ تال  
 ۲ دند پنچہ دیاں کیاں تے ب گل گلاب  
 بیا مرقی صل پہکھنڈے کر کے آب و تاب  
 دھویں مئے شریکیاں مسہ لایکے  
 منجی اسنوں دتی بھجی پالیکے  
 پھیر گھاٹ ہا آئے فوں سمھایا  
 ۱۵ تیری دہی درِ دوست پہا پایا  
 جا گیا تیرا بہت آئے فی دن بھلے  
 جو رہی ابھی صودت والا گھر گھلے  
 آتا خوشیاں کر کے گھاٹن دھیب  
 اتے دیکھدیاں ہو راضی گل آگتیا  
 ۲ تاؤ ذات تے تہاؤ بھی پیچیا بوسنوں  
 جو نیاں سارا حال حقیقت دس توں



بٹکیا ہریا سب سے نہیں کہل دست  
پتوں دھوئی کچھم داں پل دست

پیا دخت ساں دھتوں میں من چاکیے  
نہ غولی تیری ایتھے آیا چاکیے

آتے آکھیا جے کاریگر ہیں ہبلا  
ستھی تینوں دیاں تے آڈا مل لا

ساں آتے سونے کپڑے اندوں یاکے  
دختے بچہ جو سکھی لاکے

ستھی کرے اشدت ٹٹ منہال لے

جاہ ویتیا گھاڑوں دھوئی تال لے

دھنی دے کے محنت آتھی لے دیا لے  
بچے بچکے بھلا کھلے دل آ دیکھائے

عشق قالم جاں عقل دا کم دگاڑ دا

اودہ شہزادیاں زوں دسد کم دگاڑ دا

پتوں زوں اوس دھوئی کر دکھایا

تے پکڑا دگاری تچے بیٹھ پٹایا

جد بہار اودھا کے تیرا رہی اس تے

دھنی بچلے کاریگر یایا گھاڑوں پاس تے

آکھیس اجاں طوکان دے ایہ کپڑے

پچھتے دھوڑ بہتہ جمشوں بک اپڑے



یہ مشتقت دُوقی دیہو سوار کے  
 نہیں تھے جند نساہی بیس مار کے  
 پہلاں دُوقی صنت اُکس چُکا کیے  
 راضی ہوئے دھول گئے دل لایکے  
 ہر صنت کو دھرتے پکڑے سہر اوجاں  
 ملا لائے سکائے دتہ لے خوشی نال  
 مگر یا بچہ دکر آئے دے ساہنے  
 اُکھیں پکڑے دیکھ کے اچھے ساہنے  
 ہاں ڈٹے اوس پھل سنے پردار دے  
 سہر خوشی نال جو پھول پر وار دے  
 دیندا ٹل پردار مُبک باویاں  
 جو آئے دے مگر موٹی کیتیاں فادیاں  
 دھوئے آکھے اُتیا ڈول نہ لائے  
 جاں دَر مگر پایا اچھا عقد بنایے  
 اور حضرت قاضی فز لے آیا سہ کے  
 تے ہرد بدگ بھی اوتھے آئے وڈ کے  
 جوڑا بچھا پایا سستی شہر گڑی  
 بتیں اوسری ہندی سوچے سر دہری

لے یعنی سنبھل لینا      لے یعنی کھول کر      لے کمر  
 جے سیندر لنگ، زعفران وغیرہ کا ایک مرکب جس کو عربی نام میں لگا ہوا ہے۔



ہتوں دے سر چیرا ٹوٹا سوہندا  
گل کیر بہنڈا جامہ چوٹے چوہندا

۲

حضرت قاضی نرت وکیل بلا کے  
پڑھیا سداغیاں نال نکاح بنا کے

باغ شادی دے وچ آرائش گل بنی  
ہتوں سوہ ہیا تے سستی گل بنی  
سستی زُہرو ہتوں کچھے مُشتری  
سوہی دانگ گچھے تے اُشتری

ایہ ددویں مَن شاہد نقشن و نگار دے  
کر شوق ملی وچ ہلے باغ و بہار دے

شب گزری تے پہر ہاں کم بات دے

۱۰ ہاں میل کیتا رب ویجے بچھلی مات دے

سیتاں پنکھ ہتوں دے بیٹھ دھمائیکے  
پھر سستی نل بے گیاں مونٹے لائیکے  
لے

۱۵ گچھے لوتے مَن مُواڈا ایہ صاحب

جو گل تے مہرے جوتی س بے آب و تاب

علم کہو تے عیش طے سبہ سنبھال  
شیر نگر دی یک رنگی نے وصل حال



دیکھ کے جلوہ صحنِ دواں دا دودھو  
 ۳ بچن تے تارے رہے اوتھے حیران ہو  
 چڑیا چاہے اونے دیلے کر شتاب  
 جو دیکھے اس سرِ مک نوں آفتاب  
 پر اور مست کئے جس نشاءِ شراب وچ  
 آفتاب کیا تاب جو اوسے خواب وچ  
 ۵ دن چڑیا تاں سمہ بیسیاں آیکے  
 دھک دٹی زودی بے جگہ آیکے  
 تاں بعدِ غسل دے پڑے دوگانے شکر دے  
 تے دواں پروتے مورتِ یگانے شکر دے

---

کتے دن تے راتیں ایسے خوشی نال  
 ۱۰ بند گذرے سترِ عشق و مٹائی پیرِ پال  
 بُری بلا ہے عشق جو پہلاں لگت کے  
 پیرِ سرے اتم پیرِ مریدا لگت کے  
 سستی دی شادی کر سُفنان بہن دا  
 ۱۵ تور چھاری تور حلاقِ سین دا  
 جد سوداگر کیچم اندر جاپکے  
 پتوں دے گھر کیا سمہ سمجھاپکے  
 ماں نہانی ہو کے رُتی دار دار  
 تے ہور سبھو پروہر بھی اکاں مار مار



رنگِ گلِ دلیجِ گلِ دی صورتِ رانیاں  
رو رو حالِ دلہا کے سبب کڑائیاں

پوڑے پہننے نرت سبیلایاں ہتھ دے  
تے اجموں ہو کے ڈھپے موتی تھ دے

دلقاں جو پڑ ہو رہیاں سسِ شکِ نال

خاکِ پائیکے پٹے پٹے کیتیاں مال مال

۵ مالِ زنِ دوکھِ فادے آکے کی کراں

اوہ ندی گیا لیا ہوا تابی میں مراں

ہتھ بندہ آکھن عکڑ تھر دُونِ سنے

اسیں دلہا میں جو رب چاہے سوچے

دوہاں بھراواں لے کے ٹنگ شراب دے

۱۰ کرہیاں تے پڑا دتے داو شراب دتے

دوہوں بھولیاں ماتہ راتیں دیا بیکے

آسی لے پتوں دا تال پہچا بیکے

اوہ آکے کنوں آئے ہو تیں ہمایکے

ست ہا پر چنگیاری کوئی پائیکے

۱۵ آکھن اسان کی بیکے نیمتوں سفطان

رات گزار جھلا گئے ایتھوں دلہاں

ہاں اے جھگڑا ہریا لکھاں کی کے

سستی ستریا پتوں میںاں گل کے



آہیں میاں کہتوں آئے کون ایہ؟

۲۰ ہے کوچہ لگے ہیں گھریا کے تھانہ وہ

پتوں آگیا میں کی جاہاں کون ہیں

میرا ہلک دھج نہیں کوئی ساک نہیں

اس آگیا ہی آئے تازہ پچھا کیے

خدمت کرنی فرض ہوئی گھریا کیے

۲۱ جو کوچہ دیوے قسمت ماہیں وٹہ کہا

۳۱ ماضی ہو تہیوں بھکے پلن راہ

سستی مول جاتا عورتاں ہیں

جھوٹ لیں دے کارن دھتے رہا، وکیل ہیں

پتوں سدا انہاں زوں گھریا

۲۲ تے آدر مال طسام لازہ کھوایا

کرل سبیں کھادیاں رکھے بد سنبھال

دوریں اند پٹنگہ دے بیٹے خوشی نال

پہر مات تک تھتے بھلے سنا کیے

پتوں اتے سستی داسی پرچا کیے

۲۳ پیر کڑھے مل عامے تنگ شراب دے

تے جام مہاب داگر پھل گلاب دے

پتوں تے سستی زوں بہر بہر دیں جام

آپ گھنٹے لے لے پنیے کی رام



جاں ڈبجے سرمدیں اور سرست ہوے

تے دھولے کُتے گہریں، زہیا مُدہر کوسے

پتوں پکڑ کلاوے دولاں اوٹیا نیا

پہر وچ کجاوے محکم کر کے پائیا

بہاہ دوکھاڑی سیج غشی وچ پائی کے

راہ جو آئے تک گئے اوس دایکے

۵ دن چڑھیا تے لہتا نشا شراب دا

سستی ڈٹا دوا غار غراب دا

جاں اوس فکر نیسایا اپناں آفتاب

آہاں غم دیاں مار پچی وچ پچھ دتاب

اکی دہری اُچھری سرتوں دوکیں روکے

۱۰ تے ہندی ہتھوں چلی لوہو ہوے کے

تقی فوں لایا دوکہہ انسبا بہاہ دا

دل جلیا سرمہ جھڑا دھریاں آہ دا

انجھوں جل جل چلیاں تیاں اکتیاں

تے پکال پھاٹی، تیاں رہی نہ رکتیاں

۱۵ دھن کیفتیاں اس دوکہہ آہاں حال حال

رہکیاں جو سن دل دل، ہریاں دال دال

ہر حمیلاں تے پشواڑ اوتار کے

گل دچ کھنٹی پائیں آہاں مار کے



انہرئیں مڑ آکھے : میرا حال دیکھ  
جو تہی دی مشک کھیا بُرا لیکھ

انہر آکھے : درد آئند ہی جہاں کے  
پہاں کنوں ناں کینا کم سنبھال کھو  
پردیسی لڑ دے سی جیکو جان مال

یسی 'پہیر دیسی پیر' دٹانے پھل  
ہوٹاں لٹے بلچاں نیندے ٹلائیے  
اٹھ گئی تاں دوکھیں جند و نچائیے  
ستی آکھے : دو کترہ جنیں جان دے

ہینوں پہر پہر ماریں پھٹ قربان دے  
دو کترہ دایاں دے چارے ایہ وچار ہیں  
جو تھتے پائے دٹتے دلی باریں

ماؤ کو مانے تو دھہ ناں پیڑیں بول جہنیں  
کوں بھی ہس لے داگ پدا نی موجہنیں

ماؤ آکھے : میں دریاں اس توں چند دار  
جو تو دھ پتھل آن طائے اکس وار  
پر اود پھل کے دور گیا کہ آزادا  
حقل تیغوں ہی صبر کرن فرما زودا

ستی آکھے پھٹ دیہ ٹھٹاں جھوٹیاں  
تو دھ جہیاں اس جگ دج ناہیں کوٹیاں



عقل کہا جی میر دے پچھے جان دے

عشق آکے توں پتوں پچھے جان دے

ماتی یساریں جادو عشق کمال دا

دُنیا محض غبار ہے خواب خیال دا

صدق عشق دا نشانہ بھلا تمام لوں

جو کرے وصال یا ماں دے ختم کلام لوں

بحرِ نجم در بیانِ دانِ گرویدن سستی سرا سید احوال دیوانہ وار تن تنہا صبح دم بر سر رخِ پتوں گلچین دُ

باہر لڑان سوز و گدازِ فراق جفا دمساز جانِ داون دردِ شستِ آتشیں و آمدنِ پتوں وقتِ دوشدن

نشانہ شربِ محنون صفتِ بر تربتِ آن لیلیٰ نازنینِ قربان شدن از کمالِ عشق و فنائے دلِ گرین

وہم آغوشی وصال جاوید یا رانِ صدق و صفا آگین و اختتامِ این قصہ جادو طرازِ عبرت افزای

اہلِ ناز و نیاز بطرزِ شکو آئین

سنی ہی دھمک دے بد گھروں اتنی

اچھے دیوے سر پر ہیں پتی

کھوج یا اس کو جہاں تے پیر دگایا

مڑا ہکا سر جوں مچھٹکے پیری دگ آگیا



ننگے پیر پری توندیاں دوکھ لانے سُولاں  
 تے سول دھجائے صبر دے عشقے دیاں سُولاں  
 پیر پری چھالے تے بھل ہر رنگ بھان دے  
 دیکھ اجاندی آب دتھب سہ لگی کڑیاں دے  
 منہ تے چہیاں آپ دج او دل کے بھنے  
 عشق سستی دے دھن اکھ کیا من پھنے  
 اکھن: ماہ دھائی دج تیری پیری پا کے  
 عشق نازیا اسان نوں تیرے پیری پا کے  
 کہج دیکھ کے داد ہمدستی لے دگے  
 کہج نہالے رہ گئے تے کرل دگے!  
 دل دل دگے ماہ نوں فخر دل بکے  
 دل دل پانی دل دھنوں دھیسے دل دہکے  
 جہادی جہادی مار آہ دوکھ دی آگ جہادے  
 دل دل دے نکل ویں کر سارے ہی ساڑے  
 اوسے دی تھوں دھول دے پھل ہونے پیلو ہے  
 جانے دج کھیاں تے لاندے لڑے  
 عشق دکھائے بھلے رنگ سستی نوں شادی  
 جو شہ گیا تے دھڑی شہ پانی شہزادی  
 برہیوں ساڈیاں اکھیاں سر دھوں ہو یا  
 تے جھندی دا رنگ سُرخ دھڑی سی گریا



نظر ہوائی آہ دی ہو کردی خیزاں

پنکھن کُہر چنیدیاں جسیاں ٹگریاں

گل دھج کھنٹی ہی رہی خدای دا بوڑا

۱۰ کیا بنا کے ٹرنگ رہ خدای دا بوڑا

تہل ڈنگرتے جا چڑھے چڑھ کرے پنکھان

پتوں ملے دوکہ لائے ناں ایناں ساراں

دوتہوں لگے جانی تھرے جیو اوسدا گھریا

۲ گہوڑاں ساند جیوس ناں میں دل پہیہ

اُن پانی ناں پہیا اوس کبھی خانی

وقت جگر تے دوکہ دیاں آنجوں سن پانی

مُندہ بہنیا نرے آسے کے تن ہویا بہنیا

ڈاڈاں غم دیاں مار کے جھل دھج دھنسی

بکر دلاں جاں ڈوٹی اود صورت اچی

۲ پے کے ہدی ریت دھج تڑپے جنوں چھی

اُکیا اوسنوں حال سہہ ڈول چٹاپیں

تیرے ساڈے صدق دا طامس ہے سائیں

آکھے اُدم جام دی سستی ہوں جانی

پتوں دہ کے دھبیاں میں جان دھجائی

۱۵ پتوں پتوں آکھ کے ہونی مشربانی

جان دتی اوس دودھل تار لے لے جانی



ڈہنڈھا اوس دا سو تازہ بد دھج اوجھاڑے  
ہرگاں تے پکسیریاں دیکھ گئے مارے

ہرگاں پہریاں گرد آسے تے آہاں مارن  
مور ہوئے سب داغ داغ دوکھ نال جھٹکارن

۲۰

دین لائے کولا تے مسری کوکے  
کہک الہے آہ نال پر اپنے پہرے  
آکھن ایتھے عشق دا ہویا ہے تہاناں  
دون لگا ہے دکھ دا رب ایوی ہاناں

رحمت دا رب کہویا اوتھنے دروازہ

۵

ہوئے حکم فرشتیاں جا پڑھو جنت ادا  
پیکے اتے سوار ہوئی آدم دی مورت  
آئے گردے اوسرے سب ماہ ضرورت  
حداں اوتھے آیکے دل ماتم کیستا  
پنکال دیاں کر سوزناں پیر کبھتیں بسیستا

۱۰

انہوں نال فائے کے گل کبھتیں پایا  
تے کم جنازے دا ہویا جنوں حق فرمایا

رحمت بد رحمن دی اوس گلن آئی  
بکر مالاں گور کولہ گردے دھج پائی

حداں آکھن دکھ چڑ سکھ دیکھ سوائے  
پتھن تیرے نال عشق سبب آئی سوائے

۱۵



گل مٹوں ہی عشق دی جو دیکھا کے  
پتوں جانے پہچانے اوس پہلے ڈاکے

کچھ سے نزدیک ہاں آئی ہشیاری

۲۰ مگر باروں ہزار ہوئے کردا سی زری  
کیسا کر کے دریاں آندا سی کڑکے  
پہٹ کر کی بھی عشقی بھل سر کر کے

سستی سستی کوک کے بدنام ہوا

پھری دلا گل جو دی وہ عشق دگیا

۵ اور تہوں تارو پاتے کے کھل تے دھاماں

آیا مجھے عشق دا ہویا سی تھاناں

گر دلیں ادا دیکھ کے حیرت دی گدا

ایہ پشتر آکھدا کیا رب دکھایا

بڑاں دھیر سس گل آکھ بھائی

کون ٹیسا اس تھارے آئی کس گرد بنائی

۱۰ آکھ ہری ماہ روی سی مٹک پٹی

سستی آدم جام دی کینے ادا بیٹی

ایچھے آکے ڈاہ پئی گوری اک داری

پتوں آکھ کے جند اپنی داری

۱۵ کون مسافر دل کھڑے پنڈل مے کسے

اماں خدا مے واسطے گنتی رات گورے



پتوں پر رہی شنی گل گل بکسینی دانی  
 سنی سنی کوک بہاؤ دو کبروی تن لانی  
 سہل پردے کے اشک دے دج رشتہ آہیں  
 کیتے سبہ نثار ادس سنی دے راہیں

دارو پاک سب پاک فوں درد دلاؤ  
 ہے ہر نئی جو دیکھوں وہ پیر طاعون  
 پتوں عرصتاں کیستیاں جو والی میرے  
 صدق والی ہے عاجزی سبیں در تیرے  
 گور کھٹے ہیں جا فاق سنی دے سہیں

دل دی ایہ مراد ہے جو دہر پاتیں  
 پتوں جاں دل صدق عشق دج علم پدما  
 گور کھن اس ہاے کے سنی فوں لڑھا  
 بشیر شکر دے داک ہوتے دوہر خزاں شال  
 پانی فودق وصال دے یک رنگی کال

برج شاک دج سر دہا دے ہو کے غانی  
 بوش کیتا تاز عشق دا دوہی جہانی  
 غم ہوا ایہ عشق پاک جو آکھ ستایا  
 گل طقی آرام ایں قصہ تے پایا

سہ کلام کر پنج بحر تاریخ طالی  
 سنی پتوں دے بوش عشق پہنچ دانی



پنجمین قصه سستی و نپول تصنیف و نگاشته دوم شهر ربیع الثانی ۱۳۰۴ هجری بروز چهارشنبه  
بتازگی رونق پذیر نقل شده زیبایانجام و زینت اختتام یافت از فضل الهی امیدوار حسن قبول

آن از دانشوران ایام است

شنیدم آنچه گفتند قند عشق

..... رکب گیا چه

چه آغاز کلام آمد به انجم

بقول از فضل حق [ی جوید آرم]



